مشکوٰۃ شریف مترجم
مُصنّف
امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری
سوم
مترجم
مولانا عبدالحلیم علوی
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-7224228-7221395
MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ

مشکوٰۃ شریف مترجم

جلد سوم

صحاحِ ستہ کے علاوہ بہت سی مشہور و متداول کتبِ حدیث سے
منتخب چھ ہزار سے زائد احادیث کا بے نظیر اور مقبول مجموعہ

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

متوفی ـــــ ۷۴۳ھ

مترجم: مولانا عبد الحلیم علوی (فاضل عربی)

مکتبۃ رحمانیہ

اقرأ سنٹر اردو بازار
۱۸ ــ اردو بازار
لاہور

نام کتاب ———— مشکوٰۃ مترجم جلد سوم
طابع ———— مقبول الرحمان
مطبع ———— لٹل سٹار پرنٹرز لاہور
طبع اول ———— ایک ہزار
کتابت ———— محبوب احمد خوشنویس

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشر

مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور

کچھ اپنی زبان میں

زیر نظر کتاب مشکوٰۃ المصابیح مترجم ہدیہ قارئین شرق وغرب کے اہل علم طبقہ میں یہ کتاب اپنی ......
تدوین کے یوم اول ہی سے یکساں طور پر مقبول ہے۔ اس کی غایت درجہ علمی افادیت کے پیش نظر اسے نہ صرف ہمارے قدیم نصاب درس میں شامل کیا گیا ہے بلکہ اس کے بعض اجزاء سرکاری کلیات و جامعات میں بھی شامل نصاب ہیں۔

کتب حدیث کے ضخیم اور مطوّل ذخیروں سے ایک عام قاری کے لئے براہ راست استفادہ بہت مشکل تھا۔ چنانچہ عالم مسلمان طبقے کو مصابیح نور ہدایت سے مستفیض کرنے کے لئے مشکوٰۃ المصابیح، ترتیب دی گئی۔ یہ کتاب احادیث نبویہ (علی صاحبہا الف الف تحیہ) کا ایک بہترین انتخاب ہے جو صحاح ستہ اور دیگر متداول کتب احادیث کی جملہ خصوصیات کو اپنے دامن میں لیئے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ درس نظامی میں صحاح ستہ کی تعلیم و تدریس سے پیشتر مشکوٰۃ المصابیح کی تدریس لازمی قرار دیگئی ہے۔ گویا مشکوٰۃ المصابیح کتب احادیث کا ایک عمومی تعارف بھی ہے۔ اور احادیث نبویہ کا ایک عمومی مطالعہ بھی۔

مشکوٰۃ المصابیح کی جمع و تدوین میں دو بزرگوں کی علمی کاوشوں کو دخل حاصل ہے۔ ابتداء میں "مصابیح" کے نام سے محی السنہ امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی ؒ نے احادیث کی چودہ کتابوں کا ایک مجموعہ مدون کیا مصابیح کے ہر باب کے تحت دو فصلوں کا التزام کیا گیا فصل اوّل کیلئے صحیحین بخاری و مسلم سے احادیث منتخب کی گئیں جب کہ فصل ثانی میں دیگر بارہ جوامع و مسانید کا انتخاب درج کیا گیا۔ "مصابیح" میں درج شدہ احادیث کی سند کا ذکر مفقود تھا جب کہ علمائے حدیث کے ہاں مراتب حدیث سے واقفیت کیلئے سند حدیث سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب عمری ؒ نے اس علمی ضرورت کی شدت کا احساس کرتے ہوئے "مصابیح" کی ہر حدیث کی سند کا بحوالہ ماخذ ذکر کیا اور ساتھ ہی ہر باب میں فصل ثالث کا اضافہ کیا جس میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر کتب احادیث

انتخاب درج کیا گیا اس نو ترمیم شدہ مجموعے کو انہوں نے "مشکوٰۃ المصابیح" کے نام سے موسوم کیا۔
بلاشبہ رسوخ فی العلم کیلئے عربی زبان میں مہارت تامہ ضروری ہے۔ لیکن اکابر کے علمی شاہپاروں بالخصوص تفسیر و حدیث کا مطالعہ کسی خاص طبقے تک محدود نہیں۔ بلکہ دین کے اہم احکام و مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کی دینی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ملک میں قومی اور علاقائی زبانوں میں ان علمی ذخیروں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔
مشکوٰۃ المصابیح ایسی اہم علمی اور احادیث کی بنیادی کتاب کا اردو ترجمہ ایک علمی اور دینی ضرورت تھی جسے پوری کرکے عند اللہ اور عند الناس سرخرو ہو رہے ہیں۔ بلاشبہ علوم عالیہ کی اشاعت ہماری قوت لایموت کا ذریعہ بھی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر اسے ہم ایک دینی خدمت کے طور پر بھی اپنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہماری اس خدمت سے کسی ایک بھی کلمہ گو کی دینی ضرورت پوری ہو گئی تو یقیناً ہمارے لئے یہ سعادت دارین کا باعث بنے گی۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

مقبول الرحمان عفی عنہ

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست مشکوٰۃ شریف مترجم حصّہ سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

پہلی فصل

٥١٢٤ (١) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلیے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا اس کا ذکر کیا جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا وہ بھول گیا میرے ساتھی اس بات کو جانتے ہیں ان میں سے کوئی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے جس کو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی آدمی کا چہرہ یاد رکھتا ہے پھر وہ غائب ہو جاتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

(متفق علیہ)

٥١٢٥ (٢) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے فتنے دلوں پر پیش کئے جاتے ہیں جس طرح بوریہ پر ایک ایک تنکا پیش کیا جاتا ہے جس دل میں وہ ملا دیا گیا اس میں ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کرے اس کے دل میں ایک سنگ مرمر کی طرح سفید نشان لگایا جاتا ہے جب تک آسمان و زمین موجود ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا دل راکھ کی طرح اُلٹے برتن کی مانند ہے کسی نیک کام کو وہ پہچانے گا نہیں اور نہ کسی برے کام کو برا جانے گا مگر خواہش نفس جو اسکو پلا دی گئی ہے

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥١٢٦ (٣) وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں ہم کو آپ نے حدیث بیان کی کہ امانت لوگوں

جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر انہوں نے قرآن سے اور سنت سے اسکو جانا پھر اس کے اٹھ جانے کے متعلق آپؐ نے بیان فرمایا کہ آدمی سوئے گا کہ اس کے دل سے امانت اٹھالی جائیگی اس کا نشان اس کے دل میں تل (خال) کی طرح رہ جائیگا۔ پھر ایک دفعہ کا سونا سوئیگا کہ اس کو بھی قبض کر لیا جائے گا۔ اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائیگا جیسے انگارہ ہے جس کو پاؤں پر لڑھکائے پس آبلہ ہو جائے وہ پھول جائے اسکو تو ابھرا ہوا دیکھے گا اور اس میں کچھ بھی نہ ہوگا لوگ بیع و شرا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کریگا۔ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کہا جائے گا فلاں آدمی کس قدر عقلمند اور خوشگو ہے کس قدر چالاک حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا متفق علیہ

۵۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا اس بات کے خوف سے کہ مجھ کو پہنچے سب نے کہا اے اللہ کے رسول ہم جاہلیت اور شر میں تھے اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لایا۔ پس کیا اس خیر کے بعد کچھ شر ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی میں نے کہا اور اس کی کدورت کیا ہے فرمایا کچھ لوگ ہونگے جو میری راہ کے سوا اور راہ اختیار کریں گے اور میری راہ کے علاوہ اور راہ دکھلائیں گے ان کے بعض کاموں کو تو پہچانے گا بعض کا انکار کرے گا میں نے کہا اس خیر کے بعد شر ہوگی، فرمایا کہ ہاں جہنم کے دروازے کی طرف بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو دوزخ میں ڈالیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ان کی صفت بیان کریں۔ فرمایا وہ ہماری قوم میں ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھ کو ایسا وقت پالے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ۔ سب نے کہا اگر ان کا امام اور ان کی جماعت نہ ہو۔ فرمایا ان سب فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگر تو درخت کی جڑ چبا رہے یہاں تک کہ تجھ کو موت پالے اور تو اسی حالت پر ہو (متفق علیہ) مسلم کی روایت

حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّۃٌ لَا یَھْتَدُوْنَ بِھُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَیَقُوْمُ فِیْھِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَیْفَۃُ قُلْتُ کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ الْاَمِیْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَھْرُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

میں ہے میرے بعد امام ہونگے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے اور نہ میرے طریقے کو اختیار کریں گے اس زمانے میں کتنے ہی لوگ ہونگے جن کے دل شیطانوں کے سے ہونگے انسانی جسموں میں حذیفہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس وقت میں کیا کروں اگر ایسا وقت میں پاؤں فرمایا تو اپنے امیر کی اطاعت کر اور جو کچھ وہ کہے اس کو سن اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے اور تیرا مال پکڑا جائے پھر بھی تو سمع وطاعت اختیار کر۔

۵۱۴۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے نیک اعمال میں جلدی کر لو ایک شخص صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۱۴۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلنَّائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِہٖ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہونگے ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص اسکی طرف جھانکے گا اس کو کھینچ لے گا جو شخص خلاصی یا پناہ کی جگہ پائے اسکو چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے فتنے ہونگے ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہے اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے جو شخص بھاگنے کی جگہ یا پناہ پائے پس چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ فتنے پیدا ہونگے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہونگے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہونگے پھر ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا خبردار جس وقت فتنہ واقع ہو جائے جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کو جا ملے جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ جا ملے جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین کو جا ملے ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسولؐ جس کے پاس اونٹ

أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یا بکریاں اور زمین نہ ہو فرمایا وہ اپنی تلواروں کی طرف قصد کرے اور تلوار کی تیز دھار پر پتھر مارے پھر جلد بھاگ جائے اور نجات حاصل کرلے اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ہے ؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ خبر دیں اگر مجھ کو مجبور کر کے دونوں صفوں میں سے کسی ایک کی طرف نکالا جائے کوئی آدمی مجھ کو تلوار مارے یا کوئی تیر آ کر مجھ کو لگے اور قتل کر ڈالے۔ فرمایا وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ پھرے گا اور دوزخیوں سے ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے قطرات گرنے کی جگہوں پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ٹیلوں کی طرف جھانکا فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھتا ہوں صحابہؓ نے عرض کیا نہیں فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں اس طرح گر رہے ہیں جس طرح بارش گرتی ہے متفق علیہ

۵۱۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۱۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم اٹھایا جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے بخل ڈالا جائے گا ہرج بہت ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا قتل متفق علیہ

۵۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ کس سبب سے اس نے قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کس سبب سے قتل کیا گیا کہا گیا ایسا کس طرح ہوگا فرمایا کہ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہرج ہوگا اس میں قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں ہونگے۔ مسلم

۵۱۵۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب رکھتی ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۵۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے برے سلوک کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے، فرمایا صبر کرو تم پر جو زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملوگے یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

دوسری فصل

۵۱۵۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے دوست بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے فتنے کے قائد جتنے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی کا نام اس میں بتلا دیا اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بھی بتلایا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۵۱۵۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف رکھتا ہوں جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی گئی۔ قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ترمذی

۵۱۶۰ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُونَ سَنَةً ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خلافت تیس سال تک رہے گی پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ سال کل تیس سال ہوئے۔ روایت کیا اس کو احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد نے

۵۱۶۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی جیسا کہ اس سے پہلے بھی شر تھا فرمایا

قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ
السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ
وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ
دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ
جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَ
أَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ
ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ
فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهٖ وَجَبَ أَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ
وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ أَجْرُهٗ
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا
يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ
هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ
أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ
شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ وَصَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى
أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ
عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

<u>٥١٦٢</u> وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضـ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ
١٩
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ
فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ
يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ
فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ
الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ
تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا
كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى
أَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا
ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ

ہاں میں نے کہا اس میں بچاؤ کا کیا راستہ ہے فرمایا تلوار میں نے کہا تلوار
کے بعد اہل اسلام باقی رہیں گے فرمایا ہاں فساد پر امارت ہوگی اور کدورت
پر صلح ہوگی میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر گمراہی کی طرف بلانے والے
ہونگے اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے
اور تیرا مال پکڑے پھر بھی تو اسکی اطاعت کر اگر خلیفہ نہ ہو تو اس
حال میں مر کہ کسی درخت کی جڑ کو بعزم پکڑنے والا ہو میں نے کہا
پھر کیا ہوگا فرمایا پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ ہوگی
جو اسکی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہوگیا اور اس کا بوجھ اتار اگیا اور جو
کوئی اس کی نہر میں گر پڑا اس کے گناہ کا بوجھ واجب ہوا اور اس کا اجر
اتارا گیا حضرت حذیفہ رضؓ نے کہا میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا گھوڑی کا بچہ
پیدا ہوگا ابھی وہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی
ایک روایت میں ہے کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناخوشی پر اجتماع ہوگا میں
نے کہا اے اللہ کے رسولؐ الھدنۃ علی دخن کا کیا مطلب ہے
فرمایا لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے ہونگے
میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی فرمایا اندھا بہرا فتنہ ہوگا کہ دوزخ
کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے اگر اے حضرت حذیفہ رضؓ تو
ایسی حالت میں مرے کہ تو درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو تو تیرے
لیے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے - (ابوداود)
حضرت ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے
پر سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے بڑھے آپ نے فرمایا اے
ابوذر رضؓ جس وقت مدینہ میں ایسی بھوک ہوگی کہ تو اپنے بستر سے کھڑا ہو
کر مسجد نہیں جائے گا یہاں تک کہ بھوک تجھ کو مشقت میں ڈال دیگی
اس وقت تیرا کیا حال ہوگا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے
فرمایا پارسائی اختیار کر اے ابوذر رضؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ میں موت
واقع ہوگی کہ ایک گھر غلام کی قیمت گا اور ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت
کو پہنچ جائے گی میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا
ہے - فرمایا صبر اختیار کر - اے ابوذر رضؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا -
جب مدینہ میں قتل ہوگا کہ خون احجار الزیت کو ڈھانک لے گا -
میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا جس سے تو ہے

الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

۵۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۵۱۶۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے پاس چلا جا میں نے کہا اور میں اپنے ہتھیار پہن لوں فرمایا اس وقت تو ان لوگوں میں شریک ہو جائے گا میں نے کہا میں کیا کروں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تم پر روشن ہو اپنے چہرہ پر کپڑے کا کنارہ ڈال لے تاکہ وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو ناکارہ لوگوں میں رہنے لگے گا ان کے عہد اور امانتیں رل مل جائیں گے اور وہ اختلاف کریں پس اس طرح ہو جائیں گے آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں عبداللہ نے عرض کیا آپؐ مجھ کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا جس کو معروف سمجھتا ہے اس کو لازم پکڑ اور جس کو برا سمجھتا ہے اس کو چھوڑ دے اپنے نفس کے امر کو لازم پکڑ اور اپنے آپ کو عوام سے دور رکھ ایک اور روایت میں ہے اپنے گھر کو لازم پکڑ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ جس کو نیک جانتا ہے اس کو پکڑ لے اور جس کو تو برا جانے اسکو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور یہ حدیث صحیح ہے

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہونگے ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا شام کو مومن تو صبح کو کافر ہوگا انمیں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے ان فتنوں میں کمانیں توڑ ڈالو اپنی کمان کے چلوں کو کاٹ ڈالو اپنی تلواروں کو پتھر پر مارو اگر کسی پر کوئی داخل ہو وہ آدم کے دو بیٹوں کے بہترین بیٹے کی طرح ہو جائے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ایک روایت میں ہے کہ ابوداؤد نے یہ حدیث خیرا من الساعی تک ذکر کی پھر صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اپنے گھر کے ٹاٹ بن جاؤ ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے زمانے میں اپنی کمانوں کو توڑ دو ان کے چلے

قَالَ فِی الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

کاٹ ڈالو اپنے گھروں کو لازم پکڑو اور آدم کے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

٥١٦٥/٢٢ وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ نِ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِیْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّیْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسے قریب ظاہر کیا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ اس میں بہتر کون ہوگا فرمایا وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں ہے ان کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑ کر دشمنان دین کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

٥١٦٦/٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِی النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا جو تمام عرب پر غالب ہوگا اس کے مقتول دوزخ میں ہونگے اس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے مارنے سے سخت تر ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

٥١٦٧/٢٤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گونگے بہرے اور اندھے فتنے ہونگے جو ان کی طرف دیکھے گا اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے اس فتنے میں زبان دراز کرنا تلوار مارنے کی مانند ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

٥١٦٨/٢٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِیْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِیَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِیْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّیْ وَلَيْسَ مِنِّیْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِیَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِیْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فتنہ احلاس کا ذکر کیا ایک کہنے والے نے کہا احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ فرمایا وہ بھاگنا اور جنگ کرنا ہے پھر سراء کے فتنہ کا ذکر کیا فرمایا اس کا فساد ایک شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ خیال کرتا ہوگا کہ مجھ سے ہے لیکن مجھ سے نہیں ہوگا میرے دوست تو پرہیزگار ہیں اس کے بعد لوگ ایک شخص کی بیعت پر جمع ہونگے جیسے کولھے پر پسلی ہوتی ہے پھر دہیماء کا فتنہ ہوگا اس امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر اسکو طمانچہ مارے گا جس وقت خیال کیا جائیگا کہ فتنہ ختم ہوا اور بڑھ جائیگا آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں

كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ.

۵۱۶۹/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ.

۵۱۷۰/۲۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

۵۱۷۱/۲۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

۵۱۷۲/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ.

میں تقسیم ہو جائیں گے ایک ایمان کا خیمہ ہوگا کہ اس میں نفاق نہ ہوگا ایک نفاق کا خیمہ ہوگا کہ اس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا ہوگا تو دجال کا انتظار کرو گے اس دن یا اس کے اگلے دن۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آگئی ہے اس شخص نے نجات پائی جس نے اپنے ہاتھ بند رکھے۔ ابوداؤد

مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا خوش نصیب ہے وہ شخص جسکو فتنوں سے دور رکھا گیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا خوش نصیب وہ شخص جو فتنوں سے دور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا اور افسوس ہے اس شخص پر جو فتنہ سے دور نہ ہوا اور صبر نہ کیا۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی جاتے گی پھر قیامت تک وہ اُٹھائی نہ جائیگی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری امت میں تین جھوٹے ہوں گے ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ہوگی اور ہمیشہ غالب ہوگی جو شخص مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔

روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس برس تک پھرتی رہے گی اگر ہلاک ہو جائیں تو یہ ان کی راہ ہے جو لوگ پہلے ہلاک ہوئے اگر ان کا دین ان کے لیے پورا قائم ہو تو ستر سال تک پورا قائم رہیگا میں نے کہا ستر برس ان سالوں کے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے فرمایا جو زمانہ گزرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

تیسری فصل

٥١٧٣ وَعَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حنین کی جنگ کے لیے نکلے آپ مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گذرے جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اس درخت کو ذات انواط کہتے تھے صحابہ نے کہا اللہ کے رسول جس طرح ان کا ذات انواط ہے آپ بھی ہمارے لیے ایک ذات انواط بنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہی بات ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا جس طرح ان کا معبود ہے ہمارا بھی معبود مقرر کر دیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے۔ (ترمذی)

٥١٧٤ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن مسیب رضؓ سے روایت ہے پہلا فتنہ یعنی واقعہ شہادت عثمانؓ ہوا تو بدری صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر دوسرا فتنہ یعنی حرّہ کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ میں موجود ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوا وہ لوگوں میں قوت و فربہی رہنے تک نہ اٹھا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے۔)

بَابُ الْمَلَاحِمِ — لڑائیوں کا بیان

پہلی فصل

٥١٧٥ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کے دو گروہ باہم جنگ کریں گے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ بپا ہوگی ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائیگا زلزلے بہت زیادہ آئیں گے زمانہ قریب قریب ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج یعنی قتل بہت ہوں گے تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک

فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ مالدار شخص پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے کسی شخص کو وہ صدقہ دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ مجھے آج اس کی کچھ ضرورت نہیں لوگ بلند عمارت بنانے میں فخر کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص کسی شخص کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کاش اس کی جگہ میں دفن ہوتا سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا لوگ اس کو دیکھ لیں گے سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے سکے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لائے یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی اس قدر جلد قیامت قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہوگا وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت آجائے گی ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہو ہوگا اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

۵۱۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہونگی اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی چہرے سرخ ہونگے ناک بیٹھے ہوئے ہوں گے انکے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح معلوم ہونگے (متفق علیہ)

۵۱۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان سے جنگ کرو گے جن کے چہرے سرخ ناک چپٹے آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی مانند معلوم ہوتے ہیں انکی جوتیاں بالوں کی ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے بخاری کی ایک روایت میں ہے جو عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ ان کے چہرے چوڑے چکلے ہیں

۵۱۷۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کرینگے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کرینگے اور اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ

يَخْتَبِئُ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جائے گا تو وہ درخت یا پتھر کہے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آکر اس کو قتل کر دے البتہ غرقد درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے ۔
روایت کیا اس کو مسلم نے ۔

۵۱۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے میں ایک آدمی پیدا ہوگا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا متفق علیہ

۵۱۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہیں ہونگے یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ ہوگا جس کا نام جھجاہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائیگا ۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۱۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کا خزانہ کھولے گی جو کہ اس کے سفید محل میں ہے
روایت اس کو مسلم نے۔

۵۱۸۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب کسریٰ ہلاک ہوگا اور اسکے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے جائیںگے اور آپؐ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۳ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جزیرہ عرب سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کر دیگا پھر فارس سے جنگ کروگے اللہ تعالیٰ اسکو فتح کر دے گا پھر روم سے جنگ کروگے اللہ اسکو فتح کر دیگا پھر تم دجال سے جنگ کروگے اللہ اس پر تم کو فتح دیگا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۱۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپؐ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لے۔ میرا فوت ہونا بیت المقدس کا فتح ہونا۔ پھر تم میں ایک

فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر ألفا رواه البخاري -

عام وبا پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے پھر مال بہت زیادہ ہوگا یہانتک کہ اگر کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے وہ ناراض ہوگا پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہوگا　پھر تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۱۸۵ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم أبدا ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان أن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فإذا جاؤا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فأمهم فإذا رآه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته رواه مسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق میں نہیں اتریں گے شہر سے ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ زمین کے بہترین لوگ ہونگے جب وہ صفیں باندھ لیں گے رومی کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کو جنہوں نے ہم میں سے قیدی پکڑے ہیں چھوڑ دو ہم ان سے جنگ کرتے ہیں مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان خالی نہیں کریں گے مسلمان رومیوں سے لڑیں گے ایک تہائی شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہ کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اللہ کے نزدیک وہ افضل ترین شہید ہیں ایک تہائی کو فتح حاصل ہوگی کبھی وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے وہ قسطنطنیہ شہر کو فتح کریں گے اسی اثنا میں کہ وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے انہوں نے زیتوں کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا رکھی ہوں گی شیطان ان میں آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں آچکا ہے وہ نکل جائیں گے اور یہ بات جھوٹی ہوگی وہ شام آئیں گے کہ وہ نکل آئے گا لڑائی کے لیے وہ تیار ہونگے اور صفیں باندھ لی ہوں گی جب نماز کی اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے ان کی امامت کرائیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) آپ کو دیکھے گا پگھلے گا جس طرح نمک پانی گھل جاتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو وہ گل جاوے یہانتک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھو قتل کروائیگا حضرت عیسیٰ اپنے نیزے میں اسکا خون دکھلائیں گے (روایت کیا مسلم نے)

۵۱۸۶ وعن عبد الله ابن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور غنیمت سے خوش ہوا جائیگا پھر فرمایا دشمن اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوں گے اہل اسلام ان آدمیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج منتخب

الرُّومُ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنْبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کریں گے جو مرنا قبول کریں گے الا غالب فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے وہ جنگ کریں گے رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماری جائے گی پھر مسلمان اپنے لشکر سے ایک فوج موت کے لیے منتخب کریں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے یا مارے جائیں گے وہ جنگ کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ مسلمان و کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت سو بار دیجائیگی پھر مسلمان موت کے لیے ایک جماعت نکالیں گے کہ وہ کامیاب واپس آئیں گے شام تک وہ لڑتے رہیں گے مسلمان و کافر دونوں اپنے اپنے ڈیروں کی طرف غیر غالب واپس آئیں گے اور وہ جماعت فنا ہو جائے گی جب چوتھا دن ہوگا سبھی مسلمان ان کی طرف نکل کھڑے ہوں اللہ تعالےٰ کفار کو شکست دے دیگا وہ اس طرح لڑیں گے کہ اس جیسا لڑنا نہیں دیکھا پرندہ ان کی جوانب سے اڑ کر گزرنا چاہے گا ان کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے مر کر گر پڑیگا ایک باپ کے بیٹوں کو گن جائے گا کہ سو تھے ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا پس کس غنیمت کے ساتھ خوش ہوا جائے اور کونسی میراث تقسیم کی جائے وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بھی بڑی جنگ کے متعلق سنیں گے مسلمانوں کو ایک آواز سنائی دے گی کہ ان کے اہل وعیال میں دجال آچکا ہے وہ اس چیز کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگی اور دجال کی طرف متوجہ ہوں گے دجال کے حالات سے مطلع ہونے کے لیے وہ دس سوار بھیجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے نام جانتا ہوں ان کے باپ دادوں کے نام بھی اور ان کے گھوڑوں کے نام رنگ کو بھی جانتا ہوں۔ بہترین سوار ہوں گے یا فرمایا روئے زمین پہ بہترین سوا ہوں گے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۱۴۷/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایک شہر سن رکھا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی کی جانب ہے اور ایک کنارہ دریا کی جانب ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی جنگ نہ کریں گے جب

يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہاں پہنچیں گے وہاں اتریں گے کسی ہتھیار سے وہ نہ لڑیں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے بلکہ کہیں گے لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر اس کا ایک کنارہ گر جائے گا پھر دوسری مرتبہ لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر جائے گا پھر تیسری مرتبہ لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ان کے لیے راستہ نکل آئے گا وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے وہ ابھی غنیمت کے مال کو تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز آئے گی کہ دجال نکل آیا ہے وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور واپس لوٹ آئیں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۱۸۸/۱۴ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینہ کا ویران ہونا جنگ عظیم کا سبب ہے اور جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۸۹/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

اسی (حضرت معاذؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہو جائے گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

۵۱۹۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ

حضرت عبداللہؓ بن بسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہے ساتویں سال دجال نکلے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا قریب ہے کہ مسلمان ایک شہر میں محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کی دور ترین سرحد سلاح ہوگا سلاح خیبر کے نزدیک ایک موضع ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۲/۱۸ وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ وَزَادَ بَعْضُھُمْ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ بِالشَّھَادَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

سے سُنا فرماتے تھے قریب ہے کہ تم رومیوں سے صلح کرو گے صلح باامن۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن کے ساتھ جنگ کرو گے تم فتحیاب ہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے حتی کہ ایک سرسبز اور ٹیلوں والی زمین پر اترو گے تو ایک عیسائی صلیب اٹھائے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو جائے گا وہ صلیب توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے بعض نے الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے پھر جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے ساتھ عزت بخشے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۳/۱۹ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُکُوا الْحَبَشَۃَ مَا تَرَکُوْکُمْ فَاِنَّہٗ لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

عبداللہ بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ کعبہ کا خزانہ ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی نکالے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۴/۲۰ **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے فرمایا حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑیں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۵/۲۱ **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُقَاتِلُکُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْیُنِ یَعْنِی التُّرْکَ قَالَ تَسُوْقُوْنَھُمْ ثَلٰثَ مِرَارٍ حَتّٰی تُلْحِقُوْھُمْ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِی السِّیَاقَۃِ الْاُوْلٰی فَیَنْجُوْ مَنْ ھَرَبَ مِنْھُمْ وَاَمَّا فِی الثَّانِیَۃِ فَیَنْجُوْ بَعْضٌ وَیَھْلِکُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِی الثَّالِثَۃِ فَیُصْطَلَمُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

بریدہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک حدیث میں فرمایا ایک قوم تمہارے ساتھ جنگ کرے گی ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی یعنی ترک۔ تین مرتبہ تم ان کو ہانکو گے یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچاؤ گے۔ پہلی مرتبہ ہانکنے میں ان سے وہ نجات پا جائیں گے جو بھاگ نکلے دوسری مرتبہ بعض نجات پا جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ تیسری مرتبہ جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۶/۲۲ **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَھْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت ایک پست زمین میں اترے گی اس شہر کا نام وہ بصرہ رکھیں گے وہ ایک دریا کے پاس ہے جس کا نام دجلہ ہے اس پر پل ہو گی اس کے رہنے والے بہت زیادہ ہو جائیں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہو گا۔ اخیر زمانہ میں قنطورا کے بیٹے آئیں گے جن کے چہرے چوڑے اور ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

الْأَهْيَنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ فِيْ أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

یہاں تک کہ وہ نہر کے کنارے پر اتریں گے اس شہر کے لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک فرقہ بیلوں کی دموں میں پناہ پکڑے گا اور جنگل میں چلے جائیں گے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک فرقے کے لوگ امان طلب کریں گے پس ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈالدیگا اور اُنسے جنگ کرینگے وہ شہید ہونگے (ابوداؤد)

٥١٩٧/٢٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ لوگ ایک شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ ہوگا اگر تو وہاں سے گذرے یا اس میں داخل ہو تو اس کی شور والی زمین سے بچنا اور اس کے سبزہ سے اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازاروں اور اُمراء کے دروازوں سے۔ اسکے کناروں کو لازم پکڑو کیونکہ وہاں صورتوں کا بدل جانا پتھروں کا پڑنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا وہاں ایک قوم رات گزارے گی اور صبح وہ بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

٥١٩٨/٢٤ وَعَنْ صَالِحِ ابْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت صالحؒ بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حج کے لیے نکلے وہاں ایک آدمی تھا اس نے کہا تمہارے علاقہ میں ایک بستی ہے جس کا نام ابلہ ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے اس بات کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہاں کی مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت اور پھر کہے یہ نماز ابوہریرہؓ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید اُٹھائے گا۔ بدر کے شہیدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہ کھڑے ہوں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد نہر کی جانب ہے ہم ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین باب ذکر الیمن والشام میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

٥١٩٩/٢٥ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رضی فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت شقیقؒ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے پاس تھے وہ کہنے لگے فتنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں نے کہا مجھے یاد ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہنے لگے لاؤ بیشک تو دلیر تھا آپ نے کس طرح فرمایا تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے اہل، مال اور اس کی ذات، اسکی اولاد اسکے ہمسایہ میں ہوگی جس کا کفارہ روزے نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں۔ عمرؓ کہنے لگے میری مراد اس فتنہ سے ہے جو دریا کی طرح موجیں مارے گا۔ حذیفہؓ نے کہا میں نے عمرؓ سے کہا تجھ کو اس سے کیا غرض تیرے اور اس کے درمیان ایک دروازہ بند ہے اس نے کہا دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑا جائے گا کہنے لگے پھر یہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ کیا جا سکے۔ ہم نے حذیفہؓ سے کہا عمرؓ جانتے تھے وہ دروازہ کون ہے کہنے لگے ہاں جس طرح دن کے بعد رات آنے کا ان کو یقین تھا میں نے ان کو حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں بتائی تھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ ہم ڈر گئے کہ حذیفہؓ سے پوچھیں کہ دروازہ کون تھا۔ ہم نے مسروق سے کہا اس نے پوچھا وہ کہنے لگے دروازہ عمرؓ تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت کے قریب ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علاماتِ قیامت کا بیان

پہلی فصل

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے علاماتِ قیامت سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا بہت ہوگا۔ شراب کا پینا بڑھ جائے گا آدمی تھوڑے ہو جائیں گے۔ عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ

...تَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پچاس عورتوں کے لیے ایک خبر گیری کرنے والا مرد ہوگا۔ ایک روایت میں ہے علم کم ہو جائیگا جہالت ظاہر ہوگی۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے اُن سے بچو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا قیامت کب آئے گی۔ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی قیامت کا انتظار کر اس نے کہا اُس کا ضائع ہونا کیسا ہے فرمایا جب حکومت کا کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے قیامت کا انتظار کر۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۲۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ۔

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال زیادہ اور عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا اور کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور دریاؤں میں تبدیل ہو جائے گی (روایت کیا اسکو مسلم نے) ایک روایت میں ہے اسکی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اسکو گنے گا نہیں۔ ایک روایت میں ہے میری امت کے اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۰۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک خزانے سے کھل جائیگا جو شخص وہاں موجود ہو اس سے کچھ نہ لے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کے ایک پہاڑ سے کھل جائے گا لوگ اس کے پاس جنگ کریں گے سو میں سے ننانوے وہاں مارے جائیں گے ہر آدمی یہ

مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گا شاید میں بھی وہ شخص ہوں گا جو نجات پاتے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے باہر نکال دے گی قاتل آئے گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا۔ قطع رحمی کرنے والا آئیگا کہے گا اسکی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی تھی چور آئیگا کہے گا اسکی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اسکو چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ بھی نہ لیں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گذرے گا اس پر لوٹے گا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا وہ لوٹنا دین کے سبب نہ ہو گا بلکہ بلا کی وجہ سے ہوگا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اسی (ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت یہ ہے کہ ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا۔ سال مہینہ کی مانند ہو گا۔ مہینہ جمعہ کی مانند۔ جمعہ ایک دن کی مانند ہو گا۔ اور دن ایک ساعت کی طرح اور ساعت آگ کے شعلہ اٹھنے کی مانند ہو گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۲۱۳/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ فَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیادہ جہاد کرنے کیلئے بھیجا تاکہ ہم غنیمت لائیں ہم واپس لوٹے اور کچھ غنیمت حاصل نہ ہوئی اور ہمارے چہروں میں آپ نے مشقت کا اثر دیکھا آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوتے فرمایا اے اللہ ان کے کام میری طرف نہ سونپ میں ضعیف ہو جاؤں گا اور ان کو ان کی جانوں کی طرف نہ سونپ وہ اس سے عاجز رہ جائیں گے ان کو لوگوں کی طرف نہ سونپ وہ ان کی حاجتوں پر اپنی حاجتوں کو مقدم رکھیں گے پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا فرمایا اے ابن حوالہ جسوقت تو دیکھے کہ خلافت مقدس زمین میں اتر چکی ہے اسوقت زلزلے فکر و غم اور بڑے بڑے امور قریب آجائیں گے۔ قیامت اسوقت اسقدر قریب ہو گی جیسا کہ میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۲۱۴/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت غنیمتوں کو ذاتی دولت ٹھہرایا جائے اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے۔ غیر دین کا علم پڑھا جائے آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے، اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو نزدیک کرے اپنے باپ کو دور رکھے مساجد میں آوازیں ظاہر ہوں۔ فاسق و فاجر شخص اپنے قبیلہ کا سردار بن جائے، قوم کا سردار ذلیل و کمینہ شخص ہو۔ آدمی کے شر سے ڈرتے ہوئے اس کی عزت کی جائے۔ گانے بجانے والیاں اور باجے ظاہر ہوں اور شراب پی جائے اس امت کے پچھلے اگلوں کو لعنت کریں اسوقت سرخ ہوا کا زلزلوں کا اور زمین میں دھنس جانے صورتوں کے تبدیل ہو جانے پتھروں کے برسنے اور پے در پے نشانیوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو جیسے جواہر کی لڑی کا ڈورا ٹوٹ جاتے اور اسکے دانے پیہم گرنے لگیں (ترمذی)

۵۲۱۵/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی ان پر بلا اور آزمائش اتر پڑے گی آپ نے ان خصلتوں کا شمار کیا اور اس میں یہ مذکور نہیں کہ غیر دین علم سیکھا جائے گا اور فرمایا اپنے دوست سے نیک سلوک کرے گا اپنے باپ پر ظلم کرے گا۔

الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔

۵۲۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاٰى

اور فرمایا شراب پی جائیگی اور ریشم پہنا جائیگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (روایت کیا اسکو ترمذی نے) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ گیا اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا فرمایا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو مبعوث فرمادے گا جس کا نام میرے نام کے اور باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی والا ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی سات برس تک زمین میں حکومت کرے گا۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

حضرت انہی (ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ مہدی کے قصے میں آپ نے فرمایا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے مجھے دے آپؐ نے فرمایا وہ اسکو کپڑے میں لپ بھر کر دیگا کہ وہ اسکو اٹھا نہیں سکیگا۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں فرمایا ایک خلیفہ کے مرنے پر اختلاف پیدا ہو جائے گا اہل مدینہ کا ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا آئے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے وہ اسکو نکالیں گے جبکہ وہ اسکو مکروہ سمجھتا ہوگا۔ رکن اور مقام کے درمیان وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان بیدا مقام میں ان کو دھنسا دیا جائے گا جس وقت لوگ اس بات کو دیکھیں گے شام کے ابدال اور اہل عراق

النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ۔

کے گروہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے پھر قریش کا ایک آدمی جس کے ماموں کلب سے ہوں گے ظاہر ہوگا۔ وہ ان کی طرف اپنا ایک لشکر بھیجے گا۔ مہدی اس پر غالب آجائیں گے اور یہ مذکور لشکر کلب کا فتنہ ہوگا۔ مہدی لوگوں میں سنت نبوی کے مطابق عمل کریں گے اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا۔ سات سال تک وہ رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ اور مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۴۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گا یہاں تک کہ کوئی آدمی پناہ گاہ نہیں پائے گا جس کی طرف ظلم سے پناہ پکڑے۔ اللہ تعالیٰ میری عترت اور اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہو گی۔ آسمان اور زمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے۔ آسمان مینہ کا ایک قطرہ باقی نہ رکھے گا مگر اسکو زمین پر گرا دے گا اور زمین پیداوار سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر اسکو نکال دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے سات سال یا آٹھ سال یا نو سال تک وہ اس حالت میں رہیں گے۔

(روایت کیا اسکو)

۵۴۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہوگا اسکو حارث حراث کہیں گے اس کے مقدمۃ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمدؐ کو جگہ اور ٹھکانا دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ ہر مسلمان پر اسکی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اسکی بات قبول کرنا واجب ہے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۴۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ کوڑے کا پھندنا اور اس کی جوتی

وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ يُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کا تسمہ آدمی سے کلام کریں گے۔ اس کی ران اسکو خبر دے گی جو کچھ اس کی غیر حاضری میں اس کے اہل وعیال نے کیا ہوگا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۴ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانیاں دو سو برس بعد پیدا ہوں گی۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ خراسان سے نکل آئے ہیں تم ان کے پاس آؤ کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَؒ قَالَ قَالَ عَلِیٌّؓ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو دیکھ کر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کی پشت سے ایک آدمی ہوگا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام کے موافق ہوگا جو خُلق میں آپؐ کے مشابہ ہوگا اور خَلق میں مشابہ نہیں ہوگا پھر اس پورے قصہ کو بیان کیا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔ لیکن اس نے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَةٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِیَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُ مِائَةٍ فِی الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک سال جس میں آپ نے وفات پائی۔ ٹڈی گم ہو گئی۔ آپ کو اس بات کا سخت غم ہوا آپ نے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا۔ ایک سوار عراق کی طرف بھیجا اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا جو ٹڈی کے متعلق پوچھتے تھے کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں وہ سوار جو یمن کی طرف گیا تھا ایک مٹھی بھر کر لایا اور حضرت عمرؓ کے آگے بکھیر دیں جب انہوں نے دیکھا اللہ اکبر کہا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کی

هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

ڈوری ٹوٹ جاتی ہے۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے کی علامات اور دجّال کا بیان

پہلی فصل

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہؓ بن اُسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا ہم آپس میں ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کس بات کا ذکر کر رہے ہو انہوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت اسوقت تک ہرگز نہ آئے گی جب تک تم دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ دجال، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسٰی بن مریم کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا آنا، تین خسف ہوں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ عرب میں۔ سب سے آخر یمن سے ایک ہوا نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف دھکیلے گی۔ ایک روایت میں ہے قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف چلائے گی۔ ایک روایت میں ہے دسویں علامت ایک آندھی آئے گی لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں سے پہلے پہلے نیک کاموں میں جلدی کر لو۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ایک عام اور خاص لوگوں کا فتنہ۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے سنا فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے پہلے سورج کا مغرب سے نکلنا ہوگا اور دابۃ کا لوگوں پر نکلنا چاشت کے وقت ہوگا۔ ان میں سے جونسی علامت پہلے وقوع پذیر ہوجائے دوسری اس کے بعد جلد ہی ظاہر ہوگی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۳۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِىْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اسوقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا نفع نہیں دیگا جو اس نشانی سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکی نہ کمائی ہوگی۔ سورج کا طلوع ہونا مغرب کی طرف سے اور دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۳۲ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِىْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِىْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت سورج غروب ہوتا ہے تو جانتا ہے کہ کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے اسکو اجازت دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور قبول نہ ہو۔ اجازت طلب کرے اور اسکو اجازت نہ دی جائے اس کے لیے کہا جائیگا واپس لوٹ جا۔ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سورج اپنے مستقر کیلیے چلتا ہے کا یہی مطلب ہے اور اس کا مستقر عرش کے نیچے سے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامت تک دجال سے بڑا امر کوئی نہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال کانا ہے اسکی دائیں آنکھ کانی ہے اسکی آنکھ ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۵ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا قد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس باعور مكتوب بين عينيه ك ف ر. متفق عليه۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اعور کذاب سے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ خبردار وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے (متفق علیہ)

۵۲۳۶ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيء معه بمثل الجنة والنار فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه. متفق عليه۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی خبر دوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں دی بیشک وہ کانا ہے اور بیشک اس کے ساتھ جنت اور آگ کی مثل ہوگی جسکو وہ جنت کہے گا آگ ہوگی میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں جسطرح نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۷ وعن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الدجال يخرج وان معه ماء ونارا فاما الذي يراه الناس ماء فنار تحرق واما الذي يراه الناس نارا فماء بارد عذب فمن ادرك ذلك منكم فليقع في الذي يراه نارا فانه ماء عذب طيب. متفق عليه وزاد مسلم وان الدجال ممسوح العين عليها ظفرة غليظة مكتوب بين عينيه كافر يقرءه كل مؤمن كاتب وغير كاتب۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جسکو لوگ پانی دیکھ رہے ہوں گے وہ آگ ہوگی جلاتے گی اور جسکو لوگ آگ دیکھ رہے ہوں گے وہ شیریں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ تم میں سے جو اسکو پالے وہ اس کی آگ میں واقع ہو کیونکہ وہ شیریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال کی آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور اس پر ناخنہ ہوگا اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو ہر کاتب اور غیر کاتب پڑھ سکے گا۔

۵۲۳۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال اعور العين اليسرى جفال الشعر معه جنته وناره فناره جنة وجنته نار. رواه مسلم۔

انہی (حضرت حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اسکے بال کثرت سے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اسکی آگ جنت ہے اور اسکی جنت آگ ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۳۹ وعن النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقال ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرء حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب قطط عينه طافية كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجال نوجوان ہوگا اسکے بال گھنگریالے ہوں گے اسکی آنکھ پھولی ہوئی ہے میں اسکو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اسکو پالے

فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ
الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ
سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ
اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ
قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ
كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ
اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهُ
قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي
الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ
فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ
فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ
ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ
قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ
لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ
فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ
كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ
رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ
دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ
مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ
رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ

سورہ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ اس سے امان کا سبب ہیں۔ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔ دائیں جانب فساد کرے گا اور بائیں جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کسقدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک دن سال کا ہوگا۔ ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں۔ نمازوں کے وقت کا اندازہ لگا لیا کرو۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کس قدر جلدی زمین میں پھرے گا فرمایا جس طرح بادل کے۔ پیچھے ہوا لگے۔ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ اُگائے گی۔ شام کو اُن کے پاس ان کے مویشی آئیں گے ان کی کوہانیں دراز ہوں گی تھن خوب پورے اور کوکھیں خوب بھری ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا وہ اس کا انکار کردیں گے وہ ان سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ ایک ویرانہ کے پاس سے گزرے گا اس کو کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اس کے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔ پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اسکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دے گا۔ پھر اسکو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اس کا چہرہ چمکتا ہوگا۔ وہ اس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ سے اتریں گے۔ دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب اپنے سر کو نیچا کریں گے اس سے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے چاندی کے

يَنْتَهِيْ طَرَفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ
مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى
عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ
لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ
اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ
كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا
اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ
فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا
وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَاْسُ
الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ
لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى
وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ
رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ
فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا
مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ
عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا
كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ
شَاءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ
وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ
وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا
لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ
حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ

کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے۔ جس کافر تک ان کی خوشبو
پہنچے گی وہ مرجائیگا انکی خوشبو جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک
پہنچے گی۔ آپ دجال کو طلب کریں گے یہاں تک کہ باب لد کے
پاس اسکو جا لیں گے اسکو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک
جماعت کے لوگ آئیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہوگا ان کے
چہروں سے گرد و غبار صاف کریں گے اور جنت میں ان کے درجات
ان کو بتلائیں گے وہ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف وحی کرے گا میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کر دیئے
ہیں کسی کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ـــــ میرے بندوں کو
طور کی طرف لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلند زمین
سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ بحیرہ طبریہ کے پاس سے ان کی اگلی جماعت
گذرے گی وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ پھر آخری جماعت گذرے
گی اور کہے گی کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے
قریب پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ کہیں گے ہم نے
زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں اپنے
تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے آلودہ کر کے
واپس لوٹائے گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے۔
یہاں تک کہ بیل کا ایک سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔ اللہ کے نبی
عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں
کیڑے پیدا کر دے گا وہ ایک جان کی طرح سب مردہ ہو جائیں گے پھر اللہ
کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے وہ زمین میں ایک
بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اسکو ان کی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہوگا۔
اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے
گا جنکی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ ان کو اٹھا کر جہاں اللہ
چاہے گا پھینک دیں گے۔ ایک روایت میں ہے ان کو نہبل مقام
میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے
سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے
گا اس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں سکے گا وہ مینہ
زمین کو دھو ڈالے گا۔ یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کر دے گا پھر

ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ
مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ
فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ
لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ
مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا
هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً
فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ
السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ
وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ
سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ۔

زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اس کے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔ دودھ میں برکت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔ گائے ایک قبیلہ کو کافی ہو گی۔ بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہو گی۔ لوگ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ ان کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے۔ ان پر قیامت قائم ہو گی (روایت کیا اسکو مسلم نے) مگر دوسری روایت تطرحہم بالنہبل سے لے کر سبع سنین تک کے الفاظ ترمذی نے روایت کیے ہیں۔

۵۲۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ
لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي
خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا
فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ
فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ
رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ
بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ
الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ
فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ
أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ
الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا اسکی طرف ایک مسلمان آدمی متوجہ ہوگا۔ دجال کے سپاہی اسکو ملیں گے اور اُسے کہیں گے تو کہاں جا رہا ہے وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے کیا تو ہمارے رب کے ساتھ ایمان نہیں رکھتا وہ کہے گا ہمارے رب کی صفات میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اسکو قتل کر دو ان کا بعض بعض سے کہے گا تمہارے رب نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی کو اسکی اجازت کے بغیر قتل کیا جائے وہ اس کو دجال کے پاس پکڑ کر لے جائیں گے جب وہ مومن اسکو دیکھے گا کہے گا یہی وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجال اسکے متعلق حکم دے گا کہ اسکو چت لٹا دو پھر حکم دے گا پکڑ لو اور اس کا سر کچل دو۔ اسکی پیٹھ اور پیٹ مار مار کر فراخ کر دیا جائیگا پھر کہے گا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لاتا وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے دجال کے حکم سے اس کو آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا۔ دجال اسکے دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر کہے گا کھڑا ہو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہے گا تو میرے ساتھ ایمان لاتا ہے؟

مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ
يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ
قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ
بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ
ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ
بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ
الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ
اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ
فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ
النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۲۴۱ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ
الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ
هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ
اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ
الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ
النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ
الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ
هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ
لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ

وہ کہے گا تیرے پہچاننے میں میرا علم و یقین بڑھ گیا ہے پھر وہ کہے
گا اے لوگو میرے بعد یہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ دجال
اسکو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اسکی گردن اور سینہ کی درمیانی جگہ کو
تانبا کی طرح بنا دیا جائے گا وہ اسکی راہ نہ پا سکے گا۔ وہ اس کے
دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کو اس
نے آگ میں پھینکا ہے دراں حالیکہ وہ جنت میں پھینکا گیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العلمین
کے نزدیک سب لوگوں سے بڑھ کر یہ شہادت میں
بڑھا ہوا ہو گا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ
پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔ ام شریک نے کہا میں نے کہا
اس دن عرب کہاں ہوں گے فرمایا وہ اس وقت تھوڑے
ہوں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ستر ہزار
اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سیاہ
چادریں ہوں گی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دجال آئے گا اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں میں وہ داخل ہو۔
مدینہ کے قریب شور والی زمین میں وہ اترے گا ایک بہترین آدمی
اسکی طرف نکلے گا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے
جس کے متعلق ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجال کہیگا
مجھے بتلاؤ اگر میں اسکو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو میرے معاملہ
میں تم کسی قسم کا شک کرو گے لوگ کہیں گے نہیں وہ اس کو
قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم
آج سے بڑھ کر مجھے تیرے متعلق یقین حاصل نہیں ہو۔ دجال

اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّىْ الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۴ [۱۷] وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِى الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا احد کے پیچھے اترے گا۔ فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف کر دینگے وہاں ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۵ [۱۸] وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ۔

حضرت ابوبکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا اس زمانہ میں اسکے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۴۶ [۱۹] وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِىَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِىْ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَنِ الدَّارِىَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِىْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِىْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِىْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِى الْبَحْرِ فَاَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِىْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا

حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو سنا جو پکار رہا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے میں مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے منبر پر بیٹھے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ فرمایا ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے۔ میں نے تم کو کسی رغبت یا رہبت کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تم کو ایک واقعہ سنانے کیلیے جمع کیا ہے جو کہ مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے جو ایک عیسائی تھا۔ اور اب آکر مسلمان ہوا ہے اس کا وہ واقعہ میرے اس بیان کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق خبر دی تھی اس نے مجھے بتلایا ہے کہ ایک مرتبہ تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام قبیلہ سے تھے میں دریائی کشتی میں سوار ہوا ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں ایک دن سورج کے غروب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے۔ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر وہ جزیرہ میں داخل ہوئے ایک بہت زیادہ بالوں والا چارپایہ ان کو ملا بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوسہ ہوں۔ دیر میں ایک شخص ہے اس کے پاس چلو وہ تمہاری خبروں کے

الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ
قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا
الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ
قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى
عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ
الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ
بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا
دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا
إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا
فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ
قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا
مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا
يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ
زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا
بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا
يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ
الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ
عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا
إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي
أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ إِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي
فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ
قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَ
طَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ

سننے کا بہت شوق رکھتا ہے۔ جب اس نے آدمی کا نام لیا۔ ہم ڈر
گئے کہیں یہ شیطان نہ ہو ہم جلد جلد چلے اور دیر میں داخل ہو گئے اس
میں ایک بہت بڑا انسان تھا اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں
دیکھا اور نہ کبھی اس قدر مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے اس کے
ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے گھٹنوں اور
ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے کہا تیرے
لیے افسوس ہو تو کون ہے اس نے کہا میری خبر پر تم نے قدرت پا لی
ہے۔ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا ہم عرب کے رہنے والے ہیں ایک
سمندری جہاز میں ہم سوار ہوئے تھے۔ ایک مہینہ تک موجیں ہمارے
ساتھ کھیلتی ہیں۔ ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے ہمیں ایک بہت
بالوں والا چارپایہ ملا اس نے کہا میں جاسوس ہوں اس شخص کے پاس
جاؤ جو دیر میں ہے ہم جلد تیرے پاس آ گئے ہیں۔ کہنے لگا مجھے نخل
بیسان کے متعلق بتلاؤ کیا ان کو پھل لگتا ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا۔
قریب ہے کہ ان کو پھل نہ لگے۔ پھر کہنے لگا مجھ کو بتلاؤ کیا بحیرۂ طبریہ میں
پانی ہے ہم نے کہا اس میں بہت زیادہ پانی ہے کہنے لگا قریب ہے
کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ پھر کہنے لگا مجھے بتلاؤ کہ زغر چشمہ میں پانی
ہے اور اس چشمہ کے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا
ہاں اس میں بہت پانی ہے اور اسکے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے
ہیں۔ پھر کہنے لگا مجھے اُمیوں کے نبی کے متعلق بتلاؤ کہ اس نے کیا کیا
ہے ہم نے کہا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور یثرب میں مقیم ہیں کہنے لگا کیا
عرب نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا پھر
کیا ہوا ہم نے اسکو بتلایا کہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آ چکے ہیں۔
اور انہوں نے آپ کی اطاعت کر لی ہے کہنے لگا ہاں یہ بات
درست ہے اور اگر وہ اطاعت اختیار کریں ان کے لیے بہتر ہے
میں تمہیں اپنے متعلق بتلاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے
کہ مجھے خروج کی اجازت ملے میں نکلوں گا اور زمین میں چلوں گا۔
اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ چالیس راتوں میں ہر قریہ اور بستی میں جاؤں
گا۔ مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے۔ ان میں سے جس میں
داخل ہونا چاہوں گا مجھے آگے سے ایک فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ

أن أدخل واحدا منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وإن على كل نقب منها ملائكة يحرسونها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وطعن بمخصرته في المنبر هذه طيبة هذه طيبة هذه طيبة يعني المدينة ألا هل كنت حدثتكم فقال الناس نعم ألا إنه في بحر الشام أو بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو وأومأ بيده إلى المشرق رواه مسلم۔

۵۲۴۷ وعن عبد الله ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأيتني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال له لمة كأحسن ما أنت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم إذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية كأشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح الدجال متفق عليه وفي رواية قال في الدجال رجل أحمر جسيم جعد الرأس أعور عين اليمنى أقرب الناس به شبها ابن قطن وذكر حديث أبي هريرة لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها في باب الملاحم وسنذكر حديث ابن عمر قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس في باب قصة ابن صياد إن شاء الله تعالى۔

میں سونتی ہوئی تلوار ہوگی مجھے اس سے روکے گا اور اس کے ہر راستہ پر فرشتے اسکی حفاظت کرتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹھی منبر پر ماری اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ مراد اس سے آپ مدینہ لیتے تھے۔ کیا میں نے تم کو یہ حدیث بیان کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب میں ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کعبہ کے نزدیک میں نے ایک بہت خوبصورت گندم گوں رنگ کا آدمی دیکھا ہے جیسا کہ تو نے کبھی دیکھا ہے۔ کندھے تک اس کے بال ہیں بہت خوبصورت جو تو کبھی کسی کے کندھے تک کے بال دیکھے ہوں اس نے ان بالوں میں کنگھی کر رکھی ہے ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ عیسیٰ بن مریمؑ ہے پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال سخت گھنگریالے ہیں اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ اسکی آنکھ ایسے ہے جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں ابن قطن کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے دجال بھاری بھرکم سرخ رنگ کا مڑے ہوئے بالوں والا ہے اور اسکی بائیں آنکھ کانی ہے اور لوگوں میں وہ ابن قطن کے بہت مشابہ ہے۔ ابوہریرہ کی حدیث جسکے الفاظ ہیں لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا باب الملاحم میں گذر چکی ہے اور ہم ابن عمر کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

٥٢٤٨/٢١ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت فاطمہؓ بنت قیس تمیم داری کی حدیث میں ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا ناگہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچتی ہے اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوسی کرنے والی ہوں اس محل میں جا میں محل میں آیا۔ وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کودتا ہے میں نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں دجال ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

٥٢٤٩/٢٢ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عبادہؓ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے دجال کے متعلق تمہیں خبر دی ہے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں اس کے متعلق سمجھ نہ آئے۔ مسیح دجال ٹھگنے قد کا پھیڑا مڑے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ہے اگر پھر بھی تم کو شک پڑ جاتے تو یاد رکھو یہ تمہارا ... رب کانا نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

٥٢٥٠/٢٣ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ أَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ آپ نے اسکی صفت ہمارے لیے بیان کی فرمایا شاید کہ اسکو کوئی ایسا شخص پالے جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس روز ہمارے دل کیسے ہوں گے فرمایا جیسا کہ ہیں آج کے دن یا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٥٢٥١/٢٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق باتیں کیں فرمایا وہ مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ بہت سی قومیں اسکی پیروی اختیار کریں گی اُن کے چہرے نہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٢٥٢/٢٥ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے متعلق جو شخص سنے اس سے دور بھاگ جائے بخدا ایک آدمی اس کے پاس آئیگا اور وہ خود کو مومن سمجھتا ہو گا لیکن شبہات

انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابو داؤد۔

دیکھ کر وہ اسکی پیروی اختیار کرلے گا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۲۵۳ (۲۶) وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ۔

حضرت اسماءؓ بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال زمین میں چالیس برس تک ٹھہرے گا سال مہینہ کا ہوگا مہینہ جمعہ کا جمعہ دن کی مانند اور دن تنکوں کے آگ میں جلنے کی مانند ہوگا۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۵۲۵۴ (۲۷) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۲۵۵ (۲۸) وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب

حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے دجال کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا اس کے ظہور سے پیشتر تین سال ہوں گے پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین ایک تہائی روئیدگی بند کردے گی دوسرے سال آسمان دوتہائی بارش اور زمین دوتہائی انگوری بند رکھے گی تیسرے سال آسمان اپنی پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک لے گی حتی چارپایوں میں سے ہر کھری والا اور دانت والا ہلاک ہو جائے گا اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ وہ اعرابی کے پاس آئیگا کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے اونٹ زندہ کردوں تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں وہ کہے گا کیوں نہیں شیطان اسکے اونٹوں کی صورتیں بنا لائے گا بہت عمدہ تھنوں والے اور بہت بڑے کوہانوں والے۔ ایک آدمی آئے گا جس کا بھائی یا باپ مرگیا ہوگا وہ کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے باپ یا بھائی کو زندہ کردوں کیا تو نہیں جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ شیطان اس کے بھائی اور اس کے باپ کی صورت بنادیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے باہر تشریف لیگئے پھر واپس آئے اور لوگ فکر و غم میں تھے اسوجہ سے جو آپ نے ان کو دجال کے متعلق بتلایا تھا، کہا پس آپ نے دروازے کی دونوں طرفوں کو پکڑا اور فرمایا اسماء کیا ہے میں نے

فَقَالَ مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

کہا اے اللہ کے رسول دجال کے ذکر سے آپ نے ہمارے دلوں کو نکال ڈالا ہے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا میں اس کے ساتھ جھگڑنے والا ہوں وگرنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ہم آٹا گوندھتے ہیں ہم روٹیاں نہیں پکاتے کہ ہم کو بھوک لگ جاتی ہے اسوقت ایماندار کیا کریں گے۔ فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کفایت کرے گی جس طرح آسمان والوں کو کرتی ہے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

تیسری فصل

۵۲۵۶ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اس قدر نہیں پوچھا جس قدر میں نے پوچھا ہے آپ نے مجھے فرمایا وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے کہا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اسکے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے قصہ کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوهُ

حضرت عبداللہؓ بن عمر روایت کرتے ہیں بیشک عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف نکلے یہاں تک کہ اسکو بنو مغالہ محلہ کے ایک ٹیلے میں

يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ
ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ
قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ
أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ
ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ
وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهٗ
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ
فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهٖ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ
النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ
وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ
أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ
فِي قَطِيفَةٍ لَهٗ فِيهَا رَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ
النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا
مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ

دیکھا ابن صیاد اسوقت تک بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا وہ
سمجھ نہ سکا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت
پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں
اس نے آپؐ کی طرف دیکھا کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اُمیوں کا
رسول ہے پھر ابن صیاد نے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بھینچا پھر فرمایا میں اللہ کے ساتھ اور
اسکے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا پھر آپؐ نے فرمایا تجھے کیا دکھائی
دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ تجھ پر مشتبہ کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے اپنے سینہ میں کچھ چھپایا ہے اور
آپؐ نے اس آیت کو چھپایا تھا یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کہنے لگا۔
دُخ ہے فرمایا دور ہو تو اپنے قدر سے تجاوز نہ کرے گا۔ عمرؓ نے کہا
اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں ۔
آپ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تو اس پر مسلط نہ کیا جائے گا اور اگر یہ وہ
نہیں ہے اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا اس کے
بعد آپ ابی بن کعبؓ انصاری کو لے کر ابن صیاد کی طرف نکلے۔ آپ ان
کھجوروں کے درختوں کا قصد کرتے تھے جن میں وہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کھجور کے تنوں سے بچاؤ پکڑتے۔ آپ اسکو فریب دیتے تھے اور
چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے کچھ سنیں اس سے پہلے کہ آپ کو دیکھے، ابن صیاد
اپنی چادر اوڑھ کر اپنے بستر پر سویا ہوا تھا اور ایک پوشیدہ آواز نکالتا
تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہنے لگی اے صاف
اور صاف اسکا نام تھا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ ابن صیاد رُک
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ چھوڑ دیتی معاملہ ظاہر ہو جاتا
عبداللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے
لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جسکا وہ اہل ہے۔ پھر دجال
کا ذکر کیا فرمایا میں نے تم کو اس سے ڈرایا تھا اور کوئی ایسا
نبی نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ نے
اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ لیکن اس کے متعلق میں تم کو
ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔

الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَاذَا تَرٰى قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر ابن صیاد کو مدینہ کے کسی راستہ میں ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا تو بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ، اسکے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں پانی پر ایک تخت بچھا ہوا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں دو سچے اور ایک جھوٹا اور دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (حضرت ابو سعیدؓ) سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا، فرمایا سفید میدہ مشک خالص سے ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمر کو ملا ابن عمرؓ نے اسکو ایسی بات کہہ دی جس سے وہ ناراض ہو گیا وہ پھول گیا۔ یہاں تک کہ اس نے راستہ کو بھر دیا۔ ابن عمر حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔ انہیں اس واقعہ کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اسکو ناراض کر دے گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٢٦٢ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ ہُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ہُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ قَالَ فَلَبَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَہٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَہٗ اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِهْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ کی طرف گیا کہنے لگا لوگوں کی باتوں سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا نہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ کافر ہوگا۔ حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کی طرف جا رہا ہوں۔ پھر آخر میں کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم میں اس کی جائے پیدائش اس کا مکان جانتا ہوں۔ اور میں اس کے والد اور والدہ کو بھی جانتا ہوں۔ ابو سعید نے کہا اس نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا کہا میں نے اس سے کہا باقی دنوں میں تیرے لیے ہلاکت ہو اور اُسے کہا گیا کیا تو اس بات سے خوش ہوگا کہ تو ہی دجال ہو۔ کہنے لگا اگر مجھ پر پیش کیا جائے تو میں اس بات کو ناپسند نہ رکھوں گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٢٦٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا اَرٰی قَالَ لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَهِیَ فِیْ رَاْسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَہَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَنَخَرَ کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں اسکو ملا اسکی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا تیری آنکھ کو کیا ہوا ہے کہنے لگا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا تو نہیں جانتا جبکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ کہنے لگا اگر اللہ چاہے تو اسکو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے کہا اس نے گدھے کی طرح سخت آواز نکالی میں نے کبھی ایسی آواز نہیں سُنی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٥٢٦٤ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ الصَّیَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت محمدؒ بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے میں نے کہا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے۔ کہنے لگا میں نے عمرؓ کو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس پر قسم اٹھاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکار نہیں کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

دُوسری فصل

٥٢٦٥ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا اَشُکُّ اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَیَّادٍ

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے اللہ کی قسم مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابن صیاد مسیح دجال ہے (روایت کیا

رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٢٦٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے ابن صیاد کو حرہ کے دن گم پایا روایت کیا اسکو ابو داؤد نے۔

٥٢٦٧ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ لَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس سال تک دجال کے ماں باپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو گی۔ پھر ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کی ہمارے لیے صفت بیان کی فرمایا اسکا باپ لمبے قد کا تھوڑے گوشت والا اسکی ناک چونچ کی طرح معلوم ہوگی۔ اسکی ماں موٹی اور چوڑی چکلی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ ابوبکرہؓ نے کہا ہم نے سنا کہ مدینہ میں یہود کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں اور ابن زبیر اس کے ماں باپ کے گھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ نشانیاں ان دونوں میں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے ان کو کہا تمہارا کوئی لڑکا ہے۔ کہنے لگے تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کانا اور بڑے دانتوں والا ہے اسکی منفعت کم ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل نہیں سوتا اس نے کہا ہم ان کے پاس سے باہر نکلے وہ چادر لپیٹے دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اس کی خفیہ آواز تھی اس نے اپنے سر سے چادر اتاری کہنے لگا تم دونوں نے کیا کہا ہے ہم نے کہا تو نے سن لیا ہے جو ہم نے کہا ہے کہنے لگا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٢٦٨ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت کے ہاں مدینہ میں لڑکا پیدا ہوا جسکی آنکھ مٹی ہوئی تھی اور دانت ابھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ آپ نے اسکو چادر کے نیچے سوتا دیکھا خفیہ آواز نکال رہا تھا۔ اسکی ماں نے اسکو آواز دی اے عبداللہ یہ ابوالقاسم آرہے ہیں وہ چادر سے نکل آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہے اللہ اسکو ہلاک کرے اگر وہ اسکو

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَہَا فَاتَلَہَا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ہُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ہُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ الْعَہْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ہُوَ الدَّجَّالُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

چھوڑ دیتی اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد اس نے ابن عمر کی حدیث کے مطابق بیان کیا۔ عمر بن خطاب کہنے لگے۔ مجھ کو اجازت دیں کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو اس کا صاحب نہیں ہے اس کے بعد صاحب عیسیٰ بن مریم ہیں اگر وہ نہیں ہیں تو یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایک ذمی آدمی کو قتل کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے رہے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔

(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

تیسری فصل

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۶۹ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہِ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰؑ ضرور تم میں نازل ہوں گے اور عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو "نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئے گا"۔ (متفق علیہ)

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مریم عادل حاکم بن کر تم میں اتریں گے وہ صلیب توڑیں گے خنزیر قتل کریں گے جزیہ معاف کر دیں گے۔ جوان اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائیں گی۔ ان پر سواری نہ کی جائے گی۔ دلی دشمنی کینہ حسد ختم ہو جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا تمہارا حال کیا ہوگا جبکہ تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گی۔ فرمایا عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے اس امت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

تیسری فصل

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے۔ (ابن جوزی نے اس روایت کو کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قیامت کے نزدیک ہونے کا بیان

اور یہ کہ جو شخص مرگیا اس کی قیامت شروع ہوگئی

پہلی فصل

۵۲۷۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِىْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِىْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہ نے کہا اور میں نے قتادہ سے سنا اپنے وعظ میں کہتے تھے جس طرح ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس بات کو انسؓ سے روایت کیا ہے یا قتادہ نے اپنی طرف سے کہی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِىَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اس کا علم تعالیٰ کے نزدیک ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی نفس زمین پر پیدا نہیں کیا گیا کہ اس پر سو برس گذریں اور وہ اس روز زندہ ہو۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۷۵ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِىْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سو سال نہیں گذریں گے کہ زمین پر اس دن کوئی شخص زندہ ہو۔ جو آج ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بہت سے اعرابی آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپؐ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ بوڑھا نہیں ہوگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو چکی ہوگی

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۲۷۷- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت مستوردؓ بن شداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں قیامت کی ابتداء کار میں بھیجا گیا ہوں میں اس سے سبقت کر آیا ہوں جس طرح یہ انگلی اس انگلی سے سبقت لے گئی ہے یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور وسطی کی طرف اشارہ کرتے ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۲۷۸- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہیں ہو گی کہ ان کو نصف یوم کی تاخیر دے ۔ سعد سے کہا گیا نصف یوم سے کیا مراد ہے اس نے کہا پانچسو برس۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۲۷۹- عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. اس دنیا کی مثال کپڑے کی مانند ہے جسے اوّل سے لے کر آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور وہ آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کے شریر لوگوں پر قائم ہونے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۰- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں قائم ہو گی حتیٰ کہ زمین میں اللہ اللہ کی صدا نہ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہو گی جو اللہ اللہ کہتا ہو گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت بدترین مخلوق پر قائم ہو گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ اوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ دوس کا ایک بت ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں جسکی وہ عبادت کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے رات اور دن اسوقت تک ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی پوجا کی جائیگی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ بُت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اللہ وُہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا تاکہ وہ سب دینوں پر اسکو غالب کردے اگرچہ مشرک لوگ اس بات کو ناپسند سمجھیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسی طرح ہو گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت کردیا جائے گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی کوئی بھلائی نہ ہو گی وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ ثُمَّ یَمْکُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ رِیْحًا بَارِدَۃً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْہُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَقْبِضَہٗ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال خروج کرے گا چالیس سال کا عرصہ وہ زمین میں ٹھہرے گا مجھے علم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا ماہ یا سال کہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمائے گا وہ شکل وصورت میں عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں وہ اسکو طلب کریں گے اور اُسے ہلاک کردیں گے۔ اس کے بعد لوگوں میں حضرت عیسیٰ سات برس تک ٹھہریں گے۔ کسی بھی دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ ہوا اسکو مار دے گی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے اندر داخل ہوجائے وہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح کو قبض کرے گی۔ کہا بدترین لوگ باقی رہ جائیں

فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔

گے جو پرندوں کی طرح سبک اور درندوں کی طرح گرانی رکھتے ہوں گے کسی نیک بات کو نہ جانیں گے اور نہ کسی نامشروع امر سے رکیں گے۔ شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتے ہو۔ وہ اُن کو بتوں کے پوجنے کا حکم کرے گا۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے ان کا رزق بکثرت ہوگا اور ان کی معیشت اچھی ہوگی کہ صور پھونک دیا جائے گا اس کی آواز جو شخص بھی سُنے گا گردن ایک طرف جھکا دے گا اور دوسری طرف بلند کرے گا۔ فرمایا سب سے پہلے اسکی آواز ایک شخص سُنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض لیپتا ہوگا وہ مرجائے گا اور دوسرے لوگ بھی مرجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند بارش برسائے گا اس کے سبب لوگ اُگیں گے پھر صُور میں پھونکا جائے گا۔ ناگہاں لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائیگا اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف چلو۔ فرشتوں کے لیے کہا جائیگا ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہا جائیگا آتش دوزخ کا لشکر نکالو کہا جائیگا کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا ہر ہزار میں سے نوسوننانوے فرمایا یہ وہ وقت ہے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا اور اسدن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے) معاویہ کی حدیث جسکے الفاظ ہیں لا تنقطع الہجرۃ باب التوبہ میں ذکر کی جاچکی ہے۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صُور پھونکنے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا
هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ
شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ
ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا
يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى اِلَّا
عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ
الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ
الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ ۔

۵۲۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي
السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ
الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا
الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ
بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى
ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ
مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ
وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى
وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ

دونوں نفخوں کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ لوگوں نے کہا اے
ابوہریرہ چالیس دن ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نہیں جانتا لوگوں
نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا۔ لوگوں نے کہا چالیس برس
ہے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا۔
لوگ اس طرح اُگ آئینگے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز
کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ایک ہڈی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی
ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعضا اس سے ترکیب دیئے جائیں گے
(متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے انسان کے تمام جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی
ہڈی سالم رہتی ہے اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی سے اسکو ترکیب دی جائے گی۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹے
گا پھر فرمائے گا بادشاہ میں ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر ان کو دائیں
ہاتھ میں پکڑ لیگا پھر فرمائیگا۔ میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں ظالم
متکبر کہاں ہیں پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹے گا۔ ایک
روایت میں ہے پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا پھر فرماتے گا
میں بادشاہ ہوں جبار کہاں ہیں متکبر کہاں ہیں۔ روایت کیا اس کو
مسلم نے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے یہود کا ایک عالم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے
دن اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر اُٹھائے گا۔ زمینوں کو ایک انگلی پر
پہاڑوں درختوں کو ایک انگلی پر۔ پانی اور نمناک خاک کو ایک انگلی
پر باقی مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر ان کو حرکت دے گا فرمائے گا
میں بادشاہ ہوں میں اللہ ہوں۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعجب سے مسکرائے جو وہ عالم کہہ رہا تھا اور آپ نے اسکی تصدیق کی۔ پھر
آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان مشرکوں نے اللہ کی قدر نہیں کی

نُصُبِ يُقَالُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

جیسا کہ اسکی قدر کرنے کا حق ہے اور زمین سب کی سب قیامت کے دن اسکے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اس چیز سے جسکو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا" اس روز تبدیل کی جائیگی زمین سوائے اس زمین کے اور آسمان۔ سوال کیا گیا کہ لوگ کہاں ہوں گے فرمایا وہ پلصراط پر ہوں گے روایت کیا اسکو مسلم نے

۵۲۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۹۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ـ

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جبکہ اسرافیل نے صور کو منہ میں لے لیا ہے کان جھکا دیا ہے اور پیشانی جھکائی ہوئی ہے۔ منتظر ہے کہ اسکو کس وقت پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا تم کہو ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صور ایک سینگ ہے اس میں پھونکا جائے گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے۔

تیسری فصل

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ـ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہا اذا نقر فی الناقور میں ناقور سے مراد صور ہے اور الراجفہ سے مراد نفخہ اولیٰ اور الرادفہ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

۵۲۹۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَائِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ۔

صاحب صور کا ذکر کیا اور فرمایا اسکی دائیں جانب جبرئیل ہیں اور بائیں جانب میکائیل۔

۵۲۹۵ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَھْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِكَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی (رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ)۔

حضرت ابورزین عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ زندہ کرے گا اور مخلوق میں اسکی نشانی کیا ہے فرمایا کبھی تو اپنی قوم کے جنگل میں قحط کے زمانہ میں گذرا ہے؟ پھر کبھی تو سرسبزی وشادابی میں گذرا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اس کی مخلوق میں یہ اس بات کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۶ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ میدہ کی روٹی کی مانند سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیے جائیں گے کسی کے لیے اس میں نشان نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّاُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو گی جبار اس کو الٹ پلٹ کرے گا جس طرح تم میں سے ایک سفر میں اپنی روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔ اہل جنت کے لیے مہمانی ہو گی۔ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم رحمٰن تجھ پر برکت بھیجے قیامت کے دن میں آپ کو بتلاؤں اہل جنت کی مہمانی کیا ہو گی۔ فرمایا ہاں بتلاؤ کہنے لگا زمین ایک روٹی بن جائے گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے پھر کہنے لگا میں اہل جنت کا سالن بتلاؤں وہ بالام اور نون ہے انہوں نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگا بیل اور مچھلی اس کے گوشت کا ٹکڑا جو جگر پر

بِإِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

٥٢٩٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسموں پر لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ رغبت کرنے والے ہوں گے اور ڈرنے والے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ چار شخص ایک اونٹ پہ اور دس آدمی ایک اونٹ پر باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی اور جہاں وہ رات گذاریں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ان کے ساتھ شام کرے گی (متفق علیہ)

٥٢٩٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أُصَيْحَابِيْ أُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا لوٹائیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں جانب پکڑا جائے گا میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب سے تو ان سے جدا ہوا ہے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے ہیں میں کہوں گا جس طرح کہ عبد صالح حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔ (متفق علیہ)

٥٣٠٠ وَعَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مرد عورتیں سب اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ معاملہ اس دن اس بات سے سخت تر ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔ (متفق علیہ)

٥٣٠١ وَعَنْ أَنَسٍؓ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول

كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کافر منہ کے بل کیسے اکٹھا کیا جائے گا فرمایا جس ذات نے اسکو دونوں قدموں سے دنیا میں چلنے کی قدرت دی ہے اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن چہرہ کے بل چلائے۔
(متفق علیہ)

۵۳۰۲/۷ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ اپنے باپ آزر کو قیامت کے دن ملیں گے آزر کے چہرہ پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیمؑ اسے کہیں گے میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر اسکا باپ کہے گا میں آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے اے میرے پروردگار تو نے میرے ساتھ اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ جس روز لوگ اٹھائے جائیں گے تجھ کو ذلیل اور رسوا نہ کروں گا۔ اس بات سے بڑھ کر اور کونسی ذلت ہے کہ میرا باپ رحمت سے دور ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر ابراہیم کے لیے کہا جائے گا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو وہ دیکھیں گے مٹی میں آلودہ ایک کفتار ہوگا اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالدیا جائے گا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۳۰۳/۸ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ گرائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک جائے گا اور ان کو لگام کرے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۴/۹ **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْمِيلِ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن سورج مخلوق کے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے تہبند باندھنے کی جگہ تک۔ بعض کو لگام کرے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۰۵/۱۰ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا
اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ
يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ
النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَ
تِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا فَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ
بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا
فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا
رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا
ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا
نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ
اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ
كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۰۶ / ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ
فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ
يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ
لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۰۷ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آدم سے کہے گا اے آدم وہ کہے گا حاضر ہوں میں
اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں
میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کا لشکر نکال۔ آدم کہیں گے آگ
کے لشکر کی مقدار کیا ہے فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
اسوقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی
اور تو لوگوں کو مست دیکھے گا لیکن وہ مست نہیں ہوں گے لیکن اللہ
کا عذاب سخت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ایک
ہم میں سے کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا تم کو خوش ہونا چاہیئے کہ تم میں
ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا اُس
ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل
جنت کی چوتھائی ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل
جنت کی تہائی ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل
جنت کے نصف ہو گے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا۔ فرمایا لوگوں میں تمہاری
تعداد اس قدر ہے جسقدر سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہوتے ہیں
یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

انہی (حضرت ابو سعیدؓ) خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا ہر مومن مرد اور
عورت اسکو سجدہ کریں گے دنیا میں جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ
کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے ایسا شخص سجدہ کرنا چاہے گا اسکی پیٹھ ایک
ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک بڑا موٹا فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا۔ اللہ کے نزدیک اس
کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا اور فرمایا اسکی تصدیق میں یہ آیت
پڑھو۔ ہم ان کافروں کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۰۸ / ۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
کو پڑھا اس دن زمین اپنی خبریں بیان کریں گی آپ نے فرمایا تم جانتے

أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ہوا اسکی خبریں کیا ہیں انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد اور عورت نے اس کی سطح پر جو کام کیا ہے اسکی گواہی دے گی اور کہے گی فلاں روز اس نے ایسا ایسا عمل کیا۔ یہ اسکی خبریں دینا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد، ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح، غریب ہے۔

۵۳۰۹/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ نادم کیوں ہوتا ہے فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ کیوں نہ کر لی۔ اگر بدکار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ وہ کیوں نہ برائی سے باز رہا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۳۱۰/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین قسموں پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے ایک قسم پیادہ چلیں گے۔ دوسری قسم سوار اور تیسری منہ کے بل چلیں گے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ منہ کے بل چلائے آگاہ رہو وہ اپنے چہرے کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۳۱۱/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهٗ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو اس طرح دیکھے گویا کہ اپنی آنکھ کے ساتھ دیکھ رہا ہے وہ سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۃ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ اور إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۳۱۲/۱۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّؓ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا صادق اور مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ لوگ تین قسموں پر اکٹھے کئے جائیں گے ایک قسم سوار کھانے والے۔ پہننے والے۔ ایک قسم فرشتے ان کو چہروں کے

كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۔

بل کھینچتے ہوں گے اور آگ ان کو اکٹھا کرے گی۔ ایک قسم چل رہے ہوں گے اور دوڑتے ہوں گے اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈالدیگا کوئی سواری باقی نہ رہے گی۔ حتیٰ کہ آدمی اونٹ کے بدلے میں باغ دے گا پھر بھی اس پر قادر نہ ہوگا۔

(روایت کیا اسکو نسائی نے)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب اور قصاص اور میزان کا بیان

پہلی فصل

۵۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس شخص کا بھی حساب ہوا ہلاک ہوگا۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ عنقریب آسان حساب کیا جائے گا۔ فرمایا اس سے مقصود صرف بیان کرنا ہے۔ لیکن حساب میں جس سے مناقشہ کیا گیا اور کرید کا اور کی گئی ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ہم کلام ہوگا اس بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ حجاب اور پردہ ہوگا جو اسکو چھپا سکے وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا۔ اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے بائیں جانب دیکھے گا اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے۔ اپنے آگے دیکھے گا اسکو سامنے آگ نظر آئے گی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اس پر اپنا کنارہ رکھے گا اور اس کو

عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ڈھانکے گا۔ فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے رب یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور وہ اپنے نفس میں خیال کرتا ہوگا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے ان گناہوں کو ڈھانکے رکھا تھا آج میں ان کو معاف کرتا ہوں۔ اسکی نیکیوں کی کتاب اسکو دے دی جائے گی۔ اور جو کافر اور منافق ہیں بر سر مخلوقات ان کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ بولا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (متفق علیہ)

٥٣١٦ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے ایک یہودی یا عیسائی حوالے کرے گا اور فرمائیگا یہ آگ سے تیری خلاصی کا سبب ہے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٣١٧ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوحؑ کو لایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم نے اپنی امت کو پیغام رسالت پہنچا دیا وہ کہیں گے ہاں اے میرے پروردگار ان کی اُمت سے سوال کیا جائے گا وہ کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ان سے کہا جائے گا آپ کے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور ان کی امت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پیغام رسالت پہنچا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اس طرح ہم نے تم کو افضل امت بنایا تاکہ تم گواہی دو لوگوں پر اور رسولؐ تم پر گواہ ہونگے۔"
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٣١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا تم جانتے ہو میں کس چیز سے ہنستا ہوں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا ایک بندے کے اپنے رب کے ساتھ رُد در رُد کلام کرنے کی وجہ سے وہ کہے گا اے میرے رب کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ وہ کہے گا میں اپنے نفس پر کوئی اور گواہ قبول کرنے پر راضی نہیں اللہ تعالیٰ

قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِىْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فرمائے گا آج تیرا نفس ہی تجھ پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین گواہ کافی ہیں اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اسکے کانوں کیلیے کہا جائیگا بولو۔ وہ اس کے اعمال بتلائیں گے۔ پھر اس کے اور اسکے کلام کرنے کے درمیان چھوڑا جائیگا وہ کہیگا تمہارے لیے ہلاکت اور دوری ہو میں تمہاری طرف سے جھگڑتا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۱۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِى الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِىْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِىْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَىْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِىَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّىْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِىْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِىْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِىْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْهَدُ عَلَىَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِىْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِىْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ اُمَّتِى الْجَنَّةَ فِىْ بَابِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں سورج کے دیکھنے میں تم اختلاف کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تم چودھویں کا چاند دیکھنے میں باہم اختلاف کرتے ہو جبکہ بادل نہ ہو ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تم اختلاف نہیں کرتے اسی طرح اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تم اختلاف نہیں کرو گے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ملے گا اسکو کہے گا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھ کو بزرگی نہ دی تھی اور کیا تجھ کو سردار نہ بنایا تھا اور کیا میں نے تجھ کو بیوی نہ دی تھی اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کیے تھے اور میں نے تجھ کو رئیس بنا کر نہ چھوڑا تھا کہ تو بٹائی کی چوتھائی لے گا وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا تو گمان کرتا تھا کہ مجھ کو ملے گا وہ کہیگا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ کو بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا۔ پھر دوسرے شخص کو ملے گا اس کے مطابق بیان کیا پھر تیسرے شخص کو ملے گا اسی طرح اس سے کہے گا۔ وہ کہیگا اے میرے رب میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا اور میں نے صدقہ کیا۔ وہ بھلائی کی جسقدر ہو سکے تعریف کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا ہم تیرے گواہ لاتے ہیں وہ اپنے دل میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اس کے منہ پر مہر لگا دی جائیگی اور اسکی ران کیلیے کہا جائیگا کہ بول اسکی ران اسکا گوشت اسکی ہڈیاں اسکے عمل تبلا دیں گے اور یہ اسلیے ہے کہ بندہ اپنے نفس سے عذر کا ازالہ کر سکے۔ یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جسپر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا (روایت کیا اسکو مسلم نے) ابو ہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل میں ابن عباسؓ کی روایت

التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

سے ذکر ہو چکی ہے ۔

دُوسری فصل

٥٣٢٠/٨ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ رَبِّیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا نہ ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور آدمی ہوں گے اور میرے رب کی لپوں سے تین لپیں۔ روایت کیا اسکو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٥٣٢١/٩ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ۔

حضرت حسنؓ ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کیے جائیں گے۔ دو مرتبہ جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا۔ تیسری مرتبہ ہاتھوں میں نامۂ اعمال اُڑ کر پڑیں گے۔ بعض دائیں ہاتھ میں لیں گے اور بعض بائیں ہاتھ میں۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث اس لحاظ سے صحیح نہیں کہ ابو ہریرہؓ نے حسنؓ سے نہیں سُنا۔ بعض نے اس روایت کو حسن بصری عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔

٥٣٢٢/١٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ کَتَبَتِیْ الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بر سر مخلوقات ایک ایک آدمی کو الگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ننانویں طومار پھیلائے گا ہر طومار حد بصر تک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے گا ان میں سے کسی چیز کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے کہے گا نہیں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ایک چِھٹی نکالے گا جس میں لکھا ہوگا اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا وزن دیکھ کر وہ کہے گا اے میرے رب یہ چِھٹی کیا ہے اور اس چِھٹی کو ان طوماروں کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اللہ تعالیٰ فرمائیگا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا طومار ایک پلڑے میں رکھدیئے جائیں گے اور چھٹی ایک پلڑے میں رکھ دی جائے گی وہ طومار ہلکے ہو جائیں گے۔ اور چھٹی بھاری ہو جائیگی۔ اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۵۳۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آگ کا ذکر کیا اور رو پڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں نے آگ یاد کی میں رو پڑی کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہوں میں کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان کے پاس یہاں تک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہوتی ہے یا بھاری دوسرے اعمال نامہ کے وقت جب کہا جائیگا آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یہاں تک کہ جان لے اس کا عمل نامہ کہاں واقع ہوتا ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے اور پلصراط کے نزدیک جبکہ وہ جہنم کی پیٹھ پر رکھی جائیگی۔
(روایت کیا اسکو ابو داؤد نے)

تیسری فصل

۵۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میرے دو غلام ہیں مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میری خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میرا اور اُن کا حساب کیسے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت قیامت کا دن ہوگا۔ انہوں نے جسقدر تیری خیانت کی، تجھ سے جھوٹ بولا اور تیری نافرمانی کی اس کا حساب لگایا جائے گا اور جسقدر تو نے ان کو سزا دی اسکا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا اُن کے گناہوں کے مطابق ہوئی تو نہ تجھ کو ثواب ہوگا اور نہ عذاب۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم رہی تو زائد حق تیرے لیے ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زاید ہوئی اُن کے لیے زاید کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا وہ آدمی علیحدہ ہو کر رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا قیامت کے دن ہم

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انصاف کی ترازو رکھیں گے کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا اگر عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوا ہم اسکو لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں وہ آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول اپنے اور ان کے لیے اس سے بڑھ کر میں کوئی اور بات بہتر نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٣٢٥/١٣ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ أَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ إِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

انہیں (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنی ایک نماز میں فرماتے تھے اے اللہ میرا حساب آسان کر۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آسان حساب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکے عمل نامہ کو دیکھے اور درگذر کر دے۔ لیکن اے عائشہ جس سے حساب میں کرید کاوش کی گئی ہلاک ہوگا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

٥٣٢٦/١٤ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ بتلائیں کہ قیامت کے دن اس قیام کی کون طاقت رکھ سکے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جسدن لوگ رب العلمین کے پاس کھڑے ہوں گے فرمایا مومن پر قیام ہلکا کر دیا جائیگا یہاں تک کہ اسکو فرض نماز کی مانند معلوم ہوگا۔

٥٣٢٧/١٥ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

انہی (حضرت ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسدن کے متعلق دریافت کیا گیا جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس کی درازی کیسی ہے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز سے بھی آسان ہوگی جسکو وہ دنیا میں پڑھتا رہا ہے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٣٢٨/١٦ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

حضرت اسماء بنت یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک فراخ چٹیل میدان میں جمع کیے جائیں گے ایک منادی ندا کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جنکے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہو جاتے تھے وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ پھر تمام لوگوں کے حساب لینے کا حکم کیا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

٥٣٢٩ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں جنت سے گزرا ناگہاں میرا گزر ایک نہر پر ہوا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے ناگہاں اسکی مٹی مشک تیز خوشبودار ہے۔ (بخاری)

٥٣٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اسکی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اسکے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اس میں سے جو ایک مرتبہ پئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

٥٣٣١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس قدر بڑا ہے جسقدر ایلہ اور عدن کا فاصلہ ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے ہوئے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جس طرح ایک آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اس روز آپ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا ہاں تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی امت کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لیکر آؤ گے جو وضو کی نورانیت کے سبب ہوگا۔ انسؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے اس میں سونے اور چاندی کے آبخورے ہیں جسقدر آسمان کے ستارے ہیں ایک دوسری روایت میں ثوبان سے ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

زیادہ شیریں ہے جنت سے اسکے دو پرنالے نکلتے ہیں ان میں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک پرنالہ چاندی کا ہے۔

٥٣٣٢ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا امیر سامان ہوں جو میرے پاس سے گذرے گا اس سے پئے گا اور جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔ بہت سی قومیں میرے پاس آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا جائے گا میں کہوں گا وہ مجھ سے ہیں کہا جائے گا تو نہیں جانتا انہوں نے بعد میں کیا کچھ پیدا کر دیا میں کہوں گا دُوری اور دُوری ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد تغیر کر دیا۔ (متفق علیہ)

٥٣٣٣ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان قیامت کے دن روک لیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ سخت فکر کریں گے وہ کہیں گے اگر ہم اپنے پروردگار کی طرف کسی کی شفاعت طلب کریں جو ہم کو ہمارے اس غم و محنت سے راحت دے۔ سب لوگ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تو آدم لوگوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں تجھ کو ٹھہرایا اپنے فرشتوں سے تجھ کو سجدہ کرایا ہر چیز کے نام تجھے سکھلائے اپنے رب کے نزدیک ہمارے لیے سفارش کریں تاکہ ہم کو اس تکلیف سے راحت دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو درخت سے کھا لیا تھا جبکہ اس سے روک دیئے گئے تھے۔ لیکن تم نوحؑ کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اہل ارض کی طرف بھیجا ہے سب لوگ نوحؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا اور اپنا گناہ یاد کریں گے کہ جس قسم کا سوال نہیں کرنا چاہیے تھا بغیر علم کے سوال کر دیا۔ لیکن تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا اور تین جھوٹ یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ ایسا بندہ ہے اللہ نے اسکو تورات دی اس سے کلام کیا اور سرگوشی کے لیے ان کو قریب کیا وہ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں

الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہوں اپنا گناہ یاد کریں گے کہ قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ اس کا رسول اور اس کی روح اور کلمہ ہے لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وُہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں فرمایا سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اسکی اجازت مِل جائے گی۔ جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ سر اُٹھا لے اور کہہ تیری بات سُنی جائیگی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائے گی اور مانگ دیا جائیگا فرمایا میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو مجھ کو وہ سکھلائیگا۔ پھر میں شفاعت کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور انکو آگ سے نکال لاؤں گا اور انکو جنت میں داخل کر دونگا۔ پھر دوبارہ واپس جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ سے اسکے گھر آنے کی اجازت طلب کرونگا مجھے اسکی اجازت دیجائیگی جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤنگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر کہیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا بات کہہ اسکو سُنا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی اور مانگ دیا جائیگا میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسے کلمات سے حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائیگا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلوں گا اور انکو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دونگا پھر تیسری بار واپس آؤں گا اللہ تعالیٰ سے اسکے گھر آنیکی اجازت طلب کرونگا مجھے اسکی اجازت دی جائیگی۔ جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑ رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا بات کہہ اسکو سُنا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی اور مانگ دیا جائیگا۔ فرمایا میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کیساتھ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائیگا پھر میں سفارش کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلونگا اور انکو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کر دوں گا۔ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنکو قرآن روک لیگا یعنی جن پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہو گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود پر اُٹھائے اور فرمایا یہ وُہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کر رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِىْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِىْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فَيُؤْذَنُ لِىْ وَيُلْهِمُنِىْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِى الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کیدن لوگ آمد ورفت کریں گے۔ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ رحمٰن کے خلیل ہیں لوگ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اسکا اہل نہیں ہوں لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں ہی اس کا اہل ہوں پھر میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں ایسے ایسے کلمات حمد ڈالے گا میں حمد کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا لو کہیں آپ کی بات سُنی جائیگی اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری امت کو بخش دیں میری امت کو معاف کر دیں مجھے کہا جائے گا۔ جاؤ جسکے دل میں جَو کے برابر ایمان ہے اسکو نکال لاؤ میں جاؤں گا ایسا کرنے کے بعد پھر آؤں گا اور انہی تعریفی کلمات کے ساتھ اسکی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھالو۔ کہیں آپ کی بات سنی جائیگی مانگیں آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو معاف کر دے میری امت کو بخش دے کہا جائیگا جاؤ جس کے دل میں ذرّہ یا رائی کے برابر ایمان ہے اسکو نکال لاؤ میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا پھر واپس آؤنگا۔ میں اسکی ان تعریفی کلمات کے ساتھ تعریف کروں گا پھر اس کیلیے سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھالو آپ کہیں آپ کی بات کو سنا جائیگا۔ مانگیں دیا جائیگا۔ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو معاف کر دے میری امت کو بخش دے کہا جائیگا جاؤ جسکے دل میں ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ دانہ رائی کی مقدار ایمان ہے اسکو نکال لاؤ۔ میں جاؤں گا پھر چوتھی مرتبہ ان محامد کے ساتھ اسکی تعریف کروں گا اور اسکے لیے سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر

سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ
تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا
رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ
لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي
وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اٹھاؤ کہیں آپ کی بات کو سنا جائیگا مانگیں آپ کو دیا جائیگا سفارش کریں آپ کی
سفارش قبول کی جائیگی میں کہونگا اے میرے پروردگار مجھ کو اجازت دیں کہ میں لوگوں
نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا ہے انکو آگ سے نکال لاؤں اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ آپکا کام
نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم مجھ کو اپنی عظمت اور کبریائی کی قسم میں
ان لوگوں کو ضرور نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔
(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت
کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر وہ شخص ہے
جس نے خالص دل یا خالص نفس کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا۔ روایت کیا
اسکو بخاری نے۔

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ
تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ
النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ
النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ
فَيَأْتُونَ آدَمَ وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ
فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا
لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ
الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا
رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ
الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ
شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ
الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گوشت لایا گیا اور آپ کی طرف دست کا گوشت اٹھایا گیا۔ دست کا گوشت
آپ کو بہت پسند تھا آپ نے نوچ نوچ کر اسکو کھایا پھر فرمایا قیامت کے دن
جس وقت لوگ رب العٰلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے میں سب لوگوں کا سردار
ہوں گا۔ سورج نزدیک ہو جائے گا لوگوں کو اسقدر غم اور شدید فکر پہنچے گا جس
کی طاقت نہیں رکھیں گے لوگ کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے
لیے تمہارے رب کے ہاں سفارش کریں وہ آدم کے پاس آئیں گے اس کے
بعد آپ نے شفاعت کی پوری حدیث ذکر کی اور فرمایا میں چل کر عرش کے پاس
آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ میرے
دل میں اپنی ذات کیلئے حسن ثنا اور تعریفوں کے ایسے ایسے الفاظ الہام کرے
گا کہ کسی پر مجھ سے پہلے نہیں کھولے۔ پھر فرمائیگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ مانگیں
آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں
اپنا سر اٹھاؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخشش دے اے
میرے رب میری امت کو معاف کر دے۔ کہا جائیگا اے محمدؐ اپنی امت میں سے
ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے جنت میں
داخل کر دے اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی
شریک ہیں پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے
جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اس قدر
فاصلہ ہے جس قدر مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔

مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہؓ شفاعت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں فرمایا امانت اور رشتہ داری کو چھوڑ دیا جائیگا وہ پلصراط کی دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۳۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو حضرت ابراہیمؑ کی درخواست کے متعلق ہے۔ اُے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا جو شخص میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا "اگر تو ان کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں"۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میری امت اور میری امت کو بخشش دے اور ساتھ ہی رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کیلئے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں روتے ہو جبرئیل آئے آپ سے سوال کیا آپ نے اسکو اس چیز کی خبر دی جو کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرئیل محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو تیری امت کے بارہ میں ہم تجھ کو راضی کر دیں گے اور غمگین نہ کریں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! دیکھو گے۔ کیا کھلی دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں تمہیں تکلیف اور دقت محسوس ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل بھی نہ ہوں۔ کیا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں قیامت کے دن تمہیں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا ایک پکارنے والا پکارے گا ہر گروہ جسکی عبادت کرتا تھا اسکے پیچھے چلا جائے۔ اللہ کے سوا جو بھی بتوں اور تھانوں کی عبادت کرتے تھے آگ میں گر جائیں گے یہاں تک کہ باقی وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک بھی اور بد بھی۔ رب العلمین ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا تم کس کا انتظار

مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا
تَنْظُرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا
اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا
رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ
تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ
سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى
مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ
وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ
ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ
خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ
وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ
سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَ
كَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ
الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ
مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا
خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي
الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ
فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ
صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا
بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ

کر رہے ہو۔ ہر امت جس کی عبادت کرتی تھی اسکے پیچھے چلی گئی ہے وہ
کہیں گے اے ہمارے رب دنیا میں جب ہم ان کی طرف بہت محتاج
تھے ان سے جدا رہے اور ان کی مصاحبت اختیار نہیں کی۔ ابو ہریرہؓ کی
ایک روایت میں ہے وہ کہیں گے ہم اس جگہ ٹھہرے رہیں گے یہانتک
کہ ہمارا رب ہمارے پاس آتے جب وہ آئے گا ہم اسکو پہچان لیں گے
ابو سعیدؓ خدری کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے
اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی نشانی ہے وہ عرض کریں گے
ہاں۔ پس پنڈلی کو کھولا جائے گا۔ اپنے نفس کی جانب سے جو بھی
اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا اسکو سجدہ کی اجازت مل جائے گی اور جو
شخص ریا اور دکھلاوے کے طور پر سجدہ کرتا تھا اسکی کمر تختہ بن جائیگی
جسوقت سجدہ کرنا چاہے گا گدی کے بل گر پڑے گا۔ پھر جہنم پر پل رکھ
دیا جائے گا اور شفاعت واقع ہو گی لوگ کہیں گے اے اللہ سلامتی
سے گذار۔ بعض ایماندار آنکھ جھپکنے کی مانند گذر جائیں گے بعض بجلی
کی مانند بعض ہوا کی طرح بعض پرندے کی طرح اور بعض عمدہ تیز رو
گھوڑوں کی طرح بعض اونٹوں کی مانند۔ بعض مومن نجات پانیوالے ہوں
گے اور بعض زخمی ہو جائیں گے لیکن خلاصی پا لیں گے۔ بعض صدمہ کھا کر
آگ میں گر جائیں گے۔ جب ایماندار آگ سے خلاصی پا لیں گے۔ اس
ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس قدر
جھگڑنے والا نہیں ہے جسقدر ایماندار اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن
اپنے ان بھائیوں کے متعلق جھگڑا کریں گے جو آگ میں چلے جائیں گے وہ
کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے ساتھ وہ روزہ رکھتے تھے ہمارے
ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان کو کہا جائیگا
جنکو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں
گی وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب
جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے ان میں سے کوئی باقی نہیں رہ
گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہو
اسکو نکالو وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا جاؤ جسکے
دل میں نصف دینار کی مقدار ایمان ہے اسکو نکالو وہ مخلوق کثیر کو نکالیں
گے پھر فرمائے گا جاؤ جسکے دل میں ذرہ کی مقدار ایمان ہے اسکو نکالو

فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا خَیْرًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْھَا قَوْمًا لَّمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْھِمْ فِیْ نَھْرٍ فِیْ اَفْوَاہِ الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہٗ نَھْرُ الْحَیٰوۃِ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِھِمُ الْخَوَاتِمُ فَیَقُوْلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ھٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَھُمُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْہُ وَلَا خَیْرٍ قَدَّمُوْہُ فَیُقَالُ لَھُمْ لَکُمْ مَا رَاَیْتُمْ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

وہ خلق کثیر کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے ہم نے آگ میں نیکی کو نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ فرشتوں، نبیوں اور ایمانداروں نے شفاعت کر لی اب ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسی جماعت کو نکالے گا جنھوں نے کبھی نیکی نہیں کی وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں کے پاس ہو گی۔ اسکا نام نہر حیوٰۃ ہے وہ اس سے اس طرح تروتازہ نکلیں گے جس طرح کوڑے کرکٹ سے گھاس کا دانہ نکلتا ہے وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہر لگی ہو گی اہل جنت کہیں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بغیر کسی عمل کرنے کے اور بغیر کسی نیکی کے آگے بھیجنے کے جنت میں داخل فرماوے گا۔ ان کے لیے کہا جائیگا تمہارے لیے وہ چیز ہے جو تم نے دیکھی اور اسکی مانند اس کے ساتھ ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انہی (ابو سعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کی مقدار ایمان ہے اسکو دوزخ سے نکال لاؤ ان کو نکالا جائے گا جو جل چکے ہوں گے۔ اور کوئلہ بن چکے ہوں گے ان کو نہر حیوٰۃ میں ڈالا جائیگا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جسطرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَذَکَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ غَیْرَ کَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ جَھَنَّمَ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِہٖ وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے۔ پنڈلی کے کھولنے کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری کی طرح روایت کی اور کہا دوزخ کے درمیان صراط قائم کردی جائے گی۔ رسولوں میں سب سے پہلے میں اپنی امت کو لیکر پل عبور کروں گا۔ رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر رہا

إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ
سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ
بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ
مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ
مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ
وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ
ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ
مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ
الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ
السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ
آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ
قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ
النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا
فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْئَلَ
غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا
شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأٰى
بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ
قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
أَنْ لَا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا
رَبِّ لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ
إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا
وَعِزَّتِكَ لَا أَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ
مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ إِلٰى بَابِ

ہوگا اور رسول بھی کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامت رکھ۔ اے
اللہ سلامت رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہوں
گے جنکی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے
بُرے اعمال کے مطابق اچک لیے جائیں گے۔ ان میں بعض کو ان
کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ ان میں سے بعض ٹکڑے
ٹکڑے کر دیئے جائیں گے پھر نجات پالیں گے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں کے درمیان حساب سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ کرے گا کہ
ان کو دوزخ سے نکالے جن کے متعلق ارادہ کرے گا جو کلمہ لا الٰہ الّا
اللہ پڑھتے ہوں گے۔ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو نکالیں جو اللہ
کی عبادت کرتے تھے وہ ان کو نکالیں گے اور سجدوں کے نشانوں سے
ان کو پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دے گا کہ سجدوں کے
نشانات کو کھائے۔ انسان کے سب اعضا کو آگ کھائے گی مگر سجدوں
کے نشانوں کو۔ ان کو آگ سے نکال دیا جائے گا وہ جل کر کوئلہ بن
چکے ہوں گے ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا وہ اسطرح اُگ آئیں گے
جسطرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے ایک شخص جنت اور
دوزخ کے درمیان باقی رہے گا اور وہ آخری اہلِ دوزخ ہوگا جو جنت
میں داخل ہوگا۔ اس نے اپنا منہ دوزخ کی طرف کیا ہوگا عرض کرے گا
اے میرے پروردگار میرے منہ کو دوزخ سے پھیر دے مجھ کو اس بو
نے ہلاک کیا ہے اور اسکے شعلوں نے جلا ڈالا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا شاید کہ
میں ایسا کروں تو اسکے سوا کچھ اور مانگنے لگ جائے وہ کہیگا تیری عزت کی قسم
ایسا نہیں کرونگا اور اللہ تعالیٰ کو عہد و پیمان دیگا اللہ تعالیٰ اسکے چہرے کو آگ
سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور اسکی خوبی اور تر و تازگی کو
دیکھے گا جب تک اللہ چاہیگا وہ چپ رہے گا پھر کہیگا اے میرے رب مجھ کو
جنت کے دروازے کے آگے کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تو نے مجھ سے
عہد و پیمان نہیں کیا کہ تو مجھ سے اسکے سوا کوئی سوال نہیں کریگا جو تو نے کر لیا ہے
وہ کہیگا اے اللہ میں تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدبخت نہ ہوؤں۔
اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس بات کی توقع ہے اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو اور
سوال کرنے لگ جائیگا وہ کہیگا تیری عزت و جلال کی قسم میں اس کے علاوہ
کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو جو چاہے گا عہد و پیمان دیگا

الجنة فاذا بلغ بابها فرای زهرتها وما فيها من النضرة والسرور فسكت ما شاء الله ان يسكت فيقول يا رب ادخلني الجنة فيقول الله تبارك وتعالى ويلك يا ابن آدم ما اغدرك اليس قد اعطيت العهود والميثاق ان لا تسال غير الذي اعطيت فيقول يا رب لا تجعلني اشقى خلقك فلا يزال يدعو حتى يضحك الله منه فاذا ضحك اذن له في دخول الجنة فيقول تمن فيتمنى حتى اذا انقطع امنيته قال الله تعالى تمن من كذا وكذا اقبل يذكره ربه حتى اذا انتهت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله معه وفي رواية ابي سعيدؓ قال الله تعالى لك ذلك وعشرة امثاله متفق عليه۔

۵۳۴۲ وعن ابن مسعودؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آخر من يدخل الجنة رجل فهو يمشي مرة ويكبو مرة وتسفعه النار مرة فاذا جاوزها التفت اليها فقال تبارك الذي نجاني منك لقد اعطاني الله شيئا ما اعطاه احدا من الاولين والآخرين فترفع له شجرة فيقول اي رب ادنني من هذه الشجرة فلاستظل بظلها واشرب من مائها فيقول الله يا ابن آدم لعلي ان اعطيتكها سألتني غيرها فيقول لا يا رب فيعاهده ان لا يسأله غيرها وربه يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فيستظل بظلها ويشرب من مائها ثم ترفع له شجرة هي احسن من الاولى فيقول اي رب ادنني من هذه

اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے دروازے کے پاس کر دے گا جب جنت کا دروازہ دیکھے گا تو جنت کی شادابی ترو تازگی پر اسکی نظر پڑے گی چپ رہیگا جب تک اللہ چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم کے بیٹے تیرے لیے ہلاکت ہو تو کسقدر بدعہد ہے کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو چیز تجھ کو مل چکی ہے اسکے سوا کوئی اور سوال نہیں کریگا وہ کہیگا اے میرے رب مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بدبخت نہ بنا ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جسوقت وہ ہنس پڑے گا اسکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی سو اللہ تعالیٰ فرمائیگا آرزو کر وہ آرزو کرے گا جب اسکی آرزو ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا ایسی ایسی آرزو کر اس کا رب اسکو یاد دلانا شروع کر دیگا۔ جب اسکی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ سب کچھ اور اسکی مثل تیرے لیے ہے۔ ابو سعیدؓ کی ایک روایت میں ہے یہ اور اسکی مثل دس گنا تیرے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ایسا آدمی ہوگا کہ وہ ایک بار چلے گا اور کبھی منہ کے بل گر جائیگا کبھی آگ اسکو جھلسے گی جب وہ آگ سے گذر جائیگا اسکی طرف دیکھے گا اور کہیگا وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی۔ اللہ نے مجھ کو ایسی چیز عطا کی ہے جو اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ ایک درخت اس کیلئے ظاہر کیا جائے گا وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو درخت کے قریب کر دے تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیئوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم شاید کہ اگر میں تجھ کو یہ دیدوں تو اور مانگنے لگے وہ کہیگا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اس سے وعدہ کریگا کہ اسکے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے گا کہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسکو درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سایہ میں سایہ پکڑے گا اور اس سے پانی پیئے گا پھر اس کیلئے پہلے سے زیادہ خوبصورت ایک درخت ظاہر کیا جائے گا۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے

الشَّجَرَةِ وَلِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ
لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي
غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ
لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا
فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ
لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ
الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ فَلِأَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي
غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ
مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا
مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي
مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ
تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ
قَدِيرٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا
يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ
اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ
يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ
الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَ

تاکہ اس کا سایہ پکڑوں اور اسکا پانی پیوں سا اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا
اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ
اس کے سوا کوئی سوال نہ کروں گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ
ایسی چیز دیکھ رہا ہے جسپر اسکو صبر نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسکے قریب کر دیگا
وہ اس کے سایہ میں بیٹھے گا اس کا پانی پیئے گا پھر جنت کے دروازے
کے پاس پہلے دونوں درختوں سے خوبصورت ایک اور درخت ظاہر ہوگا
پھر وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے
تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اس کا پانی پیوں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں
گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس
کے سوا اور نہیں مانگوں گا وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگا
میں اسکے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے
گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس سے وہ صبر نہیں کر سکے گا اللہ تعالیٰ
اس کے قریب کر دیگا جب وہ اسکے قریب کر دیگا جنت والوں کی آوازیں
سُنے گا کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ
فرمائیگا اے ابن آدم مجھ سے کونسی چیز میرا پیچھا چھڑا دے کیا تو اس بات
پر راضی ہے کہ میں تجھ کو دنیا اور اسکی مثل دیدوں وہ کہے گا اے میرے رب
تو مجھ سے استہزا کرتا ہے جبکہ تو رب العلمین ہے یہ کہہ کر ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور
کہا تم مجھ سے پوچھو میں کیوں ہنسا ہوں انہوں نے کہا آپ کیوں ہنسے ہیں کہنے لگے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے تھے انہوں نے پوچھا تو فرمایا کہ اس آدمی کی بات سنکر کہ تو مجھ سے استہزا کرتا ہے جبکہ تو ہے
اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں سا اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں تجھ سے استہزا نہیں
کر رہا لیکن میں جو چاہوں اس پر قادر ہوں (روایت کیا اسکو مسلم نے) مسلم
ہی کی ایک روایت میں ابو سعیدؓ سے ایسی ہی روایت آئی ہے مگر انہوں نے
فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث کے الفاظ روایت نہیں کیے اور
اس میں یہ زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو یاد دلاتے گا کہ یہ سوال کر اور وہ
سوال کر جب اسکی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسقدر تیرے
لیے ہے اور اس سے دس گنا پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اس کی
دو بیویاں حور عین سے داخل ہوں گی اور وہ دونوں کہیں گی سب
تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے پیدا کیا
اور ہم کو تمہارے لیے پیدا کیا۔ وہ کہے گا جو کچھ میں دیا گیا ہوں

اَحْيَا مَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ۔

کوئی بھی نہیں دیا گیا۔

۵۳۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں کو گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر آگ پہنچے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انکو جنت میں داخل کر دے گا ان لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۳۴۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا انکو جہنمی کہا جائے گا (روایت کیا اسکو بخاری نے) ایک روایت میں ہے میری امت میں سے ایک جماعت میری سفارش کے ساتھ جہنم سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

۵۳۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي أَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَالِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی اور آخری جنتی آدمی کو جانتا ہوں ایک آدمی دوزخ سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ آئے گا اسکو ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اُسے بھرا ہوا دیکھا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا جا اور جنت میں داخل ہو جا تیرے لیے دنیا اور اسکی مثل دس گنا ہے وہ کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو بادشاہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ کہہ کر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جائے گا کہ یہ شخص ادنیٰ جنتی ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس شخص کا علم ہے جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں داخل ہو گا اس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہا جائے گا۔ اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھا رکھو۔ اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے کہا جائے گا فلاں دن تو نے ایسا ایسا کام کیا

ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ کہے گا ہاں اور انکار کی طاقت نہیں رکھ سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کر دیئے جائیں اُسے کہا جائیگا تیرے لیے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دی گئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کچھ ایسے بھی گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں دیکھ رہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہوئے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۴۸/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذَا اَخْرَجْتَنِىْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِىْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے چار شخص نکالے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر انکو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک جھانکے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار مجھے امید تھی کہ نکالنے کے بعد تو مجھ کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے نجات دیدے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۳۴۹/۲۰ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِى الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِىْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِى الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِى الدُّنْيَا ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایمانداروں کو آگ سے نکالا جائے گا ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا وہ ایک دوسرے سے دنیا کے مظالم کا بدلہ لیں گے جب پاک صاف کر دیئے جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنا گھر خوب جانتا ہوگا جس طرح دنیا میں اپنا مکان جانتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۳۵۰/۲۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِىَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِىَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا مگر اسکو دوزخ کی جگہ دکھائی جاتی ہے اگر وہ برائی کرتا تو اس میں داخل ہوتا۔ تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کر سکے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا۔ مگر اپنی جگہ جنت سے دکھلایا جاتا ہے اگر وہ نیکی کرتا تو یہ جگہ پاتا۔ تاکہ اسکی حسرت بڑھ جائے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۳۵۱/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ علیہ وسلم اذا صار اھل الجنۃ الی الجنۃ واھل النار الی النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت فیزداد اھل الجنۃ فرحا الی فرحھم ویزداد اھل النار حزنا الی حزنھم۔ (متفق علیہ)

جس وقت جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کے درمیان رکھی جائیگی پھر اسکو ذبح کیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل جنت موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ موت نہیں آئے گی اہل جنت کی خوشی بڑھ جائیگی اور دوزخیوں کا غم زیادہ ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۵۲/۲۳ عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظما بعدھا ابدا اول الناس ورودا فقراء المھاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لھم السدد۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب)

حضرت ثوبانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لیکر عمان بلقاء تک کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں جس نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا سب سے پہلے حوض کے پاس فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے کچیلے ہیں نازونعمت میں پروردہ عورتوں سے نکاح نہیں کیا جاتا اور دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جاتے۔ (روایت کیا اس کو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۳/۲۴ وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبع مائۃ او ثمان مائۃ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ اترے آپ نے فرمایا تم لاکھ میں سے ایک جزو بھی نہیں ہو ان لوگوں کی نسبت سے جو حوض پر میرے پاس آئیں گے۔ کہا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی کہا سات یا آٹھ سو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۳۵۴/۲۵ وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانھم لیتباھون ایھم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرھم واردۃ۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ ان کے پاس آنے والے آدمی زیادہ ہیں اور میرے خیال میں میرے پاس آنے والے آدمی سب سے زیادہ ہوں گے (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۵۵/۲۶ وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش کریں مجھے آپ نے فرمایا میں ایسا کردوں گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں

تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّيْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

فرمایا سب سے پہلے مجھ کو پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں پلصراط پر آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۳۵۶/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى إِثْرِهٖ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيْ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے ...... آپ نے فرمایا اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اس سے اسطرح آواز نکلے گی جیسے نئے چمڑے کا زین تنگی کی وجہ سے آواز نکالتا ہے اسکی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ لایا جائے گا۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیلؑ کو لباس پہناؤ۔ جنت کی دو سفید کتان کی چادریں ان کو پہنائی جائیں گی اس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ اگلے اور پچھلے لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۳۵۷/۲۸ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پلصراط پر مومنوں کی علامت یہ ہو گی کہ وہ کہہ رہے ہوں گے رب سلم اے میرے پروردگار ہم کو سلامت رکھ ہم کو سلامت رکھ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۸/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہو گی۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے جابر سے۔

۵۳۵۹/۳۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا ہے اس نے مجھ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کر لیں یا تو آپ کی نصف امت جنت میں داخل کر دی جائیگی یا شفاعت اختیار کر لیں میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس شخص کیلیے ہے جو اسحال میں مرے کہ اللہ کیساتھ شرک کرتا ہو (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۶۰/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ (رَوَاهُ

حضرت عبد اللہ بن ابی الجدعاؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ روایت کیا اس کو

التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دارمی اور ابن ماجہ نے۔

۵۳۶۱ / ۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے کچھ لوگ ایک جماعت کی اور کچھ ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۳۶۲ / ۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا ابوبکر نے کہا ہم کو زیادہ کریں اے اللہ کے رسول آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائیں اور ان کو جمع کیا ابوبکر نے کہا اے اللہ کے رسول ہم کو زیادہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکر ہمیں چھوڑ دیں ابوبکرؓ نے کہا تجھے کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل فرما دے۔ عمرؓ کہنے لگے بیشک اگر اللہ عزوجل چاہے تو اپنی سب مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۳۶۳ / ۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ایک جنتی ان کے پاس سے گذرے گا۔ دوزخی کہے گا اے فلاں شخص تو مجھ کو پہچانتا نہیں ہے؟ میں نے تجھ کو ایک بار پانی پلایا تھا۔ ایک دوسرا کہے گا میں نے تجھ کو ایک بار وضو کیلئے پانی دیا تھا وہ اسکی سفارش کرے گا اور اسکو جنت میں داخل کرے گا۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

۵۳۶۴ / ۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زیادہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیگا ان دونوں کو نکالو اور ان سے کہیگا کہ تم اسقدر زیادہ کیوں چلاتے ہو وہ کہیں گے ہم نے وہ اسلیے کیا ہے کہ تو ہم پر رحم کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میری رحمت تمہارے لیے یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ اور اپنے نفسوں کو آگ میں ڈال دو ایک شخص اپنے نفس کو آگ میں ڈال دے گا اللہ تعالیٰ

نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّ سَلَامًا وَّ يَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

آگ کو ٹھنڈی بنا دے گا دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور اپنے نفس کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تجھ کو اس بات سے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اپنے نفس کو آگ میں ڈالے جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا ہے وہ کہیگا اے میرے رب مجھ کو امید تھی کہ نکالنے کے بعد دوبارہ آگ میں تو مجھ کو نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تجھ کو تیری امید دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٣٦٥/٣٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے پھریں گے۔ ان میں سے افضل بجلی کے چمکنے کی مانند گزر جائیں گے پھر آندھی کی طرح پھر گھوڑے سوار کے دوڑنے کی طرح پھر اونٹ پر سوار کی مانند پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر اسکے چلنے کی مانند۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

تیسری فصل

٥٣٦٦/٣٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے آگے میرا حوض ہے اسکی دونوں طرفوں کی مسافت اسقدر ہے جسقدر جربار اور اذرح بستیوں کی مسافت ہے۔ ایک راوی نے کہا یہ دونوں شام کے علاقہ میں جنکے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے اسکے گلاس آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی اس میں آئے اور اس سے پیئے کبھی اسکے بعد اسکو پیاس نہیں لگے گی۔

(متفق علیہ)

٥٣٦٧/٣٨ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ

حضرت حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو جمع کرے گا۔ یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کر دی جائیگی لوگ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے جنت کھلوایئے وہ کہیں گے جنت سے تم کو میری ہی غلطی نے نکالا تھا میں اس لائق نہیں ہوں میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ ابراہیم کہیں گے میں اس لائق نہیں میں اسکے ورے سے خلیل تھا لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے

بِصَاحِبِ ذَالِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَآءَ وَرَآءَ اِعْمَدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَىُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِىْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّمَكْدُوْسٌ فِى النَّارِ وَالَّذِىْ نَفْسُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں عیسٰی کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اسکی رُوح ہیں۔ عیسٰیؑ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے ان کو اجازت دی جائے گی۔ امانت اور ناتا بھیجی جائیگی وہ پلصراط کے دائیں اور بائیں کھڑی ہوں گی تم میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر جائیگی میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں بجلی کی طرح کیسے گذرنا ہوگا فرمایا تم بجلی کو دیکھتے نہیں ہو آنکھ جھپکنے میں وہ گذر جاتی ہے اور لوٹ آتی ہے پھر ہوا کے گذر جانے کی مانند پھر پرندے کی طرح اور آدمی کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال انکو جاری کریں گے اور تمہارا نبی پلصراط پر کھڑا کہہ رہا ہوگا اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے حتیٰ کہ ایک آدمی آئیگا وہ پل پر سے نہیں گذر سکے گا مگر اپنے سرینوں پر گھسٹتا ہوا اور صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکائے گئے ہوں گے اور وہ مامور ہوں گے جسکے متعلق انکو حکم دیا جائے گا اسکو پکڑیں گے کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر برس ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٣٦٨/٣٩ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں ہم نے کہا ثعاریر کسے کہتے ہیں فرمایا ضغابیس۔ یعنی کھیرے یا لکڑی ہیں۔

(متفق علیہ)

٥٣٦٩/٤٠ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

(روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا — جنت اور جنتیوں کی صفات کا بیان

پہلی فصل

۵۳۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ چیز تیار کی ہے جسکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اسکا خیال گذرا ہے اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھو پس نہیں جانتی کوئی جان جو اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صبح کے وقت نکلنا یا پچھلے پہر جانا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو مشرق و مغرب کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اسکی اوڑھنی دنیا و فیہا سے بہتر ہے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۳۷۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں ایک سوار آدمی سو برس تک چلتا رہے گا اسکو طے نہیں کر سکے گا اور کمان کی مقدار جنت کی جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۷۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کے لیے موتی کا بنا ہوا خیمہ ہوگا جو ایک ہی موتی سے جو اندر سے خالی ہے بنا ہوگا اسکی چوڑائی ایک روایت میں ہے اسکی لمبائی ساٹھ میل ہے اسکے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے

يَرَوْنَ الْاٰخِرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مومن ان پر گھومے گا اور دو جنتیں ہوں گی اُن کے برتن اور ان میں جو کچھ ہے سب چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سونے کا ہوگا۔ ان کے رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف کبریائی کا پردہ ہوگا جنت عدن میں وہ رہیں گے

(متفق علیہ)

۵۳۷۵/۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ

حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اسقدر فاصلہ ہے جسقدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس اعلیٰ درجہ ہے جنت کی چاروں نہریں اس سے پھوٹتی ہیں اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ جب اللہ سے مانگو جنت فردوس مانگو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ مجھے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں ملی۔

۵۳۷۶/۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جنتی ہر جمعہ اس میں آیا کریں گے شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گی اس سے اُن کا حسن و جمال بڑھ جائیگا وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے۔ ان کا حسن و جمال بھی بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے ان کو کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوا ہے۔

۵۳۷۷/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر انکے قریب ایسے لوگ ہونگے جو آسمان کے تیز ترین چمکنے ستاروں کی طرح ہونگے انکے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہونگے ان میں اختلاف اور بغض و حسد نہیں ہوگا۔ ہر آدمی کی حور عین سے دو بیویاں ہوں گی ان کی ہڈیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اندر سے نظر آرہا ہوگا۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے وہ بیمار نہیں ہوں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ تھوکیں گے نہ . . . کھانسیں گے ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے انکی کنگھیاں

وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر کا ہوگا ان کا پسینہ مشک ایسا ہوگا ایک مرد کی سیرت پر اپنے باپ آدمؑ کی صورت رکھتے ہوں گے ان کا طول ساٹھ گز آسمان کی جانب ہوگا

(متفق علیہ)

۵۳۷۸/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا بنے گا فرمایا ڈکاریں لیں گے اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے جس طرح سانس نکلتا ہے اس طرح تسبیح وتحمید الہام کیے جائیں گے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۷۹/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا کبھی فکرمند نہ ہوگا اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اسکی جوانی ختم نہ ہوگی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۳۸۰/۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ایک منادی پکارے گا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہوگے اور تم زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں اور تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور تمہارے لیے ہے کہ تم چین میں رہو گے کبھی محنت نہیں دیکھو گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۸۱/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بالا خانوں میں رہنے والے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم نہایت چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو جو مغربی یا مشرقی افق میں باقی رہتا ہے۔ آپس کے درجات کے تفاضل کی وجہ سے

الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صحابہؓ نے عرض کیا یہ انبیاء کی منازل ہوں گی کوئی اور یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کی منازل ہو گی جو اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۲/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ داخل ہونگے جنکے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۸۳/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے فرمائیگا اے اہل جنت وہ کہیں گے حاضر ہیں ہم اے ہمارے پروردگار اور تیری خدمت میں موجود ہیں بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم راضی ہوگئے ہو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں اے ہمارے پروردگا جبکہ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ عطا کروں وہ کہیں گے اس سے بڑھکر افضل چیز اور کون ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں تم کو اپنی خوشنودی عنایت کرتا ہوں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سے ادنیٰ ٹھکانا اس شخص کا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا آرزو کر وہ آرزو کریگا اور آرزو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تو نے آرزو کر لی وہ کہیگا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائیگا تیرے لیے وہ ہے جو تو نے آرزو کی اور اسکی مثل اس کے ساتھ ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۸۵/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان نیل اور فرات سب جنت کی نہروں سے ہیں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۳۸۶/۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ

حضرت عتبہؓ بن غزوان سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جاتے ستر سال تک اس کی

خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گہرائی تک نہیں پہنچے گا اللہ کی قسم اسکو بھر دیا جائے گا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے بازؤں کے درمیان چالیس برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ کثرتِ ہجوم سے بھری ہوگی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

دوسری فصل

۵۳۸۷/۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا مشقت نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا مرے گا نہیں ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی روایت کیا اسکو احمد، ترمذی اور دارمی نے۔

۵۳۸۸/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۳۸۹/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فرق ہے
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

۵۳۹۰/۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اگر تمام عالم ایک درجے میں جمع ہو جائیں ان کو کفایت کرے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۱/۲۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

انہی (حضرت ابو سعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان کی بلندی زمین و آسمان کے درمیان کی مسافت یا پانچ سو برس کے

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

برابر ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٩٢/٢٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابو سعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر حلے پہنے ہوگی کہ اس کی ہڈیوں کا گودا ان سے نظر آئیگا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٣٩٣/٢٤ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مومن جنت میں اتنی اور اتنی قوت جماع کی دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اسکی طاقت رکھے گا فرمایا اس کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٣٩٤/٢٥ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سعدؓ بن ابی الوقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جسکو ناخن اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے اطراف زینت دار ہو جائیں اور اگر ایک جنتی آدمی زمین کی طرف جھانکے اور اسکے کنگن ظاہر ہو جائیں ان کی چمک اور روشنی سورج کی روشنی مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٩٥/٢٦ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَّا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بغیر بالوں کے امرد سرگیں آنکھوں والے ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہونگے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

٥٣٩٦/٢٧ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدًا مُّرْدًا مُّكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ أَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے وہ بن بال امرد سرگیں آنکھوں والے ہوں گے تیس یا تینتیس برس کے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

٥٣٩٧/٢٨ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبکہ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر آپ کے سامنے

الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِي فِيهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

ہوا آپؐ فرمانے لگے۔ اسکی شاخوں کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہیگا یا سو سوار اس کے سایہ میں بیٹھ سکیں گے۔ راوی کو اس میں شک ہے اس پر سونے کے ٹڈے ہیں اس کے میوے مٹکوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۳۹۸/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے فرمایا وہ جنت کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر شیریں ہے اس میں دراز گردن پرندے ہیں ان کی گردنیں اونٹوں کی طرح معلوم ہوتی ہیں حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ پرندے بڑے متنعم ہوں گے آپؐ نے فرمایا ان کے کھانے والے متنعم تر ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۳۹۹/۳۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ فرمایا جب تجھ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا اگر تو چاہے گا ایک سرخ یاقوتی گھوڑا تجھ کو جنت میں لیکر اُڑتا پھرے۔ ایسا ہی ہو جائیگا۔ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنت میں اونٹ بھی ہوں گے آپ نے اسکو پہلے شخص کا سا جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ جب تجھ کو جنت میں داخل فرمادے گا اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھ لذت پکڑے گی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۰۰/۳۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سَوْرَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ ۔)

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں جنت میں گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر جنت میں تجھے داخل کردیا گیا تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جسکے دو بازو ہوں گے اس پر تجھ کو سوار کردیا جائیگا وہ تجھ کو جہاں تو جانا چاہے گا لے اُڑے گا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا اسکی سند قوی نہیں ہے اور ابوسورہ راوی روایت حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل سے سُنا وہ کہتے تھے کہ ابوسورہ راوی منکر الحدیث ہے اور منکر احادیث بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۱/۳۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی صفیں اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں دوسری امتوں سے روایت کیا اسکو ترمذی، دارمی اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۴۰۲/۳۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ۔

حضرت سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ خوب گھوڑا دوڑانے والے آدمی کی تین دن کی مسافت کی مقدار ہے۔ پھر دروازے پر تنگ کئے جاویں گے یہاں تک کہ ان کے کندھے اترنے کا اندیشہ ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا انہوں نے اسکو نہ پہچانا اور کہا یخلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۳/۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہے بلکہ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی تصویر کو پسند کرے گا وہی صورت اختیار کرلیگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۰۴/۳۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ ابوہریرہ کو ملے۔ ابوہریرہ کہنے لگے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم کو جنت کے بازار میں جمع کردے سعید کہنے لگے جنت میں بازار ہوگا کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس بات کی خبر دی کہ جنت والے اپنے اپنے اعمال کے مطابق حسب وقت جنت میں داخل ہوں گے ان کو دنیا کے ایک جمعہ کی مقدار اجازت دی جائیگی وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لیے اللہ کا عرش ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ان کے لیے ظاہر ہوگا ان کے لیے نور، یاقوت، موتی، زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں۔ ان میں سے ادنیٰ درجہ کا آدمی کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی بھی نہیں ہوگا۔ ان کو یہ گمان نہیں ہوگا کہ کرسیوں والے نشست گاہ

وَمَنَابِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَالِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَالِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَالِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَالِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا

کے لحاظ سے ان سے افضل ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے فرمایا ہاں کیا تم سورج کو دیکھنے اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک میں رہتے ہو ہم نے کہا نہیں۔ فرمایا اس طرح اپنے پروردگار کے دیکھنے میں تم شک نہیں کرو گے۔ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ کلام نہیں کریگا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص سے کہیگا اے فلاں بن فلاں تجھے یاد ہے تو نے فلاں دن ایسا ایسا کہا تھا اسکو اسکی بعض عہد شکنیاں یاد کرائے گا جو اس نے دنیا میں کی ہوں گی وہ کہے گا اے پروردگار تو نے مجھ کو معاف نہیں فرما دیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیوں نہیں تجھے وسعت مغفرت کے ساتھ ہی اپنے اس مرتبہ کو پہنچ سکا ہے۔ وہ اس طرح گفتگو میں مصروف ہوں گے ان پر ایک ایسا ابر چھا جائیگا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ کبھی انہوں نے ایسی خوشبو نہ دیکھی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا جو تمہارے لیے بزرگی میں نے تیار کی ہے اسکی طرف اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ جو چاہتے ہو لے لو۔ ہم بازار آئیں گے۔ فرشتوں نے اسکو گھیر رکھا ہوگا۔ آنکھوں نے ویسی چیزیں کبھی دیکھی نہیں کانوں نے کبھی سنی نہیں اور دلوں پر ان کا کبھی خیال نہیں گزرا ہم جو چاہیں گے ہمیں اٹھوا دیا جائے گا اس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے کو ملیں گے۔ ایک بلند مرتبہ جنتی اپنے سے کم درجہ والے جنتی کو ملے گا۔ جبکہ ان میں کوئی بھی کم درجہ کا نہیں ہے وہ اس کا لباس دیکھ کر خوش ہوگا ابھی اسکی باتیں ختم نہ ہوں گی کہ اسکو خیال آئے گا کہ اس کا لباس اس سے کوئی بہتر نہیں ہے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ کسی ایک کے لیئے لائق نہیں ہے کہ وہ غم کرے۔ پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں واپس آئیں گے ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی تم آئے ہو جبکہ تم حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگا جبار کے ساتھ ہمنشینی کی ہے۔ اس لیے لائق ہے کہ اس کی مثل پھریں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

الْجَنَّةَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٥٤٠٥/٣٦ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيْرَةَ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ اس کیلیے اسقدر بڑا گاڑا جائیگا۔ جس قدر جابیہ اور صنعا کا فاصلہ ہے۔ اسی سند سے آپؐ نے فرمایا چھوٹے اور بڑے جو مرجاتے ہیں جنت میں ان کی عمر تیس سال کی ہوگی کبھی اس سے بڑے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح دوزخی بھی اسی سند سے مروی ہے۔ فرمایا جنتیوں پر تاج ہوں گے اس کے ادنیٰ موتی سے مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ روشن ہوجائیگا۔ اسی سند سے مروی ہے جب کوئی مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا۔ اس کا حمل اور اس کا وضع ہونا اس کا سن ایک ہی گھڑی میں ہوجائے گا جس طرح کہ چاہے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا ایک گھڑی میں ایسا ہوجائے گا۔ لیکن وہ اس کی خواہش نہیں کرے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ اور دارمی نے آخری فقرہ ذکر کیا ہے۔

٥٤٠٦/٣٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں جلسہ ہوگا اور حور عین اس میں اپنی بلند آوازوں کے ساتھ پڑھتی ہیں۔ مخلوق نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں سُنی۔ وُہ کہتی ہیں ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ ہم امن و چین میں رہنے والیاں ہیں کبھی شدت نہیں دیکھیں گی۔ ہم ہمیشہ راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی اس کیلیے خوشی ہے جس کیلیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٤٠٧/٣٨ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت حکیم بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

نے فرمایا جنت میں ایک دریا پانی کا ہے اور ایک دریا شہد کا ہے۔ ایک دریا دودھ اور شراب کا ہے۔ ان دریاؤں سے پھر نہریں پھوٹتی ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو دارمی نے معاویہ سے۔)

تیسری فصل

٥٤٠٨/٣٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنتی اپنی مجلس میں پھرنے سے پہلے ستر تکیوں پر تکیہ کرے گا پھر اس کے بعد اسکی بیوی آئیگی وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی۔ وہ اپنا چہرہ اسکے رخسار میں دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ شفاف ہوگا اس کے ایک ادنی موتی سے مشرق و مغرب کا درمیان روشن ہو جائے گا وہ اسکو سلام کہے گی وہ سلام کا جواب دے گا اس سے پوچھے گا تو کون ہے وہ کہے گی میں اس مزید انعام سے ہوں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے اس پر ستر لباس ہوں گے وہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کے ورے دیکھے گا۔ اس پر تاج ہوگا جس کا ادنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

٥٤٠٩/٤٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک بدوی بھی موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جنتی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اس حالت میں نہیں جو تو چاہتا ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشت کاری پسند کرتا ہوں وہ بیج بوئے گا آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کی روئیدگی بڑھنا اور کاٹنا ہو جائے گا اور وہ پہاڑوں کی مانند ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم اسے لے لے تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ بدوی کہنے لگا اللہ کی قسم ہمارے خیال میں وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ وہی کاشت کار ہیں ہم تو کھیتی کرنے والے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اہل جنت سوئیں گے فرمایا سونا موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رُؤیت کا بیان

پہلی فصل

۵۴۱۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ وَلَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو عیاں دیکھو گے۔ ایک روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چودھویں رات کے چاند کی طرف آپ نے دیکھا۔ فرمایا تم اپنے رب کی طرف دیکھو گے۔ جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے ہو اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پر غلبہ نہ کیے جاؤ تو ایسا ضرور کرو۔ پھر یہ آیت پڑھی اور تسبیح بیان کرو اپنے پروردگار کی سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے۔
(متفق علیہ)

۵۴۱۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نجات نہیں بخش دی ہے فرمایا پردے اٹھ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھیں گے۔ جنتی اپنے رب کے چہرہ کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں دیئے گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کیلئے ثواب ہے اور زیادتی ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے۔)

دوسری فصل

٥٤١٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اور اپنی نعمتوں اور نوکروں خادموں اور اپنے تختوں کی طرف ہزار برس کی مسافت میں پھیلے ہوئے دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہوگا جو اسکے چہرہ مبارک کی طرف صبح وشام دیکھے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "کتنے ہی چہرے اسدن تروتازہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے"۔

(روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

٥٤١٤ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهُ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے تنہا ہر ایک اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا اسکی نشانی اسکی مخلوق میں کوئی اور بھی ملتی ہے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک تنہا چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتا ہے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کامل اور بزرگ تر ہے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

٥٤١٥ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنّٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسکو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٥٤١٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأٰى رَبَّهُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا "دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا اور اسکو دوسری مرتبہ دیکھا" فرمایا کہ آپ نے اپنے دل کے ساتھ دو مرتبہ دیکھا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسکو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے کہنے لگے تیرے لیے افسوس ہو یہ اسوقت ہے جب وہ اپنے نور خاص سے ظاہر ہوگا اور آپؐ نے

مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٤١٧ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔

٥٤١٨ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ

اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت شعبیؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ کعبؒ کو عرفات میں ملے ابن عباسؓ نے آپ سے کوئی چیز پوچھی پھر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑ گونج اُٹھے۔ ابن عباس کہنے لگے ہم بنو ہاشم ہیں کعب کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت اور کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ موسیٰ سے دو مرتبہ کلام کیا اور محمدؐ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ مسروق کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا کیا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے وہ کہنے لگیں تو نے ایک ایسی چیز مجھ سے پوچھی ہے کہ اسکی وجہ سے میرے بال جسم پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریں پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ تحقیق آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں وہ کہنے لگیں تو کدھر جا رہا ہے اس سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں جو تجھ کو بتلائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا ان باتوں کے بیان کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے ان میں سے آپ نے کوئی بات چھپالی ہے یا آپ ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں کہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش اُتارتا ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا بلکہ اس سے مراد جبریل ہیں انکی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں ان کے چھ سو پر تھے اور آسمان کا کنارہ روک لیا تھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے بخاری و مسلم نے اس حدیث کو کچھ کمی و بیشی سے بیان کیا ہے) ان کی ایک روایت میں ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا پھر اس فرمان کا کیا مطلب ہوا "پس نزدیک ہوا اور اتر آیا اور دو کمان کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ پر آگیا" حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں۔ وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آیا کرتے تھے اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں آئے۔ انہوں نے آسمان کا کنارہ روک لیا تھا۔

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر آ رہے یا اس سے بھی قریب۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان " دل نے جو دیکھا اس میں جھوٹ نہیں بولا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان آپ نے اپنے رب کی بڑی آیات دیکھیں۔ فرمایا ان سب آیات میں مراد حضرت جبریلؑ ہیں۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ (متفق علیہ) ترمذی کی

التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِىْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَءَ مَا بَيْنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِىْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاۤءِ وَسُئِلَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ایک روایت میں ہے دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے حلہ میں دیکھا زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیا ہے۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آیت کریمہ "اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں کہ اس سے مراد ہے کہ آپ نے سبز لباس پہنے ایک شخص کو (حضرت جبرئیل) کو دیکھا ہے کہ آسمان کا کنارہ روک رکھا ہے۔ مالکؒ بن انس سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کتنے ہی چہرے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مراد ثواب ہے امام مالک نے فرمایا وہ لوگ جھوٹے ہیں اس آیت سے مراد وہ کہاں ہیں کہ ہرگز نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار کے دیکھنے سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالک نے فرمایا لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور فرمایا اگر ایماندار قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اللہ تعالیٰ کفار کو روک دیئے جانے پر عار نہ دلاتے فرمایا ہے کہ ہرگز نہیں کافر اپنے رب سے اس روز منع کیے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو شرح السنہ میں۔

۵۴۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِىْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں اہل جنت اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان پر ایک نور چھا جائیگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے ناگہاں اللہ تعالیٰ اوپر سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے اہل جنت تم پر سلامتی ہو۔ کہا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم فرمایا وہ انکو دیکھے گا اور وہ اسکو دیکھیں گے۔ وہ کسی اپنی نعمت کو نہیں دیکھیں گے جب تک وہ ان کو دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان سے چھپ جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

دوزخ اور دوزخیوں کا بیان

پہلی فصل

۵۴۲۰ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ وَفِيهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کا سترہواں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، وہی آگ کافی تھی۔ فرمایا دوزخ کی آگ اُنہتر گنا زیادہ کردی گئی ہے، ہر جزو دنیا کی آگ کی گرمی رکھتا ہے (متفق علیہ) اور اس حدیث کے لفظ مسلم کے ہیں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے ـ نَارُكُمُ الَّتِي يُوقِدُ ابن آدم اور اس میں علیھا کلھا۔ علیھن، کلھن کی جگہ ہے۔

٥٤٢١ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس روز جہنم کو لایا جائیگا اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسکو کھینچتے ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٤٢٢ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا جس کے لیے دو جوتیاں یا دو تسمے آگ کے ہیں ان سے اسکا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا جوش مارتی ہے۔ وہ خیال کرے گا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں جبکہ اسکو سب سے ہلکا عذاب ہے۔

(متفق علیہ)

٥٤٢٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخیوں میں سے ابوطالب کو ہے وہ دو جوتیاں پہنے ہوئے ہیں اس کا دماغ جوش کھا رہا ہے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٤٢٤ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا سے ایک بڑے ناز و نعمت والا شخص لایا جائے گا جو دوزخی ہو گا اسکو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے کبھی تجھ پر نعمت گذری ہے وہ کہیگا نہیں۔ اے میرے پروردگار۔ اہل جنت کا ایک سخت ترین از روئے محنت کا ایک آدمی دنیا میں لایا جائے گا اسکو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اسے کہا جائیگا اے ابن آدم کبھی تو نے محنت دیکھی تھی کبھی سختی کا گذر تیرے پاس سے ہوا تھا وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار کبھی میرے

قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پاس سے محنت نہیں گذری کبھی میں نے سختی نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٤٢٥ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو فرمائے گا جس کا عذاب سب دوزخیوں سے ہلکا ہے اگر تیرے لیے وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے آسان تر بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو ابھی آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ تو نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

٥٤٢٦ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض دوزخی ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو ٹخنوں تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے آگ ان کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کی کمر تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو گردن تک پکڑے گی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٤٢٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہو گی اس کے جسم کی موٹائی تین دن کی مسافت کی مقدار ہو گی روایت کیا اسکو مسلم نے ابو ہریرہ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اشتکت النار الی ربہا باب تعجیل الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

٥٤٢٨ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى

حضرت ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ ہزار برس تک جلائی گئی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اسکو ہزار برس جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس اس کو جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

اسْوَدَّتْ فِيهِ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۴۲۹/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دانت کی موٹائی احد پہاڑ جتنی ہوگی۔ اسکی ران بیضاء مقام کی مقدار اور دوزخ میں اسکے بیٹھنے کی جگہ تین دنوں کی مسافت کی مانند ربذہ کی مسافت کی مقدار ہوگی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۴۳۰/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے جسم کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی اسکا دانت اُحد پہاڑ کی طرح ہوگا۔ دوزخ میں اسکے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کی مسافت کی مقدار ہے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۴۳۱/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو دوزخ میں تین کوس اور چھ کوس تک کھینچے گا لوگ اسکو روندیں گے (روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۳۲/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي بِهِ كَذٰلِكَ فِيهِ أَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے ستر سال تک اس میں چڑھایا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح اسمیں گرایا جائے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۳۳/۱۴ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ تیل کی تلچھٹ کی مانند جب اسکے چہرہ کے قریب کیا جائیگا اس کے چہرہ کی کھال اسمیں گر جائیگی (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۳۴/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا یہاں تک کہ اسکے پیٹ تک پہنچ جائے گا جو کچھ اسکے پیٹ میں ہے اسکو کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ اسکے قدموں سے نکل جائیگا اور یہ صہر ہے پھر جسطرح ہے اسی طرح کر دیا جائے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٤٣٥/١٧ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يُقَرَّبُ إِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں آپ نے فرمایا دوزخی زرد آب پلایا جائیگا اسکو گھونٹ گھونٹ پیئے گا فرمایا اسکے قریب کردیا جائیگا وہ اسکو مکروہ جانے گا جب اس کے نزدیک کیا جائیگا اس کے چہرہ کو بھون ڈالے گا اس کے سر کی کھال گر جائیگی جب اسکو پیئے گا اسکی انتڑیاں کاٹ دے گا یہاں تک کہ اسکی دُبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا انکو گرم پانی پلایا جائیگا وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالیگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ پیاس کی فریاد کریں گے ایسے پانی کیساتھ فریادرسی کیے جائیں گے جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا چہروں کو بھون ڈالے گا پینے کی بُری چیز ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٤٣٦/١٧ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کی مقدار ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٤٣٧/١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (حضرت ابو سعید) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہادیا جاتے اہل دنیا بدبو سے سڑ جائیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٤٣٨/١٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر جبکہ تم مسلمان ہو" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گرے دنیا والوں پر اسباب زندگی تباہ کردے اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ کھانا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

٥٤٣٩/٢٠ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا "وہم فیہا کالحون" کہ دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دیگی۔ اسکا اوپر کا ہونٹ سمٹ کر وسط سر تک پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک پہنچ جائیگا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو روؤ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ کیونکہ اہل دوزخ روئیں گے ان کے آنسو ان کے رخساروں پر نالوں کی مانند بہیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے خون بہنے لگ جائیگا انکی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں چلنے لگ جائیں۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۴۴۱/۲۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر بھوک ڈالی جائے گی وہ ان کے اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ ہونگے وہ فریاد کریں گے ان کی فریاد رسی ایسے کھانے کیساتھ کی جائے گی جو ضریع ہوگا نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو فائدہ دیگا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے ایسے کھانے سے ان کی فریاد رسی کیجائے گی جو گلوگیر ہوگا ان کو یاد آئے گا کہ وہ حلق میں اٹکے ہوئے کھانے کو پانی سے گذارا کرتے تھے۔ زنبوروں کے ساتھ پکڑ کر گرم پانی ان کے قریب کر دیا جائے گا جب انکے چہروں کے قریب کر دیا جائیگا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا جب انکے پیٹوں میں داخل ہوگا جو ان کے پیٹوں میں ہے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا وہ کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ کہیں گے تمہارے پاس پیغمبر روشن دلائل لے کر نہیں آتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں وہ کہیں گے تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا زیاں کاری ہوگا۔ وہ کہیں گے مالک کو بلاؤ وہ کہیں گے اے مالک تیرا رب ہم پر موت کا حکم لگادے وہ ان کو جواب دے گا تم ہمیشہ رہو گے۔ اعمش نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کے بلانے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ وہ کہیں گے اپنے رب کو بلاؤ تمہارے رب سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ تھے۔ اے رب ہمارے ہم کو اس سے نکال لے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا دوزخ میں دور ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو اس وقت وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور نالہ و فریاد شروع کر دیں گے اور حسرت و واویلا

وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرنے لگیں گے (عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اور لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۴۲/۲۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمانؓ بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں آپ اس کلمہ کو بار بار کہتے رہے۔ اگر میری اس جگہ سے آپ کہتے تو بازار والے اس بات کو سن لیتے اور حتیٰ کہ آپ کے کندھوں پر جو چادر تھی وہ آپ کے پاؤں کے پاس نیچے گر پڑی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۴۴۳/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس قدر پتھر آسمان سے چھوڑا جائے یہ کہہ کر آپ نے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جبکہ پانچ سو برس کی مسافت ہے رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا اگر اس کو زنجیر کے سر سے چھوڑ دیا جائے چالیس سال تک رات اور دن بھی اسکی جڑ یا اسکی تہہ تک پہنچنے کے لیے چلتا رہے

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۴۴/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوبردہؓ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے ہر متکبر اس میں رہے گا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

تیسری فصل

۵۴۴۵/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ ۔

حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخی دوزخ میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ کان کے لو اور اس کے کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسکی جلد کا موٹا پا ستر گز کا ہوگا اور اسکا دانت احد پہاڑ جیسا ہوگا۔

۵۴۴۶/۲۷ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بختی اونٹوں کی مانند سانپ ہوں گے۔ ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا دوزخی اس کی سختی اور اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا اور دوزخ میں پالان بند خچروں کی مانند بچھو ہیں ان میں سے ایک کاٹے گا وہ اُس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا۔

(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۵۴۴۷/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ ہم کو ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن دو ٹکڑے ہوں گے جو دوزخ کی آگ میں لپیٹے جائیں گے۔ حسنؒ نے کہا ان کا کیا گناہ ہوگا ابوہریرہؓ کہنے لگے میں تجھ کو ابوہریرہ کی حدیث بیان کر رہا ہوں حسنؒ چپ کر گئے (روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۴۴۸/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بدبخت ہی داخل ہوگا۔ کہا گیا اسے اللہ کے رسول بدبخت کون ہے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اس کے سبب کسی معصیت کو ترک نہ کرے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنّت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

۵۴۴۹/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ دوزخ کہنے لگی میں متکبروں اور جابروں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہوں۔ جنت کہنے لگی مجھے کیا ہے کہ مجھ میں ضعیف لوگ نظروں سے گرے ہوئے فریب خوردہ لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہے میں جس کو چاہوں اسمیں داخل کردوں اور دوزخ کے لیے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہوں تیرے ساتھ عذاب کروں

أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور تم میں سے ہر ایک کیلئے اس کا بھرنا ہے۔ دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھے گا دوزخ کہے گی بس بس، اس وقت وہ بھر جائیگی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا لیکن جنت کے لیے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا۔ (متفق علیہ)

۵۴۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخ میں لوگ ہمیشہ ڈالے جائیں گے وہ کہے گی کیا اور ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا۔ پھر بعض بعض کی طرف اجزاء سمٹ جائیں گے پھر کہیگی۔ بس بس۔ تیری عزت اور بزرگی کی قسم جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور مخلوق پیدا فرمائے گا ان کی وسعت جنت میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں حفت الجنۃ بالمکارۃ کتاب الرقاق میں گزر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۴۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جسوقت اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا جاؤ اور اسکو دیکھو وہ گئے اور اسکو دیکھا اور جو کچھ اس میں رہنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسکو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے پروردگار اسکو کوئی شخص نہیں سنے گا مگر اس میں داخل ہوگا پھر مکروہات طبیعت سے اسکو گھیرا پھر کہا اے جبرئیلؑ جاؤ اور اسکو دیکھو فرمایا وہ گئے اسکی طرف دیکھا۔ پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا فرمایا اے جبریل جاؤ اسکو دیکھو وہ گئے اور اسکو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسکو کوئی سنے گا نہیں کہ اس میں داخل نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اسکو شہوات نفس کے ساتھ گھیرا پھر کہا اے جبریل جاؤ اسکو دیکھو وہ گئے اور اسکو دیکھا پس کہا

ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ مگر اس میں داخل ہو جائے گا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے)

تیسری فصل

۵۴۵۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے مسجد کے قبلہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا جب میں نے نماز پڑھائی ہے جنت اور دوزخ کو میں نے دیکھا ہے کہ اس قبلہ کی دیوار میں ان کی صورت بنا دی گئی ہے۔ میں نے آج کی مثل نیکی اور بدی نہیں دیکھی۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ابتداء پیدائش مخلوق اور انبیاء کا بیان

پہلی فصل

۵۴۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا اَهْلَ الْیَمَنِ اِذْ لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ شَیْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ نے بشارت دی ہے ہم کو کچھ دیجیے۔ پھر اہل یمن کے چند لوگ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا اے اہل یمن بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی۔ انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا۔ ہم تو آتے ہی اس لیے ہیں کہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس امر کی ابتداء کے متعلق سوال کریں کہ ابتداء میں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا پھر ایک آدمی

كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ کہیں چلی گئی ہے میں گیا اور اسکو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اللہ کی قسم میں چاہتا تھا کہ وہ چلی جاتی اور میں اس مجلس سے نہ اٹھتا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

٥٤٥٤ (٢) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے ہم کو مخلوقات کے آغاز سے تمام حالات کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا (روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٤٥٥ (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے پس یہ لکھا ہوا عرش پر اسکے ہاں موجود ہے۔ (متفق علیہ)

٥٤٥٦ (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن شعلہ مارنے والی دھوئیں کی آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور آدم جس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٥٤٥٧ (٥) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم کی صورت بنائی اسکو جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔ ابلیس نے اسکے گرد چکر لگانے شروع کیے دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے جب اسکو دیکھا کہ اندر سے خالی ہے اس نے معلوم کر لیا کہ یہ غیر مضبوط پیدا کیا گیا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٥٤٥٨ (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اسوقت آپ قدوم مقام میں رہائش رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

٥٤٥٩ (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ

انہی (حضرت) ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ان میں سے دو

ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَأُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۶۰/۸ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۶۱/۹ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا

ذاتِ خدا کے لیے ہیں۔ ایک ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہنا کہ بلکہ ان میں سے جو بڑا ہے اس نے یہ کیا ہے اور فرمایا ایک مرتبہ ابراہیمؑ اور سارہ جا رہے تھے۔ کہ ایک ظالم حاکم پر ان کا گذر ہُوا اس کو کہا گیا یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ نہایت خوبصورت عورت ہے اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا یہ عورت کون ہے آپ نے فرمایا میری بہن ہے پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور اس سے کہا اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تیرے لینے میں مجھ پر غالب آجائے گا۔ اگر تجھ سے پوچھے تو کہنا کہ میں اسکی بہن ہوں کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے کہ روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اس نے اسکی طرف پیغام بھیجا حضرت سارہ کو اس کے پاس لایا گیا۔ ابراہیم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ جب حضرت سارہ اس پر داخل ہوئیں۔ اس نے اپنا ہاتھ لگانا چاہا وہ وہیں پکڑا گیا۔ ایک روایت میں ہے فَغُطَّ یہاں تک کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا کہنے لگا میرے لیے اللہ سے دُعا کر میں تجھکو کوئی نقصان نہ دونگا اُسنے اللہ سے دعا کی وہ چھوڑا گیا پھر دوبارہ پکڑنا چاہا پھر پہلے کی طرح پکڑا گیا یا اس سے بھی زیادہ سخت کہنے لگا اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤں گا پھر چھوڑ دیا گیا اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے تو میرے پاس جن کو لایا ہے پس سارہ کو خدمت کیلئے ہاجرہ دی حضرت سارہ واپس آپکے پاس آئیں آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کیا ہے سارہ نے کہا اللہ نے کافر کی تدبیر اس کے سینے میں لوٹا دی ہے اور ہاجرہ خدمت میں دی ہے۔ اے بَنُو مَاءِ السَّمَاء (آسمان کے پانی کے بیٹو۔ یہ تمہاری ماں ہے۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابوہریرہ رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حقدار ہیں کہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر شک کریں جبکہ انہوں نے کہا تھا اے میرے رب مجھ کو دکھلا تو مردوں کو کسطرح زندہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم کرے وہ سخت رکن کی طرف پناہ پکڑتے تھے۔ جیل میں جسقدر یوسف رہے ہیں اگر میں رہتا بلانے والے کی بات مان لیتا۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابوہریرہ رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بڑے حیادار اور باپردہ تھے۔ حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا

يُرى من جلده شيء استحياء فآذاه من آذاه من بني اسرائيل فقالوا ما تستّر هذا التستّر الا من عيب بجلده اما برص او أدرة وان الله اراد ان يبرّئه فخلا يوما وحده ليغتسل فوضع ثوبه على حجر ففرّ الحجر بثوبه فجمع موسى في اثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى انتهى الى ملأ من بني اسرائيل فرأوه عريانا احسن ما خلق الله فقالوا والله ما بموسى من بأس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا

فوالله ان بالحجر لندبا من اثر ضربه ثلاثا او اربعا او خمسا۔

(متفق عليه)

کوئی حصہ نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل میں سے کسی شخص نے ان کو ایذا دی اور کہنے لگا حضرت موسیٰ کا اس طرح بدن ڈھانکنا کسی عیب کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا ادرہ ہے (خصیتین کا پھول جانا) اللہ تعالیٰ نے ان کو اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ ایک دن علیحدگی میں نہانے لگے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حضرت موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے کہتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دو۔ یہاں تک کہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھا کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر خوبصورت ہیں کہنے لگے حضرت موسیٰ کو کوئی عیب نہیں آپ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کے مارنے کی وجہ سے پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

(متفق علیہ)

۵۲۶۲ / ۱۰ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا ايوب يغتسل عريانا فخرّ عليه جراد من ذهب فجعل ايوب يحثي في ثوبه فناداه ربه يا ايوب الم اكن اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن بركتك۔

(رواه البخاري)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر نہا رہے تھے کہ آپ پر سونے کے ٹڈ برسنے شروع ہو گئے۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اس کے رب نے اسکو آواز دی۔ اے ایوب میں نے تجھ کو غنی نہیں کر دیا کہنے لگے کیوں نہیں لیکن تیری برکت سے بے پرواہ نہیں ہوا جا سکتا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۲۶۳ / ۱۱ وعنه قال استبّ رجل من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم والذي اصطفى محمدا على العالمين فقال اليهودي والذي اصطفى موسى على العالمين فرفع المسلم يده عند ذلك فلطم وجه اليهودي فذهب اليهودي الى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بما كان من امره وامر المسلم فدعا النبي صلى الله عليه وسلم المسلم فسأله عن ذلك فأخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تخيّروني على

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان والوں پر برگزیدہ کیا۔ یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو جہان والوں پر فوقیت دی۔ مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کیا۔ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے اور مسلمان کے واقعہ کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اسکے متعلق پوچھا اس نے پورا واقعہ بیان کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا

مُوسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ۔

سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کی ایک جانب پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہو گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا اللہ نے ان کو ان سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے میں نہیں جانتا کیا طور کے دن کی بیہوشی کا حساب کیا گیا ہے یا مجھ سے پہلے اٹھا دیئے گئے ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی سے افضل ہے۔ ابوسعید کی ایک روایت میں ہے انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے۔ انبیاء کے درمیان فضیلت نہ دو۔

٥٤٦٤/١٢ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں — (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے جس شخص نے کہا میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ بولا۔

٥٤٦٥/١٣ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابیؓ بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں ڈالتا۔ (متفق علیہ)

٥٤٦٦/١٤ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَآءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَآءَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ خضر ان کا نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ وہ خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے ناگہاں وہ ان کے پیچھے سبز ہو کر لہلہانے لگی۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٤٦٧/١٥ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا فَقَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ

اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس ملک الموت آیا اور کہا اپنے رب کا حکم قبول کر۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مارا اور اسکی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور عرض کیا تو نے مجھ کو اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھ سالم کر دی اور فرمایا میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسکو کہو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں

فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس قدر آپ کے ہاتھ کے نیچے بال آ گئے اتنے سال زندہ رہو گے حضرت موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا پھر موت ہے، کہنے لگے پھر ابھی ٹھیک ہے اے میرے رب مجھ کو ارض مقدسہ کے پتھر پھینکنے کے اندازے کے برابر قریب کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں موجود ہوتا راستہ کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر میں تمکو دکھلاتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاءؑ مجھ پر پیش کیے گئے موسیٰ دبلے پتلے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے کے آدمی ہیں۔ میں نے عیسیٰؑ بن مریم کو دیکھا میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں وہ عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہیں۔ میں نے ابراہیم کو دیکھا میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے وہ تمہارے اس صاحب اپنے نفس کو مراد لیتے تھے کے مشابہ ہیں۔ میں نے جبریل کو دیکھا میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان سب میں وہ دحیہ بن خلیفہ کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس رات میں نے معراج کی موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم گوں رنگ کے لمبے قد کے گھنگھریالے بالوں والے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے سے ہیں میں نے عیسیٰؑ کو دیکھا وہ متوسط پیدائش والے۔ مائل سرخی وسفیدی، سر کے سیدھے بالوں والے ہیں۔ میں نے مالک داروغہ جہنم کو دیکھا ہے اور دجال کو بھی دیکھا ہے ان نشانیوں میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھلائی ہیں۔ اس کے ملنے سے تو شک میں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو ملا آپؐ نے ان کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ درمیانے قد کے سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ آپ شنوءہ قبیلہ سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰؑ کو ملا آپؐ درمیانہ

أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قد سرخ رنگ کے ہیں۔ گویا کہ دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا میں ان کی اولاد میں سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا ان دونوں میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لیکر پی لیا مجھے کہا گیا آپ فطرت کی طرف راہ دکھلائے گئے ہیں اگر آپ شراب لے لیتے آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

۵۴۵۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا هَرْشَا أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مکہ سے مدینہ تک آپ کے ساتھ سفر کیا ہم ایک وادی کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ کونسی وادی ہے۔ صحابہؓ نے کہا یہ وادی ازرق ہے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان کا رنگ بتلایا ان کے بالوں کا ذکر کیا کہ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔ ہم پھر چلے حتیٰ کہ ہم ثنیہ پر آئے آپ نے فرمایا گویا یہ کونسا ثنیہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ ہرشیٰ یا لفت ہے۔ گویا کہ میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہیں صوف اون کا جبہ پہنے ہوتے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی نکیل پوست خرما سے ہے۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۵۲/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم فرماتے۔ زین کسے جانے سے پہلے ہی زبور پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھوں کے کسب سے کھاتے تھے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۵۳/۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا

حضرت انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لیکر آئیں حضرت داؤد نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں عورتیں

عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمان بن داؤد کی طرف سے ہوتی ہوئی نکلیں۔ انہوں نے اسکو بھی اس فیصلہ کی خبر دی۔ حضرت سلیمان کہنے لگے میرے پاس چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے حضرت سلیمانؑ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دیدیا (متفق علیہ)

۵۴۷۴/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان کہنے لگے میں آج رات اپنی نوے بیویوں سے صحبت کروں گا ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں سے صحبت کروں گا ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا انشاءاللہ کہہ لیجیے۔ انہوں نے انشاءاللہ نہ کہا اور بھول گئے آپ نے ان سب سے جماع کیا۔ ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اسکے ہاں بھی آدھا لڑکا پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر انشاءاللہ کہہ لیتے تو سب کے سب سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۵/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۷۶/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے نزدیک تر ہوں سب انبیاء سوتیلے بھائی ہیں۔ ان کی مائیں مختلف ہیں اور سب کا دین ایک ہے۔ ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۷/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ جس وقت پیدا ہوتا ہے شیطان اسکے دونوں پہلوؤں میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ چوکتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم کے۔ ان کو چوکا مارنے لگا۔ اس کا چوکا پردے میں لگا۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۸/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ

حضرت ابو موسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ جو فرعون

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ فِي الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

کی بیوی تھیں ان دو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس قدر فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جسکے لفظ ہیں یا خیر البریہ اور ابوہریرہؓ کی حدیث جسکے لفظ ہیں ای الناس اکرم اور ابن عمرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں الکریم بن الکریم باب المفاخرۃ والعصبیۃ میں گزر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۴۴۹/۲۷ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَآءٌ وَّمَا فَوْقَهٗ هَوَآءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ)

حضرت ابورزینؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ فرمایا وہ عماء میں تھا نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یزید بن ہارون نے عماء کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

۵۴۵۰/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں بطحاء مکہ میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے ایک بادل ان پر سے گزرا انہوں نے اسکی طرف دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا کیا نام لیتے ہو انہوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن بھی اسکو کہتے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں مزن بھی اسکو بولتے ہیں۔ فرمایا اور اسکو عنان بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں عنان بھی اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا تم جانتے ہو زمین اور آسمان کے درمیان کسقدر بُعد ہے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر سال کا فاصلہ ہے۔ اس کے اوپر کا آسمان بھی اسی قدر فاصلہ پر ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان شمار کیئے ساتویں آسمان پر ایک بہت بڑا دریا ہے جسکی گہرائی اور سطح کا فاصلہ ایک آسمان سے لیکر دوسرے آسمان تک کا ہے اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنکی صورت پہاڑی بکریوں ایسی ہے ان کے کھروں اور کولہوں کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر ان کی پشت پر عرش ہے اسکے اسفل اور اعلیٰ کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

اور ابوداؤد نے۔

۵۴۸۱/۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا جانیں مشقت میں ڈالی گئیں اور اہل وعیال بھوکے ہیں۔ اموال نقصان کیے گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں ہم آپؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر طلب شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ پر طلب شفاعت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ آپ دیر تک تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہؓ کے چہروں پر ایسا کلمہ کہنے والوں کیلئے غضب کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی پر طلب شفاعت نہیں کی جاتی اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے تیرے لیے افسوس ہو تجھے معلوم ہے اللہ تعالیٰ کیا ہے اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا قبہ کی طرح محیط ہے اس سے آواز پیدا ہوتی ہے جس طرح سوار ہونے سے اونٹ کے پالان سے آواز آتی ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۴۸۲/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش اٹھانے والوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق تم کو بتلاؤں کہ اسکی کانوں کی لو اور گردن کے درمیان سات سو برس کی مسافت کی مقدار فاصلہ ہے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۴۸۳/۳۱ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

حضرت زرارہؓ بن اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے جبریل کانپے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے قریب پہنچ جاؤں تو جل جاؤں مصابیح میں اسی طرح مروی ہے ابونعیم نے حلیہ میں اس روایت کو انسؓ سے بیان کیا ہے لیکن یہ لفظ نہیں بیان کیے کہ فانتفض جبریلؑ

۵۴۸۴/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اپنے

يَوْمَ خَلَقَهُ مَا أَقْدَامِهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُورًا مَا مِنْهَا مِنْ نُورٍ يَدْنُوا مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

صف باندھے کھڑے ہیں اپنی نظر کو نہیں اٹھاتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور ان کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوں جل اٹھیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

٥٧٣٥/٣٣ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَنْكِحُونَ وَيَرْكَبُونَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی اولاد کو پیدا کیا فرشتوں نے کہا اے رب تو نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں ان کے لیے دنیا رہنے دے اور ہمارے لیے آخرت کو بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسکو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اپنی روح اس میں پھونکی ہے ایسی مخلوق کی طرح نہیں کرسکتا جسے میں نے کہا ہو جا وہ ہوگیا

(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

تیسری فصل

٥٧٣٦/٣٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے مکرم ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

٥٧٣٧/٣٥ وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے۔ درخت سوموار کے دن پیدا کیے بری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں نور بدھ کے دن پیدا کیا۔ جمعرات کے دن اس میں جانور پھیلائے۔ آدمؑ جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری مخلوق اور دن کی آخری ساعت میں پیدا کیا عصر سے رات تک کے وقت میں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٧٣٨/٣٦ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے ایک بادل ان پر چھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور

تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله أعلم
قال هذه العنان هذه روايا الأرض يسوقها
الله إلى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه
ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله
ورسوله أعلم قال فإنها الرقيع سقف محفوظ
وموج مكفوف ثم قال هل تدرون ما بينكم
وبينها قالوا الله ورسوله أعلم قال بينكم
وبينها خمس مائة عام ثم قال هل
تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله
أعلم قال سماءان بعد ما بينهما خمس
مائة سنة ثم قال كذلك حتى عد سبع
سموات ما بين كل سماءين ما بين السماء
والأرض ثم قال هل تدرون ما فوق
ذلك قالوا الله ورسوله أعلم قال إن
فوق ذلك العرش وبينه وبين السماء بعد
ما بين السماءين ثم قال هل تدرون
ما الذي تحتكم قالوا الله ورسوله
أعلم قال إنها الأرض ثم قال هل
تدرون ما تحت ذلك قالوا الله ورسوله
أعلم قال إن تحتها أرضا أخرى بينهما
مسيرة خمس مائة سنة حتى عد سبع
أرضين بين كل أرضين مسيرة خمس
مائة سنة ثم قال والذي نفس محمد
بيده لو أنكم دليتم بحبل إلى الأرض
السفلى لهبط على الله ثم قرأ هو الأول
والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء
عليم. رواه أحمد والترمذي وقال الترمذي
قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم
الآية تدل على أنه أراد لهبط على

اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کا نام عنان ہے یہ زمین کے رَوایا
ہیں (سیراب کرنے والے) ہیں اللہ تعالیٰ اسکو اس قوم کی طرف چلاتا ہے
جو نہ شکر کرتے ہیں اور نہ اسکو پکارتے ہیں پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے
اوپر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا
تمہارے اوپر رقیع ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور روکی ہوئی موج
ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کسقدر
فاصلہ ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا
تمہارے اور اس کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا تم
جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب
جانتا ہے فرمایا دو آسمان ہیں ان کا درمیانی فاصلہ پانچسو برس کی مسافت
ہے پھر اسی طرح بیان فرمایا یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے ہر دو
آسمانوں کے درمیان اس قدر مسافت ہے جسقدر زمین اور آسمان کے
درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے صحابہ نے عرض
کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کے اوپر عرش ہے اس
کے اور آسمان کے درمیان دو آسمانوں کی مقدار مسافت ہے۔ پھر فرمایا
تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا
رسول خوب جانتا ہے فرمایا زمین ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے
نیچے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔
فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو
برس کی مسافت ہے یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں شمار کیں۔
ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا اس ذات
کی قسم جسکے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم ایک رسی نچلی
زمین پر لٹکاؤ وہ اللہ کے علم پر پڑے۔ پھر یہ آیت پڑھی وہ اوّل ہے
وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔
روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت پڑھنا اس بات
پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ رسی کا پڑنا اللہ
کے علم اس کی قدرت اور اسکی تصرف اور غلبہ پر ہے۔
اللہ کا علم اسکی قدرت اس کا تصرف ہر جگہ ہے اور وہ

عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ۔

خود عرش پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اسکو بیان فرمایا ہے۔

۵۴۸۹/۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا۔

حضرت انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السّلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔

۵۴۹۰/۳۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ نبی تھے فرمایا ہاں وہ نبی تھے ان سے کلام کیا گیا ہے میں نے کہا اللہ کے رسول کسقدر رسول آئے ہیں فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس ایک بہت بڑی جماعت۔ ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے۔ ابوذر نے کہا میں نے کہا انبیاء کل کتنے تھے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں تین سو پندرہ رسول تھے جو ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۵۴۹۱/۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر کسی چیز کے دیکھنے کی مانند نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ اسکی قوم نے بچھڑے وغیرہ کی عبادت کی بتلا دیا تھا لیکن انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں۔ جب آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا۔ تختیاں ڈال دیں وہ ٹوٹ گئیں۔ تینوں حدیثوں کو احمد نے بیان کیا۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

سیّد المرسلین صلوٰتُ اللہ علیہ وسلامُہٗ کے فضائل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۹۲/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد

بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری صدی گذرتی گئی۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۹۳ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ بَنِي كِنَانَةَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل سے کنانہ کو چن لیا۔ کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا۔ اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت ترمذی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔

۵۴۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت انس) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن کہے گا تو کون ہے میں کہوں گا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں وہ کہے گا مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا کسی کیلئے آپ سے پہلے نہ کھولوں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ

انہی (حضرت انس) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں جسقدر میری تصدیق کی گئی ہے کسی نبی کی تصدیق نہیں کی گئی۔ ایک نبی ایسا بھی گذرا ہے جس کی امت میں سے صرف ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی ہے

وَاحِدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۹۸/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال اس طرح سمجھو کہ ایک محل ہے جسکی تعمیر نہایت عمدہ ہے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ دیکھنے والے اسکے گرد گھومتے ہیں اسکی عمدہ تعمیر سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس ایک اینٹ کی جگہ کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے میرے ساتھ عمارت مکمل کر دی گئی ہے اور میرے ساتھ رسول ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۴۹۹/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں کوئی ایسا نہیں مگر اسکو اسی قدر معجزات دیئے گئے ہیں جسقدر اس پر لوگ ایمان لاتے۔ میں جو دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچ خصلتیں دیا گیا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میں مدد کیا گیا ہوں۔ میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے۔ میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لیے غنائم حلال کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئی۔ مجھے شفاعت کا حق دیا ہے۔ اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۱/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ باتوں کی مجھ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ غنائم میرے لیے حلال کر دی گئیں ہیں۔ زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ

أَوْ رَاضٍ مَسْجِدًا أَوْ طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بنادی گئی ہے میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میرے ساتھ انبیا ختم کیے گئے ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۰۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي۔
۱۱

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ میں فتح دیا گیا ہوں۔ ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔
۱۲

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا میں نے اسکے مشرق و مغرب دیکھ لیے میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائیگی جس قدر میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کیے گئے ہیں میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور مسلمانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرے جو ان کے جمع ہونے کی جگہ لے لے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں وہ رد نہیں کیا جا سکتا میں نے تیری امت کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ عام قحط سے ان کو ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جمع ہونے کی جگہ لے لے اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگ ان پر جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۰۴ وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ
۱۳

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعت نفل پڑھے ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں پھر آپؐ نماز سے پھرے فرمایا۔ تین باتوں کا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا دو باتیں اللہ تعالیٰ نے منظور کر لی ہیں اور ایک منظور نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یہ اس نے مجھے عطا کر دی ہے اور میں نے سوال کیا تھا میری امت کو غرق نہ کرے یہ بات بھی اس نے منظور کر لی

فأعطانيها وسألته أن لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها۔ (رواه مسلم)

٥٥٠٥ وعن عطاء بن يسار قال لقيت عبد الله بن عمرو بن العاص قلت أخبرني عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوراة قال أجل والله إنه الموصوف في التوراة ببعض صفته في القرآن يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وحرزا للأميين أنت عبدي ورسولي سميتك المتوكل ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا يدفع بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر ولن يقبضه الله حتى يقيم به الملة العوجاء بأن يقولوا لا إله إلا الله ويفتح بها أعينا عميا وآذانا صما وقلوبا غلفا۔ (رواه البخاري وكذا الدارمي عن عطاء عن ابن سلام نحوه وذكر حديث أبي هريرة نحن الآخرون في باب الجمعة)

ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وہ آپس میں لڑائی نہ کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ نے روک لیا ہے

حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ملا۔ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کریں جو تورات میں ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم تورات میں ان کی صفت موجود ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ اے نبی ہم نے تجھ کو امت پر شاہد بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تو امیوں کی جائے پناہ ہے تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے تو بدخو سخت گو اور بازاروں میں غل مچانے والا نہیں ہے تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک نہیں مارے گا یہاں تک کہ اس کے سبب گمراہ قوم کو سیدھا کر دے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اس کلمہ طیبہ کے ساتھ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور ایسے دلوں کو کھول دے جو پردے میں ہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ دارمی نے عطاء عن ابی سلام سے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں نحن الآخرون باب الجمعہ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

٥٥٠٦ عن خباب بن الأرت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة فأطالها قالوا يا رسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال أجل إنها صلوة رغبة ورهبة وإني سألت الله فيها ثلاثا فأعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألته أن لا يهلك أمتي بسنة فأعطانيها وسألته أن لا يسلط عليهم عدوا من غيرهم فأعطانيها وسألته أن لا يذيق بعضهم بأس بعض فمنعنيها۔

(رواه الترمذي والنسائي)

حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک مرتبہ نماز پڑھائی اسے معمول سے کچھ زیادہ لمبا کر دیا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے نماز پڑھائی ہے عموماً آپ ایسی نماز نہیں پڑھاتے فرمایا ہاں اس واسطے کہ یہ نماز امید اور ڈر کی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تھا دو مجھ کو عطا کر دی ہیں اور ایک مجھ سے روک لی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے مجھ کو یہ بات عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان پر ان کے سوا کوئی اور دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی مجھ کو عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان کے بعض کو بعض کا عذاب نہ چکھائے یہ بات مجھ سے روک لی گئی۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے۔

۵۵۰۷/۱۶ وعن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اجاركم من ثلث خلال ان لا يدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا تجتمعوا على ضللة۔ (رواه ابو داود)

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں سے تم کو بچایا ہے۔ تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غالب نہیں آسکیں گے۔ اور تم سب گمراہی پر جمع نہیں ہو گے

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۵۰۸/۱۷ وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يجمع الله على هذه الامة سيفين سيفا منها وسيفا من عدوها۔ (رواه ابو داود)

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا۔ کہ ایک تلوار اس کی ہو اور ایک اس کے دشمن کی۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۵۰۹/۱۸ وعن العباس انه جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا فانا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا۔

(رواه الترمذي)

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا گویا کہ عباسؓ نے دشمنوں کا کوئی طعن سن رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ بنا دیئے مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کر دیا مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا پھر ان کے گھرانے بنائے مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا۔ میں بہترین ذات کا اور بہترین حسب والا ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۰/۱۹ وعن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وادم بين الروح والجسد۔

(رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نبوت آپ کے لیے کسوقت ثابت ہوئی۔ آپ نے فرمایا آدم اس وقت روح اور بدن کے درمیان تھے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۱/۲۰ وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان ادم لمنجدل في طينته وساخبركم باول امري دعوة

حضرت عرباض بن ساریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ہاں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ میں تم کو اپنے کام کی ابتداء بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ کی بشارت

إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَأُخْبِرُكُمْ إِلٰى آخِرِهٖ)

ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔

روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کو احمد نے ابو امامہ سے سَأُخبِرُکُم سے آخر تک۔

۵۵۱۲ / ۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۵۱۳ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے ان کے نزدیک ہوئے سُنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں ایک کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا ہے عیسٰیؑ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک نے کہا آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نکلے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سُن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیمؑ خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰؑ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدم کو اللہ نے چن لیا۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور فخر سے نہیں کہتا آدمؑ اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہوں گے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقراء مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔

فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

۵۵۱۴/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِّنْ ثَلٰثٍ لَّا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَّلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سبقت لیجانے والے ہیں۔ میں بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسکو بچایا ہے۔ عام قحط ان پر نہیں آئے گا کوئی دشمن اسکو جڑ سے نہ اکھیڑ سکے گا اور ان کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۵۱۵/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء و مرسلین کا قائد ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جسکی سفارش قبول کی گئی ہے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو دارمی نے۔

۵۵۱۶/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اٹھائے جائیں گے میں پہلا قبر سے نکلنے والا ہوں جب وہ آئیں گے میں ان کا قائد ہونگا جب وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونگے میں انکا خطبہ دینے والا ہونگا جب وہ چپ ہو جائیں گے میں ان کا شفاعت کرنیوالا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ کرامت اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا۔ میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے ارد گرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۷/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ

حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت کے حلوں کا ایک جوڑا مجھ کو پہنایا جائے گا میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوقات میں میرے سوا کوئی اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ جامع الاصول کی ایک

غَيْرِىْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَفِىْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْأُصُوْلِ عَنْهُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسٰى)

روایت میں انس سے ہے میں پہلا ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی۔ مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

٥٥١٨ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِىَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِى الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا وسیلہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے صرف ایک آدمی ہی اسکو حاصل کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٥١٩ وَعَنْ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت ابی بن کعبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا میں امام النبیین ہوں گا اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان کا صاحب شفاعت ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٥٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِىٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ وَلِيِّىْ أَبِىْ وَخَلِيْلُ رَبِّىْ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے نبیوں سے دوست ہے اور میرا دوست میرا باپ اور میرے رب کا خلیل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی بے شک لوگوں میں سے نزدیک ترین حضرت ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسکی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٥٢١ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِىْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ۔

(رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھ کو مکارم اخلاق اور محاسن اخلاق تمام کرنے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

٥٥٢٢ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِىْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِىَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِى الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِىْ

حضرت کعبؓ تورات سے بیان کرتے ہیں کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت گو ہیں نہ درشت خو۔ نہ بازاروں میں چلانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے لیکن معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اس کی بادشاہی شام ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ شادی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان

كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَّيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِّلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا يَاتَزِرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ

کرتے ہیں۔ ہر بلند جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں وہ سورج کی نگہداشت کرنے والے ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے نماز پڑھتے ہیں آدھی پنڈلیوں پر تہبند باندھتے ہیں اور اپنے اطراف پر وضو کرتے ہیں ان کا پکارنے والا آسمانی فضا میں ندا کرتا ہے لڑائی میں ان کی صف نماز میں صف باندھنے کیطرح ہے رات کو انکی آواز پست ہوتی ہے جیسطرح شہد کی مکھی کی آواز ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارمی نے معمولی تغیر کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے۔

۵۵۲۳/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابو داؤد نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں جہاں آپؐ مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۵۲۴/۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور آسمان کے رہنے والوں پر فضیلت بخشی ہے لوگوں نے کہا اے ابو عباس آسمان والوں پر کیسے فضیلت دی ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کے لیے فرمایا ہے اور ان میں سے جو کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ہم اسکو جہنم میں ڈال دیں گے اور ظالموں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا ہے ہم نے آپؐ کو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ لوگوں نے کہا انبیاء پر آپؐ کو کیسے فضیلت حاصل ہے۔ فرمایا اللہ نے دیگر انبیاء کے حق میں فرمایا ہے ہم نے ہر رسول اسکی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے وہ ان کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ آخر آیت تک۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سب لوگوں کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن و انس کی طرف مبعوث کیا ہے۔

۵۵۲۵/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ

اللّٰہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُھُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَھُوَ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

کے رسول آپ کو کیسے آپؐ کی نبوت کا علم ہوا کہ آپؐ کو یقین حاصل ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ میں مکہ کی کسی وادی میں تھا کہ دو فرشتے آئے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا زمین آسمان کے درمیان لٹکا رہا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا ان کا وزن ایک آدمی کے ساتھ کرو۔ میں ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا گیا میں غالب رہا۔ پھر اس نے کہا دس آدمیوں کے ساتھ آپؐ کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے سو کے ساتھ تولا گیا میں ان پر غالب آ گیا۔ پھر اس نے کہا ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں ان پر غالب آ گیا مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترازو ہلکا ہونے کی وجہ سے وہ مجھ پر گر پڑیں گے فرمایا ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا اگر تو اسکی تمام امت کیساتھ اسکا وزن کرے ان پر غالب آجائے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے)

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی مجھ پر فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی مجھے چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ تم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

(روایت کیا اسکو دارقطنی نے)

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور آپکی صفات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۲۷ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے کئی ایک نام ہیں۔ میں محمد ہوں احمد ہوں اور ماحی ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر مٹا دیتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد نبی نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۵۲۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی ایک نام بیان کرتے۔ فرمایا میں محمد ہوں اور احمد ہوں۔ میرا نام المقفی الحاشر نبی التوبہ اور نبی الرحمتہ ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں کسطرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کہتے ہیں میرا نام محمدؐ ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّہَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْہُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَّرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے حصہ اور ڈاڑھی کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپؐ تیل لگا لیتے ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ جب آپؐ کا سر پراگندہ ہوتا ظاہر ہو جاتے۔ آپؐ کی ڈارھی کے بال بہت زیادہ تھے۔ ایک آدمی نے کہا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند ہو گا فرمایا نہیں چاند اور سورج کی طرح تھا اور آپؐ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپؐ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند تھی جس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہؓ بن سرجس سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپ کے ساتھ روٹی گوشت یا ثرید کھایا۔ پھر میں آپؐ کے پیچھے کی طرف گیا میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس تھی جو مٹھی کی مانند تھی اس پر مسوں کی طرح تل تھے

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۲ وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ

حضرت امِ خالدؓ بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے اس میں ایک سیاہ چھوٹی سی چادر تھی آپ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ اٹھا کر آپ کے پاس لائی گئی آپ نے

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اپنے ہاتھ مبارک سے اسکو ام خالد کو پہنایا اور فرمایا پرانا کر اور پھر پرانا کر اس میں سبز یا زرد دھاریاں تھیں۔ فرمایا اسے ام خالد یہ کپڑا بہت خوبصورت ہے اور سَنَاہُ کا معنی حبشی زبان میں حَسَنَۃٌ کا ہے ام خالد نے کہا میں نے آپؐ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا میرے باپ نے مجھ کو روکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قد۔ نہ آپؐ کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا اور نہ ہی نہایت گندمی۔ آپؐ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی نرم نیچے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کے لیے مبعوث فرمایا مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں دس سال رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس سفید بال نہیں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ میانہ قد کے تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ روشن رنگ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔ ایک روایت میں ہے آپؐ کے کانوں اور شانوں کے درمیان تھے (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے بڑے سر والے موٹے موٹے قدموں والے تھے۔ آپؐ جیسا آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد میں نے نہیں دیکھا اور آپ فراخ ہتھیلیوں والے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ موٹی موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے تھے۔

۵۵۳۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان فراخی تھی۔ آپؐ کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپؐ کو سرخ حلہ پہنے دیکھا۔ میں نے آپؐ سے پہلے آپؐ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے براءؓ نے کہا میں نے کوئی

قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

شخص لِمّہ بالوں والا سرخ جوڑے میں آپ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فراخی تھی نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔

۵۵۳۵ (۹) وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوشَ الْعَقِبَيْنِ قِيلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنْهُوشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سماکؒ بن حرب سے روایت ہے وہ جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھوں میں لال ڈورے تھے۔ ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ سماک سے کہا گیا ضلیع الفم کے کیا معنی ہیں کہا بڑے منہ والے۔ کہا گیا اشکل العینین کا کیا معنی ہے کہا آنکھ کے دراز شگاف والے۔ کہا گیا منہوش العقبین کا کیا معنی ہے کہا ایڑیوں کے تھوڑے گوشت والے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۶ (۱۰) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفید نمکین رنگ کے میانہ قد تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۳۷ (۱۱) وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا کہا آپؐ اس عمر تک نہیں پہنچے کہ آپ خضاب لگائیں۔ انہوں نے کہا اگر میں آپؐ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا۔ ایک روایت میں ہے اگر میں گننا چاہتا وہ سفید بال جو آپ کے سر میں تھے تو شمار کر سکتا تھا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ کے ریش بچہ اور کنپٹیوں اور سر میں چند ایک سفید بال تھے۔

۵۵۳۸ (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا جب چلتے تھے آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے تھے میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو اس قدر نرم نہیں چھوا جیسا کہ آپؐ کی ہتھیلیاں نرم تھیں اور میں نے کسی مشک اور عنبر میں اس قدر خوشبو نہیں پائی جس قدر آپؐ کے بدن مبارک سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۵۳۹ / ۱۳ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرًا الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ بِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے ہاں تشریف لاتے اور میرے ہاں قیلولہ فرماتے میں آپ کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیتی آپؐ اس پر سوتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا میں آپ کا پسینہ جمع کر لیتی اور خوشبو میں ملا دیتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے کہنے لگیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسکو خوشبو میں ملا دیتے ہیں اور وہ نہایت عمدہ خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے ام سلیم نے کہا ہم اپنے بچوں کے لیے اس سے برکت کی امید رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو نے خوب کیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۴۰ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ گھر جانے کے لیے باہر نکلے میں بھی آپؐ کے ساتھ نکلا۔ چھوٹے چھوٹے بچے آپ کو ملنے کے لیے آگے بڑھے۔ آپؐ ان میں سے ایک ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے۔ آپ نے میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اسطرح پائی جیسا کہ آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے) جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں سموا باسمی باب الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید کی حدیث جس کے لفظ ہیں نظرت الی خاتم النبوۃ باب احکام المیاہ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۵۴۱ / ۱۵ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔)

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا سر بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپؐ کی وفات سے پہلے اور بعد آپؐ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۴۲/۱۶ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً أَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے جب آپ کا وصف بیان کرتے کہتے کہ آپ نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ کوتاہ قامت۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپ کے بال قدرے خم دار تھے۔ آپ نحیف نہ تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ معمولی گولائی تھی آپ کا رنگ سفید مائل بسرخی دونوں آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز ہڈیوں کے جوڑ موٹے موٹے صاحب مسربہ تھے (سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر) ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت۔ جب چلتے قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب متوجہ ہوتے پوری طرح متوجہ ہوتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے لوگوں میں از روئے سینہ کے سخی گفتگو میں سچے اور کھرے۔ طبیعت کے نرم قبیلہ کے لحاظ سے مکرم۔ جو آپ کو یکایک دیکھتا ڈر جاتا اور جو کوئی آپ کے ساتھ رہنے لگ جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔ آپ کا مداح بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ آپ سے پہلے اور بعد میں نے آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۳/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرْقِهٖ أَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرْقِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ میں چلتے آپ کی خوشبو کی وجہ سے آپ کے پیچھے جانے والا شخص معلوم کر لیتا کہ آپ یہاں سے گذرے ہیں یا راوی نے کہا آپ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۴۴/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهٗ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے ربیعؓ بنت معوذ بن عفراء سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کریں وہ کہنے لگیں بیٹے اگر تم آپ کو دیکھتے تم کو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج نکل آیا ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۵/۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا آپ

فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ میرے نزدیک اسوقت چاند سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

۵۵۴۶ (۲۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک میں آفتاب جاری ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز رو نہیں دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ کے لیے لپیٹی جاتی ہے۔ ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۷ (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی تھیں۔ آپؐ کھل کر نہ ہنستے تھے بلکہ مسکراتے تھے جب میں آپؐ کو دیکھتا کہتا کہ آپؐ نے آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں ڈالا ہوتا تھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۵۴۸ (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں میں معمولی کشادگی تھی۔ جب آپؐ کلام کرتے آپؐ کے دانتوں سے نکلا ہوا نور دیکھا جا سکتا تھا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۵۴۹ (۲۳) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت خوش ہوتے آپ کا چہرہ مبارک دمکنے لگتا ایسے معلوم ہوتا آپؐ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم اس بات کو جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۰ (۲۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا آپؐ اسکی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھا تورات

مِنْ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا فَقَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا أَخَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے یہودی میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات اتاری کیا تورات میں تو میری صفت پاتا ہے اور اس میں میرے ظہور کے متعلق پیش گوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ہم تورات میں آپؐ کی صفت، نعت اور آپؐ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اُٹھا دو اور اپنے بھائی کے تم والی بنو۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

۵۵۵۱/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں بھیجی گئی رحمت ہوں۔ روایت کیا اس کو دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابٌ فِيْ أَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپؐ کے اخلاق اور عادات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۵۲/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپؐ نے مجھ کو اُف تک نہیں کہا اور کبھی نہیں کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا

انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین خلق کے حامل تھے ایک دن آپ نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کے لیے بھیجا ہے جاؤں گا میں کام کے لیے نکلا راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے میں وہاں کھڑا ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی میں نے آپؐ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کی طرف دیکھا آپؐ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس میں نے جو کام کہا تھا کر آئے ہو۔ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول میں جا رہا ہوں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۵۴ وَعَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً وَّرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَلَہٗ بِعَطَاءٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ جا رہا تھا آپ پر نجران کے موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پالیا اور چادر پکڑ کر زور سے کھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کے سینہ کی طرف پھرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر سخت کھینچنے کی وجہ سے رگڑ کا نشان دیکھا۔ پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی کچھ دینے کا حکم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور مسکرائے پھر اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ یَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ مَا عَلَیْہِ سَرْجٌ وَّ فِیْ عُنُقِہٖ سَیْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والے ڈر گئے لوگ آواز کی جانب نکلے۔ ان کو آگے سے آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جو لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف پہنچ گئے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے گھبراؤ نہیں اور آپؐ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زین نہیں ڈالی ہوئی تھی۔ آپؐ کی گردن میں تلوار حمائل تھی فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا کی مانند پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا کہ آپؐ نے اس کے جواب میں نہیں کہا ہو۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ اِعْطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے اسکو اسقدر بکریاں دیں جو پہاڑوں کے درمیان تھیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حنین سے واپسی پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ بہت سے اعرابی آپؐ کو چمٹ گئے اور آپؐ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کو ایک کیکر کی طرف تنگ کر دیا کیکر سے آپؐ کی چادر چمٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے واپس کر دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد اونٹ ہوں ہیں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں پھر تم مجھ کو بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۵۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھ لیتے، مدینہ والوں کے خادم آپ کے پاس پانی کے برتن لاتے جو برتن وہ لاتے آپ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے بعض اوقات صبح سردی میں وہ لے آتے آپؐ اس میں بھی اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِّنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے مدینہ کی جو لونڈی چاہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۱ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی اس کی عقل میں کچھ فتور تھا وہ آئی اور کہنے لگی مجھ کو آپؐ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اے امّ فلاں کونسے بازار میں تجھے کام ہے تاکہ میں تیرا وہ کام کروں۔ آپؐ اسکے ساتھ ایک بازار میں تنہا ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۵۶۲ (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو لعنت کرنے والے نہ تھے اور نہ گالی نکالتے تھے۔ ناراضگی کے وقت فرماتے اسے کیا ہے اسکی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۳ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ مشرکوں پر لعنت ڈالیں فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا ہوں۔ بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۶۴ (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس کو ناپسند فرماتے ہم آپ کے چہرہ سے کراہت کے آثار معلوم کر لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۵ (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے وقت ان کے حلق کا کوا نظر آئے۔ آپ مسکراتے تھے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۶ (۱۵) وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے باتیں نہیں کرتے تھے جسطرح تم کرتے ہو آپ اسطرح گفتگو فرماتے اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا گن سکتا۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۷ (۱۶) وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسودؒ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے فرمایا اپنے گھر کی مہنت یعنی خدمت کرتے جسوقت نماز کا وقت آتا۔ نماز کی طرف نکل جاتے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۸ (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو کاموں میں سے ایک کو پسند کرنے کے متعلق نہیں کہا گیا مگر آپ آسان کو پسند فرماتے جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور ہو جاتے۔ آپ نے کبھی اپنے لیے کسی سے بدلہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ یُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نہیں لیا اور اگر اللہ کی کسی حرام کردہ شئی کا کوئی مرتکب ہو جاتا محض اللہ کی رضا کیلئے اس سے انتقام لیتے۔
(متفق علیہ)

۵۵۶۹ [۱۸] وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا اِمْرَاَۃً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَمَا نِیْلَ مِنْهُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَهَكَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت لونڈی اور نوکر کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جبکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں۔ آپؐ کو اگر کبھی کسی کی طرف سے ضرر پہنچا ہے تو آپؐ نے اس کا انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو پھاڑا جائے پس خدا کے لیے بدلہ لیتے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۵۷۰ [۱۹] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْهِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے میں اسوقت آٹھ سال کا بچہ تھا۔ دس سال تک میں نے آپ کی خدمت کی ہے کبھی آپ نے میرے ہاتھوں کسی نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی اگر آپؐ کے گھر والوں سے مجھ کو کچھ کہتا فرماتے اسکو چھوڑو اگر کچھ مقدر میں ہے ہو جائیگی۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں کچھ تبدیلی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۷۱ [۲۰] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف سے فحش گوئی کرتے نہ بازاروں میں چلانے والے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے لیکن معاف کر دیتے اور درگذر کرتے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۷۲ [۲۱] وَعَنْ اَنَسٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ كَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَیُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَیَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے جنازہ کے پیچھے چلتے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیتے گدھے پر سوار ہو جاتے۔ خیبر کے دن میں نے آپ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ پوست خرما کی تھی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۳ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں گانٹھ لیتے اپنے کپڑے سی لیتے اپنے گھر میں کام کاج کرتے جیسے تمہارا ایک گھر کا کام کرتا ہے۔ اور کہا حضور آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے۔ کپڑے سے جوئیں دیکھ لیتے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے نفس کی خدمت کرتے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۴ (۲۳) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ زید بن ثابت کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ وہ کہنے لگے میں آپ کا پڑوسی تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی میری طرف پیغام بھیجتے میں آکر آپ کے لیے اسکو لکھ دیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی دنیا کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کا ذکر کرتے ہمارے ساتھ آپ بھی اسکا ذکر کرتے۔ جب ہم کھانے کا ذکر کرتے آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے۔ یہ سب احوال میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر رہا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۵ (۲۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی شخص سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ سے نہ کھینچتے۔ یہاں تک کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ کھینچتا اور اپنا رُخ مبارک اس سے نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ پھیرتا۔ کبھی آپ کو نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہم نشینوں کے سامنے زانو آگے بڑھاتے ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۷۶ (۲۵) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کے لیے کوئی ذخیرہ جمع نہیں کرتے تھے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۷ (۲۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت تھے۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۵۷۸ (۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي الْكَلَامِ رَسُوْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ وَّ تَرْسِیْلٌ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

میں ترتیل اور ترسیل تھی۔
(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۷۹ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنَۃٍ فَصْلٌ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح پے در پے باتیں نہ کرتے تھے لیکن آپ کی گفتگو کے کلمے جدا جدا ہوتے۔ جو آپ کے پاس بیٹھتا اسکو یاد رکھتا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۸۰ ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرنے میں نہیں دیکھا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۱ ۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت باتیں کرنے کے لیے بیٹھتے آسمان کی طرف بہت زیادہ نگاہ اٹھاتے۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۵۸۲ ۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اِبْنُہٗ مُسْتَرْضِعًا فِیْ عَوَالِی الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَّخَنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ اِبْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رِضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن سعید انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل وعیال پر مہربان نہیں دیکھا عوالی مدینہ میں آپ کا بیٹا دودھ پیتا تھا آپ اسکو دیکھنے کے لیے کبھی تشریف لے جاتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوتے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا اور اس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ حضرت ابراہیم کو گود میں لیتے اور بوسہ دیتے پھر واپس تشریف لے آتے۔ عمروؓ نے کہا جسوقت ابراہیم وفات پا گئے آپ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں۔ جو دودھ پینے کی مدت کو پورا کرتی ہیں۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۸۳ ۳۲ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَھُوْدِیًّا کَانَ یُقَالُ لَہٗ

حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک یہودی عالم تھا اس کا نام فلاں

فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ
قَالَ فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا
أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ
وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا
وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ
شَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ
بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ
فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ
بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ
لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا
مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ
الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۵۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ
وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ
وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ

تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا جو کئی ایک
دینار تھے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپؐ نے فرمایا
اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں وہ کہنے لگا اے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اسوقت تک آپ سے جُدا نہیں ہوں گا جب
تک میرا قرض مجھے نہ دو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں
تیرے ساتھ ہی بیٹھا رہوں گا۔ آپؐ اسکے ساتھ بیٹھ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشا اور صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اسکو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کو سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا
اے اللہ کے رسول ایک یہودی نے آپؐ کو روک رکھا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی
یا کسی اور پر ظلم کروں۔ جب دن نکل آیا یہودی کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ کی راہ
میں تقسیم کرتا ہوں۔ بخدا میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تورات
میں جو آپ کی صفت لکھی ہوئی ہے اس کو آزماؤں اس میں ہے
محمدؐ بن عبداللہ ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور جائے ہجرت
مدینہ ہے اُن کا ملک شام ہے۔ بدزبان اور فحش گو نہیں ہے۔
سخت دِل اور بازاروں میں چلانے والا نہیں ہے اور نہ
فحش کی وضع اختیار کرنے والا ہے اور نہ بیہودہ بات کہنے
والا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور یہ مال ہے اس میں اللہ تعالیٰ
کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور وہ یہودی بہت مالدار تھا۔

(روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان
میں)

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بہت زیادہ ذکر کرتے اور دیگر باتیں کم کرتے اور نماز لمبی پڑھتے
اور خطبہ مختصر دیتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار
محسوس نہ کرتے ان کا کام پورا کر دیتے۔ روایت کیا اسکو

فَیَقْضِیْ لَہُ الْحَاجَۃَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

نسائی اور دارمی نے۔

۵۵۸۵ (۳۴) وَعَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ اَبَا جَہْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِہٖ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ جو چیز تو لایا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی۔ کہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۸۶ (۳۵) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّہَبِ جَاءَنِیْ مَلَکٌ وَّاِنَّ حُجْزَتَہٗ لَتُسَاوِی الْکَعْبَۃَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکًا فَنَظَرْتُ اِلٰی جِبْرَائِیْلَ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَکَ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَائِیْلَ کَالْمُسْتَشِیْرِ لَہٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِہٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَاْکُلُ مُتَّکِئًا یَقُوْلُ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ الْعَبْدُ۔
(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ اگر میں چاہوں سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسکی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا تیرا رب تجھ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو بندہ پیغمبر ہونا پسند کرلیں اور یا بادشاہ پیغمبر۔ میں نے جبرئیل کی طرف دیکھا انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرو۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبرئیل کی طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ تواضع اختیار کرو میں نے کہا میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔ عائشہؓ نے کہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے فرماتے میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور میں اسطرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔
(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْیِ

بعثت اور آغازِ وحی کا بیان

پہلی فصل

۵۵۸۷ (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْہِجْرَۃِ فَہَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے مکہ میں آپ تیرہ سال ٹھہرے آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم ملا مدینہ میں دس سال اقامت گزیں رہے تریسٹھ برس کی عمر میں مدینہ ہی میں

وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وفات پائی۔

(متفق علیہ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے آپؐ آواز سنتے۔ سات سال تک روشنی دیکھتے رہے اور آٹھ سال تک آپؐ کی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی

(متفق علیہ)

۵۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر میں آپؐ کو وفات دے دی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ تریسٹھ برس کی روایات بہت ہیں)

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو آپؐ وحی سے شروع کیے گئے سچے خوابوں کا دیکھنا تھا۔ آپؐ جو خواب بھی دیکھتے اسکی تعبیر صبح کی طرح نمودار ہوتی۔ پھر آپؐ کی طرف تنہائی پسند کر دی گئی آپؐ خلوت میں رہنے آپؐ غار حرا میں چلے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے۔ اس سے پہلے کہ اپنے گھر والوں کی طرف مائل ہوں اور اس مدت کیلئے زاد راہ لیجاتے پھر حضرت خدیجہؓ کیطرف لوٹتے اور اسی قدر زاد راہ لیجاتے حتیٰ کہ آپؐ کے پاس حق آگیا آپ صلعم غار حرا میں تھے۔ آپؐ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ آپؐ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اسکے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی۔ پھر کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے مجھ کو پکڑا اور دوبارہ دبایا حتیٰ کہ اس کے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اس

قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى
بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ
وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ
عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ
حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ
كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ
الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ
عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ
إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ
لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ
وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ
وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
مُوسٰى يَا لَيْتَنِي كُنْتُ فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ
حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ
يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ
يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ
لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا
كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا
أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ
تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ

کے دبانے سے مجھ کو مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ تر ہے جس نے قلم کے واسطہ سے انسان کو تعلیم دی وہ چیز کہ جانتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لے کر لوٹے آپؐ کا دل کانپ رہا تھا آپؐ خدیجہؓ کے پاس گئے اور کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو انہوں نے آپؐ کو کپڑا اڑھا دیا۔ آپؐ سے خوف دُور ہوا۔ آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا اور تمام واقعہ بتلا دیا کہ مجھ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے خدیجہؓ کہنے لگیں ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں باتیں سچی کرتے ہیں بوجھ اٹھا لیتے ہیں محتاج کو کما کر دیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ حق کے حادثوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اُسے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سنیئے کیا کہتا ہے۔ ورقہ نے کہا اے بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی خبر دی۔ ورقہ کہنے لگا یہ وُہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اُترا تھا۔ اے کاش میں اسوقت جوان ہوتا۔ اے کاش میں اسوقت زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھ کو مکہ سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ اس نے کہا ہاں جس شخص کے پاس بھی ایسا کچھ آیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے وہ دشمنی کیا گیا ہے۔ اگر مجھ کو تمہارے اس دن نے پا لیا میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ تھوڑی دیر بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی منقطع ہو گئی (متفق علیہ) اور بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وحی رُک جانے پر آپؐ کو نہایت غم ہُوا کئی بار غم کی وجہ سے صبح جاتے کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گر پڑیں۔ جب آپؐ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تاکہ اپنے نفس کو گرا دیں جبریلؑ ظاہر ہوتے اور کہتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اللہ کے رسول ہیں آپؐ کا اضطراب ختم ہو جاتا

رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَالِكَ جَاشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ ۔

اور آپؐ کا نفس تسکین پاتا ۔

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی کے رک جانے کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا ۔ آسمان کی جانب سے میں نے ایک آواز سنی ناگہاں وہ فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے ۔ میں بہت خوف زدہ ہوگیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا ۔ میں اپنے گھر آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو ۔ انہوں نے مجھ کو کپڑا اڑھا دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ مخلوق کو ڈرا اپنے رب کی بڑائی بیان کر اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے پھر وحی پے درپے آنے لگی ۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول آپؐ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی گھنٹال کی آواز کی طرح آتی ہے اور ایسی وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے وہ مجھ سے موقوف ہوتی ہے جب کہ میں اس کو یاد کر لیتا ہوں کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے سامنے نمودار ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے ۔ میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے ۔ عائشہؓ نے کہا میں نے آپؐ کو دیکھا ہے سخت سردی کے دن آپؐ پر وحی اترتی جب موقوف ہوتی آپؐ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا تھا ۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَالِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهٗ وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل ہوتی اس کی شدت کی وجہ سے آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا ۔ ایک روایت میں ہے آپؐ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے ۔ جب وحی آپؐ سے منقطع ہوتی اپنا سر اٹھاتے ۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۹۵
۹
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جبوقت یہ آیت اتری کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ صفا پر چڑھ گئے اور بلانا شروع کیا اے بنو فہر اے بنو عدی قریش کے قبائل کو پکارنے لگے وہ سب جمع ہو گئے جو شخص خود نہ آتا اپنا نمائندہ بھیج دیتا تاکہ دیکھے کیا ہے ابولہب آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی۔ فرمایا بتلاؤ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کی جانب سے سواروں کا ایک لشکر نکلا ہے ایک روایت میں ہے کہ جنگل میں سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم میری اس بات کو سچ مان لو گے وہ کہنے لگے ہاں ہم نے ہمیشہ آپ پہ سچ ہی کا تجربہ کیا ہے فرمایا سخت عذاب سے پہلے میں تم کو ڈرا رہا ہوں۔ ابولہب کہنے لگا تجھ کو ہلاکی ہو تو نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ -

(متفق علیہ)

۵۵۹۶
۱۰
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمَدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَّكَانَ اِذَا دَعَا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے قریش کے سردار اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک کہنے لگا تم میں سے کون فلاں آدمی کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اس کی نجاست خون اور بچہ دانی لا کر جبوقت آپؐ سجدہ کریں آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دے ان میں سے ایک بدبخت شخص اُٹھ کھڑا ہوا۔ جب آپؐ نے سجدہ کیا لا کر اس نے آپؐکے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے۔ وہ ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی میں پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے آکر اُسے آپ سے دُور کیا اور ان کی طرف متوجہ ہوئیں ان کو گالیاں دیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی فرمایا اے اللہ قریش کو پکڑ لے تین بار یہ دعا کی جب آپؐ دُعا کرتے تھے تین بار کرتے تھے اور جب مانگتے تین مرتبہ مانگتے اے اللہ ہشام بن عمرو کو

وَعَلَيْنَا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پکڑ۔ عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ کو امیہ بن خلف کو عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے ان کو بدر کے دن دیکھا کہ قتل ہو کر گرے ہوئے ہیں ان کو کھینچ کر قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنویں والوں پر لعنت مسلط کر دی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ بِهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضـ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اس کو دعوت پیش کی اس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف منہ آیا جا رہا تھا۔ قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اٹھایا ایک ابر نے مجھ پر سایہ کر لیا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو انہوں نے جواب دیا ہے سن لیا ہے آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ ان کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کہا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو اخشبین پہاڑوں کو ان پر ڈھانک دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ان کی پشتوں سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کا دانت مبارک اُحد کے دن توڑ دیا گیا اور سر زخمی ہو گیا آپ اس سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا دانت توڑا اور سر زخمی کیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہو گا جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ کا رسول قتل کر دے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۰۰ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ لِي فَقَالَ لِي جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے پوچھا کونسا قرآن پاک سب سے پہلے نازل ہوا فرمایا یا ایہا المدثر میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے سورۃ اقرأ باسم ربک نازل ہوئی انہوں نے کہا میں نے جابر رض سے یہ سوال کیا تھا انہوں نے ایسا ہی جواب دیا تھا۔ میں نے بھی اُسے اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے کہا ہے۔ جابر رض نے مجھے کہا میں تجھے وہی حدیث بیان کر رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی آپ نے فرمایا ایک مہینہ میں حرا میں خلوت میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا نیچے اُترا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنی دائیں جانب دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا اپنی بائیں جانب دیکھا کچھ نظر نہ آیا پیچھے دیکھا کچھ دکھائی نہ دیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا میں نے ایک شئی دیکھی۔ میں خدیجہ رض کے پاس آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھایا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا پھر یہ آیت اتری اے چادر اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف کر اور ناپاکی کو چھوڑ۔ یہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔ (متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

علاماتِ نبوّت کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۱-۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهُ وَاَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهُ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل آئے۔ آپؐ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرئیل نے آپ کو پکڑ کر چت لٹایا۔ آپؐ کے دل کو چیرا اور آپ کے دل سے علقہ نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے۔ پھر آپؐ کے دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر جبرئیل نے دل اپنی جگہ رکھ کر دوبارہ ملا دیا اور لڑکے آپؐ کی والدہ کی طرف آئے (والدہ سے مراد دایہ حلیمہؓ ہے) انہوں نے کہا محمد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ نے کہا میں نے آپؐ کے سینہ میں سوئی کے سینے کا نشان دیکھا تھا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۰۲-۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو مکہ میں میرے نبی بننے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۰۳-۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے کسی نشانی کا سوال کیا تو آپؐ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا اور انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۴-۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا ان میں سے ایک پہاڑ پر رہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے۔ آپؐ نے کافروں کو فرمایا گواہ ہو جاؤ (متفق علیہ)

اشْهَدُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ اپنے چہرہ کو تمہارے سامنے خاک آلودہ کرتا ہے جواب ملا ہاں ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اسکو یہ کام کرتے دیکھ لیا تو میں اسکی گردن روند ڈالوں گا۔ ابوجہل آپؐ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے اس نے آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا قصد کیا تو گھبراہٹ کی وجہ سے وہ جلدی جلدی اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرتا تھا۔ کہا گیا تجھ کو کیا ہو گیا ابوجہل نے کہا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق کھود دی گئی ہے اور خوف ہے اور بازو ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ابوجہل میرے قریب ہو جاتا تو فرشتے اسکو ایک ایک ٹکڑا کر کے پکڑ لیتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۶۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَ

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک دن میں آپ کے پاس تھا اچانک ایک شخص آیا اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آیا تو اس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اے عدی تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے اگر تیری زندگی لمبی ہو تو تو ایک عورت کو دیکھے گا کہ وہ حیرہ سے کوچ کرے گی تاکہ بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ خدا کے سوا کسی سے خوف زدہ نہیں ہو گی۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے جائیں گے اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ایسا زمانہ پائے گا کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر قبول کرنے والے کو تلاش کرے گا مگر اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ اور اللہ سے تم میں سے کوئی ملاقات کرے گا اللہ اور اس بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے کہ وہ تجھ کو میرے احکام پہنچائیں وہ بندہ کہے گا ہاں۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا اور احسان نہیں کیا وہ کہے گا کیوں نہیں تو وہ اپنی دائیں بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ جو

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کھجور نہ پاتے تو وہ عمدہ کلام سے۔ عدی نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس نے حیرہ شہر سے کوچ کیا تا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اگر تمہاری عمر دراز ہو تو تم اس چیز کو دیکھو گے جو فرمائی نبی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونے یا چاندی کی مٹھی بھرے نکلے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے شکوہ کیا آپ کی طرف اس حال میں کہ آپؐ کعبہ کے سایہ میں کمبل پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہم نے مشرکوں سے بہت تکلیف پائی تھی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا آپؐ اللہ سے دعا نہیں کرتے آپ اٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ فرمایا پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے لیے گڑھا کھودا جاتا اور اسکو اس میں رکھ کر آرے سے چیرا جاتا تو یہ عذاب اس کے دین سے مانع نہ ہو سکتا۔ اور ایک شخص کو لوہے کی کنگھی کی جاتی ہڈیوں اور پٹھوں پر مگر یہ عذاب اسکو دین سے پھیر نہ سکتا۔ خدا کی قسم یہ دین اسوقت پورا ہوگا کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلے گا تو وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا بھیڑیئے سے اپنی بکریوں پر لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لاتے۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں۔ ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا۔ پھر ام حرام آپؐ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھتی تھی۔ آپ سو گئے پھر آپ جاگے اور ہنستے تھے۔ ام حرام نے کہا اے اللہ کے رسول کس چیز

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۰۹/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ

نے آپ کو ہنسایا؟ آپ نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ دریا کی پشت پر سوار ہوتے ہیں بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہونے کی مانند میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ حضرتؐ نے ام حرام کے لیے دعا فرمائی پھر اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ پھر دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا آپ کو کس نے ہنسایا فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیے گئے۔ میں نے کہا میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو پہلوں میں سے ہے ام حرام حضرت معاویہؓ کے وقت دریا میں سوار ہوئیں۔ ام حرام سمندر سے نکلتے وقت گر کر ہلاک ہوئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا اور وہ ازد شنوءۃ سے تھا۔ وہ ضماد منتر پڑھتا آسیب سے۔ ضماد نے مکہ والوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ ضماد نے کہا اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو شاید میں اس کا علاج کروں اور اللہ اسکو شفا عطا فرماتے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد آنحضرتؐ سے ملا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ میں آسیب کے لیے منتر پڑھتا ہوں کیا آپ بھی چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ہم سب اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں جسکو اللہ راہ دکھلاوے اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے تو اسکو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ضماد نے کہا آپؐ یہ کلمات دوبارہ فرمایئے آپؐ نے دوبارہ انہی کلموں کو پڑھا تین دفعہ۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں اور ساحروں اور شاعروں کا قول سنا ہے لیکن آپؐ کے ان کلموں جیسے

مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

کبھی نہیں سُنے جو کہ بڑی فصاحت اور بلاغت کے حال میں۔ آپ اپنا ہاتھ دراز فرمائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد نے بیعت کی (روایت کیا اسکو مسلم نے) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ہے کہ بلغنا قاموس البحر اور ابوہریرہؓ کی دونوں حدیثیں ذکر کی گئیں اور جابر بن سمرہ کی روایت میں ہے کہ یہلک کسریٰ اور دوسری حدیث میں لتفتحن عصابۃ ہے باب الملاحم میں۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۴۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سفیان بن حرب نے مجھ کو حدیث بیان کی خود اپنی زبان سے ابوسفیان نے کہا کہ میں نے اس مدت میں سفر کیا جو کہ میرے اور آپؐ کے درمیان تھی یعنی صلح حدیبیہ میں شام میں تھا کہ آپؐ نے ہرقل کی طرف خط ارسال کیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ دحیہ کلبی وہ خط لاتے۔ دحیہ کلبی نے امیر بصریٰ کو خط پہنچا دیا تو امیر بصریٰ نے وہ خط ہرقل کے پاس پہنچایا۔ ہرقل نے کہا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جو نبوت کا مدعی ہے لوگوں نے کہا ہاں میں قریش کی جماعت میں بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہم ہرقل کے سامنے بٹھائے گئے۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس شخص کے نسباً قریب ہے۔ حضرت ابوسفیان نے کہا میں۔ مجھ کو اس نے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر میرے لیے ترجمان کو بلایا۔ ہرقل نے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کے یاروں کو یہ بات بتا دے کہ اس نے ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا ہے جو کہ نبوت کا مدعی ہے۔ اگر ابوسفیان جھوٹ بولے تو تم سب اسکو جھٹلا دو۔ ابوسفیان نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے جھوٹ کو ظاہر کیا جائے گا تو میں اس پر جھوٹ بولتا۔ ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہا کہ ابوسفیان سے آنحضرتؐ کے حسب نسب کے متعلق سوال کر۔ میں نے کہا

حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ **قَالَ فَهَلْ** قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ

صاحبِ حسب ہے۔ ہرقل نے کہا کہ اسکے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ کیا اس دعوٰی سے پہلے اس پر کبھی کسی نے جھوٹ کی تہمت لگائی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اسکی اتباع اشراف لوگ کرتے ہیں یا ضعیف؟ ابوسفیان نے کہا ضعیف لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کیا ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا کم؟ ابوسفیان نے کہا بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہوا ہے اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا پھر تمہاری لڑائی کس طرح رہی۔ ابوسفیان نے کہا ہماری لڑائی کی مثال ڈول کی ہے۔ کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے کبھی ہم۔ ہرقل نے کہا کیا کبھی اس نے عہد شکنی بھی کی ہیں نے کہا نہیں البتہ اس صلح میں ہم نہیں جانتے کیا کرے گا۔ ابوسفیانؓ نے کہا اللہ کی قسم مجھے کوئی ایسی بات جو آپ کے خلاف ہو کہنی ممکن نہ ہوئی اس کے سوائے۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعوٰی کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے اپنے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کو یہ بات کہہ دے کہ میں نے اس شخص کا حسب پوچھا تو تو نے کہا کہ وہ ہم میں حسب والا ہے تو اسی طرح سب پیغمبر اپنی قوموں کے حسب والوں میں مبعوث ہوئے اور میں نے تجھ سے اسکے اباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہونے کے متعلق پوچھا تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا اگر اس کے باپ دادا سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے اسکے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کیا ضعیف لوگ ہیں یا سردار تو نے کہا بلکہ ضعیف لوگ ہیں۔ میں نے کہا ہمیشہ ضعفاء نے ہی رسولوں کی تابعداری کی ہے۔ میں نے سوال کیا کیا تم نے کبھی اسکو متہم کیا ہے جھوٹ سے۔ اس کے یہ بات کہنے سے پہلے۔ تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ مجھ کو علم ہوا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا ہے وہ اللہ پر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا میں نے سوال کیا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی مرتد بھی ہوا تو تو نے کہا نہیں ایمان اسی طرح ہے جب اسکی لذت دلوں میں جگہ کر جاتی۔ میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کم ہوتے ہیں یا زیادہ

أَنْ لَا وَكَذَالِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَالِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

تو نے جواب دیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح دین و ایمان زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جاتے ہیں میں نے تجھ سے لڑائی کے متعلق سوال کیا تو نے جواب دیا کہ ہماری اور اسکی لڑائی ڈولوں کی مانند ہے۔ کبھی وہ غالب رہتا ہے اور کبھی تم غالب رہتے ہو۔ پیغمبروں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے پھر آخر کار پیغمبروں کے لیے ہی فتح ہوتی ہے۔ اور میں نے سوال کیا کیا کبھی اس نے عہد شکنی کی ہے تو نے جواب دیا نہیں تو پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کی ہوتی تو میں کہتا اس نے اسکی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ کس چیز کا حکم کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحمی اور حرام سے بچنے کے متعلق حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا اگر یہ بات سچ ہے جو تو کہتا ہے تو وہ سچا نبی ہے اور میں یہ جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم سے ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس سے ملاقات کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے قدم دھوتا اور اس کی حکومت کو غلبہ حاصل ہوگا میرے پاؤں کے نیچے والی زمین پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا۔ متفق علیہ اور یہ حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۱۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے اس نے مالک رضی اللہ عنہ بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی اس رات کی جب آپ کو لے جایا گیا۔ فرمایا اس وقت میں حطیم میں تھا اور بعض وقت کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس آنے والا

مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰی
هٰذِهٖ یَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ
قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوْءٍ
اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ وَفِیْ
رِوَایَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ
مُلِئَ اِیْمَانًا وَّحِکْمَةً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ
الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ
یَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ
فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الدُّنْیَا
فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ
وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ
جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِیْهَا اٰدَمُ فَقَالَ
هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ
فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ
الثَّانِیَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ
قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ
جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَ
هُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا یَحْیٰی وَهٰذَا عِیْسٰی
فَسَلِّمْ عَلَیْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ
اِلَی السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
اِذَا یُوْسُفُ قَالَ هٰذَا یُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ

آیا اس نے میرے سینہ کو نحر سے شعر تک چیر دیا اور میرے دل کو
نکالا اور میرے پاس ایمان بھرا سونے کا طشت لایا گیا۔ میرے دل
کو دھویا گیا اور ایمان سے بھرا گیا پھر اسی جگہ لوٹایا گیا۔ ایک روایت
میں ہے میرے دل کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان وحکمت سے
بھرا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے
چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کا نام براق ہے۔ اس کا قدم رکھنا
نظر کی انتہا تک تھا۔ اس پر مجھ کو سوار کیا گیا اور میرے ساتھ
جبریل بھی چلے جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبریل نے دروازہ
کھولنے کی اجازت طلب کی پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ
کون ہے جواب دیا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہاں فرشتوں
نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا اور آسمان کا دروازہ کھولا گیا
جب میں داخل ہوا تو اس میں حضرت آدمؑ تھے۔ جبریل نے کہا
یہ تمہارے باپ آدم ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا۔
انہوں نے اس کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے کے لیے مرحبا اور صالح
نبی کے لیے۔ پھر جبریل دوسرے آسمان پر لے گئے پھر دروازہ
کھولنے کو کہا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل
نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ کہا
گیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں۔ ان کو مرحبا اچھا
ہے آنے والا کہ آیا پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں داخل ہوا وہاں
حضرت یحییٰ اور عیسیٰ جو کہ خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور
عیسیٰ ہیں۔ ان کو سلام کریں۔ میں نے ان کو سلام کیا دونوں نے
سلام کا جواب دیا۔ دونوں نے کہا کہ مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح
کو۔ پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑھے پھر دروازہ
کھلوایا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریل نے کہا
میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا
ان کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہاں ان کو مرحبا کہا گیا
اور اچھا آنا آیا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت
یوسفؑ تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهٗ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا انہوں نے کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں۔ ان کو مرحبا ہو۔ اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریسؑ تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا پانچویں آسمان پر۔ جبرئیل نے مطالبہ کیا دروازہ کھولنے کا کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا ہاں۔ کہا فرشتوں نے کہا مرحبا ہو اچھا آنا۔ دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں داخل ہوا وہاں حضرت ہارونؑ تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ حضرت ہارون ہیں انکو سلام کہو میں نے سلام کہا اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی اور نبی صالح کو پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لیجایا گیا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تو کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا کہ اسکی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبرئیل نے کہا ہاں۔ مرحبا ہو اچھا ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے اسکا جواب دیا۔ پھر یہ بات کہی بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو جب میں آگے بڑھا موسیٰؑ رو پڑے موسیٰؑ کو کہا گیا تجھ کو کس چیز نے رلایا موسیٰؑ نے کہا میں اسلیے رویا کہ میرے بعد ایک نوجوان لڑکا نبی بنا کر بھیجا گیا اسکی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوگی۔ پھر جبرئیل مجھ کو لیکر ساتویں آسمان کی طرف چلے جبرئیل نے دروازہ کھلوانے کو کہا تو پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا کیا اسکی طرف کوئی بھیجا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ کہا گیا مرحبا ہو ان کو اچھا ہے ان کا آنا۔ جب میں ساتویں آسمان تک پہنچا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ تھے جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے انکو سلام کیا

السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ
قَالَ هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ
نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا
هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ
فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ
مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا
وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى
فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى
فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا
فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ
إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ

۔ اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ مرحبا بیٹے صالح اور نبی صالح پھر
میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لیجایا گیا دیکھتا ہوں کہ اسکے بیر ہجر شہر کے مٹکوں
کی مانند تھے اور اسکے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرئیل نے کہا
یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے تو وہاں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے
کہا جبرئیل یہ کیا ہے۔ جبرئیل نے کہا یہ دو نہریں پوشیدہ جنت میں ہیں اور
دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہے پھر مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا پھر میرے
لیے ایک پیالہ شراب کا اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اور تیسرا شہد کا تو میں نے
دودھ والے پیالے کو پکڑ لیا۔ جبرئیل نے کہا یہ فطرت ہے تو اس پر ہو
گا اور تیری اُمت پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں اپنے پروردگار
کی درگاہ سے واپس لوٹا تو موسیٰ پر میرا گذر ہوا۔ موسیٰ نے کہا کس عبادت
کے متعلق تم کو حکم کیا گیا میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا۔ موسیٰؑ نے
کہا تیری امت نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں۔ اللہ کی قسم
میں نے آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور مجھے بنی اسرائیل کا بہت
تجربہ ہے۔ آپؐ اپنے رب کے پاس جائیں اور تخفیف کا سوال کریں اپنی
امت کے لیے۔ میں لوٹا اور مجھ سے دس نمازیں کم کی گئیں۔ پھر موسیٰؑ
کی طرف لوٹا تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح کہا۔ میں اپنے پروردگار کے
پاس گیا اور پہلی بار کی طرح اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیا اللہ تعالیٰ
نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس گیا انہوں نے اسی طرح
پھر کہا۔ پھر میں اپنے پروردگار کی طرف گیا اور مجھ سے دس نمازیں کم کر دی
گئیں اور مجھ کو ہر دن میں دس نمازوں کا حکم کیا گیا۔ پس لوٹا میں موسیٰ کی
طرف انہوں نے پہلے کی طرح کہا میں دوبارہ لوٹا پروردگار کی طرف اور
مجھ کو ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا
موسیٰؑ نے کہا کتنی نمازوں کا حکم ہوا۔ فرمایا آپؐ نے پانچ نمازوں کا ہر
دن میں حکم ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپؐ کی امت ہر دن میں
پانچ نمازوں کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں
کو آزمایا اور میں نے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے آپؐ اپنے رب
کی طرف دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔
آنحضرتؐ نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنی بار سوال کیا کہ اب مجھ
کو شرم آتی ہے۔ اب میں راضی ہو گیا اور میں نے تسلیم کر لیا حضرتؐ

فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ

نے فرمایا کہ جس وقت میں اس مقام سے گذرا تو منادی کرنے والے نے کہا۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ۔

(متفق علیہ)

حضرت ثابت بنانیؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ جانور سفید رنگ کا تھا اور لمبے قد والا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ اس کا قدم اسکی نظر کے ختم ہونے تک پڑتا ہے۔ میں اس پر سوار ہوا اور میں بیت المقدس کے پاس آیا اور میں نے اپنی سواری کو ایک حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جہاں انبیاء باندھا کرتے تھے۔ فرمایا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نکلا۔ جبرئیل نے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا میں نے دودھ کو پسند کیا جبریل نے کہا تو نے فطرت کو پسند کیا پھر ہمارے ساتھ آسمان پر چڑھا۔ ثابت نے سابق حدیث کے معنی کی مانند ذکر کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حضرت آدمؑ پر سے گذرا تو انہوں نے مرحبا کہا اور بھلائی کی دعا دی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا بلا شبہ ان کو نصف حسن دیا گیا ہے۔ مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی اور موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں پھر ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح۔ جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا جو ڈھانک لیا تو سدرۃ المنتہیٰ کی شکل متغیر ہوئی اسکا وصف اللہ کی مخلوق میں سے کوئی نہیں بیان کر سکتا اس کے حسن کے کمال کی وجہ سے اور میری طرف اللہ نے وحی کی جو وحی کی اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ہر دن اور رات میں۔ میں موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے سوال کیا تیرے رب نے تیری امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا دن اور رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ

خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ
إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ
ذٰلِكَ فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ
قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ
عَلٰى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى
فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ
ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ
فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسٰى حَتّٰى
قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ
صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ
لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَّ
مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ
شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً
قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ
رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ
فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ
بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ
مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي
ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ
بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ
لِخَازِنِ السَّمَاءِ

نے کہا اپنے رب کے پاس جا اور تخفیف کا سوال کر تیری
امت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی۔ تحقیق میں بنی اسرائیل کو
آزما چکا ہوں اور ان کا امتحان کیا۔ تو میں اپنے رب کی طرف لوٹا
اور میں نے کہا اے میرے رب میری امت پر تخفیف فرما
تو پانچ نمازوں کی تخفیف ہوئی۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا میں
نے کہا مجھ سے پانچ کی تخفیف ہوئی۔ موسیٰ نے کہا تحقیق تیری
امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اپنے رب کی طرف دوبارہ
جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں ہمیشہ آمد و رفت میں رہا اپنے رب اور موسیٰ کے درمیان
اللہ نے فرمایا اے محمدؐ یہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں ہر ایک نماز
کے بدلے دس نمازوں کا ثواب ملے گا اس طرح پچاس ہوئیں جس شخص نے
نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس
نے عمل کر لیا تو اسکو دس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے برائی کا
ارادہ کیا اور عمل نہ کیا تو اس کیلئے کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر عمل کیا تو صرف
ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ آپ نے فرمایا میں اترا اور میں موسیٰ کے
پاس پہنچا اور میں نے موسیٰ کو خبر دی تو موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس
جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
اپنے رب کے پاس گیا یہاں تک میں نے حیا کی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابن شہابؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں
انسؓ نے کہا کہ ابوذرؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور اس وقت میں مکہ میں تھا
جبرئیل اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اسکو آب زمزم سے
دھویا پھر ایک سونے کا طشت جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو
میرے سینہ میں رکھ کر ملا دیا۔ پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر آسمان کی
طرف لے گئے۔ جس وقت میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرئیل نے آسمان کے
خازن کو کہا کہ دروازہ کھولو۔ اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا
میں جبرئیل ہوں کہا تیرے ساتھ کوئی ہے اس نے کہا ہاں میرے ساتھ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے کہا انکی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا تھا

افتح قال من هذا قال هذا جبريل قال هل
معك احد قال نعم معي محمد صلى الله عليه
وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح
علونا السماء الدنيا اذا رجل قاعد على يمينه
اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل
يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال
مرحبا بالنبي الصالح والابن الصالح قلت
لجبريل من هذا قال هذا ادم وهذه
الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم
بنيه فاهل اليمين منهم اهل الجنة والاسودة
التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن
يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى
عرج بي الى السماء الثانية فقال لخازنها
افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول
قال انس فذكر انه وجد في السموات
ادم وادريس وموسى وعيسى وابراهيم
ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر انه وجد
ادم في السماء الدنيا وابراهيم في السماء
السادسة قال ابن شهاب فاخبرني ابن
حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري
كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم
عرج بي حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه
صريف الاقلام وقال ابن حزم وانس
قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على
امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى
مررت على موسى فقال ما فرض الله لك
على امتك قلت فرض خمسين صلوة قال
فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق فراجعني
فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت

جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے
وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اسکی دائیں جانب ایک گروہ تھا اور بائیں
طرف ایک گروہ۔ جسوقت وہ دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں
جانب دیکھتا تو رو پڑتا اس نے کہا نبی صالح اور بیٹے صالح کو مرحبا
ہو۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا یہ آدمؑ ہیں اور
ان کے دائیں بائیں جانب والے لوگ ان کی اولاد کی روحیں ہیں
دائیں جانب والے ان میں سے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے
دوزخی ہیں۔ جب حضرت آدم اپنی دائیں طرف نظر کرتے ہیں تو ہنستے ہیں
اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو
دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا حضرت جبرئیلؑ نے اس کے خازن
کو کہا کہ دروازہ کھولیے تو اس خازن نے پہلے خازن کی طرح سوال جواب
کیا۔ انسؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے ذکر کیا کہ میں نے پایا آسمان میں
آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور ان کے منازل
اور مقام کی کیفیت بیان نہیں کی۔ صرف یہ ذکر کیا کہ آسمان دنیا پر
آدمؑ کو پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا
مجھ کو ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباسؓ اور اباؓ حبہ انصاری
کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو لے جایا
گیا کہ میں ایک ہموار بلند مکان پر چڑھا تو میں اس میں قلموں کے
لکھنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر اللہ تعالیٰ نے پچاس
نمازیں فرض کیں میں وہ لے کر پھرا کہ میں موسیٰؑ پر گذرا۔ موسیٰ علیہ السلام
نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور تیری امت کے لیے کیا فرض
کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے رب کے
پاس جا کیونکہ تیری امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے
گی تو موسیٰؑ نے مجھ کو لوٹایا تو مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا
پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا پھر انہوں نے اسی طرح کہا تو مجھ سے ایک
حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری
امت طاقت نہیں رکھے گی پھر میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے
ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے

وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ ارْجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵٦۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵٦۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ

پھر لوٹنے کو کہا کیونکہ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پچاس میں سے پانچ ادا کے لحاظ سے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوگا میں موسیٰ کے پاس آیا تو اس نے پھر لوٹنے کو کہا۔ میں نے کہا کہ مجھے حیا آتی ہے اپنے رب سے۔ پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور اس سدرۃ المنتہیٰ کو طرح طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ لیکن میں ان کی کیفیت نہیں جانتا۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں گنبد تھے موتیوں کے اور اسکی مٹی مشک کی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہؓ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کیوقت لے جایا گیا۔ پہنچایا گیا آپکو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چیز چڑھائی جاتی ہے وہ سدرہ تک پہنچتی ہے اس سے لے جاتی ہے۔ اور سدرۃ تک وہ چیز پہنچتی ہے جو زمین کی طرف اتاری جاتی ہے اوپر سے اس سے لی جاتی ہے۔ پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا۔ ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ سونے کے پروانے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں دیئے گئے۔ پانچ نمازیں اور سورۃ بقرہ کا آخر اور اس شخص کو بخش دیا گیا جس نے شرک نہ کیا اللہ کے ساتھ اسکی امت سے کچھ اللہ بخش دیتے گئے کبیرہ گناہ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حجر میں دیکھا اور قریش مجھ سے سوال کرتے تھے میرے معراج کے متعلق۔ انہوں نے بیت المقدس کی نشانیوں میں سے بعض کے متعلق سوال کیا اور میں ان کو یاد نہیں رکھتا تھا میں بہت غمگین ہوا غمگین ہونا کہ میں اسکی مثل کبھی غمگین نہیں ہوا۔ اللہ نے اسکو میرے لیے بلند کیا کہ میں اسکو دیکھتا تھا قریش جو سوال کرتے میں ان کو اس کی خبر دیتا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء کی جماعت میں پایا۔ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے تھے۔ ناگہاں موسیٰ بڑھے ہوئے بالوں والے گویا کہ وہ شنوءہ

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيْسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرٰهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسٰی علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے گویا کہ عروہ بن مسعود ثقفی سے مشابہ ہیں اور ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے اور وہ تمہارا صاحب تمام لوگوں سے زیادہ مشابہ ہے صاحب سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نماز کا وقت آیا میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا مجھ کو کہنے والے نے کہا اے محمدؐ یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ اس پر سلام کہو۔ میں نے اسکی طرف دیکھا تو اس نے پہل کی سلام کرنے میں

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۶ / ۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب مجھ کو قریش نے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کر دیا۔ میں نے ان کو اس کی نشانیاں بتلانی شروع کر دیں اور میں ان کو دیکھتا جاتا تھا۔

(متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ — معجزات کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۷ / ۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں مشرکین کے قدموں کو دیکھتا تھا اور وہ ہمارے سروں پر تھے اور ہم غار میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہم کو دیکھ لیں گے آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تیرا کیا خیال ہے ان دو آدمیوں کے متعلق کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۸ / ۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت

قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا
حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ
قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ
أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ
تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ
عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ
مَا حَوْلَهُ وَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ
لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ
شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ
فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ
عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ
أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا
مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي
جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا دَعَوْتُمَا
عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ
فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا
فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هٰهُنَا
فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے ہیں انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکر مجھ کو خبر دو کہ کیسا کیا تو نے
اس رات جب چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ نے کہا
ہم ساری رات چلے اور کچھ اگلے دن اور جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور
راستہ گذرنے والوں سے خالی ہوا ہم کو ایک لمبا پتھر دکھائی دیا اور اس
کا سایہ تھا اس پر سورج نہیں آیا تھا ہم اس پتھر کے قریب اترے
اور میں اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین
برابر کرتا تھا تاکہ آپ سو جائیں اور میں نے اس پر ایک کپڑا بچھایا
میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ آرام فرمائیں اور میں گرد نواح
کی نگہبانی کرتا ہوں۔ آپ سو گئے اور میں نگہبانی کے لیے نکلا تو میں
نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ سامنے سے آرہا ہے میں نے کہا
کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں کیا تو دودھ دوہے
گا اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک بکری پکڑی تو اس نے کاٹھ کے
پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دوہا اور میرے پاس ایک برتن تھا اس کو میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھایا کہ اس سے آپ سیراب ہوتے
تھے اور وضو فرماتے تھے میں آپ کے پاس آیا میں نے آپ کو جگانا مکروہ
سمجھا۔ میں ٹھہرا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے اور میں نے ٹھنڈا کرنے کی
غرض سے اس دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا میں نے عرض کی اے اللہ کے
رسول آپ پیجیے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر آپ نے
فرمایا کوچ کا وقت نہیں ہوا میں نے عرض کی جی ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے
حضرت ابوبکر نے کہا ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک
ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول دشمن پکڑنے کو آیا
ہے آپ نے فرمایا غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا سراقہ کے ساتھ زمین میں پیٹ تک
دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر بددعا کی ہے۔
آپ میرے لیے دعا فرمائیں اگر آپ میرے لیے دعا کریں تو میں اللہ
کو گواہ کرتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے کفار کو واپس کروں گا آپ نے سراقہ
کے لیے دعا کی سراقہ نے نجات پائی۔ سراقہ جب کسی کافر کو ملتا تو اسکو کہتا کہ تم
طلب میں کفایت کیے گئے۔ نہیں ملتا تھا سراقہ کسی کو مگر پھیر دیتا تھا اس کو

(متفق علیہ)

٥٦١٩ - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلامؓ نے آنحضرت کے آنے کی خبر سنی اور وہ اسوقت درختوں کے میوے چنتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپؐ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی اور اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور کونسی چیز بیٹے کو ماں یا باپ کی طرف کھینچتی ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل نے مجھے اس کے متعلق خبر دی ہے قیامت کی پہلی نشانی آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی ہوگی اور جس وقت باپ کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو مشابہت مرد کی طرف ہو جاتی ہے اور جب عورت کا نطفہ غالب ہو تو اس کی مشابہت عورت کی طرف ہو جاتی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اے اللہ کے رسول یہود بڑے بہتانی ہیں اگر وہ میرے اسلام کو جان لیں آپؐ کے پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر جھوٹ باندھ لیں گے۔ یہودی آئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھ کو اس بات کی خبر دو اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آتے۔ یہود نے کہا اللہ اسکو اسلام لانے سے پناہ میں رکھے۔ عبداللہ بن سلام نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انہوں نے کہا یہ تو ہمارے شریروں میں سے ہے اور شریروں کا بیٹا ہے انہوں نے عیب لگانے شروع کیے۔ عبداللہ نے کہا یہ ہے وہ چیز جس سے میں ڈرتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٦٢٠ - وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى

اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مشورہ کیا اس وقت جب ابوسفیان کے آنے کی خبر ملی حضرت سعدؓ بن عبادہ کھڑے ہوئے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپؐ حکم فرمائیں گھوڑوں کو سمندر میں داخل کرنے کا تو ہم گھوڑوں کو سمندر میں اتار دیں گے اگر آپ ہم کو سواریوں

بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے جگر مارنے کا حکم فرمائیں برک غماد تک تو ہم یہ بھی کر دکھائیں۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا آپؐ چلے یہاں تک کہ بدر مقام پر اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھتے تھے اس جگہ اور اس جگہ انسؓ نے کہا اس جگہ سے کسی نے تجاوز نہ کیا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک رکھا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۲۱ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن خیمہ میں فرمایا اے اللہ میں تجھ سے تیری امان مانگتا ہوں اور تیرے وعدہ کی ایفاء۔ اے اللہ آج کے بعد ہرگز نہ عبادت کی جاتے گی مگر تیری۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا آپؐ کی اتنی دعا کافی ہے اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں بہت مبالغہ کیا۔ آپ خیمہ سے جلدی باہر تشریف لائے خوشی کی وجہ سے۔ اور فرماتے تھے کہ کفار کو شکست دی جاتے گی اور بھاگیں گے پشت پھیر کر۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۶۲۲ (۶) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انہی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہے۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۲۳ (۷) وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انہی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اسوقت ایک آدمی مسلمانوں میں سے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑتا تھا حملہ کرنے کے لیے تو اس نے اس مشرک پر کوڑا لگنے کی آواز سنی ایک سوار کی کہ وہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم۔ اچانک دیکھا اس مسلمان نے کہ وہ مشرک اس کے آگے چت گرا پڑا تھا۔ پھر اس مشرک کی طرف دیکھا۔ کہ اسکی ناک پر نشان پڑ گیا تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا کوڑا لگنے کی وجہ سے اور اس کی عام جگہ جہاں مارا تھا سبز ہوگئی۔ انصاری آیا اس نے یہ سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے کہ تیسرے آسمان سے فرشتوں کی امداد تھی۔ انہوں نے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۶۲۴ (۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں والے دو آدمی دیکھے جو بہت سخت لڑتے تھے۔ میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے دیکھا تھا۔ یعنی جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کو

(متفق علیہ)

۵۶۲۵ (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِیْكٍ بَیْتَهٗ لَیْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِیْكٍ فَوَضَعْتُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِهٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتَّی انْتَهَیْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَانْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِهَا قَطُّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا۔ عبداللہؓ بن عتیک ابو رافع کے گھر رات کو داخل ہوئے کہ وہ سویا ہوا تھا اسکو قتل کر دیا عبداللہ بن عتیک نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ میں نے اس کو مار لیا ہے تو میں نے دروازے کھولنے شروع کیے اور میں زینے تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ میں رات کی چاندنی میں زینے سے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسکو پگڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے پاؤں پر پھیرا میرا پاؤں اچھا ہو گیا جیسا کہ کبھی دکھا ہی نہیں تھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۶۲۶ (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَةٌ شَدِیْدَةٌ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ کُدْیَةٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَهْیَلَ فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم خندق کھودتے تھے کہ اس میں ایک سخت پتھر آیا۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ یہ پتھر بہت سخت ہے خندق میں جو ٹوٹتا نہیں آپؐ نے فرمایا کہ میں اتروں گا اور آپ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا اور ہم نے تین روز تک کوئی چیز نہ کھائی۔ آپؐ نے کدال لیا اس پتھر پر مارا تو وہ پھسلنے والی ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پر سخت بھوک کا نشان ہے۔ اس عورت نے ایک تھیلی نکالی کہ اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری کا بچہ ہمارے پاس تھا۔ میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور ہم نے اس گوشت کو ہانڈی میں ڈالا اور میں نے چپکے سے آنحضرتؐ سے عرض

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی کہ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ تشریف لائیں اور کچھ لوگ ساتھ لائیں۔ آپ نے آواز دی اے اہل خندق جابرؓ نے تمہاری مہمانی تیار کی ہے تم جلدی چلو اور آپ نے فرمایا اے جابرؓ میرے آنے تک اپنی ہانڈی نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا تا آپ تشریف لائے اور میں آپ کے سامنے آٹا لے آیا جو گندھا ہوا تھا آپ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا خندق والے ہزار آدمی تھے۔ اللہ کی قسم سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی باقی چھوڑ دیا اور وہ سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۷ / ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کے لیے جب خندق کھودتے تھے۔ آپ اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ سمیہ کے محنتی بیٹے تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۲۸ / ۱۲ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلیمانؓ بن صرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کفار کے گروہ متفرق ہو گئے حضرت کے مقابلہ میں۔ اب ہم ان سے جہاد کریں گے اور وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے۔ ہم ان کی طرف چل کر جائیں گے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۶۲۹ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ آئے کہ آپ اپنا سر گرد سے جھاڑتے تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے اور اللہ کی قسم میں نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ان کافروں کی طرف نکلو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہیں جبرئیلؑ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے روایت

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

کیا اسکو بخاری مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں غبار کی طرف جو بنی غنم کے سواروں کے کوچہ سے اُٹھا تھا جو جبرئیلؑ کے ساتھ تھے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف چلے۔

۵۶۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن تھا آپؐ نے وضو کیا لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوتے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لیے مگر یہی پانی جو آپ کے برتن میں ہے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا تو پانی جوش مارنے لگا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے مانند چشموں کی۔ جابرؓ نے کہا ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا جابرؓ سے پوچھا گیا کہ آپ اس دن کتنے تھے جابرؓ نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کفایت کرتا مگر ہم اس دن پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو تھے اور حدیبیہ کنواں ہے ہم نے اس کا پانی کھینچا۔ ہم نے ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپ کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھے۔ پھر آپ نے برتن میں پانی منگوایا آپؐ نے وضو کیا وضو کے بعد پانی منہ مبارک میں ڈالا اور دعا کی اور آب دہن کو کنویں میں ڈالا پھر فرمایا اس کو ایک ساعت چھوڑ دو۔ تو لوگوں نے خوب پانی پیا اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی پلایا کوچ کرنے تک۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۳۲ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا

حضرت عوفؓ ابی رجاء سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے پیاس کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ اترے اور فلاں شخص کو کہ ابو رجاء اس کا نام تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گیا تھا اور علیؓ کو بلایا فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ ہم دونوں گئے اور ہم ایک عورت کو ملے جو دو

نَمَاءٍ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْئَةً مِنْهَا حِينَ ابْتُدِأَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مشکیزوں کے درمیان بیٹھی تھی ہم اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس عورت کو اونٹ سے اتارا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا مشکیزوں کے منہ سے اسمیں پانی ڈالا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ پانی پلاؤ۔ سب نے پانی لیا۔ عمران نے کہا ہم نے پانی پیا اور ہم اسوقت چالیس آدمی تھے ہم سیراب ہوئے اور ہم نے اپنے مشکیزے اور برتن بھر لیے۔ اللہ کی قسم ہم الگ ہوئے ان مشکیزوں سے کہ ہم کو اس بات کا شبہ ہوا کہ وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جب ہم نے شروع کیا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۳/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم ایک کشادہ وادی میں اترے۔ آپؐ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس سے ستر کریں۔ اچانک دو درخت اس وادی کے کناروں میں تھے ان میں سے ایک کی طرف آنحضرتؐ چلے آپؐ نے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جا تو وہ درخت نکیل والے اونٹ کی طرح جھک گیا جو اپنے کھینچنے والے کی فرمانبرداری کرتا ہے پھر آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی شاخ پکڑ کر فرمایا تو بھی میری فرمانبرداری کر مجھ پر پردہ کرنے میں اللہ کے حکم سے اس نے بھی تابعداری کی جب آپ ان دونوں کے درمیان میں ہوئے فرمایا مل جاؤ مجھ پر اللہ کے حکم سے وہ دونوں مل گئے۔ جابر کہتے ہیں میں بیٹھا اس حال میں کہ میں اپنے دل سے باتیں کرتا تھا اور مجھے جھانکنے کا موقع ملا آپ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو گئے ہیں ہر ایک ان میں ابھی اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۳۴/۱۸ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ...

یزیدؒ بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابو سلمہ یہ کیا زخم ہے؟ ابو سلمہ نے

يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۳۵/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۳۶/۲۰ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَّا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

کہا یہ زخم مجھ کو خیبر کے دن پہنچا تھا۔ لوگوں نے کہا کیا سلمہ کو زخم پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اس میں تین دفعہ پھونکا تو آج تک میں نے اس کا دکھ نہ پایا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی موت کی خبر دی جنگ موتہ کے دن ان کی موت کی خبر آنے سے پہلے۔ آپؐ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید کیے گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے آنحضرتؐ کی آنکھیں آنسو گراتی تھیں حتیٰ کہ اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا (مراد لیتے تھے آپؐ خالدؓ بن ولید کو) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں فتح دی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن حاضر ہوا جب مسلمان اور کافر آپس میں ملے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے آپؐ شروع ہوئے کہ اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑی لگا کر لے جاتے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا اسکو روکنے کے ارادہ سے اور ابوسفیان بن حارث آنحضرتؐ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ عباسؓ نے کہا وہ آدمی تھا بلند آواز تو میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب سمرہ۔ حضرت عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میری آواز سنتے ہی اصحاب سمرہ ایسے لوٹے جیسے کہ گائیں اپنے بچوں پر لوٹتی ہیں انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ نے کہا مسلمان کفار سے لڑے اور انصار کا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا اس طرح تھا۔ غازی کہتے تھے اے انصار کی جماعت اے انصار کی جماعت۔ حارث بن خزرج کو بلایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنے خچروں پر سوار تھے اس شخص کی مانند جو ان کی لڑائی کی طرف اپنی گردن کو لمبا کر کے دیکھتا ہے

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ نے فرمایا یہ لڑائی کے گرم ہونے کا وقت ہے آپ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور کفار کے منہ پر دے ماری۔ پھر فرمایا کفار نے شکست کھائی محمد کے رب کی قسم۔ اللہ کی قسم شکست کنکریوں کے سبب سے واقع ہوئی تھی جو حضرت نے کفار کی طرف پھینکی تھیں۔ میں ہمیشہ ان کی سختی، کمزوری اور حال ان کا ذلیل دیکھتا رہا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٦٣٧/٢١ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو اسحاق تابعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے براء بن عازب کو کہا کہ اے ابو عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن کفار سے بھاگ گئے تھے۔ براء نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ لیکن آنحضرت کے نوجوان صحابہ کہ ان پر بہت ہتھیار نہ تھے نکلے ایک تیر انداز قوم سے ملے کہ ان کا تیر کبھی خطا نہیں گیا تھا انہوں نے ان کو تیر مارے نہیں قریب تھے کہ وہ خطا کریں۔ اسی وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان آنحضرت کے آگے آگے چلتے تھے۔ آنحضرت زمین پر تشریف لائے اور اللہ سے امداد طلب کی اور فرمایا کہ میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر اصحاب کی صف بنائی روایت کیا اسکو مسلم نے اور بخاری کیلئے اسکے معنی ہیں ایک روایت میں ان دونوں کیلئے ہے براء نے کہا کہ جس وقت لڑائی سخت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر ہوتا جو آپ کے برابر کھڑا ہوتا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

٥٦٣٨/٢٢ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن جہاد کیا۔ جس وقت آنحضرت کو کفار نے گھیرے میں لے لیا تھا تو بعض صحابہ نے پیٹھ پھیری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے اترے اور ایک مٹھی خاک کی لی پھر وہ خاک آنحضرت نے کفار کے منہ پر ماری ان کے چہرے برے ہوگئے اللہ نے کسی کو نہیں پیدا فرمایا مگر کہ اس کی دونوں آنکھیں خاک سے بھر گئیں پھر کافر

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دے کر دوڑے تو اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کر دیا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۳۹/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق خبر دی جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت لڑائی کی سخت لڑائی اور زخمی ہو گیا۔ ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول جس کے متعلق آپ خبر دیتے تھے کہ وہ دوزخی ہے اس نے بہت سخت لڑائی کی ہے اور بہت زخمی ہوا ہے یہ شخص کیسے دوزخی ہے؟ قریب تھا کہ لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے وہ ابھی اسی حالت میں تھا کہ اس نے زخموں کا درد بہت پایا اس نے ترکش تیروں میں سے ایک تیر کا قصد کیا تو اس تیر سے اپنا سینہ کاٹ دیا مسلمانوں میں سے بعض دوڑے آنحضرت کی طرف کہا یا حضرت اللہ نے آپ کی خبر کو سچ کر دکھایا فلاں شخص نے خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں فرمایا اے بلال اٹھ لوگوں کو خبر دے کہ بہشت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ اس دین کو فاجر آدمی کے ساتھ قوت دیتا ہے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۴۰/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جادو کیے گئے۔ آپ ایک ایسی چیز کے متعلق جو نہ کی ہوتی خیال کرتے کہ کی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن آپؐ نے دعا کی اور پھر دعا کی جب کہ میرے پاس تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تجھے معلوم ہے

عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُبِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۲۱/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۲

کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لیے اس معاملہ میں کہ طلب کیا میں نے کہ میرے پاس دو مرد آئے ایک ان میں سے میرے سر کے برابر بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا ایک نے دوسرے کو کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا جادو کیا گیا ہے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ایک نے کہا کس چیز میں جادو کیا دوسرے نے کہا کنگھی کے ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں نر کھجور کے شگوفہ میں پھر کہا اسکو کہاں رکھا ہے کہا بیچ کنوئیں ذروان کے۔ آپؐ اپنے چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر وہاں گئے فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے تو اس کنوئیں کا پانی مہندی جیسا تھا گویا کہ کھجوروں کے شگوفے شیطانوں کے سر ہیں۔ حضرتؐ نے ان کو نکالا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہم آپؐ کے پاس تھے اور آپؐ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور وہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول تقسیم میں عدل کرو آپؐ نے فرمایا تیرے لیے افسوس کون عدل کرے گا جب میں نے عدل نہ کیا تو نا امید ہوا اور زیاں کار ہوا تو اگر میں نے انصاف نہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا آپؐ مجھ کو حکم دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا اسکو چھوڑ دے اس لیے کہ اس کے تابعدار ہوں گے حقیر جانے گا تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اس کے پیکان اور پے اور نصی کو دیکھا جاتا ہے وہ کمان وغیرہ کی لکڑی ہے اور تیر کے پردوں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ وہ خون اور گوبر میں سے پار ہوا ہے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں اس کے تابعداروں کی بعض علامت یہ ہے کہ ایک مرد سیاہ رنگ کا ہوگا کہ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے ٹکڑے کی مانند کہ ہلتا ہوگا۔ بہتر ین فرقہ پر چڑھائی کریں گے۔ ابو سعید خدریؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
قَاتَلَھُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ
فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَہٗ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِئُ
الْجَبْھَۃِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ
مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللہَ
فَقَالَ فَمَنْ یُّطِعِ اللہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ فَیَاْمَنُنِیْ
اللہُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَاَلَ
رَجُلٌ قَتْلَہٗ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ
ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ
حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ
السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَیَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ
وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَ
قْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حدیث میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؓ بن ابی طالب اس خوارج کی جماعت سے لڑے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ حضرت علیؓ نے اسکو تلاش کرنے کا حکم فرمایا اس شخص کو تلاش کر کے حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا میں نے اسکو دیکھا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کے مطابق۔ ایک روایت میں ہے ایک شخص جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند، انبوہ کی داڑھی رخسارے اُٹھے ہوئے سر منڈا ہوا اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں نافرمانی کروں اللہ مجھ کو زمین کے لوگوں پر امین جانتا ہے اور تم مجھ کو امین نہیں جانتے ایک شخص نے اس کے قتل کے متعلق دریافت کیا آپ نے اسکو قتل کرنے سے منع فرمایا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو حضرت نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ خارجی اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے آپؐ نے فرمایا اگر میں ان کو پاؤں تو میں ان کو قتل کروں عادیوں کے قتل کی مانند۔ (متفق علیہ)

۵۶۴۲/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْا
اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فَدَعَوْتُھَا یَوْمًا
فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَا اَکْرَہُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اُدْعُ اللہَ اَنْ یَّھْدِیَ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ
اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا
بِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
جِئْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا ھُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ
خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَکَانَكَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ
وَسَمِعْتُ خَضْخَضَۃَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ
دِرْعَھَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِھَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ
ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا کہ وہ مشرکہ تھی ایک دن میں نے اسکو اسلام کی دعوت دی تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی بات کہی جو مجھ کو بڑی بُری لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا خداوندا ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر دے ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں خوش خوش نکلا آپؐ کے دعا کرنے کی وجہ سے میں اپنی ماں کے دروازے پر پہنچا ناگہاں دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سُنی اُس نے کہا اے ابوہریرہ تو اپنی جگہ پر ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی لی۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آیا اور میں خوشی کی وجہ سے روتا تھا۔ آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اچھی بات کہی ۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۴۳/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ بہت حدیثیں نقل کرتا ہے آنحضرتؐ سے اور میرے مہاجر بھائی تھے کہ ان کو بازاروں کے کاروبار آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھتے تھے اور میرے انصاری بھائی کہ انکو ان کے مالوں نے آنحضرتؐ کی صحبت سے محروم رکھا اور میں ایک مسکین آدمی تھا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہتا اپنے پیٹ کو بھرنے کے لیے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو کھولے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات کو پورا کرلوں پھر اس کپڑے کو اکٹھا کرلے اور سینے کے ساتھ لگائے پھر یہ بات بھی ہو کہ وہ میری حدیثوں سے کچھ بھول جائے کبھی۔ میں نے اپنی کملی کھولی اس کے سوائے مجھ پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو پورا کیا پھر میں نے اسکو اپنے سینے کی طرف سمیٹا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرتؐ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں کبھی آپؐ کی حدیث نہیں بھولا آج تک ۔

(متفق علیہ)

۵۷۴۴/۲۸ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے آرام نہیں دیتا۔ میں نے کہا ہاں اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے یہ بات آنحضرتؐ سے ذکر کی آپؐ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا یہاں تک کہ میں نے دیکھا آنحضرتؐ کے دست مبارک کا نشان اپنے سینہ پر اور آپؐ نے فرمایا اے اللہ اسکو ثابت رکھ اور کر اس کو ہدایت کا رستہ دکھانے والا اور خود راہ راست دکھایا گیا ۔ جریرؓ نے کہا کہ میں حضرت کی دعا کے بعد کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ جریر ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ احمس کی طرف چلا اور ذی الخلصہ کو جریر نے آگ میں جلا دیا اور اسکو توڑ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۴/۲۸ وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو زمین قبول ہی نہیں کرے گی۔ انسؓ نے کہا مجھ کو ابو طلحہؓ نے خبر دی کہ ابو طلحہ اس زمین میں آئے جہاں وہ مرا تھا تو اسکو ابو طلحہ نے قبر کے باہر پایا۔ ابو طلحہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۵/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا قَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے وقت نکلے کہ آپؐ نے ایک آواز سنی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہودی اپنی قبروں میں عذاب کیے جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۶۲۶/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لاتے جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے ایک ہوا چلی کہ قریب تھی کہ وہ سوار کو دفن کر دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کے مرنے کے وقت بھیجی گئی ہے۔ جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو ایک منافقوں کا سردار مر گیا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۲۷/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَّاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان کی طرف نکلے آنحضرتؐ اس میں کئی راتیں ٹھہرے لوگوں نے کہا ہم یہاں لڑائی وغیرہ میں مشغول ہیں اور ہمارے اہل وعیال ہمارے پیچھے ہیں اور ان پر ہمارے جمع کا کوئی فائدہ نہیں آپ کو یہ خبر پہنچی آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوئی کونہ کہ اس پر دو فرشتے نگہبان ہیں جب تک کہ تم مدینہ میں نہ پہنچو۔ پھر فرمایا تم مدینہ کی طرف کوچ کرو تو ہم نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اس کی ہم نے اپنے اسباب ابھی رکھے ہی تھے کہ عبد اللہ بن غطفان کے بیٹوں نے ہم پر چڑھائی

أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَالِكَ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اس سے پہلے ان کو جرأت ہی نہ ہوئی تھی

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۴۸/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍؓ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَقَامَ ذَالِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط لوگوں کو پہنچا۔ اس وقت آپؐ جمعہ کا خطبہ فرماتے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مال ہلاک ہو گئے۔ اور اہل وعیال بھوکے ہوتے آپؐ ہمارے لیے اللہ سے دُعا فرمائیں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور میں اسوقت دیکھتا تھا کہ آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑ کی مانند بادل آیا۔ پھر آنحضرتؐ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کو دیکھا کہ وہ آنحضرت کی ڈاڑھی مبارک پر پڑتا ہے تو ہم بارش کیے گئے اس دن اور اس کے بعد والے دن پھر اگلے دن حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا وہی اعرابی یا کوئی اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مکان گر پڑے اور مال غرق ہو گیا آپؐ اللہ سے دعا فرمائیں آپؐ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر نہ برسا آپؐ کسی جانب بھی اشارہ نہ فرماتے تھے مگر بادل کھل جاتا تھا اور مدینہ گڑھے کی مانند ہو گیا اور ایک مہینہ تک نالہ قناۃ بہتا رہا اور کوئی شخص کسی کونہ سے نہ آتا مگر خبر دیتا بہت بارش کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے اللہ ہمارے گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ ٹیلوں پر برسا۔ پہاڑوں پر اور اندرونی نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر۔ انسؓ نے کہا کہ بادل کھل گیا اور ہم دھوپ میں باہر آئے۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۹/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کھجور کے تنے پر تکیہ لگاتے مسجد کے ستونوں میں سے جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا آپؐ اس پر کھڑے ہوتے خطبہ دینے کے لیے تو وہ ستون رو دیا حضرتؐ منبر کے بننے سے پہلے اس کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے اتنا رویا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے

وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ
اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ
بَكَتْ عَلٰی مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۵۰/۳۴ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ
كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ
مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۵۱/۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا
مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا
لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ
وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا
يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۵۲/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ
فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ
بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ قَدِ
اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ
اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيْ اِذْهَبْ
فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ
فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ
فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ
لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّى اللّٰهُ
عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ
اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ
فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰی اِنِّيْ اَنْظُرُ

آپ منبر سے اُترے اور اسکو پکڑا اور گلے لگایا تو وہ ستون ہچکیاں لیتا
تھا جس طرح بچہ ہچکیاں لیتا ہے۔ وہ بچہ جو چپ کرایا جاتا ہے۔
حتّٰی کہ ٹھہرا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ستون ذکر کو نہ سننے کی وجہ سے رویا تھا۔
روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرتؐ
کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے
کھا۔ اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا
نہ کھا سکے تو اور نہ باز رکھا اسکو مگر تکبر نے۔ راوی نے کہا کہ وہ اپنے
دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف اٹھا نہیں سکتا تھا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ والے ڈرے اور فریاد کی ایک بار
آنحضرتؐ سوار ہوئے ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر وہ سست رفتار اور قدم قریب
قریب رکھتا تھا جب آپؐ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تیرے
گھوڑے کو دریا پایا۔ کوئی گھوڑا اس سے تجاوز نہیں کر سکتا تھا۔ ایک
روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ
سکتا تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس
پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش
کیں انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں آنحضرتؐ کے پاس
آیا اور عرض کی کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس
پر قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں آپ نے فرمایا
جا اور تمام قسم کی کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔
اور آنحضرتؐ کو بلایا جب دیکھا آنحضرتؐ کو قرض خواہوں نے تو مجھ پر اس
وقت دلیر ہو گئے آنحضرتؐ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپ نے
بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر آپ اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا
اپنے قرض خواہوں کو بلا۔ آپؐ ماپ کر انکو دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ
نے میرے باپ کا قرض ادا کر دیا اور میں اس پر راضی تھا کہ اللہ نے میرے
باپ کا قرض پورا کر دیا اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور تک نہ لے
جاؤں تو اللہ نے تمام ڈھیر صحیح سالم رکھے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا
تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کے لیے تشریف فرما تھے۔

إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَاحِدَةٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ اس سے ایک کھجور تک کم نہیں ہوئی -

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۵۳
۳۷
وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت) جابرؓ سے روایت ہے کہ ام مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجتی تھی اسکے بیٹے آتے اور انہوں نے سالن کا سوال کیا اور ان کے پاس کچھ نہ تھا تو ام مالک نے اس کپی کا قصد کیا جس میں آنحضرتؐ کے لیے ہدیہ بھیجتی تھی اس میں گھی پایا وہ ہمیشہ سالن کا کام دیتا رہا اس کے گھر میں یہاں تک کہ اس نے اسکو نچوڑا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اسکو نچوڑا ہے کہنے لگی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ نچوڑتی تو وہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہتا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۵۴
۳۸
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پست سنا ہے جو بھوک پر دلالت کرتی ہے کیا تیرے پاس کوئی کھانے کو ہے کہنے لگی ہاں تو ام سلیم جو کی روٹیاں لائی پھر ان کو رومال کے ایک کونہ میں لپیٹا پھر ان کو میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور اس پر کپڑا لپیٹ دیا پھر مجھ کو آنحضرتؐ کی طرف بھیجا۔ میں وہ روٹیاں لے گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے پاس اور لوگ بھی تھے میں نے ان پر سلام کیا آپؐ نے مجھ کو فرمایا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی ہاں آپؐ نے فرمایا کھانے کے ساتھ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا اُٹھو۔ آپؐ چلے اور میں بھی چلا آپ کے آگے میں نے ابو طلحہ کو خبر دی۔ ابو طلحہؓ نے کہا اے ام سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا راشن نہیں کہ سب کو کھلائیں۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ابو طلحہؓ چلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ متوجہ ہوئے اور ابو طلحہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے ام سلیم لاؤ میرے پاس جو تمہارے پاس ہے تو وہ کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا حتیٰ کہ

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

ریزہ ریزہ کی گئیں۔ ام سلیم نے اس پر کپی نچوڑی۔ سالن کیا اس گھی کو جو کپے سے نکلا تھا آپ نے اس کھانے میں برکت کی دعا فرمائی پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دی گئی انہوں نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا پھر نکلے پھر دس کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ تمام قوم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور قوم ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ مسلم کے لیے روایت میں ہے آپؐ نے دس کو اجازت دی وہ داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں نے اسی طرح کھایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر بھی باقی بچ گیا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے آنحضرت نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس یہاں تک کہ شمار کیا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں شروع ہوا کر دیکھتا تھا کہ آیا اس سے کم ہوا ہے یا نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آنحضرت نے باقی لوگوں کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور فرمایا کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۵۵ / ۳۹ **وَعَنْهُ** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت کے پاس برتن لایا گیا اس حال میں کہ آپ زوراء مقام پر تھے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا پانی نکلنا شروع ہو گیا انگلیوں کے درمیان سے قوم نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس کو کہا کہ تم اس وقت کتنے آدمی تھے اس نے کہا تین سو یا تین سو سے کم و بیش۔ (متفق علیہ)

۵۶۵۶ / ۴۰ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول خدا کے آیتوں کو برکت کی خاطر گنتے تھے اور تم ڈرانے کی خاطر ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا

فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ صحابہؓ ایک برتن لائے کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں داخل کیا پھر فرمایا آؤ تم پاک کرنے والے اور بابرکت پانی کی طرف اور یہ برکت خداتعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلتا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اس حال میں کہ وہ کھایا جاتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۵۴ / ۲۱ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَاةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا فرمایا کہ تم اوّل رات اور آخر رات چلو گے اور تم پانی کے پاس آؤ گے صبح کو اگر اللہ نے چاہا لوگ چلے اور کوئی دوسرے کی طرف جھانکتا نہیں تھا۔ ابوقتادہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی رستہ سے ایک طرف ہٹ گئے اور رکھا اپنا سر مبارک یعنی سوئے پھر فرمایا ہماری نماز کی نگہبانی کرنا۔ ان میں سے جو سب سے پہلے جاگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور دھوپ آپؐ کی پیٹھ میں تھی۔ آپؐ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ تمام صحابہؓ سوار ہو گئے اور ہم چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا۔ آپ سواری سے نیچے تشریف لائے پھر آپؐ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ وضو کے لیے تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا۔ عام وضوؤں کی نسبت کم پانی سے۔ ابوقتادہ نے کہا اس برتن سے تھوڑا سا پانی بچ گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس برتن کی حفاظت کرو قریب ہے کہ اس سے ایک خبر ہو۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لیے اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوتے آپؐ کے ساتھ تو ہم لوگوں کے پاس پہنچے جب کہ سورج بلند ہوا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہہ رہے تھے اے اللہ کے رسول ہم ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکت نہیں۔ تو آپؐ نے ابوقتادہؓ سے وضو کا پانی منگوایا آنحضرتؐ پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابوقتادہ لوگوں کو پلاتے جاتے تھے۔ تو لوگوں نے پانی کو برتن میں دیکھنے کی خاطر بھیڑ کر دی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا خلق کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اَشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّیْنَ رِوَآءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُھُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا۔

راوی نے کہا سب نے خلق کو درست کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سب نے پانی پیا۔ پھر آپؐ نے مجھے پانی ڈال کر دیا اور فرمایا پی میں نے کہا پہلے آپؐ پیویں تب میں پیوں گا تو آپ نے فرمایا قوم کا ساقی آخر میں ہوتا ہے۔ ابو قتادہؓ نے کہا میں نے بھی پیا۔ اور حضرت نے بھی پیا۔ ابو قتادہؓ نے کہا کہ لوگ سیراب ہونے کیوجہ سے راحت پانے والے پانی پر آئے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے صحیح مسلم میں اسی طرح ہے اور حمیدی کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔ اور جامع الاصول میں مصابیح نے زیادہ کیا آخرہم کے قول کے بعد شربًا کے لفظ کو۔

٥٦٥٨ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتَّی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَآءً اِلَّا مَلَؤُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک کا دن تھا لوگوں کو سخت بھوک محسوس ہوئی۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوائیے پھر ان توشوں پر برکت کی دعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوایا اس کو بچھایا گیا پھر لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوایا۔ شروع ہوا ایک شخص وہ چینے کی مٹھی لاتا تھا اور دوسرا کھجور کی مٹھی اور ایک شخص کھجور کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ تمام لوگوں نے اپنے باسن یعنی برتن بھر لیے۔ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن نہ بھرا ہو۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تمام لشکر نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ باقی بہت بچ گیا آپؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ سے کوئی بندہ ملے اس حالت میں کہ وہ دونوں گواہیوں کے ساتھ ہو اور نہ ہی شک کرنے والا ہو پھر روکا جائے جنت سے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٦٥٩ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَعَمِدَتْ اُمِّیْ اُمُّ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ کے ساتھ نئی نئی شادی ہوئی تھی تو میری ماں ام سلیم نے ارادہ کر کے میں

سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور، گھی اور قروط سے مالیدہ (حلوا) تیار کروں تو اس نے مالیدہ سا تیار کر کے برتن میں ڈال کر انس کو کہا لے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور کہہ کہ یہ میری ماں نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو سلام بھی کیا ہے۔ یہ آپ کے لیے تھوڑا سا تحفہ ہے میں اسکو حضرت کے پاس لے گیا اور میں نے اسی طرح کہا جسطرح میری ماں نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا اسکو رکھدے اور جا فلاں فلاں شخص کو میرے پاس بلا لاؤ آپ نے تین شخصوں کا نام لیا اور فرمایا بلالا تو جو شخص تجھ کو ملے ہیں ان تینوں آدمیوں کو بلا لایا اور جو مجھے ملا اس کو بھی۔ میں اچانک لوٹا آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے پوچھا گیا تم کتنے تھے اس نے کہا تقریباً تین سو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حلوے میں اپنا دست مبارک رکھا اور کلام کیا جو اللہ نے چاہا پھر شروع ہوتے کہ دس دس کو بلاتے تھے اور وہ کھاتے تھے اور آپ ان کو فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھائے ہر شخص اپنے آگے سے۔ انسؓ نے کہا کہ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے گروہ جماعت نکلی اور دوسری داخل ہو گئی۔ یہاں تک کہ تمام نے کھایا اور مجھے حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انس اسکو اٹھا میں نے اٹھایا مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جب میں نے رکھا زیادہ تھا یا اب جب کہ اٹھایا۔

(متفق علیہ)

۵۶۶۰/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرٰى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلٰى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا قریب تھا کہ وہ نہ چلے آپ مجھے ملے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تھک گیا ہے آپ اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے ہانکا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ باقی تمام اونٹوں کے آگے آگے چلتا تھا پھر مجھ کو آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے اونٹ کو کیا دیکھتا ہے تو میں نے عرض کی اچھی حالت ہے اس کی ایک برکت کی وجہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو بیچنا چاہتا ہے چالیس درہموں میں میں نے اسکو چالیس درہموں میں اس شرط پر بیچا کہ میں مدینہ تک اس پر

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سواری کروں گا جب آپ مدینہ پہنچے تو صبح کو میں وہ اونٹ آنحضرتؐ کے پاس لے گیا۔ آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی مجھ کو واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

۵۶۶۱ / ۴۵ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوحمیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے اور ہم وادی قریٰ میں آئے ہم ایک عورت کے باغیچہ سے گذرے آپ نے فرمایا اس کے درختوں کے میوے کا اندازہ کرو۔ ہم نے اندازہ کیا اور آنحضرتؐ نے اسکا دس وسق اندازہ کیا آپ نے فرمایا اس کو یاد رکھنا یہاں تک کہ پھر کر آویں تیری طرف انشاءاللہ پھر ہم چلے اور تبوک میں پہنچ گئے آپ نے فرمایا قریب ہے کہ آج رات تم پہ سخت ہوا چلے۔ کوئی کھڑا نہ ہو جس کے پاس اونٹ ہے چاہیے کہ اس کی رسی کو مضبوط باندھے۔ سخت ہوا چلی ایک شخص کھڑا ہوا اس ہوا نے اس کو اٹھایا اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم متوجہ ہوئے کہ ہم وادی قریٰ میں اس عورت کے پاس آئے آپ نے اس عورت سے اسکے باغ کا حال پوچھا کہ اس کا میوہ کتنا ہوا ہے اس نے کہا دس وسق۔

(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

۵۶۶۲ / ۴۶ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور مصر ایک زمین ہے کہ اس میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسکو فتح کرو تو اس کے رہنے والے پہ احسان کرنا اس لیے کہ ان کے لیے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا ذمہ اور علاقہ سسرال کا ہے۔ جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہیں تو مصر سے نکل جا۔ ابو ذر نے کہا میں نے دیکھا عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ کو اور اس کے بھائی ربیعہ کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑتے تھے تو میں مصر سے نکلا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۶۳ / ۴۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

میرے صحابیوں میں ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہوں گے جنت میں اور نہ جنت کی بو پاویں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گذرے۔ ان میں سے آٹھ کو ہلاک کرے گا دبیلہ شعلہ آگ کا جو ان کے مونڈھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اسکی حرارت کا اثر ان کے سینوں میں نمودار ہوگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے سہل بن سعد کی حدیث بیان کریں گے اس کے لفظ یہ ہیں لاعطین ہذہ الرایۃ غداً مناقب علی رضی اللہ عنہ میں اور حدیث جابر کی جس کے لفظ یہ ہیں من یصعد الثنیۃ جامع المناقب میں اگر اللہ نے چاہا۔

دوسری فصل

۵۶۶۴ (۴۸) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ابوطالب نکلے طرف شام کی ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے قریش کے شیخوں کے درمیان جب راہب پر وارد ہوتے اترے اور اپنے کجاوے کھولتے تھے اور راہب ان میں کسی کو تلاش کرتا تھا یہاں تک کہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو پکڑا اور کہنے لگا یہ جہانوں کا سردار ہے اور یہ رب العلمین کا رسول ہے کہ اسکو اللہ جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا قریش کے بعض راہبوں نے کہا تجھ کو کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے کہا کہ جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گذرے تو درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا۔ پیغمبر کے سوا کسی کو درخت اور پتھر سجدہ نہیں کرتے اور میں اس کو نبوت کی مہر کی وجہ سے بھی جانتا ہوں کہ وہ اس کے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے سیب کی مانند۔ تو راہب نے قافلہ کے لیے کھانا تیار کیا جب راہب کھانا لایا تو حضرتؐ اونٹ چرانے والوں میں تھے راہب نے قریش سے کہا کہ کسی کو اس کی طرف بھیجو۔ آپ تشریف لاتے کہ آپ پر بادل سایہ کیئے ہوتے تھا۔ جب آنحضرتؐ قوم کے نزدیک ہوئے تو قوم کو پایا کہ وہ درخت کے سایہ میں جا چکے تھے۔ جب آپ بیٹھے تو اس درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک آیا۔ راہب نے کہا درخت کے سایہ

مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا أَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کی طرف دیکھو کہ وہ آپؐ پر جھک آیا ہے۔ راہب نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اس کا ولی کون ہے لوگوں نے کہا ابوطالب ابوطالب کو راہب بہت دیر تک قسم دیتا رہا کہ محمدؐ کو مکہ کی طرف واپس بھیج دو۔ یہاں تک کہ ابوطالب نے حضرت کو مکہ کی طرف بھیج دیا اور حضرت کے ساتھ ابوبکرؓ نے بلال کو بھیجا اور کچھ توشہ ان کے ساتھ کر دیا راہب نے موٹی روٹی اور روغن زیت۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۶۶۵/۴۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح میں نکلے آپ کے سامنے کوئی پتھر یا شجر وغیرہ نہ آتا تھا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا
(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۶۶/۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسراء کی رات براق کے پاس لائے گئے۔ لگام دیا ہوا زین کسا ہوا براق نے شوخی کی آنحضرتؐ پر۔ جبرئیل نے اس کو کہا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شوخی کرتا ہے۔ ان سے زیادہ عزت والا تجھ پر کبھی سوار نہیں ہوا۔ راوی نے کہا براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۶۷/۵۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس کی طرف پہنچے تو جبرئیل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۶۶۸/۵۲ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ تین چیزیں دیکھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ چلے جاتے تھے ہم حضرت کے ساتھ۔ ایک اونٹ پر ہمارا گذر ہوا کہ اس سے پانی کھینچا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آنحضرت کو دیکھا تو آواز کی اور گردن رکھ دی آپؐ اس کے پاس ٹھہر گئے۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے اس کا مالک حضرت کے پاس آیا آپؐ نے

بِعَيْنِهٖ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّهٗ
لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ أَمَّا إِذْ
ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهٖ فَإِنَّهٗ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ
وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى
نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ
ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ
فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا
ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّيْ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ
الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۷۶۹/۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ
بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَإِنَّهٗ لَيَأْخُذُهٗ
عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَ
خَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۷۷۰/۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ
تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ
فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

فرمایا تو اس کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے کہا اس کو میں نے آپ
کے لیے بخش دیا اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے
کہ ان کے لیے اسکے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں تو حضرت نے فرمایا
ادھر حال یہ بیان کرتا ہے مگر اونٹ نے گلہ کیا ہے کہ کام زیادہ
لیتے ہیں اور خوراک کم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا اس سے بھلائی کر
پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے آپ نے آرام کیا
ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ ڈھانک لیا اس درخت
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر واپس چلا گیا اپنی جگہ پر جب آپؐ
بیدار ہوئے تو میں نے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے
اذن مانگا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اللہ تعالیٰ نے
اذن دے دیا کہا راوی نے ہم چلے اور پانی پر گذرے تو ایک
عورت اپنے بیٹے کو حضرتؐ کے پاس لائی کہ اسکو جنون ہے آنحضرتؐ
نے اسکی ناک پکڑی اور فرمایا باہر نکل تحقیق میں محمد ہوں اللہ کا رسول
پھر چلے تو ہم واپس اسی پانی پر آئے آنحضرتؐ نے اس عورت سے
لڑکے کی حالت دریافت فرمائی اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپؐ کے بعد کچھ تکلیف نہیں
دیکھی۔ روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول میرے
بیٹے کو جنون ہے اور یہ صبح و شام کھانے کے وقت شروع ہوتا
ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مبارک اس کے سینے پر
پھیرا اور دعا کی تو اس لڑکے نے قے کی قے کا کرنا تھا تو کالے پلے
کتے کی طرح اس کے پیٹ سے کچھ خارج ہوا اور وہ دوڑتا تھا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ
آئے اور آپؐ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپؐ خون
کی وجہ سے رنگین ہو رہے تھے جو کہ اہل مکہ نے کیا۔ جبرئیل نے کہا
کیا میں آپؐ کو معجزہ دکھاؤں آپ نے فرمایا ہاں تو جبرئیل نے ایک
درخت کی طرف دیکھا اپنے پیچھے سے اور کہا کہ آپؐ بلائیں۔ آپ نے

فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا تَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بلایا تو وہ آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا رہا۔ جبریل نے کہا کہ اس کو جانے کا حکم کریں آپ نے حکم کیا تو وہ پھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے مجھ کو کافی ہے مجھ کو۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۷۱/۵۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا اَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آیا جب وہ قریب ہوا آپ نے اسکو فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا کون گواہی دیتا ہے اس بات پر جو تم کہتے ہو آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ نالے کے کنارے پر تھے وہ درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور حضرت کے رو برو کھڑا ہوا تو آپ نے اس سے گواہی طلب کی تین بار تو درخت نے تین بار گواہی دی جسطرح کہ حضرت فرماتے پھر وہ اپنے اُگنے کی جگہ پھر گیا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۷۲/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کس دلیل سے آپ کی نبوت کو جانوں آپ نے فرمایا اس دلیل سے کہ میں ایک خوشہ کو کھجور سے بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے اس خوشہ کھجور کو بلایا تو وہ خوشہ اترنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر گرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر حضرت نے فرمایا چلا جا تو وہ چلا گیا تو وہ اعرابی اسلام لے آیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

۵۶۷۳/۵۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُّ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اس نے ایک بکری اس ریوڑ سے لی تو اس چرواہے نے بھیڑیے کو ڈھونڈا یہاں تک کہ چرواہے نے بکری کو بھیڑیے کے منہ سے چھڑا لیا ابوہریرہؓ نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا وہاں بھیڑیے کی طرح بیٹھ گیا اپنی دُم دونوں پاؤں میں داخل کی بھیڑیے نے کہا کہ میں نے رزق کا قصد کیا جو اللہ نے مجھ کو

ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

دبا کر میں نے اس کو پکڑا مگر تو نے وہ چھڑوا لیا اس شخص نے کہا اللہ کی قسم آج جیسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے عجیب بات ایک اور ہے۔ کہ ایک آدمی کھجور کے درختوں کے درمیان واقع ہے جو ہو چکی اور ہونے والی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا وہ آدمی یہودی تھا وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور بھیڑیئے کے واقعہ کی خبر دی اور اسلام لایا اور تصدیق کی اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے کہ آدمی نکلے اپنے گھر سے اور نہ واپس لوٹے حتیٰ کہ اسکی جوتی اور اس کا کوڑا خبر دے جو اس کے گھر والوں نے اسکے بعد کیا۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۶۷۴/۵۸ وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو العلاءؒ سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک بڑے پیالہ میں ہم باری باری صبح سے شام تک کھاتے دس کھا کر اٹھتے اور دس کھانے کے لیے بیٹھ جاتے ہم نے کہا کیا چیز تھی کہ پیالہ مدد کیا جاتا تھا اس سے سمرہؓ نے کہا تو کس چیز سے تعجب کرتا ہے۔ مدد نہیں کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ کے ساتھ طرف آسمان کی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۷۵/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے دن تین سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے۔ آپؐ نے دعا فرمائی خدایا یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے اے اللہ یہ ننگے بدن ہیں ان کو لباس دے یا الٰہی یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کر اللہ نے فتح دی آپؐ کو۔ صحابہؓ فتح بدر سے واپس لوٹے تو یہ حال تھا کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے پہنے اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۵۶۷۶/۶۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم مدد کیے جاؤ گے اور تم غنیمت پاؤ گے اور فتح تمہاری ہوگی جو تم میں سے یہ پاوے گا یہ چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈرے

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

اور حکم کرے بھلائی کے ساتھ اور بری بات سے منع کرے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۶۷۷/۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت جو اہل خیبر سے تھی اس نے بھونی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ لے آئی آپؐ نے اس کا پنجہ لیا اور کھایا ایک جماعت نے بھی کھایا اس سے آپؐ کے ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو اور یہودیہ کو بلایا فرمایا کہ تو نے اس بکری میں زہر ملایا تھا کہنے لگی آپؐ کو کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے خبر دی۔ کہا ہاں میں نے کہا اگر آپؐ نبی ہیں تو یہ زہر آلودہ بکری کا گوشت آپ کو ضرر نہیں پہنچائے گا اگر نبی نہیں تو ہم اس سے آرام حاصل کریں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگزر کیا اسکو سزا نہ دی جن صحابہؓ نے کھایا تھا وہ شہید ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اپنے مونڈھوں کے درمیان یہ اس گوشت کے سبب تھا کہ آپ نے زہر آلودہ بکری سے کھایا تھا اور پچھنے لگاتے ابوہند نے سینگ اور چوڑی چھری کے ساتھ۔ وہ غلام تھا بنی بیاضہ کا آزادؓ یہ قبیلہ ہے انصار کا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے)

۵۶۷۸/۶۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِيَّةَ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ چلے حنین کے دن بہت لمبا سفر کیا کہ رات کا وقت ہو گیا ایک سوار آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا کہ میں نے دیکھا ہوازن قبیلہ کو کہ وہ بہت بڑا ہے اور وہ اپنے باپ کے اونٹ پر اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا یہ کل کو مسلمانوں کا مال غنیمت ہو گا اگر اللہ نے چاہا پھر فرمایا آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا میں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا سوار ہو تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس پہاڑ

الغنوی أنا يا رسول الله قال اركب فركب فرسا
له فقال استقبل هذا الشعب حتى تكون
في أعلاه فلما أصبحنا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم إلى مصلاه فركع ركعتين ثم
قال هل حسستم فارسكم فقال رجل يا
رسول الله ما حسسنا فثوب بالصلوة فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت
إلى الشعب حتى إذا قضى الصلوة قال أبشروا
فقد جاء فارسكم فجعلنا ننظر إلى خلال
الشجر في الشعب فإذا هو قد جاء حتى وقف
على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني
انطلقت حتى كنت في أعلى هذا الشعب حيث
أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما
أصبحت طلعت الشعبين كليهما فلم أر أحدا
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل
نزلت الليلة قال لا إلا مصليا أو قاضي حاجة
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا عليك
أن لا تعمل بعدها۔

(رواه أبو داود)

پر چڑھ کر اس راہ کی طرف متوجہ ہو جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز کی جگہ کی طرف نکلے تو آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی
پھر فرمایا حضرت نے کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ایک شخص نے کہا
اے اللہ کے رسول نہیں۔ نماز کی تکبیر کہی گئی شروع ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپؐ نماز کی حالت میں جھانکتے تھے پہاڑ کے درہ
کی طرف جب آپؐ نے نماز پوری کرلی تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا
سوار آگیا۔ ہم شروع ہوئے کہ درختوں کے درمیان دیکھتے تھے پہاڑ
کے راہ میں اچانک وہ سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو کھڑا ہوا کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں اس پہاڑ کے درّہ
کی چوٹی پر پہنچا جس کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ جب میں نے صبح
کی تو میں دونوں درّوں میں آیا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ بن مرثد کو فرمایا کیا تو آج رات اترا تھا
انسؓ نے کہا نہیں مگر نماز اور قضاءِ حاجت کے لیے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں اگر تو آج کے
بعد عمل نہ کرے

(روایت کیا اسکو ابو داؤد نے)

۵۶۷۹/۶۳ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتيت النبي
صلى الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول
الله ادع الله فيهن بالبركة فضمهن ثم
دعا لي فيهن بالبركة قال خذهن فاجعلهن
في مزودك كلما أردت أن تأخذ منه شيئا
فأدخل فيه يدك فخذه ولا تنثره نثرا
فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من
وسق في سبيل الله فكنا نأكل منه ونطعم وكان
لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان
فإنه انقطع۔ (رواه الترمذي)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
چند کھجوریں لایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ دعا سے برکت
فرمائیں آپؐ نے ان کو پکڑا اور ان میں دعا فرمائی میرے لیے برکت کی
آپؐ نے فرمایا ان کو پکڑ اور ان کو توشہ دان میں ڈال جب کبھی تو ان
میں سے پکڑنے کا ارادہ کرے تو اس میں اپنا ہاتھ داخل کر اور
پکڑ اس سے اور اسکو جھاڑنا نہیں۔ میں نے ان کھجوروں میں سے
اتنی اتنی اللہ کی راہ میں دیں اور ہم ان میں سے خود کھاتے اور لوگوں
کو کھلاتے اور وہ توشہ دان کبھی میری کمر سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک
کہ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کا دن ہوا تو وہ توشہ دان میری کمر
سے کھل پڑا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۶۸۰/۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک رات مکہ میں مشورہ کیا کہ بعض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت سخت باندھو باندھنا۔ بعض نے کہا مار ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ نکال دو اس کو اللہ نے اطلاع کر دی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات گذاری اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور غار میں جا پہنچے اور مشرکوں نے ساری رات علی رضی اللہ عنہ کی نگہبانی میں گذاری اور وہ گمان کرتے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب صبح ہوئی تو حملہ کیا انہوں نے اس پر جب انہوں نے علی کو دیکھا تو اللہ نے ان کے برے ارادہ کو روکا انہوں نے کہا تیرا یار کہاں گیا؟ علیؓ نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔ قریش آپؐ کی کھوج میں لگے۔ مشرک جبل ثور پر پہنچ گئے جب قدم کا نشان مشتبہ ہوا تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہ غار پر سے گذرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا کہنے لگے اگر محمدؐ اس میں داخل ہوتے تو اس دروازہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ تو آپؐ اس غار میں تین رات دن ٹھہرے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۶۸۱/۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی ایک بکری کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جو یہودی رہتے ہیں ان کو جمع کرو تمام کو جمع کیا گیا آپؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم جواب دو گے انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلاں آپؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولے تمہارا باپ فلاں ہے یہود نے کہا آپؐ نے سچ کہا اور خوب کہا تم نے۔ آپؐ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں یہودیوں نے کہا ہاں اے ابا القاسمؐ اگر ہم جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ تم کو ہمارے باپ کے متعلق معلوم ہو گیا آپؐ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخی ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں گے تھوڑے دن اور تم اے مسلمانو ہمارے خلیفہ ہو گے

عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوزخ میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے آگ میں کبھی بھی پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں انہوں نے کہا ہاں اے ابا القاسم! فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا۔ انہوں نے کہا ہمارا ارادہ تھا اگر آپؐ سچے ہیں تو آپؐ کو ہرگز تکلیف نہ دے گا اور اگر آپؐ جھوٹے ہیں تو ہم آپؐ سے راحت پاویں گے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٦٨٢/٦٦ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا اترے اور نماز ظہر ادا کی پھر منبر پر چڑھے خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر اترے عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے قیامت تک جو ہونے والا تھا اس کی خبر دی پس ہم میں زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٦٨٣/٦٧ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معنؓ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سوال کیا کہ کس نے آپؐ کو جنوں کے آنے کی خبر دی کہ وہ قرآن سنتے ہیں مسروق نے کہا کہ مجھ کو تیرے باپ عبداللہ بن مسعودؓ نے خبر دی۔ اس نے کہا کہ آپ کو جنات کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی۔

(متفق علیہ)

٥٦٨٤/٦٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم عمرؓ بن خطاب کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ہم نے نئے چاند کو دیکھنے کی کوشش کی اور میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھا اور کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپؐ چاند کو نہیں دیکھتے۔ وہ چاند کو نہیں

رَیْنَاهُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَنْشَاءَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ وَیَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِمْ فَقَالَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دیکھتے تھے۔ انسؓ نے کہا عمرؓ کہتے تھے کہ نزدیک ہے میں دیکھوں گا اس حالت میں کہ میں لیٹا ہوں گا اپنے بستر پر پھر شروع ہوا عمرؓ کی حدیث بیان کرتا تھا ہمارے سامنے بدر والوں کا قصہ۔ عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مشرکوں کے گرنے کی جگہ دکھاتے ایک دن پہلے فیصلہ سے فرماتے یہ جگہ ہے یہ جگہ ہے فلاں کے مارے جانے کی کل اگر اللہ نے چاہا اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں گرے گا۔ عمرؓ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مارے جانے والوں نے خطا نہیں کی ان جگہوں سے جو آنحضرتؐ نے بیان کیں۔ پھر وہ تمام کنوئیں میں ڈالے گئے بعض اوپر بعض کے آپ ان کے پاس آئے فرمایا اے فلاں بیٹے فلاں کے کیا تم نے خدا اور اس کے رسول کے کیے ہوئے وعدہ کو پا لیا ہے اور میرے ساتھ جو اللہ نے وعدہ کیا میں نے اس کو حق پایا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ مُردوں سے کیونکر کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا وہ تم سے زیادہ سننے ہیں اس بات کو کہ میں کہتا ہوں۔ لیکن یہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۸۵/۶۹ وَعَنْ اُنَیْسَةَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِیْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی زَیْدٍ یَعُوْدُہٗ مِنْ مَرَضٍ کَانَ بِہٖ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْ مَرَضِکَ بَاْسٌ وَلٰکِنْ کَیْفَ لَکَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِیْ فَعَمِیْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَتْ فَعَمِیَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ۔

حضرت زیدؓ بن ارقم کی بیٹی انیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدؓ بن ارقم کے پاس تشریف لائے ان کی عیادت کے لیے حضرت نے فرمایا تیری یہ بیماری خطرناک نہیں لیکن تیری کیا کیفیت ہو گی جب تو میرے بعد لمبی عمر دیا گیا اور تو اندھا ہو گا زید نے کہا میں تو رب کی طلب کروں گا اللہ کے حکم پر صبر کروں گا آپؐ نے فرمایا اب تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے کہا کہ زیدؓ آپؐ کی وفات کے بعد اندھا ہو گیا پھر اللہ نے زید پر اسکی بینائی واپس کر دی پھر مر گیا۔

۵۶۸۶/۷۰ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا فَکَذَبَ عَلَیْہِ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنا لے اس وقت فرمایا کہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس نے آپ پر جھوٹ بولا آپؐ نے بددعا فرمائی تو وہ پایا گیا مُردہ اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَّقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهٗ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اسکو زمین نے قبول نہ کیا۔
روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

۵۶۸۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا کہ حضرت سے کھانا طلب کرتا تھا آپؐ نے اسکو آدھا وسق دیا۔ ہمیشہ وہ آدمی اس سے کھاتا اور اسکی بیوی اور اس کے مہمان۔ یہاں تک کہ ماپا اس کو پھر ختم ہوگیا۔ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ ماپتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے باقی رہتا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۸۸ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهٗ دَاعِيْ امْرَاَتِهٖ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰى ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عاصمؓ بن کلیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وُہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں ہم ایک جنازہ میں آپ کے ساتھ نکلے میں نے آنحضرت کو دیکھا کہ آپؐ قبر پر بیٹھے اور قبر بنانے والے کو وصیت کرتے تھے فرماتے تھے کہ پاؤں کی طرف سے وسیع کر سر کی طرف سے وسیع کر جب آپؐ سامنے سے پھرے تو آپ کے پاس کھانا آیا جو میت کی بیوی کی طرف سے تھا آپؐ نے قبول فرمایا اور آپ اسکے گھر تشریف لے گئے اور ہم آپؐ کے ساتھ تھے کھانا لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر قوم نے اپنے ہاتھ رکھے قوم نے کھایا اور ہم آنحضرت کی طرف دیکھتے کہ آپؐ لقمہ کو چباتے تھے اپنے منہ میں پھر آپ نے فرمایا کہ میں اس گوشت کو ایسی بکری سے پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے اس عورت نے ایک آدمی کو آپؐ کے پاس بھیجا اور کہتی تھی کہ میں نے اپنے خادم کو نقیع کی طرف بھیجا نقیع ایک جگہ کا نام ہے کہ اس میں بکریوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے تاکہ میرے لیے ایک بکری خرید کرے تو بکری نہ ملی میں نے کسی کو اپنے ہمسایہ کے پاس بھیجا کہ وہ ایک بکری خرید کر لایا تھا کہ وہ اس بکری کو بیچ دے۔ ہمسایہ نہ ملا میں نے اسکی بیوی کے پاس بھیجا تو اس نے بکری مجھے دے دی آپؐ نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلادے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

٥٦٨٩/٤٣ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

حضرت حزام بن ہشام رضی سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے اس کا نام حبیش بن خالد جو ام معبد کا بھائی ہے۔ روایت کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے کا حکم کیئے گئے ہجرت کی خاطر طرف مدینہ کی آپ اور ابو بکرؓ اور ابو بکرؓ کا آزاد غلام عامر بن فہیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رہبر عبداللہ لیثی ام معبد کے خیموں پر گذرے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تو اس کے پاس سے کچھ نہ ملا لوگ بے خرچ اور قحط زدہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری خیمہ کی ایک جانب دیکھی فرمایا اس بکری کا کیا حال ہے ام معبد نے کہا یہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں چل سکتی فرمایا کہ اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا اس میں دودھ کہاں فرمایا کیا تو اجازت دیتی ہے کہ میں اس سے دودھ دوہ لوں۔ ام معبد نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر آپؐ دودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیجیے۔ آپؐ نے بکری منگوائی اور اسکے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق میں بکری نے پاؤں کھولے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پھر آپؐ نے ایک برتن منگوایا جو ایک قافلہ کو سیراب کرے پھر آپؐ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آ گئی دودھ کی پھر وہ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئے پھر بعد میں حضرتؐ نے خود پیا۔ پھر دوبارہ دوہا یہاں تک کہ بھرا برتن۔ اور وہ ام معبد کے لیے چھوڑ دیا اور ام معبد سے اسلام پر بیعت لی اور آپؐ نے ام معبد کے پاس سے کوچ کیا۔ روایت کیا اسکو شرح السنۃ میں اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں۔ ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا بیان

پہلی فصل

۵۶۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسیدؓ بن حضیر اور عبادؓ بن بشر آنحضرت صلی اللہ کے پاس کسی معاملہ میں باتیں کر رہے تھے جو اُن دونوں کے درمیان تھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا وہ رات سخت اندھیری تھی پھر وہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس سے باہر نکلے گھر جانے کے لیے تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ایک کی لاٹھی روشن ہوئی دونوں کے لیے یہاں تک کہ دونوں اس لاٹھی کی روشنی میں چلے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو دونوں کی لاٹھیاں روشن ہوئیں تو دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھروں میں پہنچے

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر پیش آئی تو رات کو میرے باپ نے مجھ کو بلایا کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو ان مقتولوں میں سے پاتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قتل ہوں گے اور تجھ سے زیادہ عزیز میرے نزدیک کوئی بھی نہیں سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تحقیق مجھ پر قرض کا ادا کرنا ہے اور میری وصیت کو قبول کر کہ اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔ صبح کی ہم نے تو وہ سب سے پہلے قتل کیا گیا تو میں نے اسکو اور ایک دوسرے شخص کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ (بخاری)

۵۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ

حضرت عبدالرحمانؓ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے اور ابو بکرؓ تین شخصوں کو لاتے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوں کو لے گئے اور ابو بکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھایا پھر ابو بکرؓ آپؐ کے پاس ٹھہرے کہ عشاء کی نماز

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوَ مَا عَشَّيْتِيهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

پڑھی گئی پھر پھرے ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور آپ نے رات کا کھانا کھایا پھر ابوبکرؓ اپنے گھر آئے رات گذرنے کے بعد جو اللہ نے چاہا ابوبکرؓ کو ان کی بیوی نے کہا کس چیز نے تجھ کو تیرے مہمانوں سے باز رکھا۔ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا انکار کیا مہمانوں نے کھانا کھانے سے یہاں تک کہ تم آؤ ابوبکرؓ غصے ہوئے اور قسم کھائی میں ہرگز نہیں کھاؤں گا ابوبکرؓ کی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائے گی۔ اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطان سے ہے۔ ابوبکرؓ نے کھانا منگوایا خود ابوبکرؓ نے اور ان کے اہل وعیال نے اور مہمانوں نے کھایا تو وہ نہ کھاتے تھے اس سے ایک لقمہ مگر زیادہ ہو جاتا باقی ماندہ کھانا اس سے۔ ابوبکر نے اپنی بیوی کو کہا اے بنو فراس کی بہن کیا یہ امر عجیب ہے ابوبکر کی بیوی نے کہا قسم ہے آنکھ کی ٹھنڈک کی تحقیق یہ اب زیادہ ہے پہلے سے تو سب نے کھانا کھایا اور ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا۔ پس ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت نے بھی اس کھانے سے کھایا۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی عبداللہ بن مسعود کی حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں کنا نسمع تسبیح الطعام معجزات کے باب میں۔

دوسری فصل

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوا تو ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا ہے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ

اسی عائشہؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے غسل دینا چاہا تو کہنے لگے کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگا کر دیں۔ کپڑوں سے جیسے کہ ہم اپنے مردوں کو ننگا کرتے ہیں یا ہم اسی حالت میں کپڑوں سمیت آپ کو غسل دیں اس میں صحابہ نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند غالب کی یہاں تک کہ نہیں تھا کوئی شخص مگر اس کی ٹھوڑی سینہ پر لگی ہوئی تھی۔ پھر گھر کے کونہ سے کلام کرنے والے نے

كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اِغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

کلام کی اس حال میں کہ ان کو کوئی جانتا نہیں تھا کہنے لگا کہ حضرت کو اُن کے کپڑوں سمیت غسل دو۔ صحابہ نے غسل دیا اس حال میں کہ آپؐ پر ایک قمیص تھا اور قمیص پر پانی ڈالتے اور آنحضرتؐ کے بدن کو اسی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۵۶۹۵/۶ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِؓ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت ابن منکدرؓ سے روایت ہے کہ سفینہ غلام آزاد کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین روم میں لشکر کا رستہ بھول گیا یا قید کیا گیا تو وہ بھاگ کر چلے کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ لشکر کو ڈھونڈتے تھے پس اچانک وہ ایک بڑے شیر سے ملے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں کہ میری کیفیت اس طرح ہے میرے سامنے شیر آیا اور وہ اپنی دُم کو ہلاتا ہوا۔ یہاں تک شیر سفینہ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو جب شیر خوفناک آواز سُنتا تو اس کی طرف قصد کرتا اس حالت میں کہ چلتا وہ سفینہ کے پہلو میں۔ جب سفینہ لشکر میں پہنچ گیا تو وہ شیر واپس لوٹا۔ روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں۔

۵۶۹۶/۷ وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی الجوزاءؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ پس انہوں نے عائشہؓ کے پاس شکایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم حضرت کی قبر کو دیکھو تم آسمان کی طرف سے روشن دان پاؤ گے یہاں تک کہ اس قبر اور آسمان کے درمیان چھت نہ ہو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ بہت زیادہ بارش برسائی گئی یہاں تک کہ گھاس اُگے اور اونٹ موٹے ہو گئے اور چربی سے پھٹ گئے تو اس سال کا نام فتق کا سال رکھا گیا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۹۷/۸ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعیدؒ بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب حرّہ کا واقعہ پیش آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن اذان اور اقامت نہ کہی گئی سعید بن مسیب مسجد میں ہی رہے آپ کو نماز کے وقت کا پتہ نہ چلتا تھا مگر خفی آواز سے کہ اسکو حجرہ کے اندر سے سنتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک وہاں تھی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۶۹۸ وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوخلدہؒ تابعی سے روایت ہے کہ میں نے ابوالعالیہ کو کہا کیا انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سُنی ہیں؟ ابوالعالیہ نے کہا انسؓ نے دس سال حضرتؐ کی خدمت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی اور انسؓ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے پھول میں مشک کی بو آتی تھی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

تیسری فصل

۵۶۹۹ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَاصَمَتْہُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَادَّعَتْ اَنَّہٗ اَخَذَ شَیْئًا مِّنْ اَرْضِھَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا کُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِھَا شَیْئًا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُکَ بَیِّنَۃً بَعْدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَاَعْمِ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَیْنَمَا ھِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِھَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَۃٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ وَاَنَّھَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْہُ فِیْھَا فَوَقَعَتْ فِیْھَا فَکَانَتْ قَبْرَھَا۔

حضرت عروہؓ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے جھگڑی ان سے اروی بنت اوس مروان کی طرف اور اروی نے دعویٰ کیا کہ سعید نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ سعید نے کہا کیا میں اسکی زمین لے سکتا ہوں جب کہ میں نے آنحضرتؐ سے سُنا۔ مروان نے کہا کیا سُنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سعید نے کہا میں نے آپؐ کو فرماتے سُنا جو ایک بالشت زمین ظلم سے لے لے تو اللہ اسکو طوق بنا کر پہنادے گا سات زمینوں کا۔ مروان نے کہا کہ میں تجھ سے گواہ طلب نہیں کرتا۔ اس کے بعد پھر سعید نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اُس کو اندھا کر کے اس کی زمین میں مار۔ عروہ نے کہا کہ وہ عورت اندھی ہو کر ایک گڑھے میں گر کر مر گئی۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اسی معنی کی حدیث آئی ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو کہ اندھی ہو گئی اور ٹٹولتی تھی دیوار کو اور کہتی تھی کہ مجھ کو سعید بن زید کی بد دعا پہنچی اور وہ ایک کنوئیں پر سے گذری جو اس گھر میں تھا جس کے بارے میں سعید بن زید سے جھگڑی اس میں گر پڑی اور وہ کنواں اسکی قبر بنا۔

۵۷۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر

وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ایک شخص کو امیر بنایا جس کا نام ساریہ تھا۔ آپؓ خطبہ دے رہے تھے کہ آپؓ نے پکار کر کہا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ۔ لشکر سے ایک قاصد آیا کہنے لگا اے امیر المومنین جب ہم دشمن سے ملے تو ہماری شکست ہوئی تو ایک پکارنے والے نے پکارا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کر لیں تو اللہ نے ان کو شکست دی۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۰۱/۱۲ وَعَنْ نُّبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَّوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نبیہہؓ بنت وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہؓ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں کہ اس کی فجر ظاہر ہو مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اپنے بازو مارتے اور درود بھیجتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب شام کرتے ہیں آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اتنے پھر اترتے ہیں اور وہ بھی دن والوں کی طرح کرتے ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پھٹے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو آپؐ کو گھیرے میں لیے ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

پہلی فصل

۵۷۰۲/۱ عَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ اول وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعبؓ بن عمیر اور ابن ام مکتومؓ تھے، وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے تھے۔ پھر عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ آئے پھر عمرؓ بن خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہؓ میں آئے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لائے۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہ دیکھا تھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے خوش ہوئے۔ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھا کہ کہتے تھے یہ خدا کے رسول ہیں جو تشریف لائے۔ آپ نہیں آئے یہاں تک کہ میں نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اس جیسی دوسری سورتیں جو مفصل میں ہیں سیکھ لیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۰۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ اس کو دنیا کی ناز و نعمت دے اگر چاہے اور یا وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے۔ پسند کیا بندہ نے اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابوبکر رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے تعجب کیا ابوبکرؓ کے لیے لوگوں نے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی خبر دیتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اختیار دیا ہے اگر چاہے تو اسکو دنیا کے ناز و نعمت دے اور اگر چاہے تو جو اس کے پاس ہے وہ دے اور وہ کہتا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے، اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء پر نماز پڑھی آٹھ برس بعد مانند زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں اور میں تم پر شہید ہوں۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں حوضِ کوثر کی طرف دیکھتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے مقام پر ہوں اور زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں اور میں تم پر مشرک ہونے سے نہیں ڈرتا اپنے بعد۔ ڈرتا ہوں دنیا میں رغبت کرنے سے۔ بعض راویوں نے زیادہ کیا قتل کرو گے پھر ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ تم سے پہلے ہلاک

قَبْلَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوئے۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

۵۷۰۵/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اور میری باری کے دن فوت کیے گئے اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تکیہ کیے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جمع کیا میری تھوک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک کو وفات کے وقت کہ میرے پاس میرا بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آیا اور اسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی تھی آنحضرتؐ کی طرف میں نے دیکھا کہ آپؐ عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک کو محبوب جانتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپؐ مسواک چاہتے ہیں آپؐ نے اپنے سر مبارک سے ہاں کا اشارہ کیا۔ فرمایا میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لی آپ کو اس کا چبانا دشوار ہوا تو میں نے کہا کیا نرم کر دوں مسواک کو آپ نے اشارہ فرمایا اپنے سر مبارک سے تو میں نے مسواک نرم کر دی حضرتؐ نے مسواک اپنے دانتوں پر پھیری اور آنحضرتؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اس میں پانی تھا آپؐ پانی میں ہاتھوں کو داخل کرتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ موت کیلئے سختیاں ہیں پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور فرماتے تھے کہ مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملا دو یہانتک کہ حضرتؐ کی روح قبض کیگئی اور آپؐ کا ہاتھ مائل ہو گیا (بخاری)

۵۷۰۶/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو مگر اختیار دیا جاتا ہے دنیا اور آخرت میں اور آنحضرتؐ اس بیماری میں کہ فوت کیے گئے تھے پکڑا حضرت کو آواز کی سختی نے میں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ شامل کر مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ جن پر انعام کیا تو نے انبیاءؑ میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے میں نے جانا کہ آپؐ اختیار دیئے گئے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۷۰۷/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت بیمار ہوئے مرض کی شدت آپ کو بیہوشی کرتی تھی حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرے باپ کی سختی حضرتؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر سختی نہیں ہو گی۔ جب آپؐ فوت ہو گئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپؐ نے رب کی دعوت کو قبول کر لیا اللہ نے آپؐ کو

مَا وَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ـ

بلا لیا اپنے حضور میں اے میرے باپ کہ جنت الفردوس ان کا ٹھکانا ہے اے میرے باپ آپکی موت کی خبر جبریل تک پہنچاتے ہیں جب آپ دفن کیے گئے حضرت فاطمہ نے کہا اے انس تم نے کس طرح گوارا کیا یہ کہ باپ یعنی رسول اللہ پر مٹی ڈالنا (بخاری)

دوسری فصل

۵۷۰۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا ـ

حضرت انسؓ سے روایت ہے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے خوشی کی۔ حتیٰ کہ حبشی نیزوں سے کھیلے آنحضرتؐ کے تشریف لانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں ہے۔ انسؓ نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا دن جو اچھا ہو اور روشن ہو اس دن سے کہ جسدن آپ تشریف لائے نہیں دیکھا۔ اور نہیں دیکھا میں نے برا اور غمگین کرنے والا تاریک اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے جب وہ دن ہوا کہ جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے ہر چیز روشن ہوئی اور جب وہ دن ہوا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مدینہ میں ہر چیز تاریک ہوئی اور ہم نے جھاڑے نہ تھے اپنے ہاتھ خاک سے اس حال میں کہ ہم آنحضرتؐ کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے دلوں کو ناآشنا پایا۔

۵۷۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اُدْفُنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو لوگوں نے آپکے دفن کرنے میں اختلاف کیا ابوبکرؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کو آپؐ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں فوت کیا جاتا مگر اس جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ دفن کرو تم ان کو ان کے بچھونے کی جگہ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۷۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی کو نہیں فوت کیا جاتا مگر اس کو اس کی جنت میں جگہ دکھائی جاتی ہے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ

ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهٗ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذَنْ لَّا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ إِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۱۱/۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۱۲/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ

نے کہا جب حضرتؐ پر موت نازل ہوئی اس حالت میں کہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا آپؐ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر آپؐ ہوش میں آئے تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا الٰہی پسند کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو میں نے کہا آپؐ اس عالم کو پسند کرتے ہیں اور ہم کو پسند نہیں کرتے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے پہچانا یہ قول اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو اپنی صحت میں فرمائی تھی اپنے کلام کرنے میں کہ کبھی کسی پیغمبر کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اسکی جگہ بہشت سے پھر وہ اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا آخری قول آپ کا یہ تھا یا الٰہی میں پسند کرتا ہوں رفیق اعلیٰ کو۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی اس بیماری میں کہ آپ اس میں فوت ہوئے۔ اے عائشہؓ ہمیشہ میں اس طعام کا درد پاتا تھا جو میں نے کھایا تھا خیبر میں۔ اور اب میری شہ رگ کے کٹ جانے کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا گھر میں بہت لوگ تھے ان میں عمرؓ بن خطاب بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں کہ تم ہرگز اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمرؓ نے کہا آپ پر بیماری کی تکلیف غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور کافی ہے اللہ کی کتاب اور گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑا کیا بعض ان میں سے کہتے تھے کہ نزدیک کرو حضرتؐ کے قلمدان کہ لکھیں تمہارے لیے اور بعض کہتے تھے جو عمرؓ کہتا تھا جب لوگوں نے شور زیادہ کیا اور اختلاف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ جاؤ میرے پاس سے۔ عبید اللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے کل مصیبت وہ رکاوٹ ہے جو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور درمیان اس کے کہ لکھیں ان کیلئے نوشتہ ان کے اختلاف کی وجہ سے اور شور و غوغا کی وجہ سے۔ سلیمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ

لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ مُسْلِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَانُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر ابن عباس اشکبار روئے کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا اے ابن عباسؓ کیا ہے پنجشنبہ کا دن کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن سخت بیماری تھی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ کہ تم کو ایک نوشتہ لکھ دوں تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہوگے لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کے نزدیک اختلاف لائق نہ تھا۔ بعض صحابہ نے کہا حضرت کا کیا حال ہے۔ کیا دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ حضرت سے پوچھو بعض صحابہ نے تکرار شروع کیا حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑو ایسی حالت میں کہ میں اس میں ہوں اس چیز سے بہتر ہے کہ تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی طرف۔ تو آپ نے ان کو تین باتوں کا حکم کیا۔ فرمایا مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور قاصدوں کا اکرام کیا کرو اور ان سے احسان کیا کرو میرے احسان کرنے کی مانند۔ خاموشی اختیار کی ابن عباسؓ نے تیسری بات سے۔ یا ذکر کیا ابن عباسؓ نے کہ میں اسکو بھول گیا ہوں۔ سفیان نے کہا یہ قول سلیمان احول کا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

۵۷۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ابو بکرؓ نے عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہا کہ ہم کو ام ایمن کی طرف لے چلو تاکہ ان سے ملاقات کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کرتے تھے۔ جب ہم ام ایمن کے پاس پہنچے۔ ام ایمن رو پڑیں ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا کس چیز نے تجھ کو رلایا کیا تو نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ رسول خدا کے لیے بہتر ہے۔ ام ایمن نے کہا میں اس واسطے نہیں روتی کہ میں نہیں جانتی کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسولؐ اللہ کے لیے بہتر ہے۔ مگر میں اسلیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہو گئی تو ام ایمنؓ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے رونے کا سبب بنی۔ تو یہ دونوں ساتھی ام ایمنؓ کے ساتھ رو پڑے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۷۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اس بیماری میں جس میں آپ فوت ہوئے اس حال میں کہ

الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطُنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ہم مسجد میں تھے آپ اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے قصد کیا منبر کی طرف اور آپ اس پر چڑھے ہم آپ کے ساتھ ساتھ گئے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اس جگہ سے کہ جہاں میں کھڑا ہوں پھر فرمایا ایک بندہ ہے کہ اس کے روبرو دنیا کی گئی اور اس کی آرائش اور اختیار کیا اس نے آخرت کو اس نکتہ کو ابوبکرؓ کے سوا کوئی نہ سمجھا۔ ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو شروع ہو گئے اور روئے ابوبکرؓ نے کہا ہمارے ماں باپ جان ومال اے اللہ کے رسول آپ پر قربان ہوں۔ ابوسعیدؓ نے کہا پھر حضرت منبر سے اترے پھر دوبارہ اس پر نہ کھڑے ہوئے آج تک۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۷۱۵/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر پہنچائی گئی ہے تو فاطمہؓ روئیں۔ فرمایا نہ روؤ۔ اس لیے کہ سب سے پہلے میرے گھر والوں سے تو مجھ کو ملے گی حضرت فاطمہؓ ہنس پڑیں۔ فاطمہؓ کو آپ کی بعض ازواج نے دیکھا انہوں نے کہا اے فاطمہؓ ہم نے تجھ کو دیکھا کہ تو روئی پھر ہنسی۔ فاطمہؓ نے کہا حضرت نے خبر دی مجھ کو کہ ان کو موت کی خبر پہنچائی گئی ہے میں روئی پھر فرمایا حضرت نے نہ رو۔ اسلیے کہ تو سب اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملے گی تو میں ہنسی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نصرت اللہ کی مدد پہنچ چکی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں دلوں کے لحاظ سے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۱۶/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری موت میری زندگی میں واقع ہوتی تو میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور تیرے لیے دعا کروں گا عائشہؓ نے کہا مجھے سخت مصیبت ہے خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں آپ کو کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں اگر میں مر گئی تو البتہ ہو گئے تم آخر اسی دن

مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَا رَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُّ
اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ
الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ
وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۷/۱۶ **وَعَنْهَا** قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ
فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَا رَاْسَاهُ
قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَاْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ
لَوْ مُتِّ قَبْلِيْ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَ
دَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ
لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۱۸/۱۷ **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ
رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا
مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ
جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ
تَكْرِيْمًا لَّكَ وَتَشْرِيْفًا لَّكَ خَاصَّةً لَّكَ يَسْئَلُكَ
عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ
اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ
مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ
اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا
قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ

محبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مشغول ہو میرے درد سر میں۔ کہ میں نے
قصد کیا تھا یا ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی طرف کسی کو بھیجوں اور اس کے
بیٹے کی طرف اور وصیت کروں واسطے خوف اس کے کہ کہیں کہنے والے
یا آرزو کریں آرزو کرنے والے۔ پھر میں نے کہا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور
دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کریگا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔ (بخاری)
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
ایک جنازہ کو بقیع میں دفن کر کے میری طرف آئے تو آپؐ نے مجھ کو
درد سر میں مبتلا پایا اور میں کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا سر دکھتا ہے حضرت
نے فرمایا بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہؓ کہ میرا سر دکھتا ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا ضرر کرتا ہے تجھ کو اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میں تجھ
کو خود غسل اور کفن دوں اور نماز پڑھوں تجھ پر اور میں تجھ کو دفن کروں
میں نے کہا گویا کہ میں دیکھتی ہوں آپ کو۔ قسم اللہ کی اگر آپ یہ کریں
گے تو آپؐ میرے گھر کی طرف پھریں گے اور اس میں کسی دوسری بیوی سے محبت
کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے پھر آپؐ کو بیماری شروع
ہوئی جس میں آپؐ فوت ہوئے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔
حضرت جعفرؒ بن محمد وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ قریش کا
ایک آدمی ان کے باپ علی بن حسین پر داخل ہوا حضرت علیؓ نے کہا کیا
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے نہ بیان کروں
اس نے کہا ہاں بیان کرو۔ ابوالقاسمؐ سے علیؓ بن حسین نے کہا۔ جب
آپؐ بیمار ہوئے تو آپؐ کے پاس جبرئیل آئے جبرئیل نے کہا اے محمدؐ
بلاشبہ اللہ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے آپؐ کی تکریم کی خاطر اور
تمہاری تعظیم کے لیے اور یہ تکریم و تعظیم تمہارے لیے خاص ہے کہ اللہ
سبحانہٗ و تعالیٰ تم سے اس چیز کے متعلق پوچھتا ہے جو وہ تم سے زیادہ
جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو آپ نے
فرمایا غمگین اے جبرئیل اور مصیبت زدہ پھر دوسرے دن جبرئیل حضرت
کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا۔ حضرتؐ نے بھی پہلے
دن جیسا جواب دیا۔ تو جبرئیل کے ساتھ ایک فرشتہ آیا اس کا نام
اسماعیل تھا جو لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے اور ہر فرشتہ ان میں سے

مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ أَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے تو اس فرشتہ نے آنے کی اجازت مانگی آپ نے جبرئیل سے اس فرشتے کا حال دریافت کیا جبرئیل نے کہا یہ فرشتہ موت ہے آپؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے آپ سے پہلے اس نے کبھی کسی سے اجازت نہ مانگی اور آپ کے بعد بھی اجازت نہیں مانگے گا حضرتؐ نے فرمایا اسکو اذن دو۔ جبرئیل نے ملک الموت کو اذن دیا۔ پھر سلام کہا حضرتؐ کو۔ پھر ملک الموت نے کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم کریں روح کے قبض کرنے کا تو میں آپؐ کی روح قبض کروں اگر آپ چھوڑنے کا حکم کریں تو میں اسکو چھوڑ دوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا کرے گا تو اے ملک الموت! اس نے کہا میں اس بات کا حکم دیا گیا ہوں اور تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہوں۔ علیؓ بن حسین نے کہا جبرئیل کی طرف آپ نے دیکھا جبرئیل نے کہا بلاشبہ خدا تعالیٰ آپؐ کی ملاقات کا مشتاق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو فرمایا کہ کر جو تجھ کو حکم کیا گیا ہے ملک الموت نے آنحضرتؐ کی روح قبض کر لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی گھر کے کونے سے لوگوں نے ایک آواز سنی کہ وہ تسلی دیتا ہے اہلبیت کو کہ تم پر سلام ہو اور خدا کی مہربانی اور برکتیں اے اہل بیت قرآن میں ہر مصیبت سے تسلی ہے اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور ہر فوت ہونیوالی چیز کا تدارک کرنے والا ہے اللہ کی مدد کے ساتھ تقویٰ اختیار کرو اسی سے امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ جو ثواب سے محروم کیا گیا ہو۔ علیؓ نے کہا کیا تم جانتے ہو کون ہے تعزیت کرنے والا۔ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

بَابُ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کے بارے میں

پہلی فصل

۵۷۱۹ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فوت ہونے کے بعد درہم و دینار نہ چھوڑے اور نہ بکریاں اور اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کی۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۷۲۰/۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے جو جویریہ کے بھائی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد درہم و دینار اور غلام لونڈی نہ چھوڑے اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اپنے ہتھیار اور صدقہ کی زمین۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۲۱/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے فوت ہونے کے بعد میرے وارث نہیں تقسیم کریں گے دینار جو میں نے اپنی بیویوں کے لیے خرچ چھوڑا اور بعد اجرت عامل اپنے کے۔ وہ صدقہ ہے۔
(متفق علیہ)

۵۷۲۲/۴ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوسکتا وہ سب کا سب صدقہ ہے۔
روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۷۲۳/۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت کے نبی کو فوت کر دیتا ہے اس امت سے پہلے اور اس پیغمبر کو اس امت کے لیے میر ساماں اور پیش رو بنا دیتا ہے۔ جب اللہ امت کی ہلاکت چاہے تو نبی کی موجودگی میں امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے امت کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس نبی کو جھٹلاتے ہیں اور اسکی نافرمانی کرتے ہیں۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۷۲۴/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم پر ایک دن آوے گا اور مجھ کو نہ دیکھے گا اور مجھ کو دیکھنا محبت محبوب ہوگا اس کے اہل اور مال سے جوان کے ساتھ ہوگا
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَ ذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور دیگر قبائل کا بیان

پہلی فصل

۵۷۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قریش کے تابع ہیں کاروبار میں یعنی قریش سردار ہیں — مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قریش کے تابع ہیں برائی اور بھلائی میں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی باقی رہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ یہ خلافت قریش میں رہیگی نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر اللہ تعالیٰ اسکو الٹا کر دے گا اسکے منہ کے بل قریش کے دین پر قائم رہنے تک۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام ہمیشہ قوی رہے گا بارہ خلیفوں تک اور وہ سب قریش سے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا لوگوں کا کار گذرنے والا جب تک کہ حاکم ہوں گے امیر ان کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش سے ہوں گے ایک روایت میں ہے ہمیشہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور لوگوں پہ بارہ خلیفے

تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوں قریش سے۔
(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

۵۷۳۰
۶
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ غفار کو بخشے اور اسلم ان کو سلامت رکھے اللہ تعالیٰ اور عصیہ نے اللہ کی معصیت کی اور اس کے رسول کی۔
(متفق علیہ)

۵۷۳۱
۷
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینیہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔
(متفق علیہ)

۵۷۳۲
۸
وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَّالْحَلِيْفَيْنِ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غفار۔ مزینہ اور جہینیہ بنی تمیم سے بہتر ہیں۔ اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دونوں حلیفوں بنی اسد اور غطفان سے۔
(متفق علیہ)

۵۷۳۳
۹
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں۔ آپ فرماتے تھے بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر۔ ابوہریرہؓ نے کہا بنی تمیم کے صدقے آئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک لونڈی تھی بنی تمیم سے حضرت عائشہؓ کے پاس آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اسکو آزاد کر دے اس لیے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۳۴
۱۰
عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ مَنْ یُّرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو قریش کی ذلت کی خواہش کا ارادہ کرے تو اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

۵۷۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ تو نے قریش کے اوّل لوگوں کو عذاب چکھایا اور ان کے آخر کو بخشش عطا فرما۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۷۳۶ عَنْ اَبِیْ عَامِرِنِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ وَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابو عامرؓ اشعری سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا قبیلہ اسد اور اشعری ہے نہیں بھاگتے کفار کے ساتھ لڑنے سے اور نہ ہی غنیمتوں میں خیانت کرتے ہیں اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْهُمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّرْفَعَهُمْ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ یَا لَیْتَ اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًّا وَّیَا لَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّةً ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازد شنوءہ اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو زمین میں حقیر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجہ دینا چاہتا ہے۔ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ! کہے گا ایک مرد کاش کہ ہوتا میرا باپ قبیلہ ازد سے اور کاش کہ ہوتی میری ماں بھی قبیلہ ازد سے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۳۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَکْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفٍ وَّبَنِیْ حَنِیْفَةَ وَبَنِیْ اُمَیَّةَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حال میں کہ آپ تین قبیلوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ثقیف، بنی حنیفہ، بنی امیہ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ یُقَالُ الْکَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَّالْمُبِیْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ہلاکو ہوگا۔ عبداللہ بن عصمہ نے کہا کہا جاتا ہے جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے۔ ہشام بن حسان نے کہا لوگوں نے شمار کیا ہے جو حجاج نے قتل باندھ کر ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا کہ جس وقت حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کیا تو اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو۔ اسے پر بڑا جھوٹا اسکو ہم نے دیکھا اور پر ہلاکو نہیں گمان کرتی ہیں تجھ کو اے حجاج! آئے گی پوری حدیث عنقریب تیسری فصل میں

۵۷۴۰ ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا بعض صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول بنی ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ آپ بددعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے ثقیف پر۔ تو حضرتؐ نے فرمایا الٰہی ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۷۴۱ ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ۔)

حضرت عبدالرزاقؒ اپنے باپ سے وہ میناء سے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہا ابوہریرہؓ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا میں اسکو قیس سے گمان کرتا ہوں اس نے کہا اے اللہ کے رسول حمیر پر لعنت کرو آپ نے منہ پھیر دیا اس شخص کی طرف سے۔ پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے حمیر پر منہ ان کے سلام ہیں اور ہاتھ ان کے طعام وہ امن والے اور ایمان والے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالرزاق سے۔ روایت کی جاتی ہیں اس میناء سے منکر حدیثیں۔

۵۷۴۲ ۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا دوس سے۔ فرمایا آپ نے میں گمان کرتا تھا کہ دوس میں کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۴۳ ۱۹ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تو دشمن نہ رکھ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپ کو اور آپ کی وجہ سے خدا نے ہمیں راہ دکھائی آپ نے فرمایا تو دشمن رکھے گا عرب کو تو تو دشمن رکھیگا مجھ کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۷۴۴ ۲۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَیْسَ ھُوَ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاکَ الْقَوِیِّ۔

فرمایا کہ جو عرب کی خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اسکو میری دوستی پہنچے گی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے۔ وہ اہل حدیث کے نزدیک ایسا قوی نہیں۔

۵۷۴۵/۲۱ وَعَنْ اُمِّ الْحَرِیْرِ مَوْلَاۃِ طَلْحَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَۃِ ھَلَاکُ الْعَرَبِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ام حریرؓ سے جو طلحہؓ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ہے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولا سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامتوں میں سے عرب کا ہلاک ہونا بھی ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۴۶/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَۃِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَوْقُوْفًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت یا بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں۔ اور اذان حبشہ میں اور امانت یعنی امین ہونا ازد میں ہے یعنی یمن میں۔ ایک روایت میں یہ حدیث ابوہریرہ پر موقوف ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ اسکا موقوف ہونا بہت صحیح ہے

الفصل الثالث تیسری فصل

۵۷۴۷/۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مطیعؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے سنا کہ نہ قتل کیا جائے گا کوئی قریشی باندھ کر اس فتح مکہ کے دن کے بعد قیامت تک۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۷۴۸/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ

حضرت ابونوفلؒ معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر۔ ابونوفل نے کہا شروع ہوئے قریش ابن زبیر پر سے گذرتے تھے۔ دوسرے لوگ اور عبداللہ بن عمر ان پہ گذرے وہ ابن زبیر کے پاس ٹھہر گئے ابن عمر نے کہا تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب سلام ہو تجھ پر اے ابا خبیب۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ میں تجھ کو

كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۹۹ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ ۲۵ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

جانتا ہوں تو بہت روزے رکھنے والا۔ بہت رات کو بیدار ہونے والا اور قرابت والوں سے احسان کرنے والا تھا آگاہ ہو خدا کی قسم وُہ گروہ کہ جن کے خیال میں تو بُرا ہے وہ خود بُرا ہے اور ایک روایت میں لَاُمَّۃٌ خَیْرٌ آیا ہے پھر عبداللہ بن عمر وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور ابن زبیر سے مذکورہ کلام کرنے کی خبر پہنچی۔ تو حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی طرف بھیجا ابن زبیر کو لکڑی سے اتارا گیا اور یہودیوں کی قبروں میں دفن کر دیا گیا۔ پھر حجاج نے ابن زبیر کی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ وہ اسماء بیٹی ابوبکر کی ہے۔ اسماء نے انکار کیا آنے سے۔ پھر حجاج نے اسماء کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ تو خود میرے پاس آ۔ وگرنہ میں تیرے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تیرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا ابو نوفل نے کہا کہ اسماء نے انکار کر دیا اور یہ بات کہلا بھیجی کہ قسم ہے اللہ کی تیرے پاس نہیں آؤں گی جبتک تو میرے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے جائے۔ راوی نے کہا حجاج نے کہا دکھاؤ میری جوتیاں حجاج نے جوتیاں پہنیں پھر اکڑ کر چلا یہاں تک کہ حضرت اسماء کے پاس آیا کہنے لگا کیا دیکھا تو نے مجھکو جو میں نے خدا کے دشمن کیسا قتل کیا اسماء نے کہا دیکھا میں نے تجھ کو کہ تباہ کی تو نے دنیا اسکی اور تباہ کی اس نے آخرت تیری پہنچی ہے مجھکو یہ بات تو کہتا ہے ابن زبیر کو لے بیٹے دو کمر بند والی کے اللہ کی قسم میں ہوں ذات النطاقین یعنی دونوں میں سے ایک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے کھانے کو جانوروں کی حفاظت کی خاطر اور دوسرا کمر بند کہ جس سے عورتیں اپنی کمر باندھتی ہیں نہیں بے پرواہ ہوتی عورت اس سے۔ خبردار کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا پس اسپر بڑا جھوٹا دیکھا ہم نے اسکو۔ اسپر ہلاکو کو نہیں گمان کرتی میں تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ حضرت نے خبر دی ہے نوفل نے کہا حجاج اسماء کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اسکو کوئی جواب نہ دیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس . . . دو آدمی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے کیا کہ جو کچھ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمر رضی اللہ عنہ کے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باز رکھتا ہے مجھ کو اس بات کا علم کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے مجھ پر خون بھائی مسلمان کا ان دونوں نے کہا کہ خدا نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ نہ پایا جاوے

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فتنہ۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور خالص ہوا دین اسلام خدا کیلئے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو یہاں تک کہ فتنہ واقع ہو اور دین ہو واسطے غیر اللہ کے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا قبیلہ دوس ہلاک ہوا اس لیے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے۔ آپ بددعا کیجیے اللہ سے ان پر۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ بددعا فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور ان کو لا۔

(متفق علیہ)

۵۷۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک یہ کہ میں عربی ہوں — دوسرا یہ کہ قرآن عربی میں اترا ہے تیسرا اس وجہ سے کہ جنتیوں کا کلام عربی میں ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم اجمعین

مناقب صحابہؓ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۵۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہؓ کے ایک مد کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اس کے آدھے کے برابر۔

(متفق علیہ)

۵۷۵۳ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ

حضرت ابوبردہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آنحضرتؐ آسمان کی طرف بہت سر مبارک اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ستارے امن کا سبب ہیں آسمان کیلئے۔ جب ستارے جاتے رہیں گے وہ چیز

النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آسمان پر آوے گی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ کے لیے امن کا سبب ہوں جب میں اس جہان سے کوچ کر جاؤں گا میرے صحابہ کو وہ چیز آوے گی جسکا وعدہ دیئے جاتے ہیں اور میرے صحابہ میری امت کیلئے امن کا سبب ہیں جب صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت کو آئیگی وہ چیز جسکا وعدہ دیئے جاتے ہیں (مسلم)

۵۷۵۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ فِیْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِیْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ فِیْهِمْ مَّنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِیْهِمْ مَّنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِیْهِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَهٗ۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا تو ایک جماعت جہاد کرے گی جہاد کرنیوالے کہیں گے اپنی جماعت سے کہ تم میں ایسا آدمی آیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہو کہیں گے ہاں ان کے لیے فتح ہو گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا ایک جماعت ان میں سے جہاد کرے گی کہا جاوے گا کیا تم میں آیا ہے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے ساتھیوں کا کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی ان کے لیے۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر آوے گا ایک جماعت جہاد کرے گی کہا جاوے گا کیا آیا ہے تم میں وہ شخص جو ساتھی ہو صحابہؓ کے ساتھیوں کا کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی اُن کے لیے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ لوگوں سے لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے دیکھو کیا تم اپنے میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی پاتے ہو پایا جاوے گا ایک شخص اصحاب میں سے فتح کی جاوے گی ان کے سبب سے پھر دوسرا لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے کہ آیا ہے ان میں وہ شخص جس نے رسول اللہؐ کے اصحاب کو دیکھا ہو اسکو پایا جاوے گا اُن کیلئے فتح کی جاوے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جاوے گا کہا جاوے گا آیا پاتے ہو ان میں اس شخص کو کہ اس نے اس شخص کو دیکھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو دیکھا۔ پھر چوتھے لشکر کو بھیجا جاوے گا کہا جاوے گا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو ان میں کسی کو کہ دیکھا ہو اس کو جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ ایسا شخص پایا جاوے گا۔ اُس کے سبب فتح کیجاوے گی۔

۵۷۵۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اُن سے

يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ۔

ملتے ہیں پھر وہ جو اُن سے ملتے ہیں پھر ان قرنوں کے بعد ایک قوم ہوگی وہ گواہی دیں گے مگر اُن سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ اور خیانت کریں گے اور امین نہ بنائے جاویں گے اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے ان میں موٹاپا آجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے اور نہ قسم دلائے جاویں گے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ابو ہریرہؓ سے یوں آیا ہے پھر انکے بعد ایک قوم آئے گی کہ وہ موٹاپے کو پسند رکھیں گے

دوسری فصل

۵۷۵۶ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کی عزت کرو اس لیے کہ وہ تم سے افضل ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے قریب ہیں پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاوے گا اور اس سے قسم نہیں لی جاوے گی اور گواہی دے گا حالانکہ گواہی اُس سے طلب نہیں کی جاوے گی۔ خبردار! جس کو جنت کا درمیان اچھا لگے تو وہ جماعت کو لازم پکڑے اسلیے کہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے دو شخصوں سے شیطان دُور ہے۔ مرد اجنبیہ عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ رہے اس لیے کہ شیطان اُن کا تیسرا ہے جسکو نیکی خوش کرے اور برائی غمگین کرے تو وہ مومن ہے روایت کیا اسکو نسائی نے اسکی سند صحیح ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابراہیم بن حسن خثعمی کے علاوہ اس لیے کہ بخاری مسلم نے اس سے روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ ثبت ہے۔

۵۷۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا جو اُن سے محبت کرتا ہے میری محبت کیوجہ سے محبت کرتا ہے جو اُن سے بغض کرتا ہے میرے بغض کیوجہ سے ان سے بغض کرتا ہے جو اُن کو تکلیف دے اُس نے مجھ کو تکلیف دی جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی،

فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

قریب ہے کہ اللہ ان کو پکڑ لے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۵۹ وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں میرے صحابہؓ کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے۔ جیسے کھانا نمک کے بغیر اچھا نہیں ہوتا۔ حسن بصریؒ نے کہا ہمارا نمک جاتا رہا ہم کیونکر سنوریں۔ روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں۔

۵۷۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَؓ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبد اللہؓ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ میں سے کوئی کسی زمین پر نہیں مرے گا مگر اُٹھایا جاوے گا اس کے لیے وہ قائد ہو گا اور روشنی ہو گی قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

تیسری فصل

۵۷۶۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہؓ کو گالی دیتے ہیں تم کہو کہ تمہارے اس بد فعل پر اللہ کی لعنت ہو۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ آپ فرماتے کہ میں نے اللہ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں پوچھا جو میرے بعد واقع ہو گا۔ اللہ نے میری طرف وحی کی اے محمدؐ تیرے صحابہؓ میرے نزدیک ستاروں کے مرتبہ میں ہیں آسمان پر بعض ان ستاروں میں سے بعض سے قوی تر ہیں اور ہر ایک کے لیے نور ہے جس شخص نے اس میں سے کچھ لیا جو اختلاف پر ہیں ان میں سے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہیں۔ عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی بھی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے۔ (روایت کیا اسکو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍؓ — حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۷۶۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ پر بہت احسان کرنے والا صحبت اور مال سے ابوبکرؓ ہیں۔ بخاری کے نزدیک ابابکر واقع ہوا ہے اگر میں اپنا دوست پکڑتا تو ابوبکر کو پکڑتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت اس کی ثابت ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی نہ چھوڑی جاوے مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی۔ ایک روایت میں یوں ہے اگر میں دوست پکڑنے والا ہوتا اپنے رب کے سوا تو پکڑتا ابوبکر کو دوست۔

(متفق علیہ)

۵۷۶۴ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں دوست پکڑتا تو ابوبکرؓ کو دوست پکڑتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے ساتھی اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست پکڑا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۶۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا اپنی مرض الموت میں اپنے باپ ابوبکر کو میرے لیے بلاؤ اور اپنے بھائی کو کہ میں نوشتہ لکھ دوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ خواہش کرے خواہش کرنے والا اور کہے کہنے والا میں مستحق ہوں خلافت کا حالانکہ وہ مستحق نہیں اللہ انکار کرے گا اور مومن مگر ابوبکرؓ کو روایت کیا اسکو مسلم نے حمیدی کی کتاب میں ہے اَنَا اَوْلٰی بجائے وَلَا کے

۵۷۶۶ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَۃٌ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَکْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے کسی معاملہ میں کلام کی آپ نے حکم کیا کسی دوسرے وقت میں آئے۔ اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول خبر دیجیے مجھ کو اگر آؤں میں اور آپ کو نہ پاؤں جبیرؓ نے کہا گویا وہ عورت نہ پانے سے مراد رکھتی تھی آپ کی موت کو۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۷/۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمروؓ بن عاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنا کر ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا کہا میں حضرتؐ کے پاس آیا میں نے کہا کون زیادہ محبوب ہے آپؐ کو فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں سے فرمایا اُس کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ۔ حضرت نے اور آدمیوں کو گنا میں خاموش ہوا اس ڈر سے کہیں میں آخر میں نہ آ جاؤں۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۸/۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ رض قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کون لوگوں میں سے بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا عمرؓ اور میں ڈرا کہ کہیں عثمانؓ میں نے کہا پھر آپؓ بہتر ہیں علیؓ نے کہا میں نہیں مگر ایک مسلمانوں میں سے مرد۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۶۹/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے پھر عمرؓ کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کرتے تھے پھر عثمانؓ کے ساتھ کسی کو پھر چھوڑ دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو نہ فضیلت دیتے ان کے درمیان ایک دوسرے کو۔ روایت کیا اسکو بخاری نے ابوداؤد کی روایت میں ہے ابن عمرؓ نے کہا ہم کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے آپؐ کے بعد آپؐ کی امت میں سے ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دوسری فصل

۵۷۷۰/۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں احسان کسی کا ہم پر مگر ہم نے اس کا بدلہ اتارا ہے ابوبکرؓ کے سوا۔ ابوبکر کا ہم پر احسان ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا قیامت کے دن اور مجھ کو کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے نفع دیا اگر میں اپنا دوست جانی بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو دوست بناتا۔ خبردار تمہارا ساتھی خدا کا دوست ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۷۱ / ۹ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوبکرؓ ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہیں۔ اور ہم سے بہت پیارے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۷۲ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ابوبکرؓ کو فرمایا تو میرا غار میں ساتھی ہے اور تو حوض کوثر پر بھی میرا ساتھی ہوگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۷۳ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم کے لیے لائق نہیں کہ جن میں ابوبکرؓ ہو اور ابوبکرؓ کے سوا کوئی امامت کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۴ / ۱۲ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُہٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ کرنے کا آپ کا یہ حکم کرنا میرے کثیر مال کی وجہ سے میرے بڑا موافق آیا۔ میں نے کہا میں آج ابوبکرؓ پر سبقت لے جاؤں گا۔ عمرؓ نے کہا میں اپنا آدھا مال لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ اپنے اہل وعیال کیلئے تو نے اپنے گھر کتنا مال چھوڑا میں نے کہا اپنے گھر والوں کے لیے آدھا چھوڑ آیا ہوں اور آدھا لے آیا ہوں۔ اور ابوبکرؓ جو کچھ انکے پاس تھا لے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کیلئے ابوبکرؓ نے کہا اللہ اور اسکا رسول چھوڑا ہے عمرؓ نے کہا کہ میں کبھی ابوبکرؓ پر سبقت نہیں لیجا سکتا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۵۷۷۵ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ اَبَابَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے حضرتؐ نے ان کو فرمایا تو اللہ کا آزاد کردہ ہے آگ سے اسی دن سے ابوبکرؓ کا نام عتیق رکھا گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۷۷۶ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا ہوں گا جن پر زمین پھٹے گی میرے بعد ابوبکرؓ پر ان کے بعد عمرؓ پر پھر میں جنت البقیع کی طرف آؤں گا وہ اٹھائے اور جمع کیے جائیں گے میرے ساتھ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا کہ جمع کیا جاؤں گا حرمین شریفین کے درمیان۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۷۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ آئے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو جنت کا دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ میں آپؐ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تو اوّل اُن کا ہوگا جو داخل ہوں گے میری امت سے جنت میں۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۷۷۶ عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللهِ لَا تَدْخُلُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ کا ان کے پاس ذکر کیا گیا عمرؓ روئے اور کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میری ساری عمر کے عمل ابوبکرؓ کے ایک دن کے برابر ہوتے یا مانند رات کے ایک عمل کے برابر۔ ابوبکرؓ کی رات وہ ہجرت کی رات ہے ابوبکرؓ نے اس میں آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی غار کی طرف جب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ غار کی طرف آئے ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم آپ غار میں داخل نہ ہوں اس لیے کہ اگر اس میں کچھ ہو تو مجھ کو ضرر پہنچے اور آپ کو نہ پہنچے۔ ابوبکرؓ آپؐ سے پہلے غار میں داخل ہوئے اس کو جھاڑا۔ غار میں ایک طرف کئی ایک سوراخ پائے ابوبکرؓ نے اپنا تہبند پھاڑا اور سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے ابوبکرؓ نے اپنے دونوں پاؤں سوراخوں پر رکھے۔ پھر ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ تشریف لائیے آپ داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور آرام کیا۔ ابوبکرؓ کو سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا۔ ابوبکرؓ نے حرکت نہ کی اس ڈر سے کہ کہیں حضرتؐ بیدار نہ ہو جائیں ابوبکرؓ کے آنسو تکلیف کی وجہ سے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے آپ جاگے اور فرمایا اے ابوبکر تجھ کو کیا ہوا ابوبکرؓ نے کہا میں کاٹا گیا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے لب مبارک لگائی ابوبکرؓ کی تکلیف رفع ہو گئی پھر ابوبکرؓ پر اس زہر نے اثر کیا اور یہی زہر ابوبکرؓ کی موت کا سبب بنی اور اُن کا دن ابوبکرؓ کا وہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی بعض عرب مرتد ہوئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر اونٹ کی رسی تک بھی نہ دیں گے تو

عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

میں جہاد کروں گا اس سے میں نے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ لوگوں سے الفت کرو اور نرمی کرو۔ ابوبکر نے مجھ کو کہا تو جاہلیت میں بہادر تھا اور اسلام میں آکر نامرد ہو گیا۔ شان یہ ہے کہ وحی منقطع ہو گئی دین مکمل ہو گیا کیا ناقص ہو دین میری زندگی میں۔

(روایت کیا اسکو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۷۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِيْ أُمَّتِيْ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں سے بعض لوگوں کو الہام کیے گئے۔ اگر میری امت سے کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی اس حالت میں کہ آپؐ کے پاس قریش کی عورتیں تھیں وہ آنحضرتؐ سے بلند آواز کے ساتھ کلام کرتی تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اٹھیں وہ اور دوڑیں پردہ میں۔ عمرؓ داخل ہوئے اور آپؐ مسکراتے تھے۔ عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اے اللہ کے رسول آپؐ نے فرمایا میں نے تعجب کیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں جب تیری آواز سنی جلدی سے پردہ میں ہو گئیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی۔ انہوں نے کہا ہم تجھ سے ڈرتی ہیں کیونکہ تو سخت خو اور نہایت سخت گو ہے آپؐ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے کلام کر۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ہرگز نہیں ملتا تجھ کو شیطان رستہ میں کہ جس راستہ سے تو گذرے بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا۔ برقانی نے یہ قول زیادہ کیا کہ اے اللہ کے رسول کس

قال الحميدي زاد البرقاني بعد قوله يا رسول الله ما أضحكك۔

چیز نے آپ کو ہنسایا۔

۵۷۸۱/۳ وعن جابرؓ قال قال النبي صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فإذا أنا بالرميصاء امرأة أبي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فأردت أن أدخله فأنظر إليه فذكرت غيرتك فقال عمر بأبي وأمي يا رسول الله أعليك أغار۔ (متفق عليه)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ رمیصاً ابو طلحہؓ کی عورت کو ملا اور میں نے پاؤں کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے کہا یہ بلالؓ ہے میں نے ایک محل دیکھا اس میں ایک نوجوان عورت ہے۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ بن خطاب کا میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں تاکہ میں دیکھوں تو مجھ کو عمر کی غیرت یاد آئی عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کیا آپؐ کے داخل ہونے پر میں غیرت کروں گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۲/۴ وعن أبي سعيدؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا فما أولت ذلك يا رسول الله قال الدين۔ (متفق عليه)

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سونے کی حالت میں لوگوں کو دیکھتا تھا کہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں ان پر قمیصیں ہیں۔ بعض کی سینے تک اور بعض کی اس سے بھی کم جب میں نے عمر کو دیکھا تو ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ وہ اسکو کھینچتے تھے۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے اسکی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا میں نے اسکی تعبیر دین سے کی۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۳/۵ وعن ابن عمرؓ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت حتى إني لأرى الري يخرج في أظفاري ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم۔ (متفق عليه)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پیا حتیٰ کہ میرے ناخنوں سے نکلنا شروع ہوا پھر میں نے باقی ماندہ عمرؓ بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے اسکی تعبیر کیا فرمائی اے اللہ کے رسول فرمایا اسکی تعبیر علم سے ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۸۴/۶ وعن أبي هريرةؓ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع منها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ضعفه ثم استحالت غربا فأخذها

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جو بے منڈیر تھا اس پر ایک ڈول ہے میں نے اس کنویں سے پانی کھینچا جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول ابن ابی قحافہ نے لے لیا ابوبکرؓ نے اس ڈول سے کنویں میں سے کھینچا ایک ڈول یا دو ڈول۔ ابوبکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی ہے اللہ ابوبکر کی سستی

ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَّفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو بخشے پھر وہ ڈول چرس یعنی بڑا ڈول ہوگیا اسکو عمرؓ نے پکڑا میں نے نہیں دیکھا کسی شخص کو قوی لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو عمر کے کھینچنے جیسا۔ لوگوں نے اونٹ کو سیراب کیا اونٹ بٹھائے اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں آیا ہے پھر عمر بن خطابؓ نے ڈول لیا ابوبکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول عمرؓ کے ہاتھ میں چرس ہوگیا نہیں دیکھا میں نے کسی قوی آدمی کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمرؓ جیسا۔ یہاں تک کہ سیراب کیا لوگوں کو اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَؓ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَؓ يَقُوْلُ بِهٖ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے اور اس کے دل پر روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ ابوداؤد میں ابوذرؓ سے یوں آیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا اور وہ حق کہتا ہے۔

۵۷۸۶/۸ وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم یہ بات بعید نہ جانتے کہ سکینہ عمر کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۸۷/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے ابوجہل بن ہشام سے یا عمرؓ بن خطاب سے۔ صبح کی عمرؓ نے اور صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر نماز پڑھی حضرتؐ نے مسجد میں ظاہر۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے

۵۷۸۸/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُؓ لِاَبِيْ بَكْرٍؓ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَؓ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا اے لوگوں سے بہتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ خبردار ہو اگر تو نے مجھ کو بہتر لوگوں کا کہا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ نہیں سورج طلوع ہوا کسی شخص پر کہ بہتر ہو عمرؓ سے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۹/۱۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب

بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۹۰/۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ رض فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ رض وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۹۱/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ہونے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رض اسلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض جہادوں میں نکلے۔ جب آپ جہاد سے واپس آئے آپ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے نذر مانی اگر آپ فتح یاب ہوئے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی آپ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجالے اگر نذر نہیں مانی تو دف مت بجا۔ وہ لڑکی شروع ہوئی بجاتی تھی۔ ابوبکر آئے وہ دف بجاتی رہی۔ علی آئے وہ بجاتی رہی۔ عثمان آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عمر آئے تو اس لڑکی نے اپنے چوتڑوں کے نیچے ڈال دی پھر بیٹھی اس پر۔ آپ نے فرمایا اے عمر شیطان آپ سے ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابو بکر رض آئے علی رض آئے عثمان رض آئے وہ متواتر دف بجاتی رہی۔ اے عمر! جب تو آیا تو اس نے دف بجانا چھوڑ دیا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے شور و غوغا سنا اور لڑکوں کی آواز آپ کھڑے ہوئے ناگہاں ایک حبشیہ عورت ناچتی تھی اور اس کے اردگرد لڑکے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ آ اور تماشہ دیکھ میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے کندھے پر رکھی میں نے دیکھنا شروع کیا حبشیہ کی طرف آنحضرت کے کندھے اور سر کے درمیان سے۔ آپ نے مجھ کو فرمایا کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی۔ میں کہتی تھی ابھی میں سیر نہیں ہوئی تاکہ میں اپنا مقام آنحضرت کے نزدیک دیکھوں۔ حضرت عمر رض نمودار ہوئے تو اس عورت کا تماشہ دیکھنے والے لوگ منتفرق ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جن و انس کے شیاطین کی طرف کہ وہ عمر رض سے بھاگتے ہیں۔ عائشہ نے کہا میں بھی پھری۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۷۹۲ عَنْ اَنَسٍؓ وَّابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے کہا میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ایک یہ کہ میں نے آنحضرتؐ کو کہا کہ اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز پکڑتے تو بہتر ہوتا تو اللہ نے فرمایا مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔ دوسرا یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ کی بیویوں پر نیک و بد داخل ہوتے ہیں آپ حکم فرمائیں کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا تو آیت پردہ اتری۔ تیسری کہ مجتمع ہوئیں ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیرت کے قصہ میں (یعنی رشک کے) میں نے کہا اگر آنحضرت آپؐ کو طلاق دیدیویں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے میں اسے بہتر بیویاں دیگا تو اسی طرح آیت اتری۔ ایک روایت میں ابن عمر سے یوں آیا ہے کہ میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ایک مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں دوسرا حضرتؐ کی بیویوں کے پردہ کرنے میں اور تیسرا بدر کے قیدیوں میں۔ (متفق علیہ)

۵۷۹۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا چار چیزوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر فضیلت دیئے گئے ہیں۔ بدر کے دن قیدیوں کے معاملہ میں حضرت عمرؓ نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اگر اللہ کی طرف سے حکم سبقت نہ جاچکا ہوتا تو تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے ہیں تم کو عذاب پہنچتا۔ اور پردہ کا ذکر کرنے کی وجہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ کا حکم دیا۔ حضرت زینبؓ نے کہا اے عمرؓ بن خطاب تو ہم پر حکم کرتا ہے حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتاری اور جب تم حضرت کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے مانگو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے جو آپؐ نے ان کے حق میں فرمائی خداوندا دین اسلام کو قوی کر عمر کے اسلام لانے کی وجہ سے اور بسبب اجتہاد اپنے کے ابوبکر کی بیعت میں حضرتؓ تمام آدمیوں سے پہلے بیعت کی تھی (احمد)

۵۷۹۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍؓ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میری امت میں بہت بلند ہے از روئے مرتبہ کے بہشت میں۔ ابوسعیدؓ نے کہا خدا کی قسم نہ گمان کرتے اس شخص کو کہ وہ کون ہے مگر عمرؓ بن خطاب پر یہاں تک کہ عمرؓ اپنے راہ سے گذر گئے (روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

۵۷۹۵ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينِ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسلمؓ سے روایت ہے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے عمرؓ کے حالات کے متعلق۔ میں نے ان کو کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو رسول اللہ کے بعد حضرت کی وفات کے بعد جو بہت کوشش کرنے والا ہو اور نیک تر عمرؓ سے یہاں تک کہ عمرؓ بھی انتہا کو پہنچے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۷۹۶ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذَالِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہا جس وقت عمرؓ زخمی کیے گئے عمر اپنے درد کو ظاہر کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے اسکو کہا کہ عمر جزع فزع کرتے تھے اے امیر المومنین یہ سب جزع فزع نہیں کرنا چاہیے۔ تم نے رسول اللہ سے ساتھ رکھا اچھا ساتھ رکھنا اور حضرت تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے ابوبکر کے کے ساتھ صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی ان سے پھر وہ تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے مسلمانوں سے صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے اگر تم ان سے جدا ہوگے تو اس حال میں جدا ہوگے کہ وہ تم سے راضی ہیں۔ عمرؓ نے کہا جو تو نے آنحضرت کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور احسان ہے مجھ پر اور تو نے ابوبکرؓ کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا یہ بھی اللہ کی طرف سے نعمت اور احسان ہے مجھ پر اور جو تم میری بے صبری دیکھتے ہو وہ تیرے اور تیرے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم اگر میرے پاس زمین کی پورائی کے برابر سونا ہو تو اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا بدلہ دوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب ابوبکرؓ و عمرؓ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

روایت کیا فرمایا ایک آدمی ایک گائے ہانکتا تھا جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ گائے بولی ہم سواری کی خاطر نہیں پیدا ہوئیں مگر ہم تو زمین کی کاشت کے لیے پیدا کی گئیں ہیں۔ لوگ بولے سبحان اللہ گائے بولتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایمان لاتا ہوں اس پر اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں نہیں تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اس وقت ایک شخص اپنے ریوڑ میں تھا اچانک ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا بھیڑیئے نے بکری کو پکڑا بکری کا مالک آیا۔ بکری سے بھیڑیئے کو چھڑا لیا۔ کہا بھیڑیئے نے سبع کے دن یعنی فتنے کے دن کوئی راعی ہوگا میرے سوا لوگوں نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہے آپؐ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمرؓ وہ دونوں اس جگہ نہیں تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ایک قوم میں کھڑا تھا تو اس قوم نے عمرؓ کے لیے دعا خیر کی اس حال میں کہ عمرؓ اپنے تخت پر رکھے گئے تھے ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرے مونڈھوں پر اپنی کہنی رکھی اور کہتا ہے وہ شخص کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں میں سے کرے گا۔ اس لیے کہ میں رسول اللہ سے بہت سنتا تھا کہ آپؐ فرماتے تھے تھا میں اور ابوبکرؓ عمرؓ کیا میں نے اور ابوبکرؓ عمرؓ نے۔ چلا میں ابوبکرؓ و عمرؓ، داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۹۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا رَوَاهُ

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم روشن ستارہ کو آسمان میں دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ و عمرؓ اہل علیین سے ہوں گے اور کیا خوب رہے۔ روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت

فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

کیا اس کی مانند ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۵۸۰۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت میں بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ جو پہلوں اور پچھلوں میں سے ہیں انبیاء اور رسولوں کے سوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے علیؓ سے۔

۵۸۰۱ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری کتنی زندگی ہے تم میں میرے بعد ان دو شخصوں کی یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۸۰۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے نہ اٹھاتا اپنے سر کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سوا یہ دونوں آنحضرت کو دیکھ کر مسکراتے اور آپؐ ان کو دیکھ کر مسکراتے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۸۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ ایک دن نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے ابوبکر اور عمر میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف اور آپؐ دونوں ساتھیوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

حضرت عبداللہ بن حنطبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا فرمایا یہ دونوں میرے کانوں اور آنکھوں کے مرتبہ میں ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے ارسال کے طریق پر)

۵۸۰۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں سے۔ تو میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبریل اور میکائیل ہیں۔ زمین والوں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں روایت کیا

فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسکو ترمذی نے۔

۵۸۰۶ /۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ترازو اترا آپ اور ابو بکر کا وزن کیا گیا آپ غالب آئے پھر ابو بکرؓ اور عمرؓ تولے گئے ابو بکر غالب آئے پھر عمرؓ اور عثمانؓ تولے گئے عمر غالب آئے پھر اٹھا لیا گیا ترازو۔ آپ کو اس خواب کے سننے نے غمگین کیا آپ نے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے۔ پھر اللہ دے گا یہ ملک جسکو چاہے گا

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۸۰۷ /۱۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک بہشتی آدمی آئے گا ابو بکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر بہشتی آدمی آئے گا۔ عمرؓ آئے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۸۰۸ /۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا رات کی چاندنی میں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں فرمایا ہاں! وہ عمرؓ ہے۔ میں نے کہا کیا حال ہے ابو بکرؓ کا آپ نے فرمایا عمرؓ کی تمام نیکیاں ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔

(روایت کیا اسکو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۸۰۹/۱ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپؐ کی پنڈلیاں ننگی تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت چاہی آپؐ نے ان کو اجازت دیدی اور آپ اسی حال میں تھے باتیں کیں پھر عمر نے اذن چاہا آپؐ اسی حال میں تھے عمر رضی اللہ عنہ نے باتیں کیں پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے جب صحابہؓ کرام (ابوبکر و عمر و عثمان) چلے گئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپؐ نے حرکت نہ کی اور ان کے آنے کی پرواہ نہ کی پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے آپؐ نے حرکت نہ کی اور نہ ہی ان کے آنے کی پرواہ کی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپؐ اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے آپؐ نے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ ایک مرد شرم وحیا والا ہے اور میں ڈرا اگر میں ان کو اجازت دوں اور وہ شرم کی وجہ سے مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے اپنی ضرورت لے کر۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۸۱۰/۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے رفیق ہوتا ہے اور میرے لیے میرا رفیق جنت میں عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۱/۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن خباب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپؐ لشکر تبوک پر خرچ کرنے

الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرنے کے لیے رغبت دلاتے تھے۔ عثمانؓ کھڑے ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسول میرے ذمہ سو اونٹ بمعہ جھولوں اور کجاوں کے خدا کے راستہ میں۔ پھر حضرتؐ نے لشکر کا سامان درست کرنے پر رغبت دلائی پھر عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا میرے ذمہ دو سو اونٹ جھلوں اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ پھر حضرتؐ نے رغبت دلائی لشکر کا سامان درست کرنے پر عثمانؓ کھڑے ہوئے کہا میرے ذمہ تین سو اونٹ جھل اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تھے فرماتے کہ عثمانؓ کو کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی کہ کریں اس نیکی کے بعد۔ نہیں مضر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اسکے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ عثمانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے اپنی آستین میں رکھ کر جب تبوک کے لشکر کا سامان تیار کیا اور آپ کی گود میں بکھیر دیئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کو الٹتے اور پلٹتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریں گے عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں آج کے عمل کے بعد یہ کلمہ دو بار فرمایا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیعت رضوان کا صحابہ کو تو عثمانؓ حضرت کے ایلچی تھے مکہ والوں کی طرف۔ حضرتؐ نے لوگوں سے بیعت لی فرمایا کہ عثمانؓ اللہ اور اسکے رسول کے کام میں ہے تو آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے بہتر تھا صحابہؓ کے ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے بیعت کی تھی

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ

حضرت ثمامہؓ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ میں یوم دار کو حاضر ہوا جس وقت عثمانؓ نے اوپر سے جھانکا اس قوم پر عثمانؓ نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو رسول اللہ مدینہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ یُّسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِئْرِ رُوْمَۃَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ یَجْعَلُ دَلْوَہٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَّہٗ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَیْتُھَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْھَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَھْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَۃَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُھَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَّہٗ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَیْتُھَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْھَا رَکْعَتَیْنِ فَقَالُوا اللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ جَھَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ مِنْ مَّالِیْ قَالُوا اللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُکُمُ اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَکَّۃَ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُہٗ بِالْحَضِیْضِ فَرَکَضَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ اسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ قَالُوا اللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِنِّیْ شَھِیْدٌ ثَلٰثًا۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ)

۵۸۱۵ وَعَنْ مُّرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَھَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

میں تشریف لائے اور مدینہ میں کوئی میٹھا کنواں نہ تھا سوائے رومہ کے حضرتؐ نے فرمایا کون ہے جو بئیر رومہ کو خریدے اور مسلمانوں کیلئے وقف کردے اس کیلئے اس کے بدلے جنت میں نیکی ہو میں نے اسکو اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم مجھ کو اسکے پانی پینے سے منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں دریا کے پانی سے پیتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں۔ پھر عثمانؓ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ نمازیوں پر مسجد تنگ ہوئی حضرت نے فرمایا کون فلاں کی اولاد سے زمین خریدے گا اور اس جگہ کو ثواب کی خاطر مسجد کے لیے وقف کردے اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا تو میں نے اس کو اپنے خالص مال سے خریدا تم آج مجھ کو اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں۔ عثمانؓ نے کہا میں پوچھتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کے واسطہ سے کہ کیا معلوم ہے تم کو کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان درست کیا اپنے مال سے لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں۔ عثمانؓ نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں خدا اور اسلام کے حق سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے مکہ کی ثبیر پر اور حضرت کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور میں بھی کھڑے تھے۔ ہلا پہاڑ یہاں تک کہ بعض پتھر گرے نیچے حضرتؐ نے اسکو ایڑی ماری فرمایا اے ثبیر ٹھہر اس لیے کہ نہیں ہے تم پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمانؓ نے کہا اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی۔ قسم ہے کعبہ کے رب کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ۔
(روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور دارقطنی نے)

حضرت مرہؓ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس حال میں کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا واقع ہونا قریب بتایا ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے گذرا فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اٹھا اس شخص کی طرف اچانک وہ عثمانؓ بن عفان تھے مرہ نے کہا کہ میں نے عثمانؓ کا منہ آپؐ کو دکھایا کہ یہ شخص آپؐ نے فرمایا ہاں روایت کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۱۶/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شان یہ ہے شاید کہ خدا تعالیٰ تجھ کو ایک کرتہ پہناوے اگر لوگ تجھ سے کرتہ اُتارنے کا مطالبہ کریں تو تو وہ کرتا نہ اُتارنا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ۔
ترمذی نے کہا اس حدیث میں لمبا قصہ ہے ۔

۵۸۱۷/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا فرمایا مارا جاوے گا اس فتنہ میں ظلم کے ساتھ۔ یہ عثمان کیلئے فرمایا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روئے سند کے۔

۵۸۱۸/۱۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ رض قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ رض يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَّأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت ابی سہلہؓ سے روایت ہے جو عثمانؓ کا غلام ہے کہا عثمانؓ نے مجھ کو کہا دار کے دن کہ رسول اللہ نے مجھ کو وصیت کی تھی اور میں صبر کرنے والا ہوں اس پر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۸۱۹/۱۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ رض فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عثمانؓ بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر والوں سے آیا اس حال میں کہ وہ حج کا ارادہ رکھتا تھا ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی تھی کہا یہ قوم کون ہے ؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں اس شخص نے کہا ان میں شیخ کون ہیں ۔ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر ہیں اس شخص نے کہا اے ابن عمرؓ میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں مجھ کو جواب دو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ گئے تھے ؟ ابن عمرؓ نے کہا ہاں اس شخص نے کہا کیا عثمانؓ غزوۂ بدر سے غائب رہے اور اس میں بھی حاضر نہ ہوئے اس نے کہا ہاں : کیا آپؓ کو علم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں حاضر نہ ہوئے ۔ اس نے کہا ہاں ابن عمرؓ نے کہا احد کے دن ان کا .... بھاگنا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے معاف کیا اور عثمانؓ کا بدر سے غائب ہونا اس وجہ سے تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے لیے فرمایا کہ تیرے لیے بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کے برابر ثواب ہے اور اس کا حصہ۔ اور عثمانؓ کا بیعت رضوان سے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَّسَہْمَہٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ کَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَہَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذْہَبْ بِہَا الْاٰنَ مَعَکَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۵۸۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ۔

۵۸۲۱ وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَہُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

غائب ہونا اس سبب سے تھا کہ عثمانؓ سے زیادہ اگر مکہ میں کوئی عزت والا ہوتا تو آپ ان کو مکہ بھیجتے۔ تو رسول اللہؐ نے عثمانؓ کو بھیجا۔ اور بیعت رضوان عثمانؓ کے مکہ جانے کے بعد حدیبیہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ عثمانؓ کے ہاتھ کا نائب ہے آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے ابن عمرؓ نے کہا لے جا ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

حضرت ابوسہلہؓ مولی عثمانؓ سے روایت ہے کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کی اور عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ جب یوم دار کا واقع ہوا ہم نے کہا کیا ہم ان سے نہ لڑیں۔ عثمانؓ نے کہا نہ لڑو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی ایک امر کی میں اس امر میں اپنے نفس پر صبر کرنیوالا ہوں۔

حضرت ابی حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عثمان کے گھر داخل ہوئے اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور ابوحبیبہؓ نے ابوہریرہ کو سنا کہ وہ عثمان سے کلام کرنے میں اجازت مانگتے ہیں۔ عثمانؓ نے اجازت دی ابوہریرہؓ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میرے بعد دیکھو گے بلائیں اور بہت اختلاف یا حضرتؐ نے اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنہ کا بعد میں فرمایا۔ آنحضرتؐ سے کہنے والے نے کہا لوگوں میں سے ہمارے لیے کون ہے اے اللہ کے رسول یا کہا کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو امیر کی متابعت لازم ہے اور اسکے ساتھیوں کی اور آپ عثمانؓ کیطرف اشارہ کرتے تھے امیر کے لفظ سے

(روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مناقب اصحابِ ثلثہ کا بیان

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے اُحد پہاڑ ہلنے لگا آپ نے اس کو پاؤں سے مارا اور فرمایا اے اُحد ٹھہر تو نہیں ہیں تجھ پر مگر نبی، صدیق اور دو شہید۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۲۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا۔ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کیلئے دروازہ کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔ وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے ان کو بشارت دی اس چیز کے ساتھ جو پیغمبر اسلام نے فرمائی۔ تو ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف کی یعنی شکر کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھلوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے لیے کھول دے اور اس کیلیے جنت کی خوشخبری دے میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا وہ عمرؓ تھے میں نے اُن کو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس نے اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا آپؐ نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اسکو جنت کی خوشخبری سُنا۔ بڑی بلا و مصیبت کے ساتھ کہ پہنچے گی اسکو، وہ عثمانؓ تھے میں نے اُن کو خبر دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی عثمانؓ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے (متفق علیہ)

دُوسری فصل

۵۸۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اللہ اُن سے راضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں خواب میں دکھلایا گیا آج کی رات ایک مرد صالح گویا ابوبکرؓ لٹکائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور عمرؓ ابوبکرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابرؓ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے۔ ہم نے کہا مرد صالح جو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ خود آپ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ اتصال کا معنی یہ ہے کہ یہ والی ہیں اس کام کے کہ خدا نے بھیجا ہے اسکے ساتھ اپنے نبیؐ کو۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان
پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ میں ہے موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زرؓ بن حبیش سے روایت ہے علیؓ نے کہا اس خدا کی قسم کہ جس نے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا ذی روح کو نشان یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا میری طرف یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ

حضرت سہلؓ بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو یہ نشان ایسے شخص کو دونگا

الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّؓ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

کہ فتح کرے گا اللہ خیبر کے قلعہ کو اس کے ہاتھوں پر وہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھے گا اور خدا اور اس کا رسول اسکو دوست رکھیں گے۔ جب لوگوں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ سب صحابہؓ امید رکھتے تھے کہ ان کو نشان دیا جاوے گا۔ آپؐ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول وہ آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو حضرت علیؓ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آب دہن ڈالا۔ علیؓ تندرست ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان کو کبھی درد ہوا ہی نہیں۔ ان کو نشان دیا۔ علیؓ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ میری مثل ہو جائیں فرمایا حضرتؐ نے گذر اپنی نرمی اور آہستگی سے یہاں تک کہ تو ان کی زمین میں اترے۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دے اور انکو اس چیز کی خبر دے جو انپر واجب ہے خدا کے حق سے اسلام میں خدا کی قسم اگر ایک کو بھی تیری وجہ سے ہدایت ہوگئی تو تیرے لیے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (متفق علیہ) اور براءؓ کی حدیث ذکر کیگئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہے باب بلوغ الصغیر میں۔

دوسری فصل

٥٨٢٩/٤ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٨٣٠/٥ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں تو علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔

٥٨٣١/٦ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّؓ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ۔)

حضرت حبشیؓ بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو احمد نے ابی جنادہ سے۔

٥٨٣٢/٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں بھائی چارہ کروایا۔ علیؓ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں

عَیْنَاہُ فَقَالَ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

آنسو بہاتی تھیں۔ علیؓ نے کہا آپ نے بھائی چارہ کروایا اپنے ساتھیوں کے درمیان اور آپؐ نے میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا آپؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۳/۸ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیْ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور بھنا ہوا تھا فرمایا اے اللہ میرے پاس اسکو لا جو تیری مخلوق میں سے تجھ کو بہت پیارا ہو کہ وہ میرے ساتھ مل کر اس جانور کو کھائے۔ آنحضرتؐ کے پاس علیؓ آئے اور ان کے ساتھ کھایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۳۴/۹ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتَدَاَنِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھ کو دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو پھر بغیر سوال کے دیتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

۵۸۳۵/۱۰ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْکٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْکٍ۔

انہیں (حضرت علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور اسکا دروازہ علیؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ترمذی نے کہا کہ بعض علماء نے یہ حدیث روایت کی ہے شریک تابعی سے۔ نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکی سند میں صنابحی اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو کسی سے شریک کے سوا ثقات میں سے۔)

۵۸۳۶/۱۱ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن علیؓ کو بلایا ان سے سرگوشی کی لوگوں نے کہا کہ دراز ہوئی آنحضرتؐ کی سرگوشی چچا کے بیٹے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو خاص نہیں کیا سرگوشی کے لیے مگر اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۳۷/۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُّجْنِبُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَّسْتَطْرِقُہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ کیلئے اے علیؓ کسی کو جائز نہیں کہ اسکو جنابت پہنچے یہ کہ وہ اس مسجد میں سے گذرے میرے اور تیرے سوا۔ علیؓ بن منذر نے کہا کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کے کیا معنی ہیں۔ ضرار نے کہا کسی کو حلال نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں اس مسجد سے راہ کرے سوا میرے اور تیرے سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

۵۸۳۸ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضـ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا کہ ان میں علیؓ تھے۔ ام عطیہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یا الٰہی نہ مارنا مجھ کو یہاں تک کہ دکھادے تو مجھ کو علیؓ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۸۳۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو منافق اپنا دوست نہیں رکھتا اور علیؓ کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا۔
(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ رضـ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ يُّقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَّحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ میں ایک مشابہت عیسیٰ سے ہے کہ یہود نے ان کو دشمن رکھا یہانتک کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہانتک کہ اتارا ان کو اس مرتبہ پر جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے۔ پھر علیؓ نے کہا میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک محبت رکھنے والا حد سے زیادہ میری تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں دوسرا میرا دشمن کہ اس کی دشمنی کیوجہ ہو ہلاکت کی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

۵۸۴۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضـ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ رضـ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا

حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے آنحضرتؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں قریب تر ہوں مومنوں کے ان کے نفسوں سے صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ خدایا دوست رکھ اس شخص کو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے۔ علیؓ سے عمرؓ نے ملاقات کی۔ عمرؓ نے علیؓ کو کہا کہ تمہارے لیے خوشی ہو اے ابو طالب کے بیٹے صبح کی تو نے اور شام کی تو نے ہر مسلمان مرد اور عورت کی

يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۵۸۴۳/۱۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض فَاطِمَةَ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ رض فَزَوَّجَهَا مِنْهُ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۴۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رض - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۸۴۵/۲۰ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۴۶/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

کے ساتھ۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہؓ کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہے پھر پیغام بھیجا علیؓ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا علیؓ سے نکاح کر دیا

(روایت کیا اسکو نسائی نے)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے دروازوں کے بند کر دینے کا حکم فرمایا علیؓ کے دروازہ کے سوا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک مرتبہ اور مقام تھا جو دوسرے کسی کے لیے نہ تھا خلائق میں سے۔ سحری کے وقت آپ کے پاس آتا میں السلام علیک یا نبی اللہ کہتا۔ اگر آپ کھنگارتے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف جاتا اگر نہ کھنگارتے تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میں کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر میری اجل ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو میری زندگی کو فراخ کر اور اگر یہ بیماری ہے تو مجھ کو صبر دے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کس طرح کہا علیؓ نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ دعا پڑھی تو حضرتؐ نے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا یا اللہ عافیت دے اسکو یا اللہ شفا بخش اسکو۔ شک کیا راوی نے علی نے کہا حضرتؐ کی اس دعا کے بعد میں کبھی بیمار نہ ہوا اس بیماری میں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مُنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے نہیں ہے حقدار اس خلافت کا مگر چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت کیے گئے اور وہ اُن سے راضی تھے۔ پھر نام لیا علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ کا۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا کہ وہ شل ہو گیا تھا اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاوے گا غزوۂ احزاب کے دن قوم کی زبیرؓ نے کہا میں لاتا ہوں قوم کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون بنی قریظہ کے پاس جائے گا کہ میرے پاس ان کی خبر لاوے میں چلا جبکہ میں پھرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے لیے جمع کیے فرمایا قربان ہوں تیرے اوپر میرا باپ اور ماں میری (متفق علیہ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر سعدؓ بن مالک کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اُحد کے دن آپ فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے عربوں میں سے سب سے پہلے خدا کی راہ میں تیر پھینکا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آنے سے پہلے ایک رات نہ سوئے۔ آپؐ نے فرمایا آج رات کون میری نگہبانی کرے گا۔ ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ حضرتؐ نے فرمایا کون ہے سعد نے کہا میں سعدؓ ہوں حضرتؐ نے فرمایا کون چیز لائی تجھ کو سعدؓ نے کہا میرے دل میں خوف واقع ہوا آپؐ کے متعلق۔ تو میں آپؐ کی نگہبانی کرنے کیلئے آیا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کیلئے دعا کی۔ پھر آپؐ نے آرام فرمایا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کیلئے ایک امانت دار ہوتا ہے اور میری امت کا امانت دار ابو عبیدہؓ بن الجراح ہے

(متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ رض قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ رض قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا عائشہؓ سے جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ آپؐ کس کو اپنا خلیفہ بناتے اگر ضرور کسی کو اپنا خلیفہ بناتے؟ عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ کو اور کہا گیا پھر کس کو ابوبکرؓ کے بعد عائشہؓ نے کہا عمرؓ کو پھر عمرؓ کے بعد عائشہؓ نے کہا ابو عبیدہؓ بن جراح کو خلیفہ بناتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۵۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض وَعَلِيٌّ رض وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے۔ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ۔ حرا پہاڑ ہلا۔ آپؐ نے فرمایا ٹھہر جا نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور بعض نے زیادہ کیا یہ لفظ سعدؓ بن ابی وقاصؓ اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۵۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ جنتی ہے۔ عمرؓ جنتی ہے۔ عثمانؓ جنتی ہے علیؓ جنتی ہے۔ طلحہؓ جنتی ہے۔ زبیرؓ جنتی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے۔ سعدؓ بن ابی وقاصؓ جنتی ہے سعیدؓ بن زید جنتی ہے ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے سعیدؓ بن زید سے۔

۵۵۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر نہایت مہربان ابوبکرؓ ہے۔ اور اللہ کے معاملہ میں نہایت سخت گیر عمرؓ ہے ان میں حیا کا بہت سچا عثمانؓ ہے اور سب سے بڑھ کر فرائض کو جاننے والا زیدؓ بن ثابت ہے اور بہت زیادہ پڑھنے والا قرآن کو ابیؓ بن کعب ہے اور حلال وحرام کو بہت جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہؓ بن جراح ہے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے معمر عن علی سے یہ روایت مرسل مذکور ہے اس میں یہ بھی ہے سب سے بڑھکر صحیح فیصلہ کرنیوالا علیؓ ہے)

۵۵۵۹ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں آپ ایک بڑے پتھر کی طرف اُٹھنے لگے لیکن اُٹھ نہ سکے طلحہؓ آپ کے نیچے بیٹھ گیا آپ کو اٹھا کر پتھر کے برابر کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے طلحہؓ نے جنت واجب کر لی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہؓ بن عبیداللہ کو دیکھا اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا ذمہ پورا کر لیا ہے وہ اس کو دیکھ لے ایک روایت

وَقَدْ قَضٰی نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میں ہے آپؐ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ سطح زمین پر چلتا ہوا شہید دیکھے وہ طلحہؓ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۱/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ کہتے سُنا ہے فرماتے تھے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۶۲/۱۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز یعنی اُحد کے دن فرمایا اے اللہ سعدؓ کی تیر اندازی قوی کر اور اسکی دعا قبول کر۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۸۶۳/۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی حضرت سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سعدؓ جس وقت تجھ سے دعا کرے اُسے قبول فرما۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۴/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کیلئے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے ایسا نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ صرف حضرت سعدؓ کو اُحد کے دن فرمایا تھا تیر پھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور اُسے فرمایا اے قوی نوجوان تیر پھینک (ترمذی)

۵۸۶۵/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرَءٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے سعد آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی ان جیسا اپنا کوئی ماموں دکھلائے اور راوی نے کہا سعدؓ بنو زہرہ سے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ سے تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو اپنا ماموں کہا۔ ایک روایت میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمن ہے۔

تیسری فصل

قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ

حضرت قیسؓ بن ابو حازم سے روایت ہے میں نے سعدؓ بن ابی وقاص

اِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَرَاَیْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰی عُمَرَ وَقَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

سے سُنا فرماتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ایک ایسا زمانہ ہمارے سامنے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے ہماری خوراک کیکر کے پھل اور پتوں کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی ہم میں سے ایک اس طرح پاخانہ پھرتا جیسے بکری کی مینگنیاں ہوتی ہیں اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی۔ پھر یہ بنو سعد اسلام پر مجھے توبیخ کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف ان کی شکایت کی تھی کہ سعدؓ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتا (متفق علیہ)

۵۸۶۷/۲۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَیْتُنِیْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَّاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں تیسرا مسلمان ہوں اور جس دن میں نے اسلام قبول کیا ہے اسی روز دوسرے اسلام لائے ہیں سات دن تک میں ٹھہرا رہا کہ میں اسلام کا تہائی تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۸۶۸/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا یُهِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَّصْبِرَ عَلَیْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ یَعْنِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِحَدِیْقَةٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے میرے بعد تمہارا معاملہ مجھ کو غم میں ڈالے ہوئے ہے تمہارے احوال پر صبر کرنیوالے صدیق لوگ ہی صبر کریں گے۔ عائشہؓ نے کہا آپ کی مراد صدقہ کرنے والے تھے پھر عائشہؓ نے سلمہؓ بن عبدالرحمان سے کہا اللہ تعالی تیرے باپ کو جنت کے چشمہ سے پلائے ابن عوفؓ نے امہات المومنین پر ایک باغ وقف کر دیا تھا جو چالیس ہزار کا فروخت ہوا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۹/۲۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِیْ یَحْثُوْ عَلَیْكُنَّ بَعْدِیْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِّنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو فرمایا جو شخص میرے بعد لپ بھر بھر کر تم پر خرچ کرے گا۔ وہ صادق اور نیک ہے۔ اے اللہ عبدالرحمان بن عوف کو جنت کے چشمہ سے پلا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۸۷۰/۲۴ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رض قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیجیں فرمایا کل میں تمہارے ساتھ ایک امانت دار شخص کو بھیجوں گا جو لائق امانت

وَلَابْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے لوگ اس کے لیے منتظر ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو ان کے ساتھ بھیجا۔

(متفق علیہ)

۵۸۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ کے بعد ہم کس کو امیر بنائیں فرمایا اگر تم ابو بکرؓ کو امیر بناؤ گے اس کو امانت دار، دار دنیا میں زہد کرنے والا آخرت میں رغبت کرنے والا پاؤ گے۔ اگر عمرؓ کو امیر بناؤ گے اسے قوی دیانت دار پاؤ گے۔ کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتا اگر تم علیؓ کو امیر بنا لو اور میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے اسکو ہدایت یافتہ پاؤ گے کہ تم کو سیدھے راستے پر لے جائیگا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِي اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (حضرت علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو بکرؓ پر رحم کرے اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کر دی۔ دارِ ہجرت کی طرف اپنی اونٹنی پر سوار کر لایا۔ غار میں میرا ساتھی بنا اپنے مال سے بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم کرے حق کہتا ہے اگرچہ کسی کو کڑوا لگے حق نے اُسے اس طرح چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں رہا اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم کرے فرشتے اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اس کے ساتھ پھیر جدھر وہ پھرے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۸۴۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح باہر نکلے آپ پر سیاہ منقش بالوں کی کملی تھی۔ حسنؓ بن علیؓ آئے آپ نے ان کو اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؓ آئے اس کے ساتھ اُسے بھی داخل کر لیا پھر حضرت فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر علیؓ آئے ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اے اہل بیت تم سے پلیدی دُور کر دے اور تم کو پاک کر دے پاک کرنا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۸۷۵ وَعَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۸۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رض مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں ان کی چال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے نہیں چھپتی تھی جب آپ نے اُسے دیکھا فرمایا میری بیٹی کیلئے کشادگی ہو۔ پھر اُن کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے سے بات کی حضرت فاطمہؓ سخت روئیں جب آپ نے اس کا غم و حزن دیکھا دوبارہ اُسکے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے وہ کہنے لگیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر نہیں کرونگی جب آپ فوت ہو گئے میں نے اُسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی فرمانے لگیں اب جبکہ آپؐ فوت ہو گئے کوئی بات نہیں ہے پہلی مرتبہ آپ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ فرمایا حضرت جبریل ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے میری اجل قریب آ گئی ہے تو اللہ سے ڈر اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رو ہوں میں رو پڑی جب آپ نے میری بے صبری دیکھی دوسری مرتبہ میرے ساتھ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہ تو اس بات کے راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں کی سردار ہو گی یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی۔ ایک روایت میں ہے آپ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رو پڑی پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملے گی میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۷/۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اسکو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا۔ ایک روایت میں ہے جو چیز اسکو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھ کو قلق میں ڈالتی ہے جو اسکو ایذا دیتی ہے وہ مجھ کو ایذا دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۸/۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رض قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے پاس جس کا نام خم تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ ایک دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اسکی ثنا کہی پھر وعظ کیا فرمایا اما بعد اے لوگو میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا ایلچی میرے پاس آجائے میں اسکو قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اسکو مضبوطی سے تھامو۔ اللہ کی کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس میں رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری بھاری چیز میرے اہل بیت ہیں اُن کے حقوق کی نگہداشت میں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے حقوق میں ایک روایت میں ہے اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اسکے پیچھے لگا وہ ہدایت پر ہوگا جس نے اسکو چھوڑ دیا گمراہ ہوگا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۷۹/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے جسوقت وہ ابن جعفر کو سلام کہتا اُسے کہتا تجھ پر سلامتی ہو اے ذوالجناحین کے بیٹے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۸۸۰/۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے کندھے پر بیٹھے ہوئے ہیں آپؐ فرماتے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۱/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دن کے ایک حصہ میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ فرمایا یہاں لڑکا ہے یہاں لڑکا ہے۔ حسنؓ مراد رکھتے تھے تھوڑی دیر گذری تھی کہ وہ بھی دوڑتا ہوا آیا دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو شخص اس سے محبت کرے اُس سے بھی محبت فرما۔

(متفق علیہ)

۵۸۳۳/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رض اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر تشریف فرما ہیں حسنؓ بن علیؓ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی حسنؓ کی طرف۔ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے امید ہے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں یہ صلح کرا دے گا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۳۴/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رض سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبد الرحمٰنؓ بن ابی نعم سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا ایک آدمی نے محرم کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا میرا خیال ہے مکھی قتل کرنے کے متعلق وہ پوچھ رہا تھا۔ ابن عمرؓ کہنے لگے اہل عراق مجھ سے مکھی قتل کرنے کے متعلق پوچھ رہے تھے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۳۵/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رض وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ بن علیؓ سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا حضرت حسینؓ کے متعلق بھی انہوں نے ایسا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی بہت زیادہ مشابہت تھی۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۳۶/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ کی طرف ملایا اور فرمایا اے اللہ اس کو حکمت سکھلا۔ ایک روایت میں ہے اسکو کتاب اللہ سکھلا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۳۷/۱۴ وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ ھٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (حضرت ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا جس وقت آپ باہر نکلے فرمایا یہ کس نے رکھا ہے۔ آپ کو بتلایا گیا آپ نے فرمایا اے اللہ اسکو دین کی سمجھ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۳۸/۱۵ وَعَنْ اُسَامَۃَ رض بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ کَانَ یَاْخُذُہٗ وَالْحَسَنَ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اَحِبَّھُمَا فَاِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ

حضرت اسامہؓ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اُسے اور حسنؓ کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مجھ کو پکڑ لیتے اپنی ران پر بٹھاتے اور حسن بن علیؓ کو دوسری ران پر پھر ان کو ملاتے پھر فرماتے اے اللہ ان دونوں پر مہربانی فرما۔ کیونکہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۸/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اس پر امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے اس کے امیر بننے میں طعن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تم نے اُس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم وہ امارت کیلئے ہی پیدا ہوا ہے اور سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب ہے اور اسامہؓ اپنے باپ کے بعد مجھے سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس کے اخیر میں ہے میں اس کے متعلق تم کو وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے جملہ صالحین میں سے ہے۔

۵۸۸۹/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ۔

انہی (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن پاک میں یہ حکم نازل ہوا کہ اُن کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو (متفق علیہ) براءؓ کی حدیث بیان کی جا چکی ہے جس کے الفاظ ہیں آپ نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا اَنْتَ مِنِّيْ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں گذر چکی ہے۔

دُوسری فصل

۵۸۹۰/۱۸ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے آخری حج میں عرفہ کے دن اپنی قصواء اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ فرما رہے تھے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسکو مضبوطی سے پکڑو گے گمراہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۱/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

لئے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لوگے میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت میرے اہل بیت یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں دیکھو ان دونوں پر تم میرے کیسے خلیفہ ثابت ہوتے ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۲/۲۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رضی وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (زیدؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ کے متعلق فرمایا جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا جو ان سے صلح کرے گا میں ان سے صلح کروں گا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۳/۲۱ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ رض قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رض فَسَأَلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رض فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جمیع بن عمیرؒ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہؓ پر داخل ہوا میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر کسے محبوب سمجھتے تھے۔ فرمایا فاطمہؓ کو کہا گیا مردوں میں سے فرمایا اس کے خاوند کو۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۴/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رض اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

حضرت عبد المطلب بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ عباسؓ غصہ کی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے میں آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے کس نے غصہ دلایا ہے فرمایا اے اللہ کے رسول ہمیں اور قریش کو کیا ہے جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں نہایت تروتازہ چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمیں ملتے ہیں ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے حتیٰ کہ آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان نہیں داخل ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اللہ اور رسول کو راضی کرنے کیلئے تمہارے ساتھ محبت کرے پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی سوائے اسکے نہیں آدمی کا چچا اسکے باپ کی مانند ہے (ترمذی)

۵۸۹۵/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۶ / ۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جب سوموار کی صبح ہو میرے پاس آنا اور اپنے لڑکے کو لیتے آنا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس سے تمہیں اور تمہاری اولاد کو اللہ تعالیٰ نفع دے گا جب صبح ہوئی وہ بھی گئے اور ہم اس کے ساتھ گئے آپ نے اپنی چادر ہمیں اڑھائی پھر فرمایا اے اللہ عباسؓ اور اسکی اولاد کو بخشش دے بخشنا ظاہر اور باطن جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ عباس کی اولاد کی حفاظت فرما۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ رزین نے زیادہ کیا ہے کہ فرمایا اسکی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۷ / ۲۵ وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریل کو دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا فرمائی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۸ / ۲۶ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۹ / ۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جعفر مساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے پاس آکر بیٹھتے اور ان سے باتیں کرتے وہ لوگ ان سے باتیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۰ / ۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو دیکھا ہے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھر رہا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۱ / ۲۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۲ / ۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور یہ حدیث فصل اول

سَبَقَ فِي فَصْلِ الْاَوَّلِ۔

ہیں گذر چکی ہے۔

۵۹۰۳/۳۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍؓ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے۔ میں ایک رات کسی کام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ ایک چیز کو لپیٹنے والے تھے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے کھولا حسنؓ اور حسینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۴/۳۲ وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے میں ام سلمہؓ پر داخل ہوا وہ رو رہی تھیں میں نے کہا تو کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کو کیا ہے فرمایا میں ابھی حسینؓ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۵/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کو اپنے گھر والوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ آپ حضرت فاطمہؓ کیلئے فرماتے میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ آپ ان کو سونگھتے اور اپنی طرف ملاتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۶/۳۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے حسنؓ اور حسینؓ آئے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں چل کر آ رہے تھے اور گر پڑتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ان کو اٹھایا اور اپنے سامنے لا کر رکھا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے سوائے اس کے نہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چل رہے ہیں اور گر رہے ہیں میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ ڈالی اور ان کو اٹھا کر لایا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔

اور ابوداؤد اور نسائی نے ۔

۵۹۰۷/۳۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین سبط ہے اسباط میں سے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۸/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں اور حسین سینہ سے نیچے میں آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۹/۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَّمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے چھوڑ دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے اپنے اور تیرے لیے مغفرت کی دعا کراؤں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی آپ نے نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی پھر آپ واپس گھر جانے کے لیے مڑے آپ نے میری آواز سنی فرمایا کون ہے میں نے کہا میں حذیفہ ہوں فرمایا تجھے کیا کام ہے اللہ تجھ کو اور تیری والدہ کو معاف کرے یہ فرشتہ ہے آج رات سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ کو سلام کہے اور مجھ کو خوشخبری دے کہ فاطمہ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۰/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا اے لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سوار بھی بہت اچھا ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۱/۳۹ وَعَنْ عُمَرَ رض اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ کی ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمر کی تین ہزار مقرر کی۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے

فِي ثَلٰثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ إِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

والد سے کہا تو نے مجھ پر اسامہؓ کو کس لیے فضیلت دی ہے اللہ کی قسم اس نے کسی مشہد میں مجھ پر سبقت نہیں کی ہے فرمایا اس لیے کہ زید تیرے والد سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبوب تھا اور اسامہ تجھ سے زیادہ آپؐ کی طرف محبوب تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِيْ أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جبلہؓ بن حارثہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں آپؐ نے فرمایا وہ یہاں موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے میں اسکو منع نہیں کروں گا۔ زیدؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ پر میں کسی کو اختیار نہیں کرتا میں نے اپنے بھائی کی رائے اپنی رائے سے افضل معلوم کی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۹۱۳ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیف ہو گئے میں مدینہ آیا اور دوسرے لوگ بھی آتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا جب کہ وہ چپ کر دیئے گئے تھے آپؐ نے کوئی بات نہ کی آپؐ مجھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پھر اٹھا لیتے میں نے معلوم کیا آپؐ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسامہ کا آب بینی دور کریں حضرت عائشہؓ نے کہا میں دور کرتی ہوں فرمایا اے عائشہؓ اسے دوست رکھ اس لیے کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۱۵ وَعَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا لِأُسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ إِئْذَنْ لَهُمَا

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے ان دونوں نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی ان دونوں نے اسامہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اجازت طلب کرو میں نے کہا اے اللہ کے رسول علیؓ اور عباسؓ اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا تجھے علم ہے وہ کیوں آئے ہیں لیکن میں جانتا ہوں ان کو

فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اجازت دو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے سوال کریں آپ کے اہل میں سے آپ کو کون محبوب ہے۔ فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد سے نہیں بلکہ متعلقین سے پوچھتے ہیں فرمایا وہ شخص جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا اسامہ بن زید ہیں انہوں نے کہا پھر کون ہے کہا علیؓ بن ابی طالب۔ عباسؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول اپنے چچا کو تو نے آخر میں کر دیا فرمایا علیؓ ہجرت میں آپ سے سبقت لے گیا ہے
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

تیسری فصل

5916/44 عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر نکلے چلتے تھے ان کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے حسنؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اُسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر فدا ہو ان کی مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے علیؓ کے ساتھ نہیں ہے یہ سن کر حضرت علیؓ ہنستے رہے (بخاری)

5917/45 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا اسکو ایک طشت میں رکھا گیا وہ اسکو چھڑی سے چھیڑنے لگا اور ان کے حسن پر کچھ طعن کی بات کی انس کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ سب اہل بیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے ان کے سر پر وسمہ لگا ہوا تھا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا وہ چھڑی سے کہ ان کے ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا میں نے اس کی مثل کوئی حسین نہیں دیکھا میں نے کہا آگاہ رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو بہت مشابہت حاصل تھی اور کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

5918/46 وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ

حضرت ام الفضلؓ بنت الحارث سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی کہا اے اللہ کے رسول میں نے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا وہ بہت سخت ہے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا میں نے دیکھا ہے آپؐ

كَانَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي اِلْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي مَالَكَ قَالَ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ۔

کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاءاللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا جو تیری گود میں آئے گا۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور پھر میری گود میں آئے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئی میں نے حسین کو اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا میں کسی اور طرف دیکھنے لگی اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں فرمایا حضرت جبریل میرے پاس آئے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے کہا اس کو فرمایا ہاں اور اس نے مجھے اس کی سرخ مٹی لا کر دکھلائی ہے

٥٩١٩/٤٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيرَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے بال پراگندہ اور پاؤں خاک آلودہ ہیں آپؐ کے ہاتھ میں شیشی ہے اس میں خون ہے میں نے کہا میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو یہ کیا ہے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج ہمیشہ سے اسکو چنتا رہا ہوں۔ ابن عباس نے کہا میں نے اس وقت کو یاد رکھا میں نے پایا کہ حسین اسی وقت قتل ہوئے ہیں روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے اور احمد نے صرف آخری کو

٥٩٢٠/٤٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (حضرت ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش کرتا ہے مجھ سے محبت کرو اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت رکھو روایت کیا اسکو ترمذی نے

٥٩٢١/٤٩ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا جبکہ انہوں نے کعبہ کے دروازے کو پکڑا ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی تھی اس میں جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۹۲۲ (۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل مریم بنت عمران تھیں اور اس امت کی افضل خدیجہؓ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے ابوکریب نے کہا وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا

۵۹۲۳ (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ وَطَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا اے اللہ کے رسول یہ خدیجہؓ ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپؐ کے پاس آئیں اس کے رب اور میری طرف سے اس کو سلام کہیں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھوکھلے موتی سے ہے اس میں نہ شور ہے نہ رنج۔
(متفق علیہ)

۵۹۲۴ (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کسی پر میں نے اس قدر غیرت نہیں کی جس قدر خدیجہؓ سے کی۔ حالانکہ میں نے اسکو دیکھا بھی نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت زیادہ یاد کرتے۔ بعض اوقات آپؐ بکری ذبح کرتے پھر اس کے بہت سے ٹکڑے کرتے اور خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے بعض اوقات میں کہہ دیتی دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں آپؐ فرماتے وہ ایسی تھی اور میری اس سے اولاد ہے۔
(متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں جو تجھ کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا اور ان پر بھی سلام ہو پھر کہا وہ دیکھتے ہیں اس

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا أَرٰى ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

چیز کو جو میں نہیں دیکھتی۔

(متفق علیہ)

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین راتوں تک تو مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی۔ فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تیری تصویر اتارتا رہا فرمایا یہ تیری بیوی ہے میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اُٹھایا وہ تو ہی تھی۔ میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر مقدر ہے تو ہو کر رہے گا

(متفق علیہ)

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رضـ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے کہا لوگ اپنے اپنے ہدایا کے ساتھ میری باری کے دن قصد کرتے تھے اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہتے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہوں میں تقسیم تھیں۔ ایک گروہ عائشہؓ صفیہؓ حفصہؓ اور سودہؓ تھیں دوسرے میں ام سلمہؓ اور آپؐ کی دوسری بیویاں تھیں۔ ام سلمہؓ کے گروہ نے اُسے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر ان سے کہیں کہ وہ سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے ہدایا وہیں بھیج دیا کریں۔ ام سلمہؓ نے اس سلسلہ میں آپؐ سے بات چیت کی آپ نے اس سے منع فرمایا۔ عائشہؓ کے متعلق مجھ کو ایذا نہ دو۔ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اترتی سوائے عائشہؓ کے۔ ام سلمہؓ نے کہا میں اللہ کی طرف اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپؐ کو تکلیف دوں پھر انہوں نے فاطمہ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اس نے آپ سے بات چیت کی آپؐ نے فرمایا اے بیٹی میں جس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت نہیں رکھتی اس نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر عائشہؓ سے محبت رکھ (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں فضل عائشۃ علی النساء ابوموسیٰ کی روایت سے باب بدء الخلق میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں

قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کی عورتوں میں سے تجھ کو فضل و شرف کے اعتبار سے یہ عورتیں کفایت کرتی ہیں مریم بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد فاطمہؓ بنت محمدؐ اور آسیہ فرعون کی بیوی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۲۹/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ اس کی تصویر سبز ریشم کے ٹکڑے میں لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں تیری بیوی ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۳۰/۹ وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَّاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَّاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صفیہؓ کو یہ بات پہنچی کہ حفصہؓ نے کہا ہے وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے وہ رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا تو کیوں رو رہی ہے اس نے کہا حفصہؓ نے مجھے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے بیشک تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے وہ کس بات پر فخر کرتی ہے پھر فرمایا اے حفصہؓ اللہ سے ڈر۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے)

۵۹۳۱/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ رو پڑی پھر ایک بات کہی وہ ہنس پڑیں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں نے اس سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے میں یہ سن کر رو پڑی۔ پھر مجھ کو خبر دی کہ میں مریم بنت عمران کے سوا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی میں ہنس پڑی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۹۳۲/۱۱ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحٰبَ

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

پر جو مسئلہ بھی مشتبہ ہوتا وہ حضرت عائشہؓ سے پوچھتے اُن کو اس کا علم ہوتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

۵۹۳۳ وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ رض قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَۃَ رض۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

جامع مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے جنت میں جس جگہ پہنچنا چاہتا ہوں میں مجھ کو اُڑا کرلے جاتا ہے میں نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کی حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپؐ نے فرمایا تیرا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے گھر سے نکلنے سے لیکر گھر میں داخل ہونے تک رفتار، میانہ روی اور سیدھے طریقہ کے اعتبار سے ابن ام عبدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں خلوت میں ہم نہیں جانتے کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۹۳۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نَرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک عرصہ تک ہم ٹھہرے ہم عبداللہ بن مسعودؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے خیال کرتے تھے کیونکہ وہ اور اس کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت داخل ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو عبداللہ بن مسعودؓ سے سالمؓ مولی ابی حذیفہ سے، ابی بن کعبؓ سے، معاذ بن جبلؓ سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علقمہؓ سے روایت ہے کہ میں ملک شام آیا میں نے دو رکعت پڑھیں پھر میں نے کہا اے اللہ مجھے نیک ہمنشین میسر فرما میں کچھ لوگوں کے پاس آیا ان میں بیٹھ گیا ایک بوڑھا شخص آیا اور میرے پاس آ کر بیٹھ گیا میں نے کہا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ ابو درداء ہے۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہمنشین میسر فرمائے تجھ کو میرے لیے میسر فرمایا ہے اس نے مجھے کہا تو کون ہے میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں کہا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہے جو صاحب نعلین و وسادۃ اور چھاگل ہے اور تم میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں وہ صاحب السِّر نہیں ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہؓ۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سُنی وہ بلال کے قدموں کی آواز تھی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے چھ آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ان لوگوں کو اپنی مجلس سے دُور کر دے کہ ہم پر دلیری نہ کریں کہا اس وقت میں تھا اور ابن مسعود، ایک ہذیل کا آدمی بلالؓ اور دو شخص جن کا میں نام نہیں لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس بات کا اثر ہوا جو اللہ نے چاہا یہ کہ واقع ہو آپ نے اپنے جی میں کچھ سوچا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان لوگوں کو اپنے سے دُور نہ ہٹا جو اپنے رب کو صبح و شام

وَاطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پکارتے ہیں اسکی رضامندی چاہتے ہیں ۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۴۱/۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰىؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آلِ داؤد جیسی خوش آوازی دیا گیا ہے ۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۲/۹ وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ ابی بن کعب نے۔ معاذ بن جبل نے زیدؓ بن ثابت نے اور ابوزیدؓ نے انسؓ سے پوچھا گیا ابوزید کون ہے اس نے کہا میرا ایک چچا ہے ۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۳/۱۰ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّؓ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت خبابؓ بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ کی رضامندی ہم تلاش کرتے تھے ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو گذر گئے اور اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا ان میں ایک مصعبؓ بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے ان کو دینے کے لیے کفن نہیں ملتا تھا ایک چادر تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے ان کے پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس سے ڈال دو اور ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جس کے لیے پھل پختہ ہو چکا ہے وہ اس کو چنتا ہے ۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۴/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے سعدؓ بن معاذ کی موت پر عرش نے حرکت کی ہے ایک روایت میں ہے رحمٰن کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت کی وجہ سے ہلا ہے ۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۵/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جوڑا ہدیۃً دیا گیا آپ کے صحابہ اسکو ہاتھ لگاتے اور تعجب کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی ملائمت پر تعجب کر رہے ہو سعدؓ بن معاذ

مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔
(متفق علیہ)

۵۹۲۶/۱۳ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ انسؓ آپؐ کا خادم ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں آپ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال۔ انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔
(متفق علیہ)

۵۹۲۷/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلتے پھرتے کسی شخص کیلئے کہا ہو کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔
(متفق علیہ)

۵۹۲۸/۱۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذَالِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

حضرت قیسؓ بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس پر خشوع کے آثار تھے۔ انہوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا پھر باہر نکلا میں اس کے پیچھے چلا اور کہا کہ جس وقت تو مسجد میں داخل ہوا تھا لوگوں نے کہا تھا یہ شخص جنتی ہے اس نے کہا اللہ کی قسم کسی شخص کے لیے لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسکو علم نہ ہو۔ میں تجھ کو تبلاتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا میں نے آپؐ کے سامنے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے باغ میں ہوں اس کی فراخی اور ترو تازگی بیان کی اس کے درمیان لوہے کا ایک عمود ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے اسکے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ اس کے اوپر کے حصہ تک پہنچ گیا میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا مجھے کہا گیا اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں بیدار ہوا اور اس وقت تک وہ میرے ہاتھ

الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَ ذَالِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں تھا میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی فرمایا یہ باغ اسلام ہے اور یہ عمود اسلام کا عمود ہے اور حلقہ سے مراد عروۃ الوثقیٰ ہے تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا اور یہ آدمی عبداللہ بن سلام تھا۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۹/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ بن شماس انصار کا خطیب تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو آخر آیت تک ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے رک گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سعدؓ بن معاذ سے پوچھا اور فرمایا ثابت کو کیا ہوا کیا وہ بیمار ہے سعد اس کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اس کیلئے ذکر کی ثابتؓ نے کہا یہ آیت اتر چکی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز تم سب سے بلند ہے میں تو دوزخی ہوں سعد نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ جنتی ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۹۵۰/۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاۤءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاۤءِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس وقت یہ آیت اتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا اور ہم میں سلمانؓ فارسی بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا اس کو ان میں سے بہت شخص پالیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۱/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے یعنی ابو ہریرہؓ اور اس کی ماں کو اپنے ایمان دار بندوں کی طرف محبوب بنا دے اور ان دونوں کی طرف مومنوں کو محبوب بنا دے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۵۲/۱۹ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِي۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائذؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان، سلمانؓ، صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس آیا انہوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کو پکڑنے کی جگہ سے نہیں لیا ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے ایک سردار اور شیخ کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہو پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا اے ابوبکر کہیں تو نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا اپنے رب کو ناراض کرے گا۔ ابوبکرؓ اُن کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو تم مجھ پر ناراض تو نہیں ہو انہوں نے کہا نہیں اے بھائی اللہ تجھے معاف کرے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۵۳/۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴/۲۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے انصار سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جو اُن سے محبت رکھے گا اللہ اُس سے محبت رکھے گا جو اُن کو بُرا سمجھے گا اللہ اس کو بُرا سمجھے گا۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۵/۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا جبوقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے اموال بطور غنیمت کے دیئے اور آپؐ نے قریش کے آدمیوں کو سو سو تک اونٹ دیئے انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو بخش دے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی یہ بات پہنچ گئی آپؐ نے انصار کی طرف پیغام بھیجا ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی کو نہ بلایا جب وہ جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا تمہاری یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے ان میں سے دانا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں جو صاحب الرائے لوگ ہیں انہوں نے کوئی ایسی بات

اَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا
أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللهُ
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا
وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ
رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ
اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ رَضِيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً
مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ
الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ
وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ
عَلَى الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۷/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ
الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ
وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ
اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ
كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللهِ وَ
اِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللهِ
مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللهَ وَ
رَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں کی ہاں البتہ نوعمر اور نوجوان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کردے قریش کو دیتے ہیں اور
انصار کو چھوڑ رہا ہے جبکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون کے
قطرے گر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا
کفر کے ساتھ ابھی نیا نیا زمانہ ہوتا ہے میں ان کی تالیف قلبی کرتا
ہوں تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ لوگ مال لیکر اپنے اپنے
گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کا رسولؐ لے کر
جاؤ۔ اُنھوں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ہم اس
پر راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی میں انصار میں سے ایک ہوتا اگر لوگ ایک
وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا پہاڑی درّہ میں چلیں
میں انصار کی وادی یا پہاڑی درّہ میں چلوں۔ انصار بمنزلہ استر کے ہیں۔
اور دوسرے لوگ بمنزلہ اوپر کے کپڑے کے ہیں۔ میرے بعد اے انصار
تم ترجیح کو دیکھو گے صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آکر ملو۔ روایت
کیا اسکو بخاری نے۔

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے
گھر میں داخل ہو جائے اس کیلئے امان ہے جو ہتھیار پھینک دے اس
کے لیے امان ہے انصار نے کہا اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے
لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری فرمایا تم نے کہا ہے کہ اس شخص کے دل میں
اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے
ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ کی طرف اور
تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میرا تمہارے ساتھ زندگی اور موت کا ساتھ
ہے انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے بھی اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ
بخل کرتے ہوئے ایسا کہا ہے فرمایا اسی لیے اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا
سمجھتے ہیں۔ اور معذور گردانتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۵۸/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَّ نِسَآءً مُّقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیاہ شادی سے انصار کے بچے اور عورتیں آتی ہوئی دیکھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہو۔ خدا گواہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر میری طرف محبوب ہو اس سے انصار کو مراد لے رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۹/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍؓ وَّ الْعَبَّاسُؓ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِہٖ حَاشِیَۃَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گذرے وہ رو رہے تھے ابوبکرؓ نے کہا تم کیوں روتے ہو انہوں نے کہا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس یاد آتی ہے۔ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور آپؐ کو اس بات کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا آپؐ منبر پر چڑھے اس کے بعد پھر آپؐ منبر پر نہیں چڑھ سکے آپؐ نے اللہ کی تعریف کی ثنا کہی پھر فرمایا انصار کے متعلق میں تم کو وصیت کرتا ہوں وہ میرے رازدان اور بمنزلہ گٹھڑی کے ہیں ان کے ذمہ جو حق تھا انہوں نے ادا کر دیا ہے اور اُن کا حق باقی رہ گیا ہے ان کے نیکوکاروں سے ان کا عذر قبول کرو اور اُن کے بدکاروں سے درگذر کرو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۹۶۰/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَۃِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَضُرُّ فِیْہِ قَوْمًا وَّیَنْفَعُ فِیْہِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ نے وفات پائی باہر تشریف لائے منبر پر بیٹھے اللہ کی تعریف کی اور ثنا کہی پھر فرمایا اما بعد لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس طرح ہو جائیں گے جس طرح آٹے میں نمک ہوتا ہے جو شخص تم میں سے ایسی چیز کا والی بنے جو کچھ لوگوں کو نفع پہنچائے اور کچھ دوسروں کو نقصان پہنچا سکے ان کے نیکوکار سے وہ عذر قبول کرے اور ان کے بدکار سے درگذر کرے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۱/۲۸ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار کو بخش دے انصار کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۹۶۲/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں پھر ہر انصار کے گھرانے میں خیر اور بھلائی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۳/۳۰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِیَ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ بِمَکَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زبیر اور مقداد کو ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام ہے فرمایا جاؤ حتی کہ تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ وہاں ایک اونٹ کے کجاوے میں سوار عورت ہے اس کے پاس ایک خط ہے اس سے وہ خط لے لو ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ہم خاخ پہنچ گئے وہاں وہ عورت ہمیں ملی۔ ہم نے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمیں دیدے وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا تجھے ضرور خط نکالنا ہوگا یا تجھے اپنے کپڑے اتار کر تلاشی دینا ہوگی۔ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکال کر ہمیں دیا ہم وہ خط لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس میں لکھا ہوا تھا یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف ہے اس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی خبر دیدی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول جلدی نہ کریں میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ چمٹایا گیا تھا میرا تعلق ان کے ساتھ ذاتی نہیں تھا آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابت ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے اموال اور مکہ میں گھر والوں کی حفاظت کر لیتے ہیں میں نے چاہا اگر نسبی قرابت مفقود ہے میں ان پر کوئی احسان کر دوں جسکی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں گے میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر پر راضی ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچی بات کہہ دی ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول مجھ کو اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اتار دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بدر میں شامل ہو چکا ہے اور تجھے اس بات کی حقیقت معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ اہل بدر پر جھانکا ہے اور کہہ دیا ہے جو چاہو تم کرو میں نے تم پر جنت واجب کر دی ہے۔ ایک روایت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں ہے تم کو بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۴/۳۱ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رفاعہؓ بن رافع سے روایت ہے کہا جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا تم میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے ہیں تم ان کو کس مرتبہ میں شمار کرتے ہو آپ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل یا اسی طرح کا کلمہ کہا جبرئیل نے کہا ہم بھی ان فرشتوں کو اسی طرح سمجھتے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۵/۳۲ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں موجود تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اور تم میں کوئی نہیں مگر اس میں وارد ہوگا آپ نے فرمایا تو نے سنا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ہم پرہیزگار لوگوں کو نجات دیں گے ایک روایت میں ہے اگر اللہ نے چاہا اصحاب شجرہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۹۶۶/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تمام زمین پر بسنے والے لوگوں سے بہتر ہو

(متفق علیہ)

۵۹۶۷/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی (حضرت جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ثنیہ مرار پر جو چڑھے اس کے اس قدر گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جس قدر بنی اسرائیل کے کئے گئے اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے چڑھے پھر پے در پے لوگ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سرخ اونٹ والے کے سوا سب کو بخش دیا

كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔

گیا ہے ہم اس کے پاس آئے اور کہا آؤ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش مانگیں وُہ کہنے لگا میں اپنا گمشدہ اونٹ پالوں اس سے بہتر ہے کہ تمہارا صاحب میرے لیے بخشش منگے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں آپؐ نے ابی بن کعبؓ کو کہا تھا اِنَّ اللّٰہ اَمَرَنِی اَنْ اَقْرَأَ علیک فضائل القرآن کے بعد کے باب میں گذر چکی ہے

دوسری فصل

۵۹۶۸/۳۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرے بعد ان دو شخصوں کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ عمار بن یاسرؓ کی سیرت اختیار کرو عبداللہ بن مسعود کے قول کو مضبوطی سے پکڑو۔ حذیفہؓ کی ایک روایت میں تمسکوا بعہد ابن ام مکتوم کی جگہ ہے کہ ابن مسعود جو حدیث بیان کرے اس کو راست جانو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۶۹/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا میں ان پر ابن ام عبدؓ کو سردار مقرر کرتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۵۹۷۰/۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

حضرت خیثمہؓ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا میں مدینہ آیا اور اللہ سے دعا کی میرے لیے نیک ہمنشینی میسر کرے اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہؓ میسر فرمایا میں اس کے پاس آکر بیٹھا میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ نیک ہمنشین میسر ہو تو میرے موافق کیا گیا ہے وہ کہنے لگے تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کوفہ سے میں خیر کی تلاش میں یہاں آیا ہوں وہ کہنے لگے تم میں سعدؓ بن مالک نہیں ہے جو مستجاب الدعوات ہے اور ابن مسعودؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی اور نعلین پر مقرر تھا اور حذیفہؓ جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ہے اور عمارؓ جس کو اللہ نے شیطان سے بچا لیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِیْ اَجَارَہُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کی زبان مبارک سے ملی ہے اور سلمان جو دو کتابوں کے صاحب ہیں۔ یعنی قرآن اور انجیل کے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۷۱/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اچھا آدمی ہے، عمرؓ اچھا آدمی ہے ابوعبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے، اسیدؓ بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابتؓ بن قیس بن شماس اچھا آدمی ہے۔ معاذؓ بن جبل اچھا آدمی ہے۔ معاذؓ بن عمرو بن جموح اچھا شخص ہے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۹۷۲/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے جو علیؓ، عمارؓ، اور سلمانؓ ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۷۳/۴۰ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ رضی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے عمارؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ فرمایا اس کو اجازت دو کہ پاک ہے پاک کیا گیا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۹۷۴/۴۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو دو کاموں میں ایک کے قبول کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا مگر وہ دونوں میں سے بہترین کو پسند کر لیتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۷۵/۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا منافق کہنے لگے اس کا جنازہ بہت ہلکا ہے کیونکہ بنو قریظہ میں انہوں نے فیصلہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی آپ نے فرمایا اس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۷۶/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی سچے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۷۷/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَہْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّھْدِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی راست گو پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اُٹھایا نہیں وُہ زہد میں عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۷۸/۴۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا اُنہوں نے کہا چار شخصوں سے علم طلب کرو۔ عویمر ابی الدرداء سے۔ سلمانؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن سلام سے جو پہلے یہودی تھے پھر ایمان لائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وُہ جنت میں دسویں شخص ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۷۹/۴۶ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْہُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ کوئی خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر تھا آپ نے فرمایا اگر میں کوئی خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اُس کی نافرمانی کرو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن تم کو حذیفہؓ جو حدیث بیان کرے اسکی تصدیق کرو اور عبداللہ جو پڑھائے اسکو پڑھو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۸۰/۴۷ وَعَنْہُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ اِلَّا اَنَا اَخَافُھَا عَلَیْہِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّکَ الْفِتْنَۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَکَتَ عَنْہُ وَاَقَرَّہٗ عَبْدُ الْعَظِیْمِ الْمُنْذِرِیُّ۔

انہی (حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ میں محمد بن مسلمہ کے سوا ہر شخص کے لیے فتنہ سے ڈرتا ہوں کہ اس کو نقصان نہ پہنچائے عبداللہ بن مسلمہ کے لیے میں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ فتنہ تجھ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے۔ عبدالعظیم نے اس کا اقرار کیا ہے۔

۵۹۸۱/۴۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ بِیَدِہٖ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں دِیا دیکھا فرمایا اے عائشہؓ میرے خیال میں اسماء کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام نہ رکھنا میں اس کا نام رکھوں گا آپؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور تھی اس کے ساتھ گھٹی دی

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۸۲/۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے معاویہؓ کے لیے کہا اے اللہ اسکو راہ دکھلانے والا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

راہ یافتہ بنا دے اور اس کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۹۸۳/۵۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُوسرے لوگ اسلام لاتے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۴/۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا اے جابر کیا ہے میں تجھ کو افسردہ دیکھ رہا ہوں میں نے کہا میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور انہوں نے عیال اور قرض چھوڑا ہے فرمایا میں تجھ کو بشارت دُوں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کس طرح ملا ہے میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے کلام کیا ہے اور تیرے باپ کو اللہ نے زندہ کیا اور رو برو اس سے گفتگو فرمائی فرمایا میرے بندے تو آرزو کر میں تجھ کو عطا کرونگا اس نے کہا اے میرے رب مجھکو زندہ کر تاکہ دوبارہ تیرے راستہ میں شہید ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میرا حکم گذر چکا ہے اور وہ دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے اسوقت یہ آیت اتری اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں مردے نہ خیال کرو آخر آیت تک۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۸۵/۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (جابرؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس ۲۵ مرتبہ میرے لیے بخشش کی دُعا کی۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۶/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی پراگندہ بال غبار آلودہ قدموں والے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایسے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں اللہ اُن کی قسم کو سچا کر دے۔ ان میں براءؓ بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۸۷/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مخزنِ خاص جن کی طرف میں پناہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں میرے دلی دوست انصار ہیں ان کے نیکوکار سے قبول کرو ان کے گنہگار سے درگذر کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٩٨٨/٥٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٩٨٩/٥٦ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رض قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ ابوطلحہؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اپنی قوم کو میرا اسلام کہنا میرے علم میں وہ بڑے پارسا اور صبر کرنے والے ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٩٩٠/٥٧ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے حاطب کی شکایت کی اور کہا اے اللہ کے رسول حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوگا آپؐ نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ اس میں داخل نہیں ہوگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہو چکا ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٩٩١/٥٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اگر تم منہ پھیر لو تمہارے سوا کسی اور قوم کو بدل دے پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس سے مراد کون ہیں اگر ہم منہ پھیر لیں وہ ہماری جگہ لیں گے اور ہم جیسے نہ ہوں گے آپؐ نے سلمانؓ فارسی کی ران پر ہاتھ مارا پھر فرمایا یہ اور اس کی قوم۔ اگر ایمان ثریا تک پہنچ جائے فارس کے لوگ اُس کو پکڑ لیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٩٩٢/٥٩ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا آپؐ نے فرمایا میں ان پر یا ان میں سے بعض پر تم سے زیادہ یا تمہارے بعض سے زیادہ وثوق رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۹۹۳/۶۰ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَۃَ نُجَبَآءَ وَرُقَبَآءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے سات برگزیدہ اور نگہبان ہوتے ہیں میرے چودہ ہیں ہم نے کہا وہ کون ہیں فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے (مراد حسنؓ وحسینؓ ہیں) جعفر، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیر، بلال، سلمانؓ، عمارؓ عبداللہؓ بن مسعود، ابوذر، مقدادؓ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۴/۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ کَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَہٗ فِی الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ یَشْکُوْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ خَالِدٌ وَھُوَ یَشْکُوْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ یُغْلِظُ لَہٗ وَلَا یَزِیْدُہٗ اِلَّا غِلْظَۃً وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاکِتٌ لَا یَتَکَلَّمُ فَبَکٰی عَمَّارٌ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَرَاہُ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰی عَمَّارًا عَادَاہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَہُ اللّٰہُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا کَانَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِیْتُہٗ بِمَا رَضِیَ فَرَضِیَ

حضرت خالدؓ بن ولید سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ معاملہ تھا میں نے اس سے کچھ سخت کلامی کی۔ عمار نے میری شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی میں نے بھی آکر اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور بڑی سخت باتیں کیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں کچھ نہیں بولتے عمارؓ رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسول آپؐ اس کو دیکھتے نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا جو عمارؓ سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھے گا اور جو عمارؓ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بُرا سمجھے گا۔ خالدؓ نے کہا میں باہر نکلا مجھے عمار کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی میں عمارؓ کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

۵۹۹۵/۶۲ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ۔

(رَوَاھُمَا اَحْمَدُ)

حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے خالدؓ اللہ کی تلوار ہے اور اپنے قبیلہ کا اچھا نوجوان ہے۔

(روایت کیا ہے ان دونوں کو احمد نے)

۵۹۹۶/۶۳ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّھِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْھُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ ان کے نام لیں۔ فرمایا ایک ان میں سے علیؓ ہے تین بار یہ کلمہ کہا اور ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں مجھ کو ان سے

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ)

محبت کرنیکا حکم دیا گیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۷/۶۴ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كَانَ عُمَرُؓ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍؓ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًاؓ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ کہا کرتے تھے ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلالؓ کو انہوں نے آزاد کیا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۹۹۸/۶۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍؒ اَنَّ بِلَالًاؓ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قیسؒ بن ابی حازم سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اگر تو نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے لیے روک لے اگر تو نے مجھ کو اللہ کی رضامندی کے لیے خریدا ہے مجھ کو اور اللہ کیلئے عمل کرنے کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

۵۹۹۹/۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضِيْفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں فقیر ہوں آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ایک سائل آیا ہے وہ کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے میرے پاس سوا پانی کے کچھ بھی نہیں۔ پھر دوسری بیوی کی طرف بھی پیغام بھیجا اس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا سب نے اسی طرح کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کون مہمان بنائے گا اللہ اُس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس کا نام ابوطلحہ تھا اس نے کہا میں اے اللہ کے رسول۔ اسے اپنے گھر لے گیا اپنی بیوی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا نہیں صرف بچوں کیلئے تھوڑا سا کھانا ہے اس نے کہا ان کو بہلا کر سلا دے جب ہمارا مہمان آئے اسکو اس طرح محسوس ہو کہ ہم کھا رہے ہیں جب وہ کھانے کیلئے اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانہ سے بجھا دینا اُس نے ایسا ہی کیا وہ سب بیٹھ گئے مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گذاری جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا ہے فلاں مرد اور فلاں عورت سے یا فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور عورت سے خوش ہے ایک روایت میں اسکی مثل ہے اور اس میں ابوطلحہ کا نام مذکور نہیں اُس کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۰/۶۷ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انہی کا (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ساتھ ایک جگہ اترے لوگ گذرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ابوہریرہؓ یہ کون ہے میں کہتا فلاں ہے آپؐ فرماتے یہ خدا کا اچھا بندہ ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا فلاں شخص ہے آپؐ فرماتے یہ اللہ کا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالدؓ بن ولید گذرے آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولید ہے آپؐ نے فرمایا خالدؓ بن ولید اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں سے ایک تلوار ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۶۲۶۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ انصار نے کہا اے اللہ کے نبی ہر نبی کے اتباع ہوتے ہیں ہم نے آپؐ کی اتباع اختیار کی ہے اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے تابعدار ہماری اولاد سے بنائے آپؐ نے یہ دعا کی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۶۲۶۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کسی قبیلہ عرب کو نہیں جانتے جس کے شہید قیامت کے دن انصار سے بڑھ کر زیادہ معزز ہوں کہا اور انسؓ نے کہا احد کے دن ان کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے۔ ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں یمامہ کے دن ستر شہید ہوئے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۶۲۷۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قیس بن ابی حازمؓ سے روایت ہے کہا بدر میں شریک ہونے والوں کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور عمرؓ نے کہا میں بعد میں آنے والے لوگوں پر ان کو فضیلت دوں گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

ان صحابہ کے نام جو بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ جامع بخاری میں ہے

پہلی فصل

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ

حضرت نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہؓ بن عثمانؓ، ابوبکرؓ صدیق قریشی۔ عمرؓ بن خطاب عدوی، عثمانؓ بن

الْقُرَشِيُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ (۵) عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ (۸) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ (۱۲) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ (۱۳) خُنَيْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ السَّهْمِيُّ (۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۱۶) اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۱۸) اَبُوْ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ مَالِكِ نِ الزُّهْرِيُّ (۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ نِ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۳) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۴) وَاَخُوْهُ (۲۵) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ نِ الْهُذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ نِ الزُّهْرِيُّ (۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۳) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۳۴) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۵) قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ (۳۸) مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَاَخُوْهُ

عفان قرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینبؓ کی تیمارداری کیلئے ان کو پیچھے چھوڑ دیا تھا لیکن ان کو مالِ غنیمت سے حصہ دیا علیؓ بن ابی طالب ہاشمی، ایاسؓ بن کثیر، بلال بن رباح مولیٰ ابوبکرؓ صدیق۔ حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش، ابو حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی۔ حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور حارثہ بن سراقہ دونوں نظارہ میں تھے۔ خبیب بن عدی انصاری۔ خنیس بن حذافہ سہمی۔ رفاعہ بن رافع انصاری۔ رفاعہ بن عبدالمنذر۔ ابو لبابہ انصاری۔ زبیر بن عوام قرشی زید بن سہل ابو طلحہ انصاری۔ ابو زید انصاری۔ سعد بن مالک زہری۔ سعد بن خولہ قرشی۔ سعید بن زید بن عمر بن نفیل قرشی، سہل بن حنیف انصاری، ظہیر بن رافع انصاری۔ ان کے بھائی۔ عبداللہ بن مسعود ہذلی۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ عبیدہ بن حارث قرشی۔ عبیدہ بن صامت انصاری۔ عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی۔ عقبہ بن عمرو انصاری عامر بن ربیعہ عنزی، عاصم بن ثابت انصاری عویم بن ساعدہ انصاری۔ عتبان بن مالک انصاری قدامہ بن مظعون، قتادہ بن نعمان انصاری معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفراء اور ان کے بھائی۔ مالک بن ربیعہ، ابو اسید انصاری مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف مرارہ بن ربیع انصاری۔ مقداد بن عمرو کندی حلیف بنی زہرہ۔ ہلال بن امیہ انصاری۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(۴۰) مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ (۴۱) اَبُوْ اُسَيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو نِ الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ (۴۶) هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرْنِيِّ

یمن اور شام کا ذکر اور اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

۶۰۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہو گا یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ سے دُعا کی وہ بیماری ختم ہو گئی ہے صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے جو شخص تم میں سے کوئی اس کو ملے وُہ اپنے لیے بخشش کی اس سے دُعا کرائے ایک روایت میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے تابعین میں بہتر ایک آدمی ہے جس کا نام اویس ہے۔ اسکی والدہ ہے۔ اسکو برص کی بیماری تھی اسکو کہو وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۶۰۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے ان کے دل نرم ہیں ایمان یمن کے لوگوں میں ہے اور حکمت یمن کے لوگوں میں ہے فخر و تکبّر کرنا اونٹ والوں کا کام ہے اور سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۶/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ تکبر اور فخر گھوڑے والوں اور اونٹ والوں اور چلّانے والوں میں ہے جو اونٹ کے پشم کے خیموں میں رہتے ہیں بکری والوں کے دلوں میں نرمی ہے (متفق علیہ)

۶۰۰۷/۴ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابومسعود انصاریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرف سے فتنے آئیں گے۔ سخت زبانی اور سخت دلی چلانے والوں میں ہے جو خیموں میں رہتے ہیں جو اونٹوں اور گایوں کی دُموں کے پیچھے لگنے والے ہیں جو کہ ربیعہ اور مضر قبیلہ سے ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۸/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت دلی اور سخت زبانی مشرق کے رہنے والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۶۰۰۹/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہماری شام میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے یمن میں برکت ڈال صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ہماری شام اور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دعا فرمائیے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری بار فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

۶۰۱۰/۷ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو متوجہ کر اور ہمارے صاع اور مد میں برکت ڈال۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۶۰۱۱/۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کیلئے مبارکبادی ہے ہم نے کہا کیوں اے اللہ کے رسول فرمایا اللہ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔

۶۰۱۲/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَّحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرموت کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۶۰۱۳/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی لوگوں میں سے بہترین وُہ ہے جو ابراہیمؑ کے ہجرت کرنے کی جگہ ہجرت کر جائیگا۔ ایک روایت میں ہے لوگوں میں سے بہترین وُہ ہے جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ کو لازم پکڑے گا۔ زمین میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اُنکی زمینیں ان کو پھینک دیں گی اللہ کی ذات ان کو مکروہ رکھے گی آگ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی ان کے ساتھ رات گذارے گی جہاں وہ رات گذاریں گے اور جہاں وُہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۶۰۱۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ رض خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابن حوالہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر دین اس طرح ہو جائیگا کہ تم جمع کیے گئے لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں ہو گا ایک لشکر یمن میں ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے لیے پسند فرمائیں اگر میں اُسوقت کو پاؤں کس لشکر میں شامل ہوں آپؐ نے فرمایا شام کو لازم پکڑ وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے اپنے پسندیدہ بندے اسکی طرف جمع کرے گا اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑو وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اللہ تعالیٰ شام اور اُسکے رہنے والوں کے لیے متکفل بن چکا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے۔

تیسری فصل

۶۰۱۵/۱۲ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت شریحؒ بن عبید سے روایت ہے کہا اہل شام کا حضرت علیؓ کے پاس ذکر کیا گیا اور کہا گیا اے امیر المومنینؓ اُن پر لعنت کریں آپ نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

تھے ابدال شام میں ہوں گے وہ چالیس آدمی ہیں جب بھی ان میں سے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے اس کی جگہ اور آدمی اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارش برستی ہے۔ ان کی دعاؤں سے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کی وجہ سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

۶۰۱۶/۱۳ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُّقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا اَرْضٌ يُّقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام فتح کیا جائے گا جب تم کو اس کے مکانوں اور شہروں میں رہنے کا اختیار دیا جائے تم ایک شہر کو لازم پکڑنا جس کا نام دمشق ہے وہ مسلمانوں کے لیے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور ملک شام کا جامع ہے وہاں ایک زمین کا نام غوطہ ہے۔ روایت کیا ان دونوں کو احمد نے۔

۶۰۱۷/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ میں ہو گی اور بادشاہت شام میں۔

۶۰۱۸/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر سے نور کا ایک ستون اٹھتے ہوئے دیکھا ہے جو شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

۶۰۱۹/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُّقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی اجتماع کی جگہ غوطہ میں روز جنگ ہے وہ ایک شہر کی جانب ہے جس کا نام دمشق ہے وہ سب شہروں سے بہتر ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۶۰۲۰/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے فرمایا ایک عجمی بادشاہ آئے گا وہ سب شہروں پر غالب آ جائے گا سوا دمشق کے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ — اس امت کے ثواب کا بیان

پہلی فصل

۶۰۲۱/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فرمایا دوسری امتوں کی امت نسبت جو گذر چکی ہیں تمہاری مدت عمر اس زمانہ کے مقدار ہے جو عصر سے لیکر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح پر ہے ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا آدھے دن تک کون میرا کام کرتا ہے میں اسکو ایک قیراط دوں گا۔ یہود نے ایک ایک قیراط پر نصف دن کام کیا پھر اس نے کہا نصف دن سے عصر کی نماز تک کون ایک ایک قیراط پر کام کرتا ہے عیسائیوں نے نصف دن سے لیکر عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا عصر کی نماز سے لیکر مغرب تک کون ہے جو کام کرتا ہے اُس کو دو قیراط ملیں گے۔ تم نماز عصر سے لیکر مغرب تک عمل کر رہے ہو۔ آگاہ رہو تمہارے لیے دوگنا ثواب ہے۔ یہود و نصاریٰ اس بات پر ناراض ہو گئے کہنے لگے ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہم کو اُجرت کم دی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا ہے وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میرے محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے وہ آرزو کریں گے کہ اپنے اہل وعیال کے بدلہ میں مجھے دیکھیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۶۰۲۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ رض إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گی اُن کی جو مدد چھوڑ دے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے گا وہ اس حالت پر ہوں گے (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۶۰۲۴ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کیا جا سکتا کہ اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۶۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت جعفرؒ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہو اور خوش ہو میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں میں ہوں مہدیؑ اُس کے وسط میں اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہے لیکن اسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی انکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا انکے ساتھ کوئی تعلق نہیں (رزین)

۶۰۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا۔

حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی مخلوق تمہاری طرف ایمان کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ ہے انہوں نے کہا فرشتے آپ نے فرمایا اور ان کے لیے کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں انہوں نے کہا پیغمبر آپ نے فرمایا ان کو کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے انہوں نے کہا پس ہم آپ نے فرمایا اور تمہارے لیے کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق میں سے میرے نزدیک پسندیدہ ایمان اُن لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے مصحف پر ایمان لائینگے اسمیں کتاب ہوگی اسمیں جو کچھ ہے اسکے ساتھ ایمان لائینگے

۶۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي اٰخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا اس امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی اسکو پہلے لوگوں کا سا اجر و ثواب ہوگا نیکی کا وہ حکم دیں گے بُرائی سے روکیں گے خلاف شرع کام کرنیوالوں (اہل فتن) سے لڑائی کریں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۶۰۲۸ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ کو دیکھا ہے اس کے لیے مبارک اور خوشی ہو اور جس شخص نے مجھ کو نہیں دیکھا لیکن ایمان لایا ہے سات بار مبارک اور خوشی ہو (احمد)

۶۰۲۹ وَعَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ رض قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا جَیِّدًا تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رض فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاھَدْنَا مَعَکَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی رَزِیْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ مِنْ قَوْلِہٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

حضرت ابن محیریزؒ سے روایت ہے میں نے ابوجمعہؓ سے کہا جو کہ ایک صحابی ہے ہم کو ایک حدیث بیان کر جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے انہوں نے کہا ہاں میں تم کو ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابوعبیدہؓ بن جراح بھی تھے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم سے بڑھ کر بھی کوئی بہتر ہو سکتا ہے ہم اسلام لائے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے میرے ساتھ ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں (روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور روایت کیا رزین نے ابوعبیدہؓ سے اس کے قول یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا آخر تک ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۰ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت معاویہؓ بن قرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کے رہنے والے تباہ ہو جائیں تم میں کوئی بھلائی نہ ہو گی۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ مدد کیے گئے ہوں گے ان کی مدد جو شخص چھوڑ دے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے ابن مدینی نے کہا اس سے مراد محدثین ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْھَقِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے خطا اور نسیان اور جس کام میں ان پر زبردستی کی جاتے معاف کر دیا ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے۔

۶۰۳۲ وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت بہزؒ بن حکیمؒ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن سب میں سے بہتر اور گرامی قدر ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

(اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِ الْمِشْکٰوۃِ)

تمام شد

مجوب احمد خوشنویس چک ۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ از مؤلف
ترجمۂ اردو

اکمال فی اسماء الرجال

صاحبِ مشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہم اللہ تعالےٰ

اے میرے پروردگار مجھے (اس کتاب کی) تکمیل اور اتمام کی توفیق عطا فرمائیے۔ اے اللہ ہم آپ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور آپ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے اللہ آپ پاک ہیں ہم آپ کا شکر کرتے ہیں باعتبار تمام افرادِ شکر کے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد آپ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب اور آپ کے اُن تمام بھائیوں پر جو انبیاء میں سے تھے۔

اما بعد :- یہ کتاب جو اسماء الرجال کے بارے میں ہے دو باب پر مشتمل ہے **پہلا باب** صحابہ اور صحابیات کے ذکر میں اور جو ان کے بعد تابعین وغیرہ ہوتے ہیں جن کا ذکر یا روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں مذکور ہے۔ ان اسماء کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے قائم کی گئی ہے۔ جن کی کنیت ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے ان کا ذکر کنیت کے حرف کے ماتحت لکھا جاتے گا۔ نام کے حرف کے ماتحت نہیں۔ مثلاً ابو ہریرہ کہ اُن کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے تو ہم ان کا ذکر حرف ہا کے ماتحت کریں گے۔ عین کے تحت میں نہیں کریں گے **دوسرا باب** صاحبِ اصول (ائمہ) کے تذکرہ میں جن میں سے بعض کا ذکر ہم نے مشکوٰۃ کے شروع میں کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

پہلا باب

صحابہ اور تابعین کے ذکر میں اور اس میں چند فصلیں ہیں

حرف ھمزہ اور اس میں چند فصلیں ہیں

فصل صحابہؓ کے بارے میں

۱۔ انس بن مالک :۔ یہ انس بن مالک بن النضر ہیں۔ ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ قبیلۂ خزرج میں سے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ میں سے بصرہ میں سب سے آخر میں ۹۱ھ میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی عمر ایک سو تین ۱۰۳ سال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ننانوے ۹۹ سال ہوئی ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کی شمار ایک سو ہے اور ایک قول کے مطابق اسی۔ جن میں اٹھتر مرد اور دو ۲ عورتیں ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۔ انس بن مالک الکعبی :۔ یہ انس بن مالک الکعبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔ ان کا نام اس ایک حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر اور حاملہ اور مرضعہ کے روزے کے بارے میں مروی ہے۔ آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ ان سے ابن قلابہؒ نے روایت کیا ہے۔

۳۔ انس بن النضر :۔ یہ انس بن نضر نجاری انصار سے ہیں یہ انس بن مالک کے چچا ہیں "احد" کے روز جب یہ شہید ہوتے ہیں تو اس وقت ان کے جسم پہ تلوار اور نیزے اور برچھے کے ۳۰ سے زیادہ نشان دیکھے گئے تھے۔ انھیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ الخ۔

۴۔ انس بن مرثدؓ :۔ یہ انس بن مرثد ابی مرثد کے بیٹے ہیں۔ ابی مرثد کا نام کناز بن الحصین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا۔ ابن عبد البر نے فرمایا کہ یہ قول زیادہ مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ انیس ہیں جو فتح مکہ اور حنین میں حاضر تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ انیس یہی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اغدیا انیس الی امرأۃ ھذہ الخ (یعنی صبح کو اے انیس اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کیا تو اس کو سنگسار کر دینا) اور ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے

ف :۔ اس فصل میں زیادہ اسماء ان اصحاب کے ہی مذکور ہیں جن کا تعلق کسی حدیث سے ہے لیکن بعض ایسے غیر صحابہ سے بھی تعارف کرادیا گیا ہے جن کا نام کسی حدیث میں مذکور ہے اور یہی صورت آئندہ دیگر جماعتوں کے ذیل میں بھی ہے جیسا کہ اسود عنسی کا ذکر فصل فی الصحابہ میں اور مثلاً فصل فی التابعین کے ماتحت ابی بن خلف سے بھی تعارف کرادیا گیا جو کافر تھے۔ ۱۲ مترجم۔

انیس تھے ۔ واللہ اعلم ۔ آپ کی وفات ۲ھ میں ہوئی اور ان کو اور ان کے والد اور دادا اور بھائی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے ۔ ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کی ہے کناز میں کاف مفتوح ہے اور نون مشدد اور زاء معجمہ ہے :۔

۵ - اسید بن حضیر :۔ یہ اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلۂ اوس میں سے ۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے ۔ اور عقبہ والی رات میں یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور و محافظ تھے اور دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا ۔ بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے ۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ۔ مدینہ میں ۲۰ھ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

۶ - ابو اسید :۔ یہ ابو اسید مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی کے بیٹے ہیں ۔ تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں ۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ۔ ان سے ایک کثیر مخلوق نے روایت کی ہے ۔ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر اٹھتر سال کی تھی اور بینائی زائل ہو چکی تھی اور بدر میں صحابہ میں ان کی وفات سب سے آخر میں ہوئی ۔ اسید میں ہمزہ مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور یا ساکن ہے ۔

۷ - اسلم :۔ یہ اسلم ہیں ان کی کنیت ابو رافع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے ۔ ان کا ذکر حرف راء میں آئے گا ۔

۸ - اسمر :۔ یہ اسمر مضرس طائی صحابی کے بیٹے ہیں ان کا شمار بصرہ کے اعرابیوں میں ہے مضرس میں میم مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور راء مکسورہ مشدد ہے ۔

۹ - اشعث بن قیس :۔ یہ اشعث بن قیس معدی کرب کے بیٹے ہیں ۔ ان کی کنیت ابو محمد کندی ہے ۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ کندہ کا وفد آیا ہے تو اس کے ساتھ رئیس وفد ہو کر آتے تھے ۔ یہ واقعہ ۱۰ھ کا ہے یہ اسلام سے قبل اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے ۔ اسلام میں بھی بہت وجیہ شخص تھے ۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ۔ تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں مشرف با اسلام ہو گئے اور کوفہ میں رہ کر ۴۲ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔ حضرت حسن ابن علیؓ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔

۱۰ - اشج :۔ ان کا نام منذر ہے العائذ العصری العبدی کے بیٹے ہیں ۔ اپنی قوم کے سردار اور ان کے اسلام کی طرف لانے والے تھے ۔ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ان کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔ ان کا ذکر باب الحذر والتأنی میں ہے العصری میں عین مفتوح اور صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے ۔

۱۱ - اشیم الضبابی :۔ اشیم الضبابی کا ذکر باب الفرائض حدیث ضحاک میں ہے ۔

۱۲ - الاسود بن کعب العنسی :۔ یہ اسود بن کعب ہے اس کا نام عبہلہ عنسی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آپ کی حیات میں ہی قتل کر دیا گیا ۔ اس کو فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا فیروز تو اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے تاکہ جنبش نہ کر سکے اور قیس نے قتل کیا اور سر تن سے جدا کر دیا ۔ اس کا ذکر باب الرؤیا میں ہے ۔ العنسی میں مہملہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے اور عبہلہ میں عین مہملہ مفتوح ہے اور باء موحدہ ساکن اور ہاء مفتوح اور لام ہے ۔

۱۳- ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: - یہ ابراہیم ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے ماریہ قبطیہ کے بطن سے جو آپ کی مملوکہ تھیں۔ مدینہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے اور سولہ۱۶ ماہ کی عمر میں وفات ہوگئی اور ایک قول کے مطابق ۱۸ ماہ زندہ رہے۔ بقیع میں مدفون ہوئے۔

۱۴- الاغرالمازنی: - یہ اغر ہیں مزنی کے بیٹے صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی ہے اغر میں ہمزہ مفتوح اور غین معجمہ مفتوح اور را مشدد ہے۔

۱۵- ابیض: - حمال کے بیٹے ہیں قوم سبا کے شہر مارب میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور صحبت سے مشرف ہوئے یمن میں رہتے تھے ان سے کم حدیثیں مروی ہیں حمال ہیں حا مفتوح اور میم مشدد ہے مارب کے میم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکن اور را مکسور ہے آخر حرف با ہے۔ ایک شہر ہے یمن میں صنعاء کے قریب السبائی میں سین مہملہ مفتوح اور باء موحدہ پر فتح اور ہمزہ (بعد الف)۔

۱۶- الاقرع بن حابس: - یہ اقرع بن حابس تمیمی ہیں۔ وفد بنی تمیم کے ساتھ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں اور یہ قبل از اسلام اور بعدِ اسلام دونوں زمانوں میں معزز رہے ان کو عبداللہ بن عامر نے اس لشکر پر حاکم بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ مع لشکر جوزجان (غالباً گورگان کا معرب ہے) میں مصائب میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان سے جابر اور ابوہریرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷- ابوالازہر: - یہ ابوالازہر انماری ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے خالد ابن معدان اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار شام والوں میں ہے۔

۱۸- اکیدر دومۃ: - یہ اکیدر عبدالملک کے بیٹے ہیں اور صاحب دومۃ الجندل کے خطاب سے مشہور ہیں ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔ اور انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ ان کا ذکر باب الجزیہ میں ہے اکیدر اکدر کی تصغیر ہے اور دومۃ میں دال مہملہ پر ضمہ وفتحہ دونوں درست ہیں۔ دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

۱۹- اوس بن اوس: - اوس بن اوس ثقفی ہیں اور ایک قول ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں۔ ان سے ابوالاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمرو غیرہما نے روایت کیا ہے۔

۲۰- ایاس بن بکیر: - یہ ایاس بن بکیر لیثی ہیں غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر رہے اور یہ دار الارقم میں اسلام لاتے تھے ۳۴ھ میں وفات پائی۔

۲۱- ایاس بن عبداللہ: - یہ ایاس بن عبداللہ دوسی مدنی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ان کا مشرف بصحبت ہونا ثابت نہیں ہوسکا ان سے عورتوں کے مارنے کے بارے میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان سے عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔

۲۲- اسامہ بن زید: - یہ اسامہ ہیں زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ امّ ایمن ہیں ان کا نام برکۃ تھا اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپ کے والد ماجد جناب عبداللہ بن عبدالمطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام (حضرت زید) کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر بیس سال تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القریٰ میں رہنے لگے تھے اور وہیں بعد شہادت حضرت عثمان وفات ہوئی ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ۵۴ھ میں وفات ہوئی اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۔ اسامہ بن شریک :۔ یہ اسامہ بن شریک الذبیانی ثعلبی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کی احادیث زیادہ پھیلیں اور ان کا شمار کوفیین میں ہی ہوتا ہے۔ ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۴۔ ابی بن کعب :۔ یہ ابی، کعب الاکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور ان چھ اصحاب میں سے ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہا میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کئے جاتے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا حضرت عمرؓ نے سید المسلمین کا۔ آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۱۹ھ میں ہوئی۔ آپ سے کثیر مخلوق نے روایات کی ہیں۔

۲۵۔ افلح :۔ یہ افلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام سلمہ کے غلام ہیں ان سے حبیب مکی نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ ایفقع بن ناکورہ :۔ یہ ایفقع بن ناکور یمن کے رہنے والے ہیں۔ ذی الکلاع (بکاف مفتوح) کے نام سے مشہور ہیں، اپنی قوم کے رئیس تھے جن کی اطاعت اور اتباع کیا جاتا تھا۔ یہ اسلام قبول کر چکے تھے۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی امداد کے بارے میں تحریر فرمایا تھا محاربہ صفین میں ۳۷ھ میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ اشتر نخعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

۲۷۔ انجشہ :۔ یہ انجشہ ایک سیاہ رنگ غلام تھے حدی خواں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بذریعہ نظم ہنکاتے تھے اور عمدہ سے ادا کرتے تھے ان سے ابوطلحہ اور انس بن مالک نے روایت کیا ہے اور یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ رویدك یا انجشة رفقاً بالقواریر (آہستہ آہستہ چلاؤ اے انجشہ ان نازک شیشوں (یعنی عورتوں) کی رعایت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں) انجشہ میں ہمزہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجمہ۔

۲۸۔ ابو امامہ الباہلی :۔ یہ ابو امامہ ہیں جن کا نام صدی ہے۔ عجلان باہلی کے بیٹے۔ مصر میں رہتے تھے۔ پھر حمص منتقل ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات کی جاتی ہیں۔ اہل شام کے یہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ جب کہ آپ کی عمر اکیانوے ۹۱ سال تھی اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں عبداللہ بن بشر فوت ہوئے۔ صدی میں صاد پر ضمہ اور دال مہملہ مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۲۹۔ ابو امامہ انصاری :۔ یہ ابو امامہ سعد ہیں۔ سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر تجویز فرمائی تھی یہ بوجہ کم عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اسی لیے بعضوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبدالبر نے ان کو منجملہ صحابہ ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین میں

کے بڑے علماء میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابو سعید وغیرہما سے انھوں نے احادیث سنیں اور ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔ سنہ ۱۰ھ میں وفات ہوئی اور آپ کی عمر ۹۲ سال ہوئی۔

۳۰۔ ابوایوب الانصاری:۔ یہ ابوایوب ہیں خالد بن زید انصاری خزرجی۔ اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں سنہ ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے۔ جب کہ ان کے والد (حضرت معاویہؓ) قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ (شریک جہاد ہونے کے لیے) نکلے اور بیمار ہو گئے۔ پھر جب بیماری کا ثقل بڑھ گیا تو اپنے اصحاب کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جاتے تو میرے جنازے کو اٹھا لینا۔ پھر جب تم دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ کی قبر قسطنطنیہ کی چہار دیواری کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کے وسیلے سے بیمار لوگ خدا سے شفا چاہتے ہیں تو شفا پاتے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایات کی ہیں۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن اور پہلی طا مضموم اور دوسری طار مکسور ہے اور اس کے بعد یا ساکنہ ہے۔ نووی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا اور یہی مشہور ہے۔ اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں بعد نون کے یار مشددہ بھی ہے۔

۳۱۔ ابوامیہ المخزومی:۔ یہ ابوامیہ مخزومی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ابو منذر روایت کرتے ہیں۔

۳۲۔ امیہ بن مخشی:۔ یہ امیہ بن مخشی خزاعی ازدی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ طعام کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مثنی بن عبد الرحمٰن ان سے روایت کرتے ہیں مخشی میں میم مفتوح اور خار ساکن اور شین مکسور اور یا مشدد ہے۔

۳۳۔ امیہ بن صفوان:۔ یہ امیہ بن صفوان ہیں۔ جو امیہ بن خلف جمحی کے بیٹے تھے۔ یہ اپنے والد صفوان سے روایت کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عمرو وغیرہ سے دربارۂ عاریت روایت کی ہے۔

۳۴۔ ابواسرائیل:۔ یہ ابو اسرائیل صحابہ میں سے ایک شخص تھے۔ جنھوں نے یہ نذر کی تھی کہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزے سے دھوپ میں کھڑے رہیں گے اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں اور سایہ میں بیٹھیں اور گفتگو کریں۔ ان کی حدیث ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کے پاس ہے۔

۳۵۔ آبی اللحم خلف بن عبد الملک:۔ یہ خلف ابن عبد الملک الغفاری ہیں۔ آبی اللحم کے نام سے مشہور ہیں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ ہے اور ایک قول میں حویرث ہے (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور یہ آبی اللحم کے لقب سے اس لیے مشہور ہوئے کہ گوشت مطلقاً نہیں کھاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اُس جانور کے گوشت کو نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ (یعنی اسلام لانے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرتے تھے) یوم حنین میں شہید ہوئے۔ اُن کے آزاد کردہ عمیر ان سے روایت کرتے ہیں آبی میں ہمزہ پر زبر اور مد ہے اور بار موحدہ مکسور اور یار ساکن ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۳۶۔ اویس القرنی:۔ یہ اویس بن عامر ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ قرن کے رہنے والے تھے انھوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کو نہیں دیکھ سکے ان کے مقبول ہونے کی بشارت دی گئی اور ان کو حضرت عمر ابن الخطابؓ نے اور آپ کے بعد دوسروں نے بھی دیکھا۔ یہ زہد اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ صفین کے موقع پر ۳۷ھ میں گم یا شہید ہو گئے۔

۳۷۔ **آبان**:۔ آبان بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اہل مدینہ میں سے ہیں۔ تابعی ہیں اپنے والد عثمان اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے اور ان کی روایات بکثرت ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے زمانہ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ابانؔ میں ہمزہ مفتوح ہے اور با پر تشدید نہیں۔

۳۸۔ **ایوب بن موسیٰ**:۔ یہ ایوب بن موسیٰ ہیں جو عمرو بن سعید بن العاص اموی کے بیٹے تھے۔ انھوں نے عطاء اور مکحول اور اُن کے ہم مرتبہ محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ بڑے فقہاء میں سے تھے۔ ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۳۹۔ **امیہ بن عبد اللہ**:۔ یہ امیہ ہیں عبد اللہ ابن خالد بن اسید مکی کے بیٹے۔ انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے۔ ثقہ تھے۔ والی خراسان تھے اور ۸۰ھ میں انتقال کیا۔

۴۰۔ **اسلم**:۔ یہ اسلم حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ تھے ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے ۱۱ھ میں مکہ میں خریدا تھا۔ حضرت عمرؓ سے احادیث سنیں۔ ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایات کی ہیں مروان کی خلافت کے زمانہ میں ایک سو چودہ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۴۱۔ **ازرق بن قیس**:۔ یہ ازرق ہیں قیس حارثی کے بیٹے تابعی ہیں۔ اپنے باپ برزہ سے اور ابن عمر سے اور انس بن مالک سے احادیث سنیں۔ اُن سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۴۲۔ **الاعمش**:۔ یہ اعمش ہیں ان کا نام سلیمان ابن مہران کاہلی اسدی ہے۔ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے۔ بنی کاہل ایک شعبہ بنی اسد خزیمہ کا ہے۔ یہ ۶۱ھ میں رے میں پیدا ہوئے وہاں سے اٹھا کر کوفہ میں لاتے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ اجلۂ علماء علم حدیث و قراۃ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفیین کی روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۱۴۸ھ میں وفات ہوئی۔

۴۳۔ **الاعرج**:۔ یہ اعرج ہیں۔ ان کا نام عبد الرحمٰن ابن ہرمز مدنی ہے۔ آزاد کردہ بنی ہاشم تھے۔ تابعین میں کے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے اور اس میں مشہور تھے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں اسکندریہ میں وفات ہوئی۔

۴۴۔ **الاسود**:۔ یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں۔ عمر و بن معاذ اور ابن مسعود سے روایت کرتے تھے اور اُن سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں وفات ہوئی۔

۴۵۔ **ابراہیم بن میسرہ**:۔ یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں۔ ثقہ تھے اور صحیح احادیث روایت کرتے تھے۔

۴۶۔ **ابراہیم بن عبد الرحمٰن**:۔ یہ ابراہیم ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو اسحٰق زہری قرشی ہے حضرت عمر کی خدمت میں بچپن میں لاتے گئے۔ اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے احادیث سنیں۔ اُن سے اُن کے بیٹے سعد اور زہری روایت کرتے ہیں۔ ۹۶ھ میں وفات ہوئی۔ آپ کی عمر ۷۵ سال ہوئی۔

۴۷۔ ابراہیم بن اسماعیل:۔ یہ ابراہیم ہیں اسماعیل اشہلی کے بیٹے۔ انھوں نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت لوگوں سے روایت کی ہے اور ان سے قعنبی اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور یہ بہت روزے رکھنے والے اور بکثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ ان کو دارقطنی نے متروک کہا ہے۔ ۱۶۵ھ میں وفات ہوئی۔

۴۸۔ ابراہیم بن الفضل:۔ یہ ابراہیم ہیں فضل مخزومی کے بیٹے۔ انھوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے وکیع اور ابن نمیر نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف بیان کیا۔

۴۹۔ اسحٰق بن عبداللہ:۔ یہ اسحٰق بن عبداللہ انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ میں کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انھوں نے انس بن مالک اور ابو مرثد وغیرہما سے احادیث سنیں اور ان سے یحییٰ بن کثیر اور مالک اور ہمام نے اور ان کا ذکر باب الانفاق میں ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۵۰۔ اسحٰق بن راہویہ:۔ یہ ابو یعقوب بن ابراہیم التیمی ہیں۔ ابن راہویہ سے شہرت رکھتے تھے۔ بڑے درجے کے اہل علم اور ارکان مسلمین میں شمار کئے جاتے تھے اور آپ کی ذات حدیث و فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی آپ علم کی طلب میں خراسان اور عراق اور حجاز اور یمن اور شام کے شہروں میں پھرے ہیں۔ پھر آپ نے نیشاپور کو وطن بنالیا۔ یہاں تک کہ وہیں ۲۳۸ھ میں بعمر ۷۴ سال انتقال کیا۔ ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے سفیان بن عیینہ اور وکیع بڑے بڑے ائمہ سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ائمہ اعلام کی بڑی جماعت نے روایات کی ہیں۔

۵۱۔ ابو اسحٰق السبیعی:۔ یہ ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی کوفی ہیں۔ انھوں نے حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر اصحاب کی زیارت کی ہے۔ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایات سنیں اور ان سے اعمش اور شعبہ اور ثوری نے روایات کی ہیں یہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی تھے۔ ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی اور ۱۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ سبیعی میں سین مہملہ مفتوح اور باء موحدہ مکسور اور عین مہملہ ہے۔

۵۲۔ ابو اسحٰق موسلی:۔ یہ ابو اسحٰق ہیں۔ موسیٰ انصاری کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے بغداد تشریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم نے روایات کی ہیں۔ بڑے معتبر مانے جاتے تھے۔ ۲۴۴ھ میں وفات ہوئی۔

۵۳۔ ابو ابراہیم الاشہلی:۔ یہ ابو ابراہیم اشہلی انصاری ہیں۔ ان کا اسی قدر حال معلوم ہو سکا ہے۔ اپنے والد سے احادیث سنیں۔ ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ بیان کتاب الکنیٰ میں امام مسلم نے کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے ان ابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

۵۴۔ ابو اسرائیل:۔ یہ ابو اسرائیل اسمٰعیل ہیں۔ خلیفۃ الملائی کے بیٹے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الجمال وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ضعیف راوی ہیں۔ ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

۵۵۔ ابو ایوب المراغی:۔ یہ ابو ایوب المراغی عتکی ہیں۔ جویریہ اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ نے روایت کی ہے اور یہ معتبر اور ثقہ راوی تھے۔

۵۶۔ ابو الاحوص:۔ یہ ابو الاحوص ہیں ان کا نام عوف ہے۔ مالک بن نضلہ کے بیٹے تھے۔ انھوں نے اپنے والد سے اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے احادیث سنیں اور ان سے حسن بصری اور ابو اسحٰق اور عطاء بن السائب نے روایات کی ہیں۔

۵۷۔ الاحوص:۔ یہ احوص بن الجواب ہیں اور ان کی کنیت ابو الجواب الضبی ہے۔ اہل کوفہ میں سے تھے ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۲۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور جوّاب میں جیم مفتوح اور واو مشدد اور باء موحدہ ہے۔

۵۸۔ ابو الاحوص:۔ یہ ابو الاحوص سلام ہیں سلیم کے بیٹے۔ حافظ احادیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدد۔ اور ہناد نے روایات کی ہیں اور ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کو ابن معین نے پختہ اور معتبر کہا ہے۔ ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی۔

۵۹۔ اُبی بن خلف:۔ ابی بن خلف اور اس کا بھائی اُمیّہ یہ اُبی خلف کا بیٹا ہے اور خلف وہب کا بیٹا تھا اور اُمیّہ ابی کا بھائی تھا۔ اُبی بڑا خبیث مشرک تھا۔ جس کو غزوہ اُحد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور اُمیّہ بحالت شرک بدر کے دن مارا گیا۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۶۰۔ اسماء بنت ابی بکر:۔ یہ اسماء ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ اور ان کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے پٹکے کو پھاڑ کر دو حصے کئے تھے۔ اس کے ایک حصہ میں توشہ دان کو باندھا اور دوسرے کو مشکیزہ پر باندھا یا اس کا اپنا پٹکا بنا لیا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں۔ مکہ میں اسلام لاتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف سترہ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس برس بڑی تھیں۔ جب آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی نعش کو (جو بعد قتل ایک لکڑی پر لٹکا دی گئی تھی) لکڑی پر سے اتار کر دفن کر دیا گیا تو اس سے دس دن بعد یا بیس دن بعد بعمر ایک سو برس مکہ میں انتقال کیا۔ اس وقت ۷۳ھ تھا۔ ان سے بہت لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۶۱۔ اسماء بنت عُمیس:۔ یہ اسماء بنت عُمیس ہیں۔ انھوں نے اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی وہیں آپ سے محمد یا عبداللہ اور عون پیدا ہوئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو اُن سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کیا اور آپ سے محمد پیدا ہوتے پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ تو آپ سے حضرت علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا اور آپ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان سے بہت سے جلیل القدر صحابہ نے روایات کی ہیں۔ عُمیس میں عین مضموم اور میم مفتوح ہے اور یاء ساکن اور سین مہملہ ہے۔

۶۲۔ اُنیسہ بنت خُبیب:۔ یہ اُنیسہ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان سے ان کے بھانجے خبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ اُنیسہ تصغیر کے صیغہ سے ہے۔ اسی طرح خُبیب۔

۶۳۔ امیمہ بنت رُقیقہ:۔ یہ امیمہ ہیں رقیقہ کی بیٹی ان کے والد کا نام عبداللہ ہے اور رقیقہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ رُقیقہ میں راء مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر ہے اور درمیان میں دو نقطوں والی یاء ساکن ہے۔

۶۴۔ امامہ بنت العاص:۔ یہ امامہ ہیں ابو العاص ابن الربیع کی بیٹی ان کی والدہ زینب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ حضرت فاطمہ کی بھانجی تھیں حضرت علی

کو انھوں نے اس کی وصیت کی تھی۔ امامہ کا نکاح حضرت علی سے زبیر بن العوام نے کیا۔ کیونکہ ان کے یعنی امامہ کے والد نے ان کو اس کی وصیت کی تھی۔ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

حرف الباء

فصل صحابہ کے بارے میں

۶۵۔ ابوبکر الصدیق رضؓ: یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ ہے یہ عثمان ابو قحافہ کے بیٹے تھے۔ قحافہ کے قاف پر پیش ہے۔ ابو قحافہ عامر کے بیٹے تھے اور وہ عمرو کے اور وہ کعب کے اور وہ سعد کے اور وہ تمیم کے اور وہ مرّہ کے اس طرح ساتویں پشت پر ان کا نسب حضور صلی اللہ علیہ سے مل گیا۔ آپ کو عتیق سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من ارادان ینظر الیٰ عتیق من النار فلینظر الیٰ ابی بکر (جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو نار جہنم سے آزاد اور بے کھٹکے ہو چکا ہے۔ وہ ابوبکر کو دیکھ لے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے۔ اور آپ سے کبھی جُدا نہیں ہوئے نہ قبل از اسلام اور نہ بعد از اسلام (بلکہ بعد وفات بھی بجسمہ المبارک آپ کے ساتھ ہی رہے) اور یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ان کا رنگ سفید تھا۔ لاغر اندام تھے رخسار پر بیاہ تل تھے چہرے پر گوشت بہت کم تھا۔ آنکھیں اندر کو تھیں۔ پیشانی ابھرواں تھی۔ انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ آپ مہندی وسمہ سے خضاب کرتے تھے۔ ان کو اور ان کے والدین کو اور ان کی اولاد کو اور پوتے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا۔ اتنی بڑی نعمت تمام اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ واقعۂ فیل کو دو سال چار مہینے سے چند دن گزرے تھے جب کہ مکہ میں آپؓ کی ولادت ہوئی اور منگل کی رات میں عشاء اور مغرب کے درمیان جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کے آٹھ دن باقی تھے آپ کی وفات ہوگئی۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ اسما بنت عمیس غسل دیں اس لیے انھوں نے آپ کو غسل دیا اور حضرت عمر بن الخطاب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے۔ آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ آپ سے بہت کم حدیثوں کی روایت ہوئی۔ کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تھوڑی مدت حیات رہے (اور انصرام امور خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی)۔

۶۶۔ ابوبکرہ: یہ ابوبکرہ نفیع بن الحارث ہیں اور یہ غلام تھے حارث بن کلدہ ثقفی کے پھر انھوں نے ان کو اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی بیٹا بنا لیا تھا۔ ان کے نام (نفیع) سے ان کی کنیت (ابوبکرہ) زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ یوم طائف میں (جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک گھِرّی کے سہارے لٹک کر کود پڑے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا (بکرہ کے معنی لکڑی کی گھِرّی کے ہیں جس پر ڈول کی رسّی چلتی ہے۔) تو آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کنیت سے مخاطب فرمایا اور ان کو آزاد کر دیا۔ اس لیے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں سے ہیں۔ یعنی آزاد کردہ غلام۔ بصرہ میں فروکش ہو گئے تھے۔ اور وہیں انتقال ہوا ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ نفیع میں نون مضموم اور فا مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

۶۷۔ ابو برزہ: یہ ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی ہیں شروع زمانہ میں اسلام قبول کیا اور یہ وہی ہیں جنھوں نے عبد اللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے پھر بصرہ آکر

اقامت گزین ہوتے۔ پھر خراسان میں جہاد کیا۔ اور مرو میں ۹۰ھ میں وفات ہوئی۔

۶۸۔ ابوبردہ: یہ ابوبردہ ہانی بن نیار ہیں۔ ستر اصحاب کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور بدر اور اس کے بعد کے محاربات میں بھی شریک رہے اور یہ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ ان کے اولاد نہیں ہوئی۔ معاویہ کے شروع زمانہ میں تمام محاربات میں حضرت علیؓ کا ساتھ دے کر وفات پائی۔ ان سے براء اور جابر نے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور اور اس کے بعد ہمزہ ہے اور نیار میں نون مکسور اور دو نقطوں والی یاء۔

۶۹۔ ابوبصیر: یہ ابوبصیر عتبہ بن اسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں اسلام لانے والے صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال ہوگیا۔ اسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مہملہ مکسور ہے۔ ان کا ذکر حرف عین میں بھی آنے والا ہے۔

۷۰۔ ابوبصرہ: اس میں باء پر زبر ہے اور صاد مہملہ ساکن ہے۔ یہ جمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ جمیل جمل کی تصغیر ہے۔

۷۱۔ ابوبشیر: یہ ابوبشیر قیس ہیں عبید انصاری مازنی کے بیٹے۔ ابن عبدالبر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام پر واقفیت نہیں ہوسکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق واعتماد ہو ان کا نام نہیں بتایا اور ابن مندہ نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے مگر نام نہیں لکھا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے یوم حرہ کے بعد انتقال ہوا۔ انھوں نے طویل عمر پائی۔

۷۲۔ ابوالبدّاح: یہ ابوالبداح ہیں جن کے نام میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب ہے جس سے مشہور ہوگئے۔ اور ان کی کنیت ابوعمر ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے تو بعض نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی حاصل ہوئی۔ اور بعض نے کہا کہ حاصل نہیں ہوئی۔ البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی۔ ابن عبدالبر کے نزدیک صحیح یہ کہ صحابی تھے۔ بدّاح میں باء موحدہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشدّد اور حا مہملہ ہے ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸۴ سال ہوئی۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے۔

۷۳۔ البراء بن عازب: یہ براء بن عازب ابوعمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کوفہ میں آتے اور ۲۴ھ میں رَے فتح کیا اور جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور مصعب بن الزبیر کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال کیا۔ ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مہملہ مضموم ہے اور میم پر تشدید نہیں ہے۔

۷۴۔ بلال بن الرباح: یہ بلال بن رباح حضرت ابوبکر صدیق کے آزاد کردہ ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آتے یہ پہلے شخص تھے جنھوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا۔ غزوہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ اور آخر وقت میں شام رہنے لگے تھے اور ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جب کہ آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ ۲۰ھ میں دمشق میں انتقال کیا۔ اور رباب الصغیر میں دفن ہوئے اور ایک قول یہ ہے کہ حلب میں انتقال ہوا اور رباب الاربعین میں دفن ہوتے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ پہلا قول صحیح ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کو اہل مکہ نے اسلام قبول کرنے کی بنا پر سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور بلالؓ کو شدید تکالیف میں مبتلا کرنے میں امیہ بن خلف جمحی بذات خود حصہ لیتا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی کہ یہ ملعون حضرت بلال ہی کے ہاتھ سے بدر کے دن قتل ہوا۔ جابر کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے ہیں۔

۷۵۔ بلال بن حارث: یہ بلال بن حارث ابوعبدالرحمٰن مزنی ہیں۔ اشعر میں رہتے اور مدینہ کو دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ۸۰ برس کی عمر ہوئی ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۷۶۔ **بریدہ بن الحصیب** :۔ یہ بریدہ بن الحصیب اسلمی ہیں۔ بدر سے پہلے اسلام لے آتے تھے۔ مگر اس میں حاضر نہ ہو سکے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ یہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے تھے۔ پھر بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے خراسان جہاد کرنے ہوئے پہنچے اور مرو میں بزمانہ یزید بن معاویہ ۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور حصیب حصب کی تصغیر ہے۔

۷۷۔ **بشر بن معبد** :۔ یہ بشر بن معبدؓ "الخصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ خصاصیہ اُن کی والدہ تھی اور ان کا نام کبشہ تھا۔ لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

۷۸۔ **بسر بن ابی ارطاۃ** :۔ یہ بسر بن ابی ارطاۃ ابو عبدالرحمٰن ہیں اور ابوارطاۃ کا نام عمیر العامری قرشی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کم عمری کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اور اہل شام ان کا سننا ثابت کرتے ہیں۔ واقدی کا قول ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا دماغ صحیح نہیں رہا تھا حضرت معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ عبدالملک کے زمانہ میں۔

۷۹۔ **بدیل بن ورقاء** :۔ یہ بدیل بن ورقہ خزاعی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہما نے روایت کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں شہید ہوتے اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

۸۰۔ **ابنا بسر** :۔ یعنی بسر کے دونوں بیٹے اس سے مراد عطیہ اور عبداللہ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آتے گا۔ ان دونوں کی ایک حدیث ہے کھجور اور مکھن کھانے کے بارہ میں جس میں دونوں ناموں کو ملا کر "ابنا بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹے کہا گیا ہے اور ان کے نام نہیں ذکر کیے گئے۔

۸۱۔ **البیاضی** :۔ منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور ان کا نام عبداللہ بن جابر الانصاری ہے۔ صحابی تھے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۸۲۔ **بلال بن یسار** :۔ یہ بلال ہیں یسار کے بیٹے۔ جو زید کے بیٹے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیثیں بصرہ والوں میں رائج ہیں۔

۸۳۔ **بلال بن عبداللہ**۔ یہ بلال ہیں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی کے بیٹے حدیث میں بڑے سنجیدہ تھے۔

۸۴۔ **بسر بن محجن** :۔ یہ بسر بن محجن دیلمی حجازی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے تھے اور ابن مندہ نے ان کا نام صحابہ کے ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی کہا ہے۔ اور یہ ٹھیک ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ محجن میں میم مفتوح اور حاء مہملہ ساکن اور جیم مفتوح اور آخر میں نون ہے۔ اور دیلمی میں دال مکسور ہے اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔

۸۵۔ **بہز بن حکیم** :۔ یہ بہز بن حکیم ہیں۔ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے بیٹے۔ ان کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی روایت داخل نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابلِ انکار ہو۔ حیدہ میں حاء مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یاء ساکن اور دال مفتوح ہے۔

۸۶۔ **بشر بن مروان** :۔ یہ بشر ہیں مروان بن حکم اموی قرشی کے بیٹے ۔ عبد الملک کے بھائی ۔ یہ اپنے بھائی کی طرف سے والی عراق تھے ۔ یوم جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے ۔ بِشر میں بار مکسور اور شین معجمہ ساکن ہے ۔

۸۷۔ **بشر بن رافع** :۔ یہ بشر بن رافع ہیں یحییٰ بن کثیر اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ۔ اور ان سے عبد الرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے ان کی روایت کو احمد بن حنبل نے ضعیف اور ابن معین نے قوی کہا ہے ۔

۸۸۔ **بشر بن ابی مسعود** :۔ یہ بشر ہیں ابو مسعود بدری کے بیٹے ۔ انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عروہ اور یونس بن میسرہ اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۔

۸۹۔ **بشیر بن میمون** :۔ یہ بشیر بن میمون ہیں اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر ابن المفضل وغیرہ نے روایات کی ہے ۔ سچے مانے جاتے ہیں ۔

۹۰۔ **بجالۃ بن عبدہ** :۔ یہ بجالہ بن عبدہ تمیمی ہیں جزء ابن معاویہ کے کاتب ہیں ۔ اُحنف بن قیس کی کے چچا ہیں ۔ ثقہ ہیں اور اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ۔ انھوں نے عمران بن الحصین سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے ۔ ۹۰ھ میں مکہ میں زندہ تھے ۔ بجالہ میں با موحدہ مفتوح اور جیم مخفف یعنی بغیر تشدید کے ہے اور جزء میں جیم مفتوح اور زار ساکن ہے جس کے بعد ہمزہ ہے ۔

۹۱۔ **ابو بردہ** :۔ یہ ابو بردہ عامر ہیں ۔ عبد اللہ بن قیس کے بیٹے ۔ عبد اللہ بن قیس نام ہے ابو موسیٰ اشعریؓ کا ابو بردہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی ہیں ۔ اپنے والد اور حضرت علیؓ وغیرہما سے روایت کرتے تھے ۔ اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عہدۂ قضاء پر کوفہ میں مامور کئے گئے تھے ۔ پھر ان کو حجاج بن یوسف نے معزول کر دیا تھا ۔

۹۲۔ **ابو بکر بن عیاش** :۔ یہ ابو بکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں سے تھے ۔ ابو اسحٰق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہیں ۔ مگر کبھی غلطی کر جاتے ہیں ۔ ۱۵۳ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات ہوئی ۔ عیاش میں دو نقطوں والی یار مشدد ہے اور شین معجمہ ہے ۔

۹۳۔ **ابو بکر بن عبد الرحمٰن** :۔ یہ ابو بکر بن عبد الرحمٰن مخزومی ہیں ابو بکر ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی ۔ تابعی ہیں انھوں نے عائشہ اور ابو ہریرہ سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں ۔

۹۴۔ **ابو بکر بن عبد اللہ بن الزبیر** :۔ یہ ابو بکر بن عبد اللہ بن الزبیر حمیدی ہیں ۔ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا ۔

۹۵۔ **ابو البختری** :۔ ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث رویت ہلال کے بارے میں ہے ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۶۔ **بریرۃ** :۔ بریرہ میں بار مفتوح ہے اور پہلی رامکسور اور دو نقطوں والی یار ساکن ہے ۔ یہ ام المومنین عائشہ کی آزاد کردہ ہیں ۔ عائشہ اور ابن عباس اور عروہ ابن الزبیر سے روایت کرتی تھیں ۔

۹۷۔ **بسرۃ** :۔ یہ بسرہ صفوان بن نوفل کی بیٹی تھی ۔ نسلاً قریشیہ اسدیہ تھیں اور یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں ۔

۹۸۔ **بہیسہ** :۔ یہ بہیسہ فزاریہ ہیں ۔ صحابیہ ہیں ۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور ان کی حدیث بیع کے بارے میں ہے ۔ بہیسہ میں با مضموم اور ہا مفتوح اور یا ساکن اور سین مہملہ ہے ۔

۹۹۔ اُمِّ بجید: یہ امِّ بجید حوا ہیں یزید بن السکن کی بیٹی انصاریہ ہیں۔ اسما بنت یزید کی بہن۔ ان کی شہرت کنیت سے زیادہ ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمان بن بجید نے روایت کی ہے۔ بجید بجد کی تصغیر ہے۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۱۰۰۔ بنانہ: یہ بنانہ باکے پیش اور نون کی تخفیف کے ساتھ عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ ہیں۔ یہ عائشہ سے روایت کرتی ہیں۔ اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے ان کی حدیث جلاجل والی ہے۔ حیان میں حا مہملہ مفتوح ہے اور دو نقطوں والی یا مشدد ہے

حرف التاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۰۱۔ تمیم داری: یہ تمیم بن اوس الداری ہیں پہلے نصرانی تھے۔ پھر ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت کو تمام رات بار بار پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ تمیم داری رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لیے نہیں اُٹھے تو اپنے نفس کو اس غفلت کی سزا دینے کے لیے ایک سال تک تمام رات نوافل پڑھتے رہے اور بالکل نہیں سوتے۔ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام میں اقامت گزین ہوگئے اور وقت وفات تک وہیں رہے۔ اور سب سے پہلے مسجد میں انھوں نے چراغ جلایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے قصہ دجال اور جساسہ کا بیان کیا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے اس کی روایت کی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۰۲۔ ابو تمیمہ: تمیمہ طریف بن خالد الہجیمی بصری ہیں۔ ان کی اصل عرب کے حصہ یمن سے ہے۔ ان کے چچا نے ان کو بیچ دیا تھا۔ اور یہ تابعی ہیں۔ متعدد صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے ۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

حرف الثاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۰۳۔ ثابت بن قیس بن شماس: یہ ثابت ابن قیس بن شماس انصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ احد اور اس کے بعد جس قدر غزوات ہوتے۔ سب میں حاضر ہوتے۔ اور یہ اکابر صحابہ میں سے اور انصار کے بڑے علماء میں سے تھے۔ ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی اور یہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے خطیب تھے۔ اور یوم الیمامہ یعنی جس دن مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوا۔ اس میں ۱۲ھ میں شہید ہوگئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ ثابت بن ضحاک: یہ ثابت بن ضحاک ابو یزید انصاری خزرجی ہیں۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جنھوں نے حدیبیہ میں (بیعۃ الرضوان کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر کے ساتھ جو فتنہ ہوا اس میں شہید ہوئے۔

۱۰۵۔ ثابت بن الدحراح: یہ ثابت بن الدحراج اور ایک قول کے مطابق ابن الدحداجہ انصاری ہیں۔ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے پار ہو گیا تھا۔ شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ بستر پر ہی انتقال ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے تھے۔ "تشییع الجنازۃ" کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۶۔ ثوبان: یہ ثوبان بن بجد ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ پھر شام آ گئے تھے۔ پھر رملہ میں آئے۔ اس کے بعد حمص میں مقیم ہوئے۔ اور وہیں ۵۴ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ بجد میں ایک نقطہ والی با مضموم اور جیم ساکن اور پہلی دال مہملہ مضموم ہے۔

۱۰۷۔ ثمامہ بن اثال: یہ ثمامہ بن اثال الحنفی ہیں۔ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ یہ قید ہو گئے تھے۔ انکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رہائی بخشی۔ اس کے بعد یہ گئے اور اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کر کے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔ ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ثمامہ میں ثا مضموم اور دونوں میم غیر مشدد ہیں اور اثال میں ہمزہ مضموم اور تین نقطوں والی ثا، غیر مشدد اور آخر میں لام ہے۔

۱۰۸۔ ابو ثعلبہ: یہ ابو ثعلبہ جرہم بن ناشب خشنی ہیں۔ اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ انھوں نے بیعۃ الرضوان والی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان کو قوم کے لوگوں کے پاس تبلیغ اسلام کے لیے بھیجا جو اسلام لے آئے۔ ابو ثعلبہ شام میں آ گئے تھے۔ اور وہیں ۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ جرہم میں جیم اور ہا دونوں مضموم ہیں۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۰۹۔ ثابت بن ابی صفیہ: یہ ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے محمد بن علی ابا قر سے حدیث کو سنا ہے اور وکیع اور ابن عیینہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات ۱۴۸ھ میں واقع ہوئی۔

۱۱۰۔ ثابت بن اسلم البنانی: ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم البنانی کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ تابعی ہیں بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور ثقات میں ان کا شمار ہوا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرنے میں مشہور ہوئے اور ان کی شاگردی میں چالیس سال گزارے ہیں۔ انھوں نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے اور بڑی جماعت نے ان سے۔ ان کی وفات ۱۲۳ھ میں واقع ہوئی اور انھوں نے ۸۶ سال کی عمر پائی۔

۱۱۱۔ ثمامہ بن حزن: یہ ثمامہ حزن قشیری کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں سے کیا جاتا ہے اور ان کی حدیث بصریین روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو الدرداء کو انھوں نے دیکھا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حزن کی ہا مہملہ پر زبر ہے۔ اور زا، اور نون پر جزم ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید: ثور بن یزید کلاعی شامی کے بیٹے ہیں جو حمص کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے خالد بن معدان سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی وفات ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ

باب السلام میں آتا ہے۔

حرف الجیم
فصل صحابہ کے بارے میں

۱۱۳۔ جابر بن عبداللہ :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ انصار میں سے ہیں۔ قبیلہ سلم کے رہنے والے ہیں مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان حضرات صحابہ میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے حدیث کی روایت کثرت سے کی ہے غزوۂ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ ایسے تمام غزوات اٹھارہ[۱۸] ہیں۔ وہ شام اور مصر میں تشریف لاتے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی۔ ان سے بڑی جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں انھوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۹۴ سال بتلائی جاتی ہے۔ یہ ایک قول کے اعتبار سے صحابہ میں سے مدینہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں (ان کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی)۔

۱۱۴۔ جابر بن سمرۃ :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ عامری ہے۔ یہ سعید بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ہی ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۔ جابر بن عتیک :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے۔ بدر اور بدر کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوتے ان سے ان کے دو بیٹوں نے یعنی عبداللہ اور ابو سفیان اور ان کے بھتیجے عتیک بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی عمر ۹۱ سال کی ہے۔

۱۱۶۔ جبّار بن صخر :۔ یہ جبار صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں۔ بیعت عقبہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوتے۔ لیلۃ العقبہ میں جو ستر صحابہ شریک تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہیں شرحبیل بن سعد نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جبّار کی جیم پر زبر ہے اور با مشدّد ہے۔

۱۱۷۔ جریر بن عبداللہ :۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے جس سال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی سال یہ اسلام لائے ہیں۔ جریر نے کہا ہے کہ میں آنحضورؐ کی وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا۔ کوفہ میں تشریف لائے اور ایک زمانہ تک وہاں رہے پھر وہاں سے قرقیسا کی طرف منتقل ہوتے۔ اور وہاں ہی ۵۱ھ میں وفات پائی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۔ جندب بن عبداللہ :۔ یہ جندب عبداللہ کے بیٹے۔ سفیان بجلی علقی کے پوتے ہیں علقہ قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بجیلہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قسر کہا جاتا ہے۔ قاف کے زبر، سین کے جزم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبداللہ القسری کا خاندان ہیں۔ فتنہ عبداللہ بن زبیر میں اس سے چار سال کے بعد وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جندب جیم کے ضمہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ دال کا پیش اور زبر دونوں صحیح ہیں۔

۱۱۹۔ جبیر بن مطعم :۔ ان کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مدینہ میں تشریف لے گئے اور وہیں ۵۴ھ میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے وہ نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں۔

۱۲۰۔ جرہد بن خویلد :۔ یہ جرہد بن خویلد مدنی اسلمی ہیں اہل صُفّہ میں اُن کا شمار ہوتا ہے ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جرہد میں جیم اور ہا دونوں پر زبر ہے۔

۱۲۱- **جعفر بن ابی طالب** :- یہ جعفر بن ابی طالب ہاشمی حضرت علی بن ابی طالب کے بھائی ہیں۔ ان کا خطاب ذوالجناحین ہے۔ یہ شروع ہی میں اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ یہ اپنے بھائی حضرت علی سے دس سال بڑے ہیں اور آنحضرت کے ساتھ صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے بھائی حضرت علی نے فرمایا کہ ہم جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب کے اونٹوں میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک ابوطالب نے ہم کو اوپر سے جھانکا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے محترم چچا نیچے تشریف لے آئیے۔ اور ہمارے ساتھ نماز پڑھئے۔ ابوطالب نے کہا اے میرے پیارے بھتیجے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔ لیکن میں یہ بات بری سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ کروں اور سرین اوپر کو بلند ہو جائیں۔ لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے بازو میں نماز پڑھو۔ حضرت جعفر اترے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے لگے۔ جب آنحضور نے اپنی نماز پوری کی تو حضرت جعفر کو مڑ کر دیکھا اور فرمایا یاد رکھو اللہ تعالے نے تمھارے جسم سے دو بازو ملاتے گا۔ جن کے ذریعے سے جنت میں اڑتے پھروگے۔ جیسے کہ تم ملے ہو۔ اپنے چچا کے بیٹے کے بازوؤں سے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے ۸ھ میں جنگ موتہ میں جام شہادت نوش کیا اور ۴۱ برس کی عمر پائی۔ ان کے بدن کے سامنے کے حصہ میں تلوار اور نیزے کے نوے زخم پائے گئے۔

۱۲۲- **الجارود** :- یہ جارود معلیٰ عبدی ہیں ان کا نام بشر ہے عمر کے بیٹے ہیں اور جارود ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب ہے اور اس بارہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے سنہ ۹ھ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ مشرف باسلام ہوتے۔ اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ملک فارس میں سنہ ۲۱ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۳- **جبلہ بن حارثہ** :- یہ جبلہ بن حارث کلبی ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ زید بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یہ جبلہ زید بن حارثہ سے عمر میں بڑے ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی اور دوسرے محدثین نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۴- **ابوجُہیم** :- یہ ابوجہیم جیم کے پیش، ہا کے زبر اور یا کے سکون کے ساتھ۔ حضرت وکیعؒ کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبداللہ بن جہیم ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ عبداللہ بن حارث الصمہ انصاری ہیں صمہ صاد کے زبر اور میم کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۵- **ابوجحیفہ** :- ان کا نام وہب بن عبداللہ العامری ہے یہ کوفہ میں فروکش ہوتے یہ کم سن صحابیوں سے ہیں جب کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آنحضور سے انھوں حدیث کو سنا ہے اور آپ سے روایتِ حدیث بھی کی ہے۔ کوفہ میں سنہ ۷۴ھ میں انھوں نے وفات پائی۔ ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ جحیفہ جیم کی پیش اور حا اور فا کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۶- **ابوجمعہ** :- ابوجمعہ کے ایک قول کے مطابق انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں۔ ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام حبیب سباع کا بیٹا بتلایا اور دوسرے لوگوں نے جنید بن سباع بعض نے اس کے علاوہ اور نام بھی ذکر کئے ہیں۔ ان کو حضور سے شرف صحبت حاصل ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے

۱۲۷- **ابوالجعد** :- یہ ابوجعد ضمیری ہیں یہی ان کا نام ہے اور یہی ان کی کنیت ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام وہب ہے۔ ان سے روایت حدیث عبیدہ بن سفیان نے کی ہے۔ عبیدہ عین کے زبر اور با کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۸- **ابوالجندل** :- یہ ابوجندل سہیل بن عمرو قریشی عامری کے صاحبزادہ ہیں۔ مکہ معظمہ میں اسلام لائے۔ واقعہ حدیبیہ

میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیڑیاں پہنے ہوتے بیڑیوں میں چل کر حاضر ہوتے۔ یہ بیڑیاں ان کے باپ نے اسلام لانے کی وجہ سے ان کو پہنا دی تھیں۔ ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلے میں آتا ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی

۱۲۹۔ ابوجہم۔ ان کا نام عامر ہے۔ یہ حذیفہ عدوی قرشی کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن کی انبجانیہ (چادر) کو آنحضورؐ نے نماز کے لیے طلب فرمایا تھا

۱۳۰۔ ابوجُرَیّ:۔ یہ ابوجُرَیّ جابر، سلیم کے بیٹے ہیں یہ بنو تمیم میں سے ہیں بصرہ میں تشریف لاتے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں منقول ہے۔ یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان سے زیادہ روایت مروی نہیں ہیں یہ جُرَیّ جیم کے پیش، را، کے زبر اور یا، کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۳۱۔ ابوجمیل:۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۳۲۔ جعفر الصادق:۔ یہ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔ صادق ان کا لقب ہے گویا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے کے پوتے ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ اہل بیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے اور دوسروں سے بھی روایات کی ہیں۔ ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے علماء نے حدیث نقل کی ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ابن جریج اور مالک بن انس اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور ابوحنیفہ یہ ۸۰ھ میں پیدا ہوتے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر اڑسٹھ سال کی ہوئی۔ مقام بقیع میں ایک ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین تھے۔

۱۳۳۔ جعفر بن محمد:۔ یہ جعفر بن ابوعثمان طیالسی کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ انھوں نے حدیث کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے اور ان سے محدثین کے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ہے۔ یہ قابل اعتماد بڑے علماء میں سے ہوتے ہیں۔ ان کا حافظہ بہت اچھا تھا ۲۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۳۴۔ ابوجعفر القاری:۔ یہ ابوجعفر یزید بن القعقاع قاری مدنی ہیں۔ مشہور تابعی ہیں عبداللہ بن عیاشؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انسؒ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ القاری ہمزہ کے ساتھ قراۃ سے ماخوذ ہے مہموز ہے۔

۱۳۵۔ ابوجعفر عمیر بن یزید:۔ یہ ابوجعفر عمیر ابن یزید خطمی ہیں۔ ایک جماعت محدثین سے انھوں نے احادیث کو سنا ہے اور حضرت شعبہ اور حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۳۶۔ ابوالجویریہ:۔ یہ ابوالجویریہ حطان بن خفاف جرمی ہیں تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور معن ابن یزید کے حدیث میں شاگرد ہیں۔ جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے حطان میں حا کا زیر ہے اور طا مشدد ہے آخر میں نون ہے خفاف میں خا کا ضمہ ہے اور پہلی فا مخفف ہے اور جرم میں جیم کا زبر ہے اور را، ساکن ہے۔

۱۳۷۔ ابوالجوزاء:۔ ان کا نام اوس بن عبداللہ الازدی ہے۔ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن عمر سے انھوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمرو بن مالک

اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے ۲۳ھ میں یہ شہید کر دیئے گئے۔

۱۳۸۔ جزبن معاویہ :- یہ جزء معاویہ تمیمی کے بیٹے ہیں ان سے بجالۃ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ مجوس سے دیتے لینے کے بارہ میں آتا ہے۔ جزء جیم کے زبر اور زاء کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اہل حدیث جیم کے کسرۂ زاء کے سکون اور آخر میں یا جس کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ضبط کرتے ہیں۔ دار قطنی کی بھی یہی رائے ہے اور عبدالغنی نے جیم کے فتح اور زاء کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔

۱۳۹۔ جمیع بن عمیر :- یہ جمیع بن عمیر تیمی ہیں۔ کوفہ کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ بخاریؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور علاء بن صالح اور صدقۃ بن المثنیٰ نے ان سے احادیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۰۔ ابن جریج :- ان کا نام عبدالملک ہے۔ یہ عبدالعزیز بن جریج کے بیٹے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے ہیں مشہور فقیہ ہیں۔ پایہ کے علماء میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت مجاہد بن ابی ملیکۃ اور عطاء سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے شادہ فرماتے تھے کہ علم حدیث کو جس طرح اور جس مشقت سے میں نے جمع کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا۔ ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

۱۴۱۔ جبیر بن نفیر :- یہ جبیر بن نفیر حضرمی ہیں۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہے۔ یہ شامی علماء میں سے پایۂ اعتبار کے عالم ہیں اور اس کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے۔ ۷۵ھ میں شام میں وفات پائی۔ حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ نفیر نون کے پیش اور فا کے فتح اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں اس کے راء ہے۔

۱۴۲۔ ابوجہل :- اس کا نام عمرو بن ہشام ہے جو مغیرہ مخزومی کے بیٹے ہیں مشہور کافر ہے۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی اب اس کی یہی کنیت غالب اور مشہور ہوگئی۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۱۴۳۔ جویریہ ام المومنین :- یہ جویریہ حارث کی بیٹی ہیں۔ ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریسیع میں قید کیا تھا۔ اسی غزوہ کو غزوۂ بنی المصطلق کہتے ہیں جو ۵ھ میں واقع ہوا تھا اور ثابت ابن قیس نے ان کو مکاتب بنا دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت کو ادا فرمایا اور اس کے بعد ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت کے شرف سے ان کو نوازا۔ ان کا نام برہ تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بجائے جویریہ نام رکھ دیا۔ ربیع الاول ۵۶ھ میں وفات پائی اور اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۴۴۔ جدامہ :- یہ جدامہ اسدیہ وہب کی بیٹی ہیں مکہ میں اسلام لائیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ جدامہ جیم کے پیش اور دال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے ذال منقولہ کے ساتھ کہا ہے حافظ دار قطنی کہتے ہیں کہ یہ تصحیف ہے (یعنی اصل حرف دال ہے جس کو ذال سے بدل دیا گیا۔)

حرف الحاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۴۵۔ حمزۃ بن عبد المطلب: یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عمارہ ہے یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آنحضورؐ کو اور حضرت حمزہ کو ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر تھے شروع زمانہ میں ہی بعثت کے دوسرے سال آپ اسلام لے آتے تھے ایک قول یہ ہے کہ آپ چھٹے سال میں اسلام لائے اور جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ دار ارقم میں تشریف لے گئے تھے آپ نے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی عزت اور عظمت حاصل ہوتی وہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور غزوہ احد میں شہید کئے گئے۔ وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا۔ حضرت حمزہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چار سال بڑے ہیں۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے فرمایا یہ قول میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک ہیں گو کہ ثویبہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو دو وقتوں میں آگے پیچھے دودھ پلایا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت حمزہؓ آپ سے دو سال بڑے تھے ان سے حدیث کی روایت حضرت علی عباس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔ عمارہ عین کے پیش کے ساتھ ہے اور ثویبہ ثاء مثلثہ کی پیش اور واؤ کے زبر اور یاء تحتانی کے سکون اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۶۔ حمزہ بن عمرو الاسلمی: یہ قبیلہ اُسلم کے رہنے والے ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ان کا ۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر اسی سال کی ہوتی۔

۱۴۷۔ حذیفہ بن الیمان: یہ حذیفہ بن الیمان ہیں اور یمان کا نام حُسَیل تصغیر کے ساتھ ہے اور یمان ان کا لقب ہے حضرت حذیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ العبسی ہے عین کے فتح اور باء کے سکون کے ساتھ۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار ہیں۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ اور تابعین نے حدیث کو روایت کیا ہے۔ شہر مدائن میں ان کی وفات واقع ہوتی اور وہیں ان کی قبر شریف ہے۔ ان کی وفات کا واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں پیش آیا۔

۱۴۸۔ الحسن بن علی: یہ حضرت حسن علی بن ابی طالب کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کے روحانی پھول ہیں جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ رمضان المبارک کی پندرھویں تاریخ کو ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ قول تمام ان اقوال میں جو حضرت حسن کی ولادت کے بارہ میں لکھے گئے ہیں زیادہ صحیح ہے اُن کی وفات ۵۰ھ میں واقع ہوتی۔ بعض نے ۵۸ھ اور بعض نے ۴۹ھ کہا ہے اور بعض نے ۴۴ھ بھی کہا ہے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ان کے بیٹے حسن بن حسن اور حضرت ابو ہریرہ اور بڑی جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے۔ اور جبکہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی یہ بیعت کرنے والے لوگ چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد خلافت کا کام پندرھویں جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں کیا گیا۔

۱۴۹۔ الحسین بن علی: یہ حسین حضرت علی کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں۔ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ ماہ شعبان کی پانچ تاریخ ۴ھ میں پیدا ہوئے ان کا علوق بطن فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا تھا۔ جمعہ کے دن دسویں محرم ۶۱ھ

ہیں میدانِ کربلا میں جو سرزمین کوفہ اور عمار کے درمیان شہید کر دیئے گئے۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا۔ اس کو سنان بن ابی سنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کو شمر ذی الجوشن نے شہید کیا تھا۔ اور خول بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا اور اس کو لے کر عبداللہ بن زیاد کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے ۔

اوقر رکابی فضۃً وذہبا — انی قتلت الملک المحجبا
قتلت خیر الناس اماً وابا — وخیرهم اذا ینسبون نسبا

میری اونٹنی کو چاندی اور سونے سے بھر دے اس لیے کہ میں نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے اور جب لوگ نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین کے ساتھ شمر نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تیئس آدمیوں کو قتل کیا اُن سے حضرت ابوہریرہ اُن کے بیٹے علی زین العابدین اور فاطمہ اور سکینہ آپ کی دونوں صاحبزادیاں روایات کرتی ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر قتل کے دن اٹھاون برس کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمایئے کہ عبداللہ بن زیاد بھی عاشورہ کے دن ۶۷ھ میں قتل کیا گیا اس کو ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے سر کو مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ بن زبیر کے پاس روانہ کیا اور عبداللہ بن زبیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ علی ابن الحسین کی خدمت میں پیش کیا۔ خولی خائے معجمہ کے فتح۔ واؤ کے جزم لام کے زبر اور یائے تحتانی کے تشدید کے ساتھ ہے اور سکینہ سین کے پیش کاف کے زیر یائے تحتانی کے سکون اور نون کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حسان بن ثابت :۔ ان کی کنیت ابوالولید الانصاری خزرجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر ہیں اور یہ بہادر اور جوانمرد شعراء میں سے ہیں۔ ابو علیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں۔ اُن سے حضرت عمر بن خطاب رضی اور ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی اور بعض نے بتلایا ہے کہ ۵۰ھ میں اور ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساٹھ سال جاہلیت کے دور میں زندہ رہے اور ساٹھ ہی سال اسلام کے اندر۔

۱۵۱۔ الحکم بن سفیان :۔ یہ حکم بن سفیان ثقفی ہیں اور ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا سماع ثابت ہے۔

۱۵۲۔ الحکم بن عمرو الغفاری :۔ یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں بلکہ وہ ثعیلہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی ہیں ملیل میم کے ضمہ اور لام اول فتح کے ساتھ ہے ان کا شمار علمائے بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کی وفات مقام مرو میں واقع ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں ۵۰ھ واقع ہوئی اور وہ اور حکم بن عمرو الغفاری دونوں مقام مرو میں ایک ہی جگہ دفن کئے گئے ان سے ایک جماعتِ محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۳۔ حنظلہ بن ربیع ۔ یہ حنظلہ بن الربیع بنو تمیم میں سے ہیں ان کو کاتب کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت کی پھر وہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے قرقیسا پہنچکر اقامت گزین ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال کیا ان سے ابوعثمان نہدی اور یزید بن شخیر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ حاطب بن ابی بلتعہ :۔ یہ حاطب بن ابی بلتعہ ہیں ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے ۔ اور بعض نے راشد اللخمی کہا ہے غزوۂ بدر اور غزوہ خندق اور ان دونوں کے درمیان جس قدر غزوات واقع ہوئے ان سب میں شریک ہوئے ۔ ۳۰ھ میں مدینہ کے اندر وفات پائی ۔ ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۔

۱۵۵۔ حویصہ :۔ یہ حویصہ مسعود بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں اور محیصہ کے بھائی ہیں ۔ حویصہ اپنے بھائی محیصہ سے عمر میں بڑے ہیں ۔ لیکن اسلام محیصہ کے بعد لائے ہیں ۔ غزوہ اُحد، غزوہ خندق اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک رہے ہیں ۔ محمد بن سہیل وغیرہ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۔ حویصہ حاء کے پیش واؤ کے زبر یائے تحتانی مشدد مکسور اور صاد مہملہ کے ساتھ ہے ۔

۱۵۶۔ جیش بن خالد :۔ یہ حبیش بن خالد خزاعی ہیں ۔ فتح مکہ کے دن شہید ہو گئے ۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے ۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت حدیث کی ہے ۔ حبیش حاء کے پیش بائے موحدہ کے زبر یائے تحتانی کے سکون اور شین معجمہ کے ساتھ ہے ۔

۱۵۷۔ حبیب بن مسلمہ :۔ یہ حبیب مسلمہ قرشی فہری کے بیٹے ہیں ۔ فہری فاء کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا ۔ اس لیے کہ انھوں نے رومیوں کے ساتھ بہت زیادہ قتل وقتال کیا ہے یہ فاضل مستجاب الدعوات ہوئے ہیں شام میں ۴۲ھ میں وفات پائی ۔ ان سے ابن ملیکہ اور دوسرے حضرات محدثین نے روایت کیا ہے ۔

۱۵۸۔ حکیم بن حزام :۔ یہ حکیم بن حزام ہیں ان کی کنیت ابو خالد قرشی اسدی ہے ۔ یہ حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں ۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں ۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں ان کی عزت کی گئی ہے ۔ ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک موخر ہوا ۔ ۵۴ھ میں اپنے مکان کے اندر مدینہ میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساٹھ سال جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ سال زمانۂ اسلام میں زندگی پائی یہ بڑے زیرک سمجھدار فاضل متقی صحابہ میں سے ہیں ۔ ان کا اسلام بہت اچھا مخلصانہ تھا ۔ حالانکہ یہ ابتداء میں مولفۃ القلوب میں سے تھے ۔ زمانہ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سو اونٹ سواری کے لیے بخشے ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۔

۱۵۹۔ حکیم بن معاویہ :۔ یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے ہیں ۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن الحکم اور قتادہ نے روایت حدیث کی ہے ۔

۱۶۰۔ حصین بن وحوح :۔ یہ حصین بن وحوح انصاری ہیں ۔ ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت تکلیفیں پہنچا کر قتل کیا گیا ۔

۱۶۱۔ حبشی بن جنادہ :۔ یہ حبشی بن جنادہ ہیں جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا اور ان کو شرف صحبت حاصل ہوا ۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں کیا جاتا ہے ۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ۔

۱۶۲۔ حجاج بن عمرو :۔ یہ حجاج بن عمرو انصاری مازنی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں کیا جاتا ہے ۔ ان کی حدیث حجازیوں کے یہاں مروج ہے ۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۔

۱۶۳۔ حارثہ بن سراقہ :۔ یہ حارثہ سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور ربیع ان کی والدہ ہیں اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے اس دن شہید ہوئے اور صحیح

بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ ربیع راء کی پیش اور باتے موحدہ کے فتحہ اور یائے تحتانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

۱۶۴۔ حارثہ بن وہب:۔ یہ حارثہ بن وہب خزاعی عبیداللہ عمر بن الخطاب کے ماں شریک بھائی ہیں ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے۔ ان سے ابواسحٰق سبیعی (سین کے زبر اور بائے موحدہ کے کسرہ کے ساتھ) نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۶۵۔ حارثۃ بن النعمان:۔ یہ حارثہ بن نعمان غزوۂ بدر میں حاضر ہوتے ہیں۔ بلکہ تمام غزوات میں یہ شریک ہوتے ہیں۔ فضلائے صحابہ میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ باب البر والصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام موجود تھے میں نے سلام کیا اور اجازت چاہی۔ جب میں واپس ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور تمہارے سلام کا انھوں نے جواب دیا تھا۔ ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۔ حارث بن الحارث:۔ یہ حارث بن حارث اشعری ہیں یہ علمائے شام میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان سے احادیث کو ابو سلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۔ الحارث بن ہشام:۔ یہ حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں یہ اہل حجاز میں سے شمار کیے جاتے ہیں اشراف قریش میں سے مانے جاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لاتے۔ ان کے لیے ام ہانی بنت ابی طالب نے امن چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا تھا۔ پھر یہ شام کی طرف چلے گئے اور ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو اونٹ عطا فرماتے جس طرح کہ دوسرے مؤلفۃ القلوب صحابہ کو دیتے گئے۔ یہ بھی مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ پھر ان کا اسلام و ایمان کامل ہوگیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جہاد کے لیے ملک شام کو روانہ ہوتے۔ اس وقت مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ یہ میرا سفر اللہ کے لیے ہے۔ جہاں تک قیام کا تعلق ہے میں تم پر کسی دوسرے لوگوں کو ترجیح نہیں دیتا پھر برابر شام میں مقاتلہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۶۸۔ الحارث بن کلدۃ:۔ یہ حارث بن کلدہ ثقفی طبیب ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آتا ہے۔ ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابن الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسمائے صحابہ میں لاتے ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے حارث بن کلدہ کے بیٹے صحابی کا تذکرہ کرتے ہوتے فرمایا کہ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں فوت ہوگیا۔ اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے۔ کلدہ میں کاف پر زبر لام پر جزم اور دال مہملہ ہے۔

۱۶۹۔ ابوحبّۃ:۔ یہ ابوحبّہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان حضرات میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوتے ہیں اور ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انھوں نے نہیں ذکر کیا۔ حبّہ حائے حطی کے زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے اور بعض نے بجائے بار کے نون بیان کیا ہے اور بعض نے یائے تحتانی کے ساتھ بتلایا ہے۔ لیکن اول صورت زیادہ مستعمل ہے۔ جنگ احد میں یہ شہید ہوتے ہیں۔

۱۷۰۔ ابوحمید:۔ یہ ابوحمید عبدالرحمٰن سعد انصاری خزرجی ساعدی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے اُن سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر دورِ خلافت میں انھوں نے انتقال فرمایا۔

۱۷۱۔ ابوحذیفہ :۔ یہ ابوحذیفہ عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ھشیم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہشیم ہے اور بعض نے ہاشم بتلایا ہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے۔ یہ غزوہ احد اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوتے۔ اُس وقت ان کی عمر ترپن برس کی تھی۔

۱۷۲۔ ابوحنظلیہ :۔ ان کا نام سہل ہے۔ یہ عبداللہ الحنظلیہ کے بیٹے ہیں۔ یہ حنظلیہ ان کی پردادی ہیں اور یہ پردادی کے نام سے منسوب ہوکر مشہور ہوتے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۷۳۔ الحارث بن سوید :۔ یہ حارث بن سوید تیمی کوفی کے بیٹے ہیں کبار تابعین اور محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابراہیم تیمی نے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخر دور میں انھوں نے وفات پائی۔

۱۷۴۔ حارث بن مسلم :۔ یہ حارث بن مسلم بنوتمیم میں سے ہیں ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ان سے عبدالرحمٰن بن حسان نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۷۵۔ الحارث بن الاعور :۔ یہ حارث عبداللہ اعور حارثی ہمدانی کے بیٹے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب کے مشہور اصحاب میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ان سے چار حدیثیں بھی سنی ہیں اور حضرت ابن مسعود سے بھی انھوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عمرو بن مرّہ اور امام شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ان کے بارہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہہ اور سب سے بڑے قبولیتِ عامّہ رکھتے تھے۔ کوفہ میں ۶۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۷۶۔ حارث بن شہاب :۔ یہ حارث شہاب حرمی کے بیٹے ہیں۔ ابواسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے انھوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے طالوت اور علیشی نے اور بہت لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۷۔ حارث بن وجیہ :۔ یہ حارث وجیہ راسی کے بیٹے ہیں انھوں نے حدیث مالک بن دینار سے روایت کی ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۸۔ حارثہ بن مضرب :۔ یہ حارثہ مضرب عبدی کوفی کے بیٹے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود وغیرہما سے سماعت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلےٰ نے روایت کی۔

۱۷۹۔ حارثہ بن ابی الرجال :۔ یہ حارثہ بن ابی رجال ہیں جنھوں نے اپنے والد ابوالرجال سے اور اپنی دادی عمرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلےٰ نے روایت کی۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۸۰۔ حفص بن عاصم :۔ یہ حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہیں محدثین کے یہاں قابل اعتماد ہیں ان پر لوگوں کا اجماع ہے اجلّہ تابعین میں سے ہیں بہت زیادہ احادیث کو نقل کرنے والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کو سُنا ہے۔

۱۸۱۔ حفص بن سلیمان :۔ یہ حفص سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمرو الاسدی ہے بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انھوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قراۃ میں قابل اعتماد ہیں۔

حدیث میں نہیں - امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں ۲۰۶ھ میں انھوں نے وفات پائی ان کی عمر نوے برس کی ہوئی ۔

۱۸۲۔ حنش بن عبداللہ :۔ یہ حنش عبداللہ سبائی کے بیٹے ہیں ۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے ۔ ۱۰۰ھ میں وفات پائی ۔

۱۸۳۔ حکیم بن معاویہ :۔ یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں ۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں ۔ انھوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے بہز جریری نے ۔ ان سے روایت سنیں

۱۸۴۔ حکیم بن الاثرم :۔ یہ حکیم بن اثرم ہیں ابو تمیم سے اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے عوف اور حماد ابن سلمہ نے یہ حدیث میں بہت سچے مانے جاتے ہیں ۔

۱۸۵۔ حکیم بن ظہیر :۔ یہ حکیم ظہیر فزاری کے بیٹے ہیں انھوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے ۔ بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں ۔

۱۸۶۔ حرام بن سعید :۔ یہ حرام بن سعید محیصہ کے بیٹے ہیں ۔ ان کی کنیت ابو نعیم انصاری حارثی ہے ۔ تابعی ہیں ۔ انھوں نے اپنے باپ اور براء بن عازب سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری نے ۔ ان کی وفات ۱۱۳ھ میں ہوئی ان کی عمر ۷۰ ستر سال کی ہوئی ۔ حرام ضد حلال کی ہے ۔

۱۸۷۔ حماد بن سلمۃ :۔ یہ حماد سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ۔ ان کی کنیت ابو سلمۃ الربعی ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور حمید الطویل کے بھانجے ہیں ۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں ۔ انھوں نے بہت لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں ۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی ۔ حضرت ثابت اور حمید الطویل اور قتادہ سے انھوں نے حدیث سنی اور ان سے یحیی بن سعید اور ابن المبارک اور وکیع نے روایت کی ہے ۔

۱۸۸۔ حماد بن زید :۔ یہ حماد بن زید ازدی ہیں یہ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد علماء میں سے ہیں ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انھوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید نے روایت کی ہے ۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوتے اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی اور یہ نابینا تھے ۔

۱۸۹۔ حماد بن ابی سلیمان :۔ یہ حماد ابو سلیمان کے بیٹے ہیں ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے ۔ یہ کوفی ہیں ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے ۔ ایک جماعت سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوتے ہیں ۔ ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی ۔

۱۹۰۔ حماد بن ابی حمید :۔ یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں ۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے ۔

۱۹۱۔ حمید بن عبدالرحمٰن :۔ یہ حمید عبدالرحمٰن کے بیٹے عوف زہری قریشی مدنی کے پوتے ہیں یہ کبار تابعین سے ہیں ۔ ۱۰۵ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی ۔

۱۹۲۔ حمید بن عبد الرحمٰن :۔ یہ حمید بن عبد الرحمٰن حمیری بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر فضلائے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ الحسن البصری :۔ یہ حسن بصری ابوالحسن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں ان کے باپ کا نام یسار ہے۔ یہ قبیلہ بنی سبنی میسان سے ہیں۔ یسار کو ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ یہ حسن جب کہ خلافت عمر بن الخطاب کے دو سال باقی تھے۔ مدینہ میں پیدا ہوتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی (کھجور منہ میں چبا کر بچہ کے تالو سے لگانا)، ان کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں بسا اوقات ان کی والدہ کہیں چلی جاتی تھیں تو ان حسن بصری کے بہلانے کے لیے ام المومنین ام سلمہ اپنی چھاتی ان کو دے دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آئیں تو پستان میں دودھ بھر آتا تھا اور یہ حسن بصری اس کو پی لیا کرتے تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جس علم و حکمت پر حضرت حسن بصری پہنچے یہ اسی کا طفیل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ چلے آئے انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی سے بھی مدینہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ حضرت حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے تو وادی قری میں ہی تھے اور حضرت علی اس وقت بصرہ میں تشریف لا چکے تھے انھوں نے ابوموسیٰ اشعری انس بن مالک، ابن عباس اور ان کے علاوہ بھی دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کی ہے اور ان سے بھی ایک بڑی جماعت تابعین اور تبع تابعین نے روایات کی ہیں۔ وہ اپنے زمانہ میں علم و فن زہد و تقویٰ عبادت و ورع کے امام تھے۔ رجب سنہ ۱۱۰ھ ایک سو دس میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ الحسن بن علی بن راشد :۔ یہ حسن علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے ابوالاحوص اور ہیثم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابوداؤد و امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں سنہ ۲۳۷ھ دو سو سینتیس میں وفات پائی۔

۱۹۵۔ الحسن بن علی الہاشمی :۔ یہ حسن علی الہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان حسن سے مسلم قتیبہ نے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۶۔ الحسن بن جعفر :۔ یہ حسن ابوجعفر جعفری کے بیٹے ہیں۔ حضرت نافع اور ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے حدیث کو روایت کیا ہے لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے۔ سنہ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حنظلہ بن قیس الزرقی :۔ یہ حنظلہ قیس زرقی انصاری کے بیٹے ہیں ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

۱۹۸۔ حبیب بن سالم :۔ یہ حبیب سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں۔ ان کو نعمان نے مکاتب بنا دیا تھا۔ محمد بن المنتشر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حرب بن عبید اللہ :۔ یہ حرب عبید اللہ ثقفی کے بیٹے ہیں۔ ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی حدیث کو عطاء بن السائب نے نقل کیا ہے اور سند میں ان حرب سے اختلاف پڑ گیا ہے۔ پس ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ عطاء سے اور عطا حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند اس طرح ہے کہ ا

عطار سے اور عطار حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے۔ تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطار سے اور عطار نقل کرتے ہیں۔ حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور امام ابوداؤد کی روایت میں سند اس طرح ہے کہ ابوداؤد حرب ابن عبیداللہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہ روایت زیادہ مشہور ہے اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ سے عشر لینے کے بارے میں مروی ہے۔

۲۰۰۔ الحجاج بن حسان :۔ یہ حجاج بن حسان حنفی ہیں۔ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعی ہیں انس بن مالک وغیرہ صحابہ سے احادیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حجاج بن الحجاج :۔ یہ حجاج حجاج احول اسلمی کے بیٹے ہیں اور کہا گیا کہ باہلی بصری ہیں انھوں نے فرزدق اور قتادہ اور ایک جماعت محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن ذریع نے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۲۰۲۔ حجاج بن یوسف :۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی ہیں۔ یہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا۔ مقام واسط میں شوال ۹۵ھ میں وفات پائی۔ اس کی عمر چون سال کی ہوئی۔ ان کا ذکر مناقب قریش کے باب اور قبائل کے ذکر میں آتا ہے اور ان کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے ماتحت سعید بن جُبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

۲۰۳۔ ابو حبّہ :۔ ان کا نام عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ حدیث کی روایت حضرت علی بن ابی طالب سے کرتے ہیں۔

۲۰۴۔ ابو حُرّۃ :۔ یہ ابوحرہ حا کے ضمہ اور را کے تشدید کے ساتھ ہے۔ ان کا نام حنیفہ الرقاشی ہے۔ ان کی اپنے چچا سے ایک حدیث باب الغضب میں ألا لا تظلموا ألا لا یحل مال امرءٍ الا بطیب نفسٍ منه موجود ہے۔

۲۰۵۔ ابن حزم :۔ کنیت ابوبکر ہے۔ یہ محمد بن عمرو ابن حزم کے بیٹے ہیں۔ ابوحبہ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۰۶۔ حفصہ بنتِ عمر :۔ یہ ام المومنین حضرت حفصہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ زینب ہیں جو مظعون کی بیٹی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ حفصہ خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھیں۔ لیکن خنیس کا انتقال غزوہ بدر کے بعد ہو گیا جب ان کے زوج خنیس وفات پا گئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہ کی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ منظور فرما لیا اور نکاح میں لے آئے۔ یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی۔ لیکن جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ حفصہ سے رجوع کر لو کیوں کہ وہ بہت روزہ رکھتی ہیں۔ رات کو عبادت کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ رہیں گی تو آپ نے حضرت حفصہ سے رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کی وفات شعبان ۴۵ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۰۷۔ حلیمہ :۔ یہ حلیمہ ابو ذویب کی بیٹی ہیں۔ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ کے بعد جو ابولہب کی لونڈی ہیں دودھ پلایا ہے۔ حلیمہ کا وہ بچہ جس کے دودھ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی ہے وہ عبداللہ بن حارث ہے اور عبداللہ کی بہن جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شیماء ہے حلیمہ نے آنحضورؐ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس دو سال

دعاه کے بعد لوٹا دیا تھا اور بعض نے کہا کہ پانچ سال کے بعد ان سے عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں اور حلیمہ کا ذکر باب البر والصلۃ میں آتا ہے۔

۲۰۸۔ اُمّ حبیبہ:۔ یہ ام حبیبہ امہات مومنین میں سے ہیں ان کا نام رملہ ہے ابوسفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ صفیہ ہیں جو حضرت ابوالعاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان بن عفان کی پھوپھی ان کے نکاح کے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقام نکاح میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا عقد مقام حبشہ میں ۶ھ میں ہوا۔ اور نجاشی نے نکاح کرایا اور چار سو دینار مہر بھی نجاشی ملک حبشہ نے دیئے اور بعض نے کہا اس نے چار لاکھ درہم مہر میں اپنے پاس سے ادا کئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرجیل بن حسنۃ کو لینے کے لیے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور آپ نے قربت مدینہ ہی میں فرمائی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نکاح ام حبیبہ سے حضرت عثمان بن عفان نے کرایا۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۴ھ میں ہوئی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۰۹۔ اُمّ الحصین:۔ یہ ام الحصین اسحاق کی بیٹی ہیں اور قبیلہ احمس کی ہیں ان سے ان کے بیٹے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئیں تھیں۔

۲۱۰۔ اُمّ حرام:۔ یہ ام حرام ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں قبیلہ بنی نجار کی رہنے والی ہیں۔ یہ ام سلیم کی بہن ہیں۔ یہ مشرف باسلام ہوئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر میں ان کے یہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ سرزمین روم میں اپنے شوہر کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کیا۔ ان کی قبر مقام قبرس (یا قبرس) میں ہے۔ ان سے روایت حدیث ان کے بھانجے انس بن مالک اور ان کے شوہر عبادہ بن الصامت نے کی ہے۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں میں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع نہ پا سکا ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ملحان میم کی کسرہ لام کے سکون اور حاء مہملہ و نون کے ساتھ ہے۔

۲۱۱۔ حمنہ:۔ یہ حمنہ جحش کی بیٹی ہیں اور حضرت زینب جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کی بہن ہیں قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں مصعب بن عمیر کی زوجیت میں تھیں پھر یہ مصعب بن عمیر جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد طلحہ بن عبیداللہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۲۱۲۔ حسناء:۔ یہ حسناء صریمیہ معاویہ کی بیٹی ہیں یہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سے عوف اعرابی نے روایت حدیث کی ہے ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے۔ ابن ماکولا نے حسنا کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے حازمی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے خنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض خنساء صریمیہ کہتے ہیں اور ان کے دو چچا حارث اور اسلم کو بتلاتے ہیں۔ صریمیہ صاد مہملہ کے زبر اور راء کے زیر کے ساتھ ہے حسنا فعلاء کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور خنساء میں خائے معجمہ ہے اور نون سین مہملہ سے پہلے ہے۔

۲۱۳۔ حفصہ بنت عبدالرحمن:۔ یہ حفصہ عبدالرحمٰن کی صاحب زادی ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کے صاحب زادے ہیں منذر بن الزبیر بن العوام کے نکاح میں تھیں

۲۱۴۔ اُمّ الحریر:۔ یہ ام الحریر حائے مہملہ کے زبر اور پہلی راء کے زیر کے ساتھ۔ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ اور ان کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ان ام الحریر سے نقل کرتی ہیں۔ ان کی حدیث

اشراط الساعة میں آتی ہے۔

حرف الخاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۱۵۔ خالد بن الولید:۔ یہ خالد ولید قریشی کے بیٹے ہیں جو مخزومی ہیں۔ ان کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ زمانہ اسلام سے پہلے خالد کا شمار اشراف قریش میں سے کیا جاتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ خطاب عطا فرمایا ۲۱ھ میں وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس اور علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ خالد بن ہوذہ:۔ یہ ہوذہ عامری کے بیٹے ہیں یہ خود اور ان کے بھائی حرملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور یہ خزاعہ کے پاس لوٹے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوذہ وہی ہیں جن سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے لیے عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

۲۱۷۔ خلاد بن السائب:۔ یہ خلاد سائب بن الخلاد کے بیٹے ہیں۔ خزرجی ہیں یہ اپنے والد اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ

۲۱۸۔ خباب بن الارت:۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے ان کو زمانہ جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا اس کے بعد ایک خزاعیہ عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لاتے تھے اور یہ خباب ان حضرات صحابہ میں سے ہیں جن کو اسلام لانے کی وجہ سے اللہ کے لیے بہت تکالیف پہنچائی گئی ہیں۔ لیکن انھوں نے ان پر صبر فرمایا۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے اور وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔

۲۱۹۔ خارجہ بن حذافہ:۔ یہ حذیفہ قریشی عدوی کے بیٹے ہیں۔ یہ قریش میں ماہر سواروں میں سے ایک سوار ہیں۔ ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ اور یہ خارجی ان تین شخص میں کا ایک شخص ہے جنھوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ حضرت علی کے بارہ میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب بچ گئے اور خارجہ کا قتل ۴۰ھ میں واقع ہوا۔

۲۲۰۔ خزیمۃ بن ثابت:۔ یہ خزیمہ بن ثابت ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمارۃ ہے یہ انصاری اوسی ہیں ذوالشہادتین کے لقب سے معروف ہیں۔ جنگ بدر اور ما بعد کے غزوات میں حاضر ہوتے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ جبکہ عمار ابن یاسر شہید ہو گئے تو انھوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ آپ سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایات کی ہیں۔ خزیمہ خائے معجمہ کے ضمہ اور زائے معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۱۔ خزیمہ بن جزء:۔ یہ خزیمہ جزء کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ السلمی ہے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء روایت حدیث کرتے ہیں ان کا شمار عرب کے یکتا لوگوں میں کیا جاتا ہے۔ جزء جیم کے زبر رائے معجمہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے

ساتھ ہے۔ اصحاب حدیث جزی جیم کی زبر اور زائے معجمہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور زائے معجمہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور حبان حائے مہملہ کے کسرہ اور بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۲۔ خزیم بن الاخرم:۔ یہ خزیم اخرم کے بیٹے شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کر دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کو خزیم بن فاتک کہہ دیا جاتا ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۔ خبیب بن عدی:۔ یہ عدی انصاری اوسی کے بیٹے ہیں یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ رجیع میں ۳ھ میں قید کر لیے گئے۔ پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور حارث ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انھیں خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ اب حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خریدا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کران کے پاس رہے۔ پھر ان لوگوں نے مقام تنعیم میں ان کو سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو اللہ کے راہ میں سولی دی گئی ہے ان سے حدیث کی روایت حارث بن برصاء نے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ لیا تاکہ وہ موئے زہار صاف کریں۔ پھر حضرت خبیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جب کہ استرہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس کار واقی سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس گھبراہٹ کو خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور کہا تو اس سے ڈر رہی ہے کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا ہرگز ہرگز میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بچے کی ماں کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے خبیب کو زمانہ اسارت میں ایک دن دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تازہ انگور کا خوشہ تھا۔ جس میں سے کھا رہے تھے جبکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کا عطا کیا ہوا رزق ہے جو خبیب کو دیا گیا ہے۔ پھر جب خبیب کو حرم سے حل کی طرف قتل کرنے کے لیے لے چلے تو حضرت خبیب نے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ پس لوگوں نے ان کو موقع دیا اور خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر کفار یہ نہ خیال کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیب نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے اور پھر یہ دو شعر پڑھے ؎

فلست ابالی حین اقتل مسلما   علی ای شق کان فی اللہ مضجعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشا   یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب بحالت اسلام سولی دیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کرنے کے لیے کس کروٹ پر پچھاڑا جاتا ہے گا۔ اور یہ سب مصائب اللہ کے راستہ میں ہیں اگر وہ چاہیں تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دیں۔

خبیب ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے اللہ کے راستہ میں صبر کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۴۔ خنیس بن حذافہ:۔ یہ خنیس بن حذافہ سہمی قرشی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں پھر احد میں حاضر ہوئے جس میں ان کو ایک زخم لگا اور اسی کی وجہ سے مدینہ پہنچکر جان دے دی ان کی کوئی اولاد

نہیں تھی۔ غنیس تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۲۵۔ ابو خراش :۔ یہ ابو خراش حدرد اسلمی ہیں صحابی ہیں۔ خراش خائے معجمہ کے زیر اور رائے مہملہ غیر مشدد اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور حدرد حائے مہملہ کے زبر اور دونوں دال مہملہ کے سکون اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۔ ابو خلّاد :۔ یہ ابو خلاد ایک شخص صحابی ہیں حافظ ابن عبدالبر نے کہا میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فروہ سے اور ابو فروہ ابو خلّاد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو کسی مومن کو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زہد عطا کر دیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھلائیگا اور دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۲۷۔ خیثمہ بن عبدالرحمٰنؒ :۔ یہ خیثمہ عبدالرحمٰن کے بیٹے اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابو واصل (یا ابو وائل) سے پہلے ان کی وفات ہو گئی ہے حضرت علی عبداللہ بن عمرو غیرہما سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اعمش اور منصور اور عروہ بن مرّہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ دو لاکھ ان کو وراثت میں ملا جس کو انھوں نے علماء پر صرف کر دیا۔ خیثمہ خائے معجمہ کے فتح یائے تحتانی کے سکون اور ثائے مثلثہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ سبرہ سین کے زبر اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۲۸۔ خالد بن معدان :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ شامی کلاعی ہے۔ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں ستر صحابہ سے ملا ہوں اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں سنہ۱۰۴ھ میں مقام طرسوس میں وفات پائی۔ مَعْدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۲۹۔ خالد بن عبداللہ :۔ یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں۔ حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں میں سے گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اللہ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن پر چاندی خیرات کی ہے سنہ۱۸۲ھ میں وفات پائی اور بعض نے سنہ۱۸۲ھ بتایا ہے اور ان کی ولادت سنہ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

۲۳۰۔ خارجہ بن زید :۔ یہ خارجہ زید بن ثابت انصاری مدنی کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ کو انھوں نے پایا ہے۔ اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہ سے ان کو سماع حدیث ثابت ہے۔ یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔ پختہ کار اور ثقہ ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات سنہ۹۹ھ میں ہوئی۔

۲۳۱۔ خارجہ بن الصلت :۔ یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں براجم میں سے یہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں زیادہ معتبر ہے۔

۲۳۲۔ خشف بن مالک :۔ یہ خشف بن مالک قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ اپنے والد اور چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کی اور ان سے زید بن جبیر نے معتبر راوی ہیں خشف خا کے کسرہ اور شین معجمہ کے سکون اور فاء معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۳۳۔ ابو خزامہ :۔ یہ ابو خزامہ بن یعمر ہیں یہ بنی الحارث بن سعد میں کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

اور ان سے زہری۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ خزامہ خائے معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور زائے معجمہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۴۔ **ابوخلدہ**:۔ ابوخلدہ خالد بن دینار تیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۳۵۔ **ابن خطل**:۔ یہ عبداللہ بن خطل تیمی مشرک ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ چنانچہ یہ قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے مہلہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۳۶۔ **خدیجہ بنت خویلد**:۔ یہ خدیجہ خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں۔ قرشیہ ہیں۔ امہات المومنین میں سے ہیں پہلے یہ ابوہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں۔ پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا۔ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا۔ اس وقت ان کی عمر کچھ اوپر چالیس سال کی تھی اور آنحضور صلی اللہ کی عمر پچیس سال کی تھی اس سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ پر جب تک وہ زندہ رہیں کسی سے نکاح نہ کیا۔ یہاں تک خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔ یہ خدیجہ وہ بی بی ہیں جو آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ اس وقت نہ مردوں میں کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں۔ انھیں حضرت خدیجہ سے ہوئی ہے۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہوگئی تھی۔ بعض نے کہا چار سال قبل اور بعض نے کہا تین سال قبل۔ اس وقت نبوت کے دس سال گزر چکے تھے ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوتی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے یہ مقام حجون میں دفن کی گئیں ہیں۔

۲۳۷۔ **خولہ بنت حکیم**:۔ یہ خولہ بنت حکیم ہیں عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں بڑی صالح اور فاضل بی بی تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۔ **خولہ بنت ثامر**:۔ یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہے۔ ان سے نعمان ابن ابی العیاش زرقی نے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۹۔ **خولہ بنت قیس**:۔ یہ خولہ قیس کی بیٹی ہیں قبیلہ جہنیہ کی رہنے والی ہیں۔ ان کی حدیث، اہل مدینہ کے یہاں مروّج ہے۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت حدیث کی ہے۔ خربوذ خائے معجمہ کے پیش اور رائے مہلہ اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ **خنساء بنت خذام**:۔ یہ خنساء خذام ابن خالد کی بیٹی ہیں۔ انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے۔ ان سے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خا پر فتحہ نون ساکن سین مہملہ اور مدّ ہے خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید ہے۔

۲۴۱۔ **ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ**:۔ یہ ام خالد امویہ ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ جب یہ مدینہ میں لائی گئیں تو کم عمر تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا ان سے چند لوگوں نے روایت کی ہے۔

حرف الدال

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۴۲۔ دحیۃ الکلبی :۔ یہ دحیہ کلبی کے بیٹے ہیں۔ بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے آپ پر ایمان لانا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکا۔ یہ دحیہ وہی صحابی ہیں کہ حضرت جبرئیل امین ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے یہ ملک شام میں چلے گئے تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک وہاں رہے۔ متعدد تابعین نے ان سے روایت کی۔ دحیہ دال کے کسرہ اور حائے مہملہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاء کے ساتھ ہے اسی طرح اکثر محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ ابوالدرداء :۔ ان کا نام عویمر ہے یہ عامر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور درداء ان کی بیٹی ہیں۔ یہ کچھ تاخیر سے اسلام لائے اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار عالم اور صاحب حکمت ہوتے ہیں۔ شام میں قیام کیا اور ۳۲ھ میں دمشق میں وفات ہوئی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۴۴۔ داؤد بن صالح :۔ یہ داؤد صالح بن دینار کے بیٹے ہیں جو کھجوروں کے تاجر تھے اور انصار کے آزاد کردہ ہیں مدینہ کے رہنے والے ہیں سالم بن عبداللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین :۔ یہ داؤد بن حصین آزاد کردہ عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ۔ ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔ اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۴۶۔ ابن الدیلمی :۔ ان کا نام ضحاک ہے یہ فیروز کے بیٹے ہیں تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں مروج ہے۔ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی دال کے فتحہ سے منسوب ہے دیلم کی جانب یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور رہے اور فیروز فاء کے فتحہ اور یائے تحتانی دو نقطوں والی کے سکون اور راء کے پیش کے ساتھ ہے اور آخر میں زاء ہے۔

۲۴۷۔ ابوداؤد الکوفی :۔ یہ ابوداؤد نفیع ہیں حارث نابینا کے بیٹے۔ کوفی ہیں۔ عمران بن حصین اور ابوبرزہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری اور شریک ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۴۸۔ ام الدرداء :۔ ام الدرداء کا نام خیرۃ ہے یہ ابوحدرد کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں یہ حضرت ابوالدرداء کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضل اور عقلمند صحابیات میں سے ہیں۔ اور عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ متبعہ سنت تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ان کا انتقال حضرت ابوالدرداء سے دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کی وفات ملک شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی۔

حرف الذال

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۴۹۔ابوذر الغفاری:۔ یہ ابوذر ان کا نام جندب ہے ان کے والد جنادہ ہیں۔ یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین صحابہ میں سے ہیں۔ مکہ میں شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ پھر یہ اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر مقام ربذہ میں قیام کیا اور ربذہ میں ہی ۳۲ھ خلافت عثمانؓ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایات کی ہیں۔

۲۵۰۔ذو مخبر:۔ میم کے کسرہ خائے معجمہ کے سکون بائے موحدہ کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت کی۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔ اور ان کی حدیثیں ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ذوالیدین:۔ یہ بنی سلیم کے ایک شخص ہیں ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی ہیں حجاز کے رہنے والے ہیں جس نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا۔ اس میں یہ موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۲۔ذوالسویقتین:۔ یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

حرف الراء

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۵۳۔رافع بن خدیج:۔ یہ رافع بن خدیج ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ احد میں ان کو تیر آکر لگا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک چلا اور ۷۴ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ ان کی عمر چھیاسی سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے خدیج خائے معجمہ کے فتحہ دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔رافع بن عمرو:۔ یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت کی ہے اکل تمر کے بارہ میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔رافع بن مکیث:۔ یہ رافع بن مکیث قبیلۂ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے دو بیٹے بلال اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں میم کا فتحہ کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والی یائے کا سکون آخر میں ثائے مثلثہ ہے

۲۵۶۔رفاعہ بن رافع:۔ ان کی کنیت ابو معاذ ہے یہ زرقی انصاری ہیں۔ یہ غزوۂ بدر، غزوہ احد بلکہ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی موجود رہے ہیں۔ حضرت معاویہ کے شروع دور امارۃ میں ان کی وفات ہوئی ان کے دونوں بیٹے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۵۷۔ رفاعہ بن سموال :۔ یہ رفاعہ سموال قرظی کے بیٹے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر عبدالرحمٰن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا ان سے حضرت عائشہؓ وغیرہا نے روایت کی ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے میم ساکن ہے اور واؤ غیر مشدد اور لام ہے۔ الزبیر زا کے زبر با تے موحدہ کے زیر کے ساتھ ہے اور بعض نے زاء کا ضمہ اور بار کا فتحہ پڑھا ہے اور رفاعہ یہ حضرت صفیہ کے جو آنحضور کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ماموں ہیں۔

۲۵۸۔ رفاعہ بن عبدالمنذر :۔ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصار میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور ان کا ذکر حرف لام میں آوے گا۔

۲۵۹۔ رویفع بن ثابت :۔ یہ رویفع ثابت بن سکن کے بیٹے انصاری ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ امیر معاویہ نے ان کو ۴۶ھ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش جائے مہملہ اور نون کے فتحہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۰۔ رکانۃ بن عبدیزید :۔ یہ رکانہ عبدیزید بن ہاشم بن عبدالمطلب قرشی کے بیٹے ہیں۔ یہ بڑے طاقت ور تھے ان کی حدیث حجازیین میں ہے۔ حضرت عثمان کے زمانہ تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ رکانہ را مہملہ پر ضمہ ہے اور کاف غیر مشدد اور نون ہے

۲۶۱۔ رباح بن الربیع :۔ یہ رباح بن الربیع اسیدی کاتب ہیں۔ ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے قیس بن زہیر ان سے روایت کرتے ہیں۔ الأسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتحہ پہلی اور آخر کی یا، دونوں مشدد ہیں۔

۲۶۲۔ ربیعہ بن کعب :۔ یہ ربیعہ کعب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوفراس اسلمی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور یہ اہل صفہ میں سے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور قدیم اصحاب میں سے تھے اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ ۶۳ھ میں وفات پائی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۶۳۔ ربیعہ بن الحارث :۔ یہ ربیعہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کو شرف صحبت و روایت حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں۔ خون ربیعہ ابن الحارث کا ہے اور یہ اس لیے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کے ایک بیٹے کو جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۔ ربیعہ بن عمرو :۔ یہ ربیعہ عمرو جرشی کے بیٹے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ ربیعہ راہط کے خروج کے دن قتل کر دیئے گئے۔

۲۶۵۔ ابورافع اسلم :۔ یہ ابورافع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے یہ قبطی تھے پہلے عباس کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ دیا تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اس خوشی میں آزاد کر دیا ان کا اسلام غزوہ بدر سے پہلے تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمان سے کچھ دن قبل ہوئی۔

۲۶۶۔ **ابو رمثہ** :۔ یہ ابو رمثہ رفاعہ بن یثربی کے بیٹے ہیں تیمی ہیں امراء القیس کی اولاد میں سے ۔ زید بن مناۃ بن تمیم کے بیٹے تھے اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے ۔ بعض نے وہ نام بیان کیا ہے جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اور بعض نے عمارہ بن یثربی کہا ہے ۔ اور بعض نے دوسرے نام ذکر کئے ہیں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوتے ۔ ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے ۔ ایاد بن لقیط نے ان سے روایت کی ہے ۔ رمثہ راء کے کسرہ اور میم کے سکون اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے ۔

۲۶۷۔ **ابو رزین** :۔ یہ ابو رزین ان کا نام لقیط ہے ۔ یہ عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں ۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا ۔

۲۶۸۔ **ابو ریحانہ** :۔ یہ ابو ریحانہ شمعون بن یزید کے بیٹے تھے ۔ بنو قریظہ میں سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ کہا جاتا ہے ۔ ان کی صاحبزادی ریحانہ ہیں اور بڑی فاضلہ عابدہ اور دنیا سے کنارہ کش تھیں ۔ یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۶۹۔ **ابو رجاء** :۔ یہ ابو رجاء عمران بن تیم عطاری ہیں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لائے تھے ۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور حضرت علیؓ وغیرہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے یہ بڑے عالم باعمل اور سن رسیدہ اور ماہرین قرات میں سے تھے ۔ ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔

۲۷۰۔ **ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن** :۔ یہ ربیعہ ابو عبد الرحمٰن کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں ۔ مدینہ کے مانے ہوئے فقہاء میں سے ہیں ۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنے ہوتے ہیں اور سفیان ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں ۔ ۱۳۶ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔

۲۷۱۔ **ابو رافع** :۔ یہ ابو رافع حقیق کا بیٹا اس کا نام عبد اللہ تھا اور یہ یہودی تھا حجاز کے تاجروں میں سے ۔ معجزات میں اس کا ذکر حدیث براء میں آتا ہے ۔ الحقیق حائے مہملہ کے ضمہ پہلے قاف کے فتحہ اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے ۔

۲۷۲۔ **رعل بن مالک** :۔ یہ رعل مالک بن عوف کا بیٹا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جن پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں لعنت اور بد دعا کی ہے ۔ اس وجہ سے کہ انھوں نے قراء کو قتل کیا تھا ۔ رعل راء کے کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ ہے ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۷۳۔ **الربیع بنت معوذ** :۔ یہ ربیع معوذ کی بیٹی ہیں صحابیہ ہیں انصار میں سے ہیں بڑی قدر و عظمت والی ہیں ۔ ان کی حدیث مدینہ اور بصرہ والوں کے یہاں رائج ہے ۔ الرُبَیّع راء کے پیش بائے موحدہ کے فتحہ اور دو نقطوں والی یاء مکسور کی تشدید کے ساتھ ہے ۔

۲۷۴۔ **الربیع بنت النضر** :۔ یہ ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی ہیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس ابن مالک کی پھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابی عورتوں کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع ہی ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

۲۷۵۔ **الرمیصاء** :۔ یہ رمیصاء ام سلیم ملحان کی بیٹی ۔ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں اور ان کا ذکر حرف سین کے تحت میں عنقریب آئے گا ۔

حرف الزای

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۷۶۔ زید بن ثابت: ۔ یہ زید بن ثابت انصاری آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں اور جس وقت یہ مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تھے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہائے صحابہ میں سے ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے۔ نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنھوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا ہے اور انھوں نے خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں قرآنِ عظیم کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی اور ان کی چھپن برس کی عمر ہوئی۔

۲۷۷۔ زید بن ارقم: ۔ یہ زید بن ارقم ہیں ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۶۶ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۷۸۔ زید بن خالد: ۔ یہ زید بن خالد قبیلہ جہینہ کے ہیں یہ کوفہ میں آگئے تھے۔ اور وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی انس، عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۷۹۔ زید بن الحارثۃ: ۔ یہ زید بن حارثہ ان کی کنیت ابواسامہ ہے۔ ان کی والدہ سُعدیٰ بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے ہیں۔ ان زید بن حارثہ کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لیے لائیں تو بنی معن ابن جریر کے ایک لشکر نے زمانہ جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کی۔ پھر اس لشکر کا گذر بنی معن کے ان گھروں پر سے ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا۔ زید بن حارثہ کو یہ لٹیرے اٹھا کر لے بھاگے ان کی عمر اس وقت آٹھ سال کی بتلائی جاتی ہے۔ یہ نوعمر لڑکے تھے۔ ان کو بازار عکاظ میں لے گئے اور فروخت کرنے کے لیے ان کو پیش کر دیا، چنانچہ ان کو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لیے چار سو درہم کے بدلہ میں خرید لیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تو حضرت خدیجہ نے ان کو آنحضور کے لیے ہبہ کر دیا۔ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس تمام واقعہ کا پتہ زید بن حارثہ کے خاندان والوں کو چلا تو ان کے باپ حارثہ اور ان کے چچا کعب آپ کے پاس آئے اور فدیہ دے کر ان کو لے جانا چاہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کلی اختیار دے دیا کہ اگر وہ گھر جانا چاہیں تو خوشی سے اپنے والد کے ہمراہ چلے جائیں اور اگر چاہیں تو میرے پاس رہیں۔ زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر آنحضور صلی اللہ وسلم کو ترجیح دی اور والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے۔ اس لیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاقِ کریمانہ ان کے دل میں گھر کر چکے تھے۔ اس واقعہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام حجر میں لے گئے اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا وہ میرے وارث ہیں اور میں ان کا وارث ہوں۔ اس کے بعد وہ زید بن محمدؐ پکارے جانے لگے۔ یہاں تک کہ اللہ شریعت کو لایا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالک لڑکوں کو ان کے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بڑے انصاف اور راستی کی ہے۔ تو پھر ان کو زید ابن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ ایک قول کے اعتبار سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دس سال بڑے ہیں۔ اور دوسرے قول کے اعتبار سے بیس سال۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اُمّ ایمن اپنی آزاد کردہ باندی سے کرا دیا ان سے اسامہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے بعد زینب بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان زید بن حارثہ کو محبوب رسول خدا کہا جاتا تھا

اور اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں ان کے سوا نہیں لیا یہ وہ آیت ہے فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا ان سے ان کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ غزوہ موتہ میں جب کہ یہ لشکر کے امیر تھے جمادی الاول ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے جب کہ ان کی عمر پچپن سال کی تھی۔

۲۸۰۔ زید بن الخطاب:۔ یہ زید بن الخطاب عدوی قریشی حضرت عمر بن خطاب کے بھائی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ سے عمر میں بڑے تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے یہ ایمان لاتے ہیں اور یہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں۔ جنگ یمامہ میں وہ شہید ہوئے جو خلافت حضرت ابو بکرؓ میں پیش آئی تھی ان سے روایت عبد اللہ بن عمر کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ زید بن سہل:۔ یہ زید سہل کے بیٹے ہیں وہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ مشہور ہیں ان کا ذکر حرف طاء میں آئے گا۔

۲۸۲۔ الزبیر بن العوام:۔ زبیر بن العوام کی کنیت ابو عبد اللہ قریشی ہے۔ ان کی والدہ صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ جب کہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اس پر ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا دم گھوٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام کو چھوڑ دیں۔ مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے یہ وہ ہیں جنھوں نے سب سے اوّل تلوار اللہ کے راستہ میں سونتی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ احد میں ڈٹے رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک یہ بھی ہیں لانبے قد گورے رنگ کے تھے۔ بدن پر گوشت کم تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ گندم گوں تھے اور بدن پر ان کے بال بہت تھے۔ ہلکے رخساروں والے تھے ان کو مقام سفوان میں (جو سین اور فار کے فتحہ کے ساتھ ہے اور بصرہ کی سرزمین میں واقع ہے۔) عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں قتل کر دیا تھا۔ ان کی عمر چونسٹھ سال کی ہوتی اول وادی سباع میں وہ دفن کئے گئے پھر بصرہ کی طرف منتقل کئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا ہونا مشہور رہے۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبد اللہ اور عروہ وغیرہ ہما نے روایت کی ہے۔

۲۸۳۔ زیاد بن لبید:۔ یہ زیاد لبید کے بیٹے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصاری زرقی ہیں۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ اور ان کو حضرموت کا گورنر بھی بنا دیا گیا تھا۔ ان سے عوف بن مالک اور ابو درداء نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہؓ کے شروع دور امارت میں وفات پائی۔

۲۸۴۔ زیاد بن الحارث:۔ یہ زیادہ حارث صدائی کے بیٹے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے یہاں موذن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ اور صدائی میں صاد مہملہ پر پیش ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

۲۸۵۔ زاہر بن الاسود:۔ یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۲۸۶۔ زراع بن عامر:۔ یہ زراع بن عامر عبد القیس کے بیٹے ہیں۔ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں رائج ہے۔

۲۸۷۔ زرارۃ بن ابی اوفی:۔ یہ زرارہ ابی اوفیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ابوزیدالانصاری:۔ یہ ابوزید انصاری وہ ہیں جنھوں نے قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے آنحضورؐ کے عہد مبارک میں جمع کیا۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن عمیر کہا ہے اور بعض نے قیس بن السکن ۔

۲۸۹۔ابوزہیرالنمیری:۔ یہ ابوزہیر نمیری ہیں ۔شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۹۰۔الزبیدتی:۔ یہ زبیدی ہیں ذاتے معجمہ کے پیش اور باتے موحدہ کے زبر کے ساتھ ۔ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے ان کا نام منسبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے ۔ان کا نام صحابی ہونا محقق نہیں ہے ۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۹۱۔الزبیربن عدی:۔ یہ عدی کے بیٹے ہیں۔ہمدانی کوفی ہیں ۔مقام رے کے قاضی تھے تابعی ہیں۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے ۱۳۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ہمدانی کا میم ساکن ہے ۔

۲۹۲۔الزبیرالعربی:۔ یہ زبیر عربی نمیری اور بصری ہیں ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ۔ اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ راوی ہیں۔

۲۹۳۔زیادبن کسیب:۔ یہ زیاد کسیب کے بیٹے ہیں ۔عدوی ہیں ۔ یہ بصریوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ تابعی ہیں ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں ۔کسیب تصغیر کے ساتھ ہے ۔

۲۹۴۔زہرۃ بن معبد:۔ یہ زہرہ ہیں ۔معبد کے بیٹے ۔ ان کی کنیت ابوعقیل عین کے زبر کے ساتھ ہے یہ قرشی ہیں اور مصری ہیں ۔ انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی ۔ ان سے روایت کرنے والی بھی ایک بڑی جماعت ہے ۔اور ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہے ۔

۲۹۵۔زہیربن معاویہ ۔ یہ زہیر بن معاویہ ہیں ان کی کنیت ابوخثیمہ جعفی ہے ۔ یہ کوفی ہیں ۔ان کا قیام جزیرہ میں رہا۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں اور ابواسحٰق ہمدانی اور ابوالزبیر سے حدیث کو سنا ۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہما روایت کرتے ہیں ۔ان کا تذکرہ کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے ۔ ۱۷۳ھ میں وفات پائی ۔

۲۹۶۔زمیل بن عباس:۔ یہ اپنے مولیٰ عروۃ سے روایت کرتے ہیں ۔ اور ان سے یزید بن الهاد ۔ ان میں کچھ ضعف ہے ۔

۲۹۷۔الزہری:۔ یہ زہری زہرۃ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جداعلیٰ ہیں ۔ اسی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ان کی کنیت ابوبکر ہے ۔ ان کا نام محمد ہے عبداللہ بن شہاب کے بیٹے ۔ یہ بڑے فقیہ اور محدث ہوتے ہیں اور تابعین میں سے جلیل القدر تابعی ہیں ۔ مدینہ کے زبردست فقیہ اور عالم ہیں ۔علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا ۔ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے جن میں سے قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں ۔حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں ان سے زیادہ عالم اس زمانہ میں جو گزر رہا ہے کسی کو نہیں پاتا ۔ مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے کون زیادہ عالم ہے فرمایا کہ ابن شہاب ہیں ۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر کہا گیا کہ ابن شہاب کے بعد ۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہی ہیں ۔ رمضان کے مہینہ ۱۲۴ھ میں انکی وفات ہوئی ۔

۲۹۸۔زربن جبیش:۔ یہ زر بن جبیش اسدی کوفی ہیں ۔ ان کی کنیت ابومریم ہے انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں ساٹھ

سال گزارے ہیں۔ اور اتنے ہی زمانہ اسلام ہیں۔ یہ عراق کے ان بہت بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت تابعین اور غیر تابعین کی روایت کرتی ہے۔ زِرّ زائے معجمہ کے کسرہ اور رائے مہملہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔ حُبیش میں حائے مہملہ پر ضمہ اور بائے موحدہ کے زبر اور دو نقطوں والی یاء ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۹۔ زرارۃ بن ابی اوفیٰ:۔ یہ زرارہ بن ابی اوفیٰ ابو حاجب جرشی بصرہ کے قاضی ہیں۔ صحابہ کی جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ جن میں سے حضرت عبد اللہ بن عباس بھی ہیں۔ جن سے یہ روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ کون کونسا عمل اللہ کے زیادہ محبوب ہے۔ پس فرمایا الحال المرتحل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے۔ اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچادے۔ ان سے قتادہ اور عوف نے روایتِ حدیث کی ہے۔ انھوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پڑھا اور چیخ ماری ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زیاد بن حدیر:۔ یہ زیاد بن حدیر ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے یہ بنو اسد میں سے ہیں کوفی ہیں۔ تابعی ہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں۔ حُدیر حائے مہملہ کے پیش اور دال مہملہ کے زبر، یائے تحتانی کے سکون اور رار مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۱۔ زید بن اسلم:۔ یہ زید بن اسلم ہیں ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر کے آزاد کردہ ہیں۔ مدنی ہیں اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختیانی اور مالک اور ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

۳۰۲۔ زید بن طلحۃ:۔ یہ زید بن طلحہ ہیں ان سے سلمۃ بن صفوان زرقی روایت کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارہ میں اخذ کی ہے۔

۳۰۳۔ زید بن یحییٰ:۔ یہ زید بن یحییٰ دمشقی ہیں یہ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی ثقہ ہیں۔

۳۰۴۔ ابو الزبیر:۔ یہ ابو الزبیر ان کا نام محمد بن اسلم ہے مکہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ مکہ کے تابعین میں سے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

۳۰۵۔ ابو زرعہ:۔ ان کا نام عبد اللہ ہے عبد الکریم کے بیٹے رَے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد ہیں اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے عالم مشائخ یعنی روایت حدیث کو پہچاننے والے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے ہیں ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور مقام رے میں ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۳۰۶۔ زینب بنت جحش:۔ یہ زینب جحش کی بیٹی امہات المومنین میں سے ہیں اور ان کی والدہ کا نام امیمہ ہے جو عبد المطلب

کی بیٹی ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی۔ یہ زید بن حارثہ جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی بیوی تھیں۔ پھر حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کیا تھا۔ یہ زینب تمام ازواج مطہرات میں سے آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام "برہ" تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا تھا۔ حضرت عائشہ ان کی شان میں فرماتی ہیں "کوئی عورت ان زینب سے بہتر دین میں نہیں ہے یہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں، سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں اور ان تمام کاموں میں جن میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں۔ ۲۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۱ھ میں۔ عمر ترپن سال کی پائی۔ حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ وغیرہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۳۰۷۔ زینب بنت عبداللہ:۔ یہ زینب عبداللہ ابن معاویہ کی بیٹی بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی ہیں ان سے ان کے شوہر اور ابو سعید و ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۰۸۔ زینب بنت ابی سلمہ:۔ ام سلمہ جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ ان کا نام بھی برہ تھا۔ آنحضورؐ نے بدل کر زینب رکھ دیا۔ ملک "حبشہ" میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں رہیں۔ اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی واقعہ "حرہ" کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۳۰۹۔ زینب بنت کعب:۔ یہ زینب کعب بن عجرۃ کی صاحبزادی ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ سالم بن عوف کے خاندان سے تابعیہ ہیں۔

حرف السین

فصل صحابہ کے بارے میں

۳۱۰۔ سعد بن ابی وقاص:۔ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ اور ان کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ زہری ہیں۔ قبیلہ قریش میں سے یہ ان دس میں سے ایک ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔ یہ شروع اسلام ہی میں ایمان لے آئے۔ جبکہ ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا شخص ہوں اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں۔ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر اندازی کی۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ ان کی بددعا سے لوگ ڈرتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے اور یہ بات اس لیے تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی کہ "اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور ان کی دعا کو قبول فرمائے" ان کے لیے اور زبیرؓ کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کر کے اس طرح فرمایا "ارم فداک ابی وامی" ایسے الفاظ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں فرمائے۔ یہ کوتاہ قامت اور گٹھے ہوئے بدن والے تھے۔ گندمی رنگ تھا اور جسم پر بال زیادہ تھے مقام عقیق میں جو مدینہ سے

قریب ہے اپنے محل میں وفات پائی اور لوگوں کے کندھوں پر مدینہ لے جاتے گئے "مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا۔ مقام بقیع میں دفن کئے گئے۔ یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا۔ ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کی موت عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں واقع ہوئی حضرت عمرؓ و عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۱۱ ۳۔ سعد بن معاذ:۔ یہ سعد معاذ کے بیٹے ہیں۔ انصاری اشہلی اوسی ہیں مدینہ میں عقبہ اولی اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے۔ ان کے اسلام کو دیکھ کر عبد الاشہل کے بیٹے اور ان کے تمام خاندان والے اسلام لے آئے۔ انصار کے تمام خاندانوں میں سے یہ پہلا خاندان تھا کہ جو اسلام لایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "سید الانصار" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ یہ اپنی قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جلیل القدر اور اکابر اور اخیار صحابہ میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوتے اور مقابلہ پر بہادرانہ ڈٹے رہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک مہینہ کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔ یہ واقعہ ذیقعدہ ۵ھ کا ہے اس وقت ان کی عمر سینتیس برس کی تھی جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے اصحابہ کی ایک جماعت انسے روایت کرتی ہے۔

۳۱۲۔ سعد بن خولہ:۔ ان سعد بن خولہ نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی۔ اور حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۱۳۔ سعد بن عبادہ:۔ یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ اور ان کی کنیت ابو ثابت انصاری ہے۔ ساعدی خزرجی ہیں۔ یہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں انصار کے سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور شان و شوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ ریاست سرداری ایسی پائی تھی کہ جس کا اعتراف ان کی قوم تک کرتی تھی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۱۵ھ میں جب کہ عمرؓ کی خلافت کو ڈھائی سال گزر چکے تھے "حوران" میں جو کہ سرزمین شام میں واقع ہے۔ ان کا انتقال ہوا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۱ھ میں جب کہ ابو بکرؓ کی خلافت کا زمانہ تھا ان کی وفات ہوئی۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے غسل خانہ میں مُردہ پائے گئے۔ دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ تمام لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والے کی آواز لوگوں کے کان میں آئی جو یہ کہہ رہا تھا اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا ؎

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ... ورمینا بسھمین فلم نخط فوادہ

(یعنی ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو ہلاک کیا۔ اور ہم نے دو تیر ان کے قلب پر چلائے کہ نشانہ خطا نہ گیا) اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ کسی جن نے ان کو ہلاک کیا!

۳۱۴۔ سعید بن الربیع:۔ یہ سعید بن الربیع انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ آنحضور نے ان میں اور عبد الرحمان بن عوف میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کرایا تھا یہ اور خارجہ بن زید ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

۳۱۵۔ سعید بن الاطول:۔ یہ سعید بن اطول کے بیٹے قبیلے جہینہ سے ہیں۔ ان کو آنحضورؐ کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور ابو نضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۱۶۔ سعید بن زید:۔ یہ سعید زید کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو اعور ہے عدوی قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں شرف اسلام حاصل کیا اور تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے آنحضور کے ساتھ شرکت کی کیونکہ یہ سعید بن زید طلحہ بن عبد اللہ کے ساتھ تھے۔ جو قریش کے غلہ والے قافلہ کی کھوج لگانے کے لیے مقرر کئے گئے تھے۔ آنحضرت نے غنیمت میں ان کا حصہ بھی

لگایا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں۔ اور یہی وہ فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمر حلقہ بگوش اسلام ہوتے۔ ان کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا۔ ان کے بدن پر بال زیادہ تھے۔ ۵۱ھ میں مقام عقیق میں وفات پائی اور وہاں سے مدینہ لاتے گئے اور جنت البقیع میں دفن ہوتے۔ کچھ اوپر ستر سال کی عمر پائی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۱۷۔ سعید بن حریث:۔ یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ میں آنحضور کے ساتھ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ کوفہ میں اقامت گزین ہوتے۔ اور وہیں انتقال ہوا اور وہیں ان کی قبر ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان سے ان کے بھائی عمرو روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۱۸۔ سعید بن العاص:۔ یہ سعید بن العاص قریشی ہیں ہجرت والے سال میں ان کی پیدائش ہوتی۔ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جن صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور انھوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اس میں فتح یاب ہوتے سنہ ۵۹ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

۳۱۹۔ سعید بن سعد:۔ یہ سعید سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ شرف صحبت نبی کریمؐ سے مشرف ہوتے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کے بیٹے شرجیل اور ابو امامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔ واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

۳۲۰۔ سبرہ بن معبد:۔ یہ سبرۃ بن معبد جہنی ہیں اور مدینہ کے رہنے والے ہیں ان سے ان کے بیٹے "ربیع" روایت کرتے ہیں ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے۔ سبرۃ میں سین مفتوح اور بار ساکن ہے۔

۳۲۱۔ سہل بن سعد:۔ یہ سہل بن سعد ساعد انصاری ہیں اور ابو عباس ان کی کنیت ہے ان کا نام "حزن" تھا لیکن پھر رسول اللہ نے سہل رکھ دیا۔ جب حضور نے وفات پائی تو ان کی عمر پندرہ سال کی تھی، سہل نے مدینہ میں ۹۱ھ میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے ۸۸ھ بیان کیا۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابو حازم روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲۔ سہل بن ابی حثمہ:۔ یہ سہل بن ابی حثمہ ہیں اور ابو محمد ان کی کنیت ہے اور انہی کو ابو عمارہ انصاری اوسی کہا جاتا ہے ۳ھ میں پیدا ہوتے اور کوفہ میں اقامت گزین ہوتے اور مدینہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور مدینہ ہی میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے روایت حدیث کرتا ہے۔

۳۲۳۔ سہیل بن حنیف انصاری:۔ یہ سہل بن حنیف انصاری اوسی ہیں یہ جنگ "بدر"، "احد" اور تمام غزوات میں شریک ہوتے۔ جنگ احد میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور نبی کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت علی کے ساتھی اور ہمنشین رہے۔ ان کو حضرت علیؓ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور اس کے بعد حاکم "فارس" بنا دیا ان سے ان کے بیٹے ابو امامہ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۳۲۴۔ سہل بن بیضاء:۔ یہ سہل بن بیضاء ہیں اور انہی کے بھائی سُہیل تھے۔ بیضاء ان دونوں کی ماں تھی کہ جس کا نام "دعد" تھا۔ اور ان کے باپ "وہب بن ربیعہ" تھے اور سہل ان مسلمانوں میں سے تھے کہ جنکا اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ میں اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ "بدر" میں پہنچے اسی زمانہ میں ایک دن گرفتار کر لیے گئے تو عبد اللہ بن مسعودؓ نے ان کے متعلق گواہی دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ چھوڑ دیتے گئے۔ پھر

مدینہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور آنحضرتؐ نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان دونوں بھائیوں کا ذکر جنازہ کی نماز کے بیان میں آیا ہے۔

۳۲۵۔ سہل بن الحنظلیہ:۔ یہ سہل بن حنظلیہ ہیں حنظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا نام تھا انہی کی جانب یہ منسوب ہوتے ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں ان کے باپ کا نام "ربیع بن عمرو" تھا اور سہل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ بڑے فاضل تھے۔ اور نہایت خلوت پسند ذکر و نماز میں بے حد مشغول و منہمک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ملک شام میں سکونت تھی۔ اور انتقال امیر معاویہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں دمشق میں ہوا۔

۳۲۶۔ سہیل بن عمرو:۔ یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابوجندل کے والد تھے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے۔ قبیلہ قریش کے خطیب بھی تھے۔ اس لیے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپؐ ان کے دانت نکلوا ڈالئے کہ آئندہ کبھی آپ کے خلاف خطبہ نہ دے سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو شاید یہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچیں کہ جس کی تم بھی تعریف کرو اور یہی "صلح حدیبیہ" میں حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب لوگوں نے مکہ میں اختلاف کیا اور جس کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوا تو اس وقت یہی سہیل خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے اور لوگوں کو تسلی وتشفی دی اور اس ارتداد و اختلاف سے لوگوں کو روکا ۱۸ھ میں "طاعون عمواس" میں ان کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "یرموک" میں قتل کئے گئے۔ ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو کے بارہ میں حافظ ابن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمرؓ کے دروازہ کو گھیر لیا جن میں سہیل بن عمرو ابوسفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو اجازت داخلہ کی دے رہا تھا۔ جیسے صہیب رومی، حضرت بلالؓ حبشی، اس پر ابوسفیان نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شرفاء بیٹھے ہیں ہماری طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی۔ اس پر یہ سہیل بولے "اے لوگو! بخدا میں اس کراہت کو جو تمہارے چہروں میں ہے محسوس کر رہا ہوں اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ پر غصہ کرو کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی ان کے ساتھ تم کو بھی دی گئی تھی۔ لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آ پہنچے۔ تم نے آنے میں دیر کی کان کھول کر سن لو یقیناً وہ شرف اور فضیلت کہ جس میں یہ غلام تم سے سبقت لے گئے (فضیلت اسلام) زیادہ بھاری ہے قوت کے لحاظ سے تمہارے اس دروازے سے جس کے بارہ میں تم آپس میں جھگڑ رہے ہو" اس کے بعد فرمایا" اے لوگو! یہ غلام تم سے اس فضیلت اسلام میں آگے نکل گئے اب تمہارے لیے کوئی راستہ اس فضیلت کی طرف نہیں ہے جس میں وہ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لیے ضروری خیال کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو درجہ شہادت کا نصیب فرماتے اور تم سرخ روئی کے ساتھ خدا سے جلد جا ملو) پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور ملک شام کی طرف چلے گئے۔ حسن نے فرمایا اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقلمند ہے اور اپنے قول میں سچا ہے۔ قسم ہے خدا کی ہرگز اللہ تعالیٰ اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا ہے۔ اس بندہ کی طرح نہیں بناتے گا جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

۳۲۷۔ سہیل بن بیضاء:۔ یہ سہیل بن بیضاء قرشی ہیں۔ ان کے نسب کا پورا ذکر ان کے بھائی سہل کے ذکر میں گزر گیا۔ ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایت کرتے

ہیں۔ان کا انتقال ۹ھ میں جب کہ رسول اللہ صلعم حیات تھے اور تبوک سے واپس تشریف لاتے ہوا۔ اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑ

۳۲۸۔سمرہ بن جندب :۔ یہ سمرہ بن جندب الفزاری ہیں۔ یہ قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ حافظ تھے اور رسول اللہ سے بہت روایت کرتے تھے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بصرہ میں ۵۹ھ کے اخیر میں انتقال ہوا۔

۳۲۹۔سلیمان بن صرد :۔ یہ سلیمان بن صرد ہیں ان کی کنیت ابوالمطرف ہے۔خزاعی تھے۔بہت ہی اچھے فاضل اور عابد آدمی تھے۔جب سے مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے تھے۔یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہنے لگے تھے۔ ان کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی۔صرد صاد مہملہ کے ضمّہ اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔

۳۳۰۔سلیمان بن بریدہ : یہ سلیمان بن بریدہ اسلمی ہیں۔یہ اپنے باپ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ۔ ۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

۳۳۱۔سلمہ بن الاکوع :۔ یہ سلمہ بن الاکوع ہیں ان کی کنیت ابومسلم ہے۔اسلمی مدنی ہیں۔درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے۔ ۷۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اس وقت اسّی سال کی عمر تھی۔ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۳۲۔سلمہ بن ہشام ! یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں یہ بھی مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے تھے اور اللہ کی راہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کمزوروں اور ضعیفوں کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔اس میں ان کو بھی شریک فرماتے تھے یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے ۱۴ھ میں جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت تھی "جنگ مرج الصفیر" میں قتل ہوئے۔

۳۳۳۔سلمہ بن صخر :۔ یہ سلمہ بن صخر انصاری، بیاضی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی تھے۔ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت معتبر نہیں۔

۳۳۴۔سلمہ بن محبق :۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں ابوسنان ان کی کنیت ہے۔محبق کا نام صخر بن عتبہ الہذلی تھا، بصریوں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔محبق میں میم کا پیش حاء مہملہ کا فتحہ باۓ موحدہ کا کسرہ ہے اور مشدد ہے آخر میں قاف ہے۔ اصحاب حدیث باء پر فتحہ دیتے ہیں۔

۳۳۵۔سلمہ بن قیس :۔ یہ سلمہ بن قیس اشجعی ہیں۔ابوعاصم ان کو شامی کہتے ہیں اور کوفہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔سلمان فارسی :۔ یہ سلمان فارسی ہیں ان کی کنیت، ابوعبداللہ ہے۔رسول اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔فارس الاصل رامہرمز کے رہنے والوں میں سے تھے۔اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں "جی" نامی ہے۔ وہاں کے رہنے والے تھے۔دین کی طلب میں سفر کیا۔اور سب سے پہلے، مذہب نصاریٰ اختیار کیا۔اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اس دین پر پے درپے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے رکے رہے۔پھر قوم عرب نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا پھر انھوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔کہا جاتا ہے کہ یہ سلمان فارسی آنحضور کے پاس جب آپ مدینہ تشریف لائے کچھ اوپر دس آقاؤں کے غلام رہ کر پہنچے تھے۔حضور کا ارشاد ہے کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں

سے ہیں۔ اور یہ بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدوم کی جنت الفردوس متمنی ہے۔ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی کہا جاتا ہے کہ اڑھائی سو سال اور بعض روایتوں میں ساڑھے تین سو سال کی عمر ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے۔ اور صدقہ بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ آنحضرت سے ان کی تعریف میں متعدد احادیث منقول ہیں۔ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال ہوا۔ ابوہریرہ اور انس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۷۔ سلمان بن عامر:۔ یہ سلیمان بن عامر الضبی ہیں ان کو بصریوں سے سمجھا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی اور ضبی نہیں ہے۔

۴۳۸۔ سفینہ:۔ یہ سفینہ ہیں جو کہ رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریمؐ نے ان کو آزاد کیا تھا۔ اور تاحیات ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا تھا۔ کہتے ہیں کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے رباح کہا ہے اور بعض نے مہران اور بعض نے رومان۔ عربی النسل تھے بعض نے فارسی الاصل کہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر میں تھے پس جب کوئی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار ڈھال نیزہ ان پر ڈال دیتا۔ یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لادھ دی گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باربرداری کے حق میں تو سفینہ (یعنی کشتی) ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان۔ محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

۴۳۹۔ سالم بن معقل:۔ یہ سالم بن معقل ہیں جو آزاد کردہ ہیں ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے فارس اصطبرخ کے رہنے والوں میں سے تھے۔ آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل اور افضل و اکرم صحابہ میں سے تھے۔ ان کا شمار خاص قراء میں کیا جاتا تھا۔ اس لیے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد سے، ابی بن کعب سے، سالم بن معقل سے، مولیٰ ابی حذیفہ ہیں اور معاذ بن جبل سے۔ یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۴۰۔ سالم بن عبید:۔ یہ سالم بن عبید الاشجعی ہیں اہل صفہ میں سے تھے ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ روایت کرتے ہیں "یساف" دو نقطوں والی یا کے فتحہ کے ساتھ ہے "س" مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔ آخر میں فاء ہے۔

۴۴۱۔ سراقہ بن مالک:۔ یہ سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی الکنانی ہیں "قدید" میں آنتے جاتے تھے۔ اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ بڑے اونچے درجہ کے شاعروں میں سے تھے۔ ۲۴ھ میں وفات ہوئی۔

۴۴۲۔ سفیان بن اسید:۔ یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں۔ جبیر بن نفیر نے ان سے حمص والوں کے بارہ میں روایت کی ہے۔ اَسید اکثر کے نزدیک فتح ہمزہ اور کسرہ سین کے ساتھ ہے اور دوسری روایت کے مطابق ضم ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ اور تیسرے قول کے مطابق فتح ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ بغیر یاء کے یعنی اَسَدٌ۔

۴۴۳۔ سفیان بن ابی زہیر:۔ یہ سفیان بن ابی زہیر کے بیٹے ازدی ہیں قبیلہ شنوءۃ کے رہنے والے حجازیوں میں ان کی حدیث مروج ہے ابن الزبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۴۴۔ سفیان بن عبداللہ:۔ یہ سفیان بن عبداللہ بن زمعۃ ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو الثقفی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے، صحابی تھے۔ اور طائف میں حضرت عمر کی جانب سے حاکم تھے۔

۴۴۵۔ سخبرۃ:۔ یہ سخبرہ ہیں اور ان کی کنیت ابو عبداللہ الازدی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے۔ سخبرہ میں سین پر فتحہ اور خاء معجمہ ساکن و باء موحدہ مفتوح ہے۔

۳۴۶۔ السائب بن یزید:۔ یہ سائب بن یزید ہیں اور ان کی کنیت ابو یزید الکندی ہے۔ ۲ھ میں پیدا ہوتے اور جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوتے۔ ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۸۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۴۷۔ السائب بن خلاد:۔ یہ سائب بن خلاد ہیں اور ان کی کنیت ابو سہلہ ہے۔ انصاری خزرجی تھے۔ ۹۱ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطار بن یسار روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ سوید بن قیس۔ یہ سوید بن قیس ہیں اور ان کی کنیت ابو صفوان ہے ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کو کوفیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

۳۴۹۔ ابو سیف القین:۔ یہ ابو سیف القین ہیں۔ آنحضور کے صاحبزادہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے۔ اور ان کا نام براء بن اوس انصاری ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی اُمّ بردہ ہیں جنھوں نے کہ ابراہیمؑ کو دودھ پلایا۔

۳۵۰۔ ابو سعید سعد بن مالک:۔ یہ ابو سعید سعد بن مالک انصاری خدری ہیں اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہو گئے۔ حافظ حدیث اور صاحب فضل وعقل علماء میں سے تھے احادیث کی بہت روایت کرتے ہیں، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ۷۴ھ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ ۸۴ برس کی عمر پائی۔ خدرۃ "خا" معجمہ کے ضمہ اور "دال" مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۳۵۱۔ ابو سعید بن المعلی:۔ یہ ابو سعید حارث ابن معلی انصاری الزرقی ہیں۔ جب کہ ان کی چونسٹھ برس کی عمر تھی تو انھوں نے ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ ابو سعید ابن ابی فضالہ:۔ یہ ابو سعید ابن ابی فضالہ حارثی انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی حدیث صید بن جعفر سے مروی ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں۔ "مینا" میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ پھر نون ہے مدّ کے ساتھ بھی ہے بلا مد کے بھی۔

۳۵۳۔ ابو سلمہ:۔ یہ ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیٹے مخزومی قرشی رسول اللہ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ "برہ" عبدالمطلب کی بیٹی تھیں اور حضور سے پہلے یہ ام سلمہ کے شوہر تھے۔ دس کے بعد یہ اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ ۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور ان کی کنیت بھی نام سے زیادہ مشہور ہے۔

۳۵۴۔ ابو سفیان بن حرب:۔ یہ ابو سفیان بن صخر بن حرب بنی امیہ میں سے قرشی ہیں، حضرت معاویہ کے والد ہیں عام فیل سے دس برس پہلے پیدا ہوتے اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں سمجھے جاتے تھے۔ اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انھیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام لاتے یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کے دل میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لیے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیف قلب کی گئی غزوۂ "حنین" میں انھوں نے شرکت کی اور آنحضورؐ نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں داخل رکھتے ہوتے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرماتے۔ غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر یہ جنگ یرموک تک یک چشم ہی رہے۔ یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے ان سے عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

۲۵۵۔ابوسفیان بن حارث :۔ یہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کے چچا کے بیٹے اور دودھ شریک بھائی ہیں اور اس لیے کہ حلیمہ سعدیہ نے ان کو بھی پلایا تھا ، ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام "مغیرہ" تھا اور دوسری جماعت کا خیال تھا کہ نہیں بلکہ نام ان کی کنیت ہی تھی۔ اور مغیرہ نوان کے بھائی تھے۔ یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش قدم پر دوسرے چلتے تھے۔ اور انھوں نے پہلے رسول اللہ صلعم کی ہجو کہی تھی کہ جس کا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا ، پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی یہ فتح مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے ، ان کے اسلام لانے کا واقعہ عجیب وغریب ہے۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو اور ان سے وہ کہو کہ جو یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا تاللہ لقد اثرک اللہ یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ترجیح دی اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہم مجرم اور گنہگار ہیں تو ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سن کر فرمایا لا تثریب علیکم الیوم الخ یعنی آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری خطاؤں کو معاف فرمائیں اور وہ سب سے زیادہ رحم والے ہیں آنحضور نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور یہ اسلام لائے۔ ان کی موت کا یہ سبب ہوا کہ انھوں نے حج کیا اور حجب نائی نے ان کا سر مونڈا تو ایک مسّا جو کہ ان کے سر میں تھا کاٹ دیا اسی وجہ سے یہ تکلیف میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ حج سے واپسی کے بعد ۲۰ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور عقیل بن ابی طالبؓ کے مکان میں دفن ہوئے۔ حضرت عمر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۲۵۶۔ابوالسمح :۔ یہ ابوالسمح ہیں اور ان کا نام ایاد تھا آنحضور کے خادم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں "ایاد" کسرہ ہمزہ اور تخفیف یاء کے ساتھ ہے۔ ان کے انتقال کا مقام معلوم نہیں ہو سکا۔

۲۵۷۔ابوسہلہ :۔ یہ ابوسہلۃ السائب ہیں جو خلاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۵۸۔سعید بن المسیب :۔ یہ سعید ابن مسیب ہیں اور ان کی کنیت ابو محمد ہے قریشی مخزومی مدنی ہیں۔ جب حضرت عمر کی خلافت کو دو سال گزر گئے تھے تو یہ پیدا ہوئے۔ اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے کہ جو نقش اول (یعنی صحابہ کی طرز زندگی) پر گامزن تھے۔ وہ فقہ وحدیث ، زہد وعبادت اور تقویٰ وطہارت کے جامع تھے ان چیزوں کو دیکھنے کے لیے انھی کی طرف اشارہ کیا جاتا اور انھی کو مخصوص کیا جاتا تھا ، حضرت ابوہریرہ کی احادیث اور عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے ، صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے انھوں نے ملاقات کی اور ان سب سے انھوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے ، مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن المسیب سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی دکھائی نہیں دیا اور خود ابن المسیب کہتے تھے کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں۔ ۹۳ھ میں انتقال ہوا۔

۲۵۹۔سعید بن عبدالعزیز :۔ یہ سعید بن عبدالعزیز تنوخی دمشقی ہیں ، اوزاعی کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقیہوں میں ان کا شمار تھا ، احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبدالعزیز اور اوزاعی سے زیادہ کسی کی حدیثیں صحیح نہیں اور کہتے تھے کہ ان میں اور اوزاعی میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں ، اور سعید بہت زیادہ رویا کرتے تھے ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ دوزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے۔ نسائی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ اور قابل وثوق ہیں۔ یہ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثوری ۱۶۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کی عمر کچھ اوپر

ستر سال کی ہوئی۔

۳۶۰۔ سعید بن ابی الحسن:۔ یہ سعید بن ابی الحسن ہیں اور ان کا نام یسار ہے۔ بصرہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں۔ یہ ابن عباس اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے قتادہ وعون۔ ۱۰۹ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۱۔ سعید بن حارث:۔ یہ سعید بن حارث ابن معلی انصاری حجازی ہیں مدینہ کے قاضی اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے ابن عمر، ابوسعید و جابر سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۳۶۲۔ سعید بن ابی ہند:۔ یہ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ و ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی مشہور ثقہ ہیں۔

۳۶۳۔ سعید بن جبیر:۔ یہ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انھوں نے ابومسعود ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر و انسؓ سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت لوگوں نے، ماہ شعبان ۹۵ھ میں جب کہ ان کی عمر انچاس سال کی تھی۔ حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ان کے شہادت کے چھ ماہ بعد مرا۔ ان سے بعد حجاج کسی کے قتل پر قادر نہیں ہوا کیوں کہ سعید نے اس کے لیے دعا کی تھی جب کہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے۔ میں تم کو اسی طرح قتل کروں گا۔ جبیر بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا جس طرح چاہے وہ بتلا اس لیے کہ خدا کی قسم جس طرح تو مجھ کو قتل کرے گا اسی طرح آخرت میں میں تجھ کو قتل کروں گا۔ حجاج بولا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کردوں بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔ اور رہا تو تو اس میں تیرے لیے کوئی برارت و عذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ ہنس پڑے ان کی اطلاع حجاج کو پہنچائی گئی تو حکم دیا کہ ان کو واپس لاؤ لہذا واپس لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ اب ہنسنے کا کیا سبب تھا بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلہ میں تیری بیباکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں علم و بردباری پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال بچھائی جائے، تو بچھائی گئی پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اس کے بعد جبیر نے فرمایا کہ **وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين** یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موڑ کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے کہ جو خالق آسمان و زمین ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط باندھ دیا جائے۔ سعید نے فرمایا **فاينما تولوا فثم وجه الله** جس طرف کو بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ ہے۔ اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل اوندھا کر دیا جائے۔ سعید نے فرمایا **منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى** حجاج نے یہ سن کر حکم دیا اس کو ذبح کر دو، سعید نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ حجت ایمانی) میری طرف سے سنبھال یہاں تک کہ تو مجھ سے قیامت کے دن ملے۔ پھر سعید نے دعا کی کہ اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قادر نہ کر، اس کے بعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا کہتے ہیں کہ حجاج ان کے قتل کے بعد پندرہ راتیں اور جیا اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑوں کی بیماری پیدا ہو گئی، حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معائنہ کرے۔ حکیم نے گوشت کا ایک سڑا ہوا ٹکڑا منگوایا اور اس کو دھاگے میں پرو کر اس کے گلے سے اتارا اور کچھ دیر تک چھوڑے رکھا۔ اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے حکیم سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں، حجاج اپنی بقیہ زندگی

میں چیختا رہتا تھا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہو گیا کہ جب میں سوتا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے، سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے اور ان کی قبر وہاں زیارت گاہ ہے۔

۳۶۴۔ سعید بن ابراہیم:۔ یہ سعید ابن ابراہیم بن عوف زہری قریشی قاضی مدینہ ہیں مدینہ کے فضلاء اور بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد اور ان کے علاوہ لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ھ میں ان کا انتقال ہوا جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۶۵۔ سعید بن ہشام:۔ یہ سعید بن ہشام انصاری ہیں، اونچے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر وغیرہ سے سنا اور ان سے حسنؒ روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے۔

۳۶۶۔ سفیان بن دینار:۔ یہ سفیان بن دینار خرما فروش کوفی ہیں۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک وغیرہ، حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوتے۔ اور آنحضرت کے مزار مبارک کی زیارت ان کو نصیب ہوئی

۳۶۷۔ سفیان ثوری:۔ یہ سفیان بن ثوری کوفی ہیں۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں اپنے زمانہ میں فقیہ اور اجتہاد کے جامع تھے۔ حدیث کے بڑے عالم اور زاہد و عابد اور متقی اور ثقہ تھے اور خصوصاً علم حدیث وغیرہ علوم کے مرجع تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، زہد، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اس میں اختلاف کرتا ہو۔ ائمہ مجتہدین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ قطب اسلام نیز ارکان دین میں ان کا بھی شمار ہے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ انھوں نے ایک بڑی جماعت محدثین سے روایات حاصل کیں۔ ان سے معمر اوزاعی، ابن جریج مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور اس کے علاوہ بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۸۔ سفیان بن عیینہ:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہلالی ہیں، آزاد کردہ ہیں۔ ۱۰۷ھ میں جب کہ نصف شعبان گزر چکا تھا۔ کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ امام تھے اور عالم تھے۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ حجۃ فی الحدیث، زاہد و متورع تھے۔ ان کی صحت حدیث پر سب کا اتفاق تھا۔ انھوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اعمش، ثوری شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں، سب کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم جاتا رہتا۔ ۱۹۸ھ میں رجب کی پہلی کو مکہ میں ان کا انتقال ہوا اور حجون میں دفن کئے گئے۔ انھوں نے ننشر حج کئے تھے۔

۳۶۹۔ سلیمان بن حرب:۔ یہ سلیمان بن حرب بصری مکہ کے قاضی ہیں، بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ابوحاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ ائمہ میں سے تھے۔ تقریباً دس ہزار حدیثیں ان سے مروی ہیں، حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی اور بغداد میں، میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو تخمینہ کیا گیا کہ شرکا کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ ۱۴۰ھ ماہ صفر میں پیدا ہوتے۔ اور ۱۵۸ھ تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے۔ ان سے احمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۲۲۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۰۔ سلیمان بن ابی مسلم:۔ یہ سلیمان بن ابی مسلم احول مکی ہیں اور ابن نجیح کے ماموں ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے طاؤس اور ابوسلمہ سے سماع حدیث کیا، اور ان سے ابن عیینہ، جریج و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۔ سلیمان بن ابی حثمہ:۔ یہ سلمان بن ابی حثمہ قریشی و عدوی ہیں، مسلمانوں میں بڑے ہی فاضل اور صالح لوگوں میں

ان کا شمار تھا۔ بڑے درجہ کے تابعین میں سمجھے جاتے تھے، ان سے ان کے بیٹے ابوبکر روایت کرتے ہیں۔

۲۷۲۔ سلیمان بن مولیٰ میمونہ:۔ یہ سلیمان بن مولیٰ میمونہ ہیں اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں۔ تابعی ہیں۔

۲۷۳۔ سلیمان بن عامر:۔ یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ اور یہ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں۔

۲۷۴۔ سلیمان بن ابی عبداللہ:۔ یہ سلیمان بن ابی عبداللہ تابعی ہیں اور انھوں نے صحابہ مہاجرین کا زمانہ پایا ہے یہ سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

۲۷۵۔ سلیمان بن یسار:۔ یہ سلیمان بن یسار ہیں ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ یہ میمونہ زوجہ نبی کریمؐ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے بھائی عطاء بن یسار ہیں۔ اہل مدینہ سے ہیں۔ بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ یہ فقیہ فاضل قابل اعتماد، عابد، پرہیزگار اور حجت تھے۔ (یعنی ان کی طرف کسی قول کا منسوب ہونا مستقل دلیل تھی) اور سات فقیہوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ۱۰۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر ۷۳، سال کی تھی۔

۲۷۶۔ سالم بن عبداللہ:۔ یہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ اور ابوعمران کی کنیت ہے، قریشی اور عدوی و مدنی ہیں۔ مدینہ کے فقہاء میں سے یہ بھی ہیں۔ اور تابعین کے سرخیل اور علماء و معتمدین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۷۷۔ سالم بن ابی الجعد:۔ یہ سالم بن ابی الجعد ہیں اور ان کا نام رافع کوفی ہے۔ مشہور اور معتبر راویوں میں سے ہیں۔ ابوعمر اور جابر و انس سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور و اعمش روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۷۸۔ سیار بن سلام:۔ یہ سیار بن سلام ہیں اور ان کی کنیت ابوالمنہال بصری تمیمی ہے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

۲۷۹۔ سماک بن حرب:۔ یہ سماک بن حرب ذہلی ہیں اور ان کی کنیت ابومغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے شعبہ و زائدہ، ان سے تقریباً دو سو حدیثیں مروی ہیں۔ اور یہ ثقہ تھے لیکن حافظہ کمزور ہوگیا تھا۔ ان کو ابن مبارک و شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

۲۸۰۔ سوید بن وہب:۔ یہ سوید بن وہب ابن عجلان کے شیخ ہیں۔

۲۸۱۔ ابوالسائب:۔ یہ ابوالسائب ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، تابعی ہیں اور ابوہریرہ ابوسعید وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن۔

۲۸۲۔ ابوسلمہ:۔ یہ ابوسلمہ اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ زہری قریشی ہیں ایک قول کے اعتبار سے مدینہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں۔ اور مشہور و صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے زیادہ حدیثیں مروی ہیں۔ ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن عمر وغیرہ سے انھوں نے حدیث کو سنا، اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر، شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں، ۹۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۲۸۳۔ ابوسورہ:۔ یہ ابوسورہ ہیں یہ اپنے چچا ابوایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن السائب اور یحییٰ بن جابر الطائی، ابن معین وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوسورہ کی احادیث غیر مقبول ہیں۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۳۸۴۔ سودہ :۔ یہ سودہ بنت زمعہ ام المومنین ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں اور عمرو اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ان کے ساتھ مکہ میں خلوت ہوئی۔ یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انھوں نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب بوڑھی ہوگئیں تو آپ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے درخواست کی کہ آپ ان کو طلاق نہ دیں اور سودہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا۔ آپ نے ان کو اپنے نکاح میں رکھا۔ ماہ شوال ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔

۳۸۵۔ ام سلمہ :۔ یہ ام سلمۃ ام المومنین ہند بنت امیہ ہیں۔ جناب رسول اکرم سے پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں جب ابو سلمہ ۴ھ یا ۳ھ میں انتقال کر گئے تو انھوں نے آنحضور سے اسی سال کہ جس میں ابو سلمہ کا انتقال ہوا تھا جب کہ ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں۔ نکاح کر لیا۔ پھر ۵۹ھ میں ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر چوراسی برس کی تھی۔ ان سے ابن عباس، حضرت عائشہ اور زینب ان کی بیٹی اور ان کے بیٹے عمر اور ابن المسیب اور صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۸۶۔ اُم سلیم :۔ یہ ام سلیم ملحان کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے نام میں اختلاف ہے باقوال مختلف سہلہ اور رملہ اور ملیکہ و غمیصہ اور رمیصا بیان کیا گیا ہے۔ مالک بن نضر انس بن مالک کے والد نے ان سے نکاح کیا انہی کے بطن سے انس پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ ابو طلحہ نے جب یہ مشرک تھے۔ ان سے پیغام ڈالا تو انھوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ابو طلحہ اسلام لے آئے تو انھوں نے کہا کہ میں اب تم سے شادی کرتی ہوں اور تم سے مہر تمہارے اسلام کی وجہ سے کچھ نہیں لوں گی۔ طلحہ نے ان سے شادی کر لی۔ ان سے بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ ملحان کسرۂ میم" اور سکون "لام" اور حا رحملہ کے ساتھ ہے۔

۳۸۷۔ سبیعہ :۔ سبیعہ حارث کی بیٹی ہیں قبیلہ اسلم کی ہیں۔ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، پھر حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں سعد کا انتقال ہوا۔ ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے۔ اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۸۸۔ سہیمہ بنت عمر :۔ یہ سہیمہ عمر کی بیٹی قبیلہ مزینہ کی ہیں، رکانۃ ابن عبد زید کے نکاح میں تھیں۔ ان کا ذکر طلاق کے بارے میں آتا ہے۔ سہیمہ سین کے پیش اور ہار کے زبر کے ساتھ ہے۔

۳۸۹۔ سلامہ بنت الحر :۔ یہ سلامہ بنت الحر ازدی ہیں اور فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے یہ وہ لفظ حر ہے جو عبد کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۹۰۔ سلمٰی :۔ یہ سلمٰی رافع کی ماں اور ابو رافع کی زوجہ صحابیہ ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں۔ اور حضرت فاطمہ کو بنت عمیس کے ہمراہ انھوں نے غسل دیا تھا۔

حرف الشین

فصل صحابہ کے ذکر میں

۲۹۱۔ شداد بن اوس :۔ یہ شداد بن اوس ہیں۔ ان کی کنیت ابو یعلیٰ انصاری ہے اور حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ بیت المقدس میں قیام تھا، اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ۵۸ھ میں جب کہ ان کی عمر پچھتر سال کی تھی۔ ملک شام میں انتقال ہوا۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء کہا کرتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کو علم و حلم کی دولت سے نوازہ گیا تھا۔

۲۹۲۔ شریح بن ہانی :۔ یہ شریح بن ہانی ابو المقدام حارثی ہیں۔ انھوں نے آنحضور کا عہد مبارک پایا ہے۔ اور ان شریح کے نام کے ساتھ ہی آنحضور نے ان کے باپ ہانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تم ابو شریح ہو۔ شریح حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے بیٹے مقدام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۳۔ شرید بن سوید :۔ یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرموت کے تھے لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے شمار کیا گیا ہے اور بعضے ان کو اہل طائف سے بتلاتے ہیں۔ اور ان کی حدیث حجازیوں میں پائی جاتی ہے۔ ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

۲۹۴۔ شکل بن حمید۔ یہ شکل بن حمید علسی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے شتیر کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا اور ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ "شکل" شین اور کاف کے زبر اور لام کے ساتھ ہے اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

۲۹۵۔ شریک بن سحماء :۔ یہ شریک بن سحماء ہیں۔ اور سحماء ان کی ماں ہیں کہ جن کی نسبت سے یہ مشہور ہوتے۔ اور ان کے باپ عبدۃ بن مغیث ہیں جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے۔ اور یہ وہ ہیں کہ جن پر ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے بارے میں تہمت لگائی تھی۔ اور اس کے بعد لعان کرنا پڑا تھا۔ یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوتے تھے۔ "عبدہ" عین اور باء کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے باء موحدہ پر جزم پڑھا ہے۔

۲۹۶۔ ابو شبرمہ :۔ یہ ابو شبرمہ ہیں اور لفظ شبرمہ میں شین پر پیش اور باء ساکن اور راء پر پیش ہے، صحابی ہیں۔ ان کی نسبت معلوم نہیں۔ حضرت ابن عباس کی حدیث میں حج کی نیابت کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے، آنحضور کے زمانہ حیات ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۹۷۔ ابو شریح :۔ یہ ابو شریح خویلد بن عمر کعبی، عدوی، خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لاتے۔ ۶۸ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ اور یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۹۸۔ شقیق بن ابی سلمہ :۔ یہ شقیق بن سلمہ ہیں اور ابو وائل اسدی ان کی کنیت ہے۔ انھوں نے اگرچہ آنحضور کا زمانہ پایا لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں ہے، کہا کرتے تھے کہ میری عمر بعثت نبوی کے وقت دس سال کی تھی، اس وقت میں اپنے بھیڑ بکریاں جنگل میں چرا رہا تھا۔ صحابہ کی ایک بڑی تعداد سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں عمر بن خطاب، ابن مسعود ہیں، ابن مسعود کے خاص لوگوں میں سے اور ان کے بڑے درجہ کے اصحاب میں سے تھے۔ ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں۔ ثقہ اور معتمد تھے۔ حجاج کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول ہے کہ ۹۹ھ تھا۔

۳۹۹۔ شریق الہوزنی :۔ یہ شریق ہوزنی تابعی ہیں حضرت عائشہ سے روایت فرماتے ہیں اور ان سے ازہر حرازی۔

۴۰۰۔ شریک بن شہاب :۔ یہ شریک بن شہاب حارثی، بصری ہیں، اور ان کو تابعین سے شمار کیا گیا ہے۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ارزق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس بارہ میں مشہور نہیں۔

۴۰۱۔ شریح بن عبید :۔ یہ شریح بن عبید حضرمی ہیں، ابوامامہ وجبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح۔

۴۰۲۔ ابوالشعثاء :۔ یہ ابوالشعثاء سلیم ابن اسود محاربی کوفی ہیں۔ مشہور اور معتبر راویوں میں سے ہیں، حجاج کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۳۔ شعبی :۔ یہ عامر بن شرحبیل کوفی ہیں اور مشہور ذی علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں، حضرت عمر کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پانچسو صحابہ کو دیکھا اور کبھی کوئی حرف کسی کاغذ پر نہیں لکھا، اور مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی گئی میں نے اس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور شعبی اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام تھے۔ اور زہری نے کہا کہ علماء تو چار ہی گذرے ہیں یعنی ابن المسیّب مدینہ میں اور شعبیؒ کوفہ میں، حسنؒ بصرہ میں اور مکحولؒ شام میں، ۱۰۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۸۲ برس کی تھی انتقال ہوا۔

۴۰۴۔ ابن شہاب :۔ یہ زہری ہیں انکا ذکر حرف زاء کے ماتحت گزر چکا ہے۔

۴۰۵۔ شیبہ بن ربیعہ :۔ یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف جاہلی ہے، جنگ بدر میں حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا، یہ مشرک تھا۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۴۰۶۔ الشفاء بنت عبداللہ :۔ یہ شفا بنت عبداللہ قریشی عدوی ہیں۔ احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام لیلیٰ ہے اور شفا لقب ہے جو نام پر غالب آگیا۔ ہجرت سے پہلے اسلام لائیں بڑی عاقلہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لاتے تھے۔ اور دوپہر کو وہیں آرام فرماتے تھے اور انھوں نے آنحضور کے لیے بستر اور لنگی کا انتظام کر رکھا تھا آپ اسی بستر میں آرام فرماتے تھے۔ "شفا" شین کے کسرہ اور فاء اور مد کے ساتھ آتا ہے۔

۴۰۷۔ ام شریک غزنۃ :۔ یہ ام شریک غزیّۃ بنت دودان قریشیہ، عامریہ، صحابیہ ہیں۔ دودان دال مہملہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

۴۰۸۔ ام شریک انصاریہ :۔ یہ ام شریک انصاریہ ہیں کہ جن کا ذکر کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ فرمایا تھا کہ جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو اور بعضوں نے کہا کہ جن کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم آنحضور نے دیا تھا وہ ام شریک اولیٰ ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں اس لیے کہ ام شریک اولیٰ قریشی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کیوں کہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے۔ کہ ام شریک ایک مالدار عورت ہیں انصار میں سے۔

حرف الصاد

فصل صحابہ کے بارے میں

۴۰۹۔ صفوان بن عسال :۔ یہ صفوان بن عسال مرادی ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں شائع تھی۔ عسال میں عین پر زبر اور سین مہملہ پر تشدید اور لام ہے۔

۴۱۰۔ صفوان بن معطل :۔ ان کی کنیت ابو عمر وسلمی ہے۔ انھوں نے غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور انہی کے بارہ میں وہ سب کچھ کہا گیا کہ جو حدیث افک میں کہا گیا ہے، بڑے نیک صاحب فضل بہادر انسان تھے۔ غزوہ ارمینیہ میں ۶۰ھ میں شہید ہوئے۔ جب کہ ان کی عمر ساٹھ سے کچھ اوپر تھی۔

۴۱۱۔ صفوان بن امیہ :۔ یہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے لڑے۔ پھر عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ صلعم سے ان کے لیے پناہ طلب کی تھی اس پر آپ نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو امن کی علامت کے طور پر اپنی چادر عطا فرمائی، پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پا لیا اور آنحضور کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ چلوں پھروں اس پر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) نیچے اترو تو صفوان نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ آپ صاف صاف نہ مجھے بتلادیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی سواری سے نیچے اترو اور تمہارے لیے ۴ ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے پس صفوان اُتر آئے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوئے آنحضور نے مال غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں خوش ہو سکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس کے پاس قیام کیا اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضور کے سامنے پیش کیا، آنحضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی (کیوں کہ اب مکہ بھی دارالاسلام بن چکا ہے) صفوان زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی ان سے ایک ماہ پہلے اسلام لے آئی تھیں جب صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا، ۴۲ھ میں مکہ میں صفوان کا انتقال ہوا۔ ان سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہ ان میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پر راسخ کرنے کے لیے تالیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا۔ یہ مکہ میں ہی مخلص مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۲۔ صخر بن وداعہ :۔ یہ صخر بن وداعہ غامدی ہیں۔ اور یہی ابن عمر بن عبد اللہ بن کعب ہیں جو قبیلہ ازد کے ہیں، اگرچہ طائف میں قیام تھا مگر اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے۔

۴۱۳۔ صخر بن حرب :۔ یہ صخر بن حرب ہیں جن کی کنیت ابوسفیان قریشی ہے۔ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف السین کے تحت گزر چکا۔

۴۱۴۔ صہیب بن سنان :۔ یہ صہیب بن سنان عبد اللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحیٰی ہے۔ دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے۔ رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا۔ ابھی یہ چھوٹے سے بچہ ہی تھے لہذا نشوونما "روم" ہی میں ہوئی، رومیوں سے ان کو "کلب" خرید لائے۔ اور ان کو مکہ لے کر آئے کلب۔

عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کردیا۔ یہ بھی مرتے دم تک عبداللہ ہی کے ساتھ رہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ روم میں جب بڑے ہوئے، اور کچھ سوجھ بوجھ ہوتی تو خود وہاں سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے تھے اور اور یہ یوں بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضور جب دار ارقم میں کچھ اوپر تیس آدمیوں کے ساتھ ٹھہرے ہوتے تھے تو انھوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا، یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس لیے یہ مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ اور انہی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی، کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اپنی جان کا سودا کر آتے ہیں ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے، ۳۸ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے، اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی "جدعان" جیم کے پیش اور دال کے جزم کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد عین مہملہ ہے۔

۴۱۵۔ الصعب بن جثامہ:۔ یہ صعب بن جثامہ لیثی ہیں، ودان اور ابواء میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہیں ان کا قیام تھا ان کی حدیث بھی اہل حجاز ہی میں پائی جاتی ہے، عبداللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا۔ جثامہ جیم کی زبر اور ثائے مثلثہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۔ الصنابحی:۔ یہ صنابحی ہیں اس لفظ میں ص پر پیش ہے اور نون غیر مشدد ہے اور ایک نقطہ والی ب اور حاء مہملہ ہے۔ یہ صنابحی اس لیے مشہور ہے کہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف منسوب ہوتے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۴۱۷۔ ابو صرمۃ:۔ یہ ابو صرمہ مالک بن قیس مازنی ہیں اور بعضوں نے قیس بن مالک بتایا ہے اور بعض نے قیس بن صرمہ بھی کہا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں انھوں نے بدر اور بقیہ غزوات میں شرکت کی، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ "صرمہ" صاد کے زیر اور راء ساکن کے ساتھ ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۱۸۔ صالح بن خوات:۔ یہ صالح بن خوات انصاری، مدنی مشہور تابعی ہیں، ان کی حدیث عزیز کے درجہ کی ہے۔ انھوں نے حدیث کو اپنے باپ اور سہل بن ابی حثمہ سے سنا۔ اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ خوات خائے معجمہ کے زبر واؤ کے تشدید اور تائے فوقانی دو نقطے والی کے ساتھ ہے۔

۴۱۹۔ صالح بن درہم:۔ صالح بن درہم باہلی ہیں۔ یہ ابوہریرہ اور سمرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان ثقہ ہیں۔

۴۲۰۔ صالح بن حسان:۔ یہ صالح بن حسان مدنی ہیں۔ بصرہ میں قیام تھا۔ ابن المسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو عاصم اور حضرمی۔ ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے۔ اور امام بخاریؒ ان کی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں۔

۴۲۱۔ صخر بن عبداللہ:۔ یہ صخر بن عبداللہ بن بریدہ ہیں یہ اپنے باپ اپنے دادا اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت۔

۴۲۲۔ صفوان بن سلیم:۔ صفوان بن سلیم زہری ہیں حمید بن عبدالرحمان بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انس بن مالک اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک پہلو زمین کو چھوایا تک نہیں، لوگ کہتے تھے کہ ان کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی اور شاہی

عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں ۱۳۲ھ میں انتقال ہوا ان سے ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۳۔ **ابوصالح**:۔ یہ ابوصالح ذکوان ہیں۔ جو گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے گھی اور زیتون کا تیل کوفہ لے جایا کرتے تھے۔ جویریہ بنت حارث زوجۂ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے تھے۔ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل اور اعمش۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۴۲۴۔ **صفیہ**:۔ یہ صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھے۔ اور ہارون بن عمران علی نبینا و علیہ السلام کے نواسہ تھے۔ یہ صفیہ کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں جو جنگ خیبر میں ماہ محرم ۷ھ میں قتل کر دیا گیا اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرما لیا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ غنیمت لگا دی گئی تھیں پھر ان سے آنحضرت نے سات غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں پھر آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا۔ اور ان کا مہر ان کے عتق کو قرار دے دیا۔ ۵۰ھ میں وفات اور جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں ان سے حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ حیی میں حائے مہملہ کا پیش اور نیچے دو نقطے والی یا کا زبر اور دوسری یا پر تشدید ہے۔ اخطب میں ہمزہ کا زبر خائے معجمہ کا جزم طائے مہملہ پر زبر آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۴۲۵۔ **صفیہ بنت عبد المطلب**:۔ یہ صفیہ عبد المطلب کی بیٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ اسلام سے پہلے حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں۔ پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کر لیا تو ان سے زبیر پیدا ہوئے یہ طویل مدت تک زندہ رہیں۔ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۷۳ سال کی ہوتی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۴۲۶۔ **صفیہ بنت ابو عبید**:۔ یہ صفیہ ابو عبید کی بیٹی ہیں۔ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ مختار ابن ابی عبید کی بہن ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر کی بیوی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے پایا اور آپ کے ارشادات کو سنا مگر ان سے روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت نافع ابن عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ **صفیہ بنت شیبہ**:۔ یہ صفیہ شیبہ حجبی کی بیٹی ہیں ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ آنحضور کے دیکھنے کے بارے میں ان کے متعلق اختلاف ہوا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے حضور کی زیارت نہیں کی۔

۴۲۸۔ **الصماء بنت بسر**:۔ یہ سماء بسرؓ کی بیٹی ہیں۔ مازنی ہیں۔ صحابیہ ہیں کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور ان کا نام بہیہ ہے ان سے ان کے بھائی عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔

حرف الضاد
فصل صحابہ کے ذکر میں

۴۲۹۔ **ضماد بن ثعلبہ**:۔ یہ ضماد بن ثعلبہ ازدی ازدشنوءۃ میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں دوست

تھے۔ علاج معالجہ، جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے، علم کے ہمیشہ جویاں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے۔ یہی وہ ہیں جس وقت کچھ قرآن انھوں نے آنحضورؐ سے سنا تو کہا کہ آپ کے یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی رکھنے والے ہیں۔ ان کا ذکر باب علامات النبوۃ میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس ان سے روایت کرتے ہیں ضماد کے ضاد کا کسرہ، میم غیر مشدد ہے شنوءہ کے شین کا زبر، نون کا پیش، واؤ ساکن ہمزہ کا زبر ہے۔

۴۳۰ الضحاک بن سفیان: - یہ ضحاک بن سفیان کلابی عامری ہیں یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ نجد میں قیام تھا آنحضور نے ان کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنا دیا تھا جو اسلام لے آتے تھے۔ ابن المسیب اور حسن بصری ان سے روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سو سواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر حفاظت کے لیے، تلوار لے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۳۱ ضحاک بن فیروز: - یہ ضحاک بن فیروز دیلمی تابعی ہیں ان کی حدیث بصریوں میں شائع ہے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا ذکر حرف دال میں آچکا ہے۔

۴۳۲ ضرار بن صرد: - یہ ضرار بن صُرد ہیں ان کی کنیت ابو نعیم ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں چکی والے مشہور ہیں معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی ابن منذر روایت کرتے ہیں۔ نُعیم میں نون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد کا کسرہ پہلی راء غیر مشدد ہے۔ صرد میں صاد مہملہ کا ضمہ اور رائے مہملہ کا زبر ہے۔

حرف الطاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۴۳۳ طلحہ بن عبید اللہ: - یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں جن کی کنیت ابو محمد قریشی ہے یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ تمام غزوات میں سوائے بدر کے شریک رہے ہیں۔ عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ جو قریش کا ابو سفیان بن حرب کے ساتھ آرہا تھا۔ بس یہ دونوں بدر کی مڈبھیڑ کے دن واپس ہوئے۔ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے بدر کے دن اپنے ہاتھ سے حفاظت کی تو حملہ کی کثرت سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہوگئی تھیں۔ انھوں نے اس دن چوبیس زخم کھائے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے ۷۵ زخم لگے کچھ نیزے کے کچھ تلوار کے، کچھ تیر کے۔ یہ طلحہ گندم گوں بہت بال والے تھے۔ نہ بال ان کے بالکل گھنگروالے ہی تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی تھے حسین چہرے والے تھے۔ جنگ جمل میں شہادت پائی۔ جمعرات کے دن بیس جمادی الثانی سن ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کیے گئے ان کی چونسٹھ سال کی عمر ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۴۳۴ طلحہ بن البراء: - یہ وہ طلحہ بن براء انصاری ہیں۔ جن کے بارہ میں جس وقت ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما۔ اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وحوح نے روایت کی ہے۔

۴۳۵۔ طلق بن علی:۔ یہ طلق بن علی ہیں۔ جن کی کنیت ابو علی حنفی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ طارق بن شہاب:۔ یہ طارق بن شہاب ہیں۔ جن کی کنیت ابو عبداللہ ہے بجلی کوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلا زمانہ) میں موجود تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا آپ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۳۳ غزوات میں شریک ہوئے ۸۲ھ میں وفات پائی۔

۴۳۷۔ طارق بن سوید:۔ یہ طارق بن سوید ہیں ان کو آنحضور کا شرف صحبت حاصل ہے۔ ان کی حدیث بیان خمر کے بارے میں موجود ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۸۔ الطفیل بن عمرو:۔ یہ طفیل بن عمرو دوسی ہیں مکہ میں اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ پھر اپنی قوم کے شہروں کی طرف لوٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے پھر بخیریت مع اپنی قوم کے ان لوگوں کے جنھوں نے آپ کے ساتھ رہنا چاہا۔ آنحضور کی طرف ہجرت کی، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت مبارک میں آخر تک موجود رہے۔ یہ جنگ یمامہ میں شہید کر دیئے گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں دور خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے ان سے جابر اور ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

۴۳۹۔ ابو الطفیل:۔ یہ ابو طفیل ہیں ان کا نام عامر ہے واثلہ کے بیٹے ہیں لیثی اور کنانی ہیں۔ نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی سے ان کو آٹھ سال نصیب ہوئے۔ مکہ میں ۱۰۲ھ میں وفات پائی روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۰۔ ابو طیبہ:۔ یہ ابو طیبہ ہیں ان کا نام نافع ہے پچھنے لگانے کا کام کیا کرتے تھے محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں، مشہور صحابی ہیں۔ محیصہ کی میم مضموم ہے حائے مہملہ پر فتحہ ہے اور یائے تحتانی پر تشدید اور زیر ہے آخر میں صاد مہملہ ہے۔

۴۴۱۔ ابو طلحہ:۔ یہ ابو طلحہ ہیں ان کا نام زید ہے سہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ انس بن مالکؓ کی والدہ کے شوہر ہیں۔ یہ مشہور تیر اندازوں میں سے ہیں۔ آنحضور نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۳۱ھ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ۷۰ سال کی تھی اور اہل بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے پھر بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوتے۔ ایک جماعت صحابہ کی ان سے روایت کرتی ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۴۲۔ طلحہ بن عبد اللہ:۔ یہ طلحہ بن عبد اللہ ابن کریز خزاعی ہیں، تابعی ہیں، اہل مدینہ میں سے ہیں یہ ایک جماعت صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بھی ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۴۳۔ طلحہ بن عبد اللہ:۔ یہ طلحہ بن عبد اللہ عوف زہری قریشی کے پوتے ہیں مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے۔ یہ اپنے چچا عبد الرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۴۴۴۔ طلق بن حبیب:۔ یہ طلق بن حبیب عنزی بصری ہیں یہ بڑے عابد اور کثرت عبادت میں مشہور تھے۔ عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مصعب اور عمرو بن دینار و ایوب عنزی میں عین مہملہ اور نون دونوں پر زبر ہے۔

۴۴۵۔ الطفیل بن اُبی :- یہ طفیل اُبی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں تابعی ہیں، عزیز الحدیث ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں شائع ہے۔ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو الطفیل۔

۴۴۶۔ طاؤس بن کیسان :- یہ طاؤس بن کیسان خولانی، ہمدانی، یمانی ہیں، فارسی الاصل ہیں ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور بہت بڑی مخلوق روایت کرتی ہے۔ عمرو بن دینار کا مقولہ ہے کہ میں نے کوئی عالم طاؤس جیسا نہیں دیکھا وہ علم و عمل میں بہت اونچے تھے۔ مکہ میں ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

۴۴۷۔ ابو طالب :- یہ ابو طالب حضور کے محترم چچا ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہشام قرشی ہے۔ جاہلی ہیں۔ یعنی اسلام نصیب نہیں ہوا جب ان کا انتقال ہوا تو قریش نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بدلے لیے کی ہے جس کی وجہ سے آنحضور طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فاصلہ ہے۔

۴۴۸۔ ابن طاب :- یہ ابن طاب وہ تابعی ہیں جن کی طرف مدینہ کی کھجوریں منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے رطب بن طاب اور تمر بن طاب

حرف الظاء
فصل صحابہ کے بارے میں

۴۴۹۔ ظہیر بن رافع :- یہ ظہیر بن رافع حارثی ہیں۔ انصار میں سے ہیں قبیلہ اوس کے تھے۔ عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوہ بدر اور اس کے مابعد غزوات میں شریک رہے۔ یہ رافع رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں یہ رافع ان ظہیر سے روایت کرتے ہیں۔ ظہیر کی ظائے معجمہ پر پیش ہے۔ اور ہائے مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔

حرف العین
فصل صحابہ کے ذکر میں

۴۵۰۔ عمر بن الخطاب :- یہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب فاروق ہیں۔ ان کی کنیت ابو حفصہ ہے عدوی قریشی ہیں نبوت کے چھٹے سال میں اسلام لائے اور بعض نے کہا کہ پانچویں میں۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لا چکی تھیں اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد حضرت عمر ہی تھے ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا۔ اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا تھا کہ تمہارا لقب فاروق کیوں رکھا گیا۔ فرمایا کہ حضرت حمزہ میرے اسلام سے تین دن قبل اسلام لا چکے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیا تو میں نے کہا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں، اس کے بعد کوئی جان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان سے زیادہ پیاری نہ تھی۔ اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کہاں تشریف فرما ہیں تو میری ہمشیرہ نے مجھ کو بتایا کہ وہ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں۔ ابو ارقم کے مکان پر حاضر ہوا جب کہ حضرت حمزہ بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ مکان میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں تشریف فرما تھے میں نے دروازہ کو پیٹا تو لوگوں نے نکلنا چاہا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا۔ سب نے کہا کہ عمر بن الخطاب ہے حضرت عمر کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اور مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا پھر خوب زور سے مجھ کو اپنی طرف کھینچا کہ میں رک نہ سکا اور گھٹنے کے بل گر گیا اس کے بعد آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ عمر اس کفر سے کب تک باز نہیں آؤ گے تو بیساختہ میری زبان سے نکلا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله پر تمام دار ارقم کے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ حضرت عمر کہتے ہیں اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں

اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب حق پر ہو اپنی موت میں بھی اور حیات میں بھی - اس پر میں نے عرض کیا تو پھر اس حق کو چھپانے کا کیا مطلب قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم ضرور حق کو لے کر نکلیں گے۔ چنانچہ ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفوں کے درمیان میں نکالا ایک صف میں حضرت حمزہ تھے اور دوسری صف میں میں (یعنی حضرت عمر) اور میرے اندر جوش کی وجہ سے چکی کا سا گھڑ گھڑاہٹ تھا۔ یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے تو مجھ کو اور حضرت حمزہ کو قریش نے دیکھا یہ دیکھ کر ان کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ ایسا صدمہ انھیں اس سے پہلے کبھی نہیں پہنچا تھا اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا کہ میری وجہ سے اللہ نے حق اور باطل میں فرق کر دیا۔ داؤد ابن حصین اور زہری نے روایت کیا۔ کہ جب عمر اسلام لے آئے تو حضرت جبرائیل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام آسمان والے عمر کے اسلام سے بہت خوش ہوتے ہیں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام روئے زمین کے زندہ انسانوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم والا پلہ جھک جائے گا۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر دس میں سے نو حصے علم اپنے ساتھ لے گئے اور ایک حصہ باقی رہ گیا وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور یہ پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المومنین کے لقب کے ساتھ پکارے گئے۔ حضرت عمر گورے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی غالب تھی۔ اور بعض نے گندم گوں کہا ہے لانبے قد کے تھے۔ سر کے بال اکثر گر گئے تھے آنکھیں نہایت سرخ رہتی تھیں حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد تمام امور انتظامیہ کو حضرت ابو بکر کی وصیت اور ان کے متعین فرمانے کی وجہ سے کامل طور سے انجام دیا اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے مدینہ میں بدھ کے دن ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ میں آپ کو خنجر سے زخمی کیا اور دسویں تاریخ محرم الحرام کو اتوار کے دن ۲۴ھ میں (چودہ دن بیمار رہ کر) دفن کئے گئے ان کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی اور یہ ان کی عمر کے بارے میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ ہے۔ حضرت عمر کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی نے پڑھائی ان سے حضرت ابو بکر اور باقی تمام عشرہ مبشرہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۵۱۔ عمر بن ابی سلمۃ:۔ یہ عمر بن ابی سلمہ ہیں ان کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی قریشی ہے اور یہ عمر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پالک تھے۔ ان کی والدہ ام سلمہ ہیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور جس وقت آنحضور کی وفات ہوئی تو ان کی عمر نو سال کی تھی۔ ۸۳ھ میں بزمانہ عبد الملک بن مروان مدینہ میں وفات پائی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کو سنکر یاد کیا آنحضور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت۔

۴۵۲۔ عثمان بن عفان:۔ یہ امیر المومنین عثمان ابن عفان ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ الاموی قریشی ہے ان کا اسلام لانا اول دور اسلام میں حضرت ابو بکر ن الصدیق رضی اللہ کے ہاتھوں پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی ہوا۔ انھوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ اور غزوہ بدر میں یہ شریک نہ ہو سکے کیونکہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، ان دنوں بیمار تھیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معذوری کی بنا پر ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور مقام حدیبیہ میں جو تحت الشجرہ بیعت رضوان واقع ہوئی اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے کیوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ نے ان کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لیے مکہ بھیج دیا تھا۔ جب بیعت رضوان واقع ہوئی تو آنحضور نے اپنے دست مبارک کو دوسرے دستِ مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور ان کو ذو النورین بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کے عقد میں آنحضور کے دو نور (یعنی صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم یکے بعد دیگرے آئی تھیں۔ یہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض نے کہا کہ گندم گوں تھے پنڈلی اور خوبصورت چہرے والے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا۔ سر پر بال بہت زیادہ تھے۔ بڑی داڑھی والے تھے داڑھی کو زرد رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ھ میں محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ان کو خلیفہ بنایا گیا تھا اسود تجیبی نے جو مصر کا رہنے والا تھا ان کو قتل کیا تھا اور بعض نے کسی اور کو بتایا ہے شنبہ کے روز جنت البقیع میں دفن کئے گئے عمر شریف ۸۲ سال کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۸ سال کی تھی۔ ان کا دور خلافت بارہ سال سے کچھ دن کم تک رہا ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۔ عثمان بن عامر:۔ یہ عثمان بن عامر حضرت ابو بکر الصدیق کے والد بزرگوار ہیں۔ قریشی بنو تیم میں سے ہیں ان کی کنیت ابو قحافہ ہے۔ قاف کے پیش کے ساتھ حاتے مہملہ پر تشدید نہیں ہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے

سنہ ۷۳ھ میں وفات پائی۔ اور ان کی ۹۷ سال کی عمر تھی۔ ان سے صدیقِ اکبرنے اور اسماء بنتِ ابی بکرنے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون: یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے جمحی قرشی ہیں۔ تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انھوں نے کی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رُکنے والے تھے یہ مہاجرین میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینہ میں ہجرت کے پورے تیس ماہ کے گزرتے پر واقع ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ بڑے عابد، مرتاض، صاحبِ فضل صحابہ میں سے تھے۔ اُن کے بیٹے سائب اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون اُن سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ: یہ عثمان بن طلحہ عبدری قرشی جمحی ہیں ان کو شرفِ صحبت نبی کریمؐ حاصل ہے۔ ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے۔ اُن سے اُن کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ مکہ میں سنہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف: یہ عثمان بن حنیف انصار میں سے ہیں۔ سہل کے بھائی ہیں۔ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی عراق کی پیمائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور وہاں کے رہنے والوں پر انھوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علیؓ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ پھر ان کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ یہ دونوں بصرہ آئے۔ واقعہ جنگِ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص: یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اول دو سال میں طائف کے ہی حاکم رہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعتِ وفد میں سب سے زیادہ کمسن تھے۔ اس وقت اُن کی عمر ۲۹ سال کی تھی۔ اور یہ وفد سنہ ۹ھ میں حاضر ہوا ہے۔ یہ بصرہ میں رہے۔ اور وہاں ہی سنہ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلۂ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا اے ثقیف والو تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مت کرو۔ تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رُک گئے۔ ان سے ایک گروہ تابعین کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸۔ علی بن ابی طالب: یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ قریشی ہیں اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے کہا گیا ہے کہ ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ بعض نے کہا سولہ سال اور بعض نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوہ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ضرورۃً رکھے گئے تھے اسی واقعہ کے سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمھیں میری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گون تھے اور گیہواں رنگ کھلا ہوا تھا۔ بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لمبائی کے اعتبار سے کوتاہ قامتی کی طرف زیادہ مائل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا زیادہ بال والے

چوڑی داڑھی والے تھے سر کے بال وسط میں سے اُڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی دونوں سفید تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کا روز تھا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو خلیفہ بنائے گئے تھے۔ اور عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ کو جمعہ کے وقت آپ پر تلوار سے حملہ کیا تھا۔ زخمی ہونے کے تین روز بعد انتقال فرما گئے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے آپکو غسل دیا نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ بعض نے کہا ہے ۶۵ سال اور بعض نے تریسٹھ سال اور بعض نے اٹھاون ۵۸ سال بتائی ہے آپ کی مدتِ خلافت چار ۴ سال نو ۹ ماہ کچھ دن ہے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور محمد رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں

۴۵۹۔ علی بن شیبان:۔ یہ علی بن شیبان حنفی یمامی ہیں اُن سے ان کے بیٹے عبدالرحمان روایت کرتے ہیں

۴۶۰۔ علی بن طلق:۔ یہ علی بن طلق حنفی یمامی ہیں ان سے مسلم بن سلام روایت کرتے ہیں۔ یہ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان کی حدیث اہل یمامہ میں پائی جاتی ہے۔

۴۶۱۔ عبدالرحمان بن عوف:۔ یہ عبدالرحمان بن عوف ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ زہری قرشی ہیں یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ شروع دور میں ہی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے۔ حبشہ کی طرف انہوں نے دونوں بار ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے ہیں اور غزوہ اُحد میں ثابت قدم رہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے پیچھے غزوۂ تبوک میں نماز پڑھی ہے۔ اور جو حصہ نماز کا آنحضور سے فوت ہو گیا تھا۔ اُس کو پورا فرمایا ہے۔ یہ طویل قامت باریک جلد والے گورے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ گداز ہتھیلیوں والے۔ اونچی ناک والے تھے۔ غزوۂ اُحد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہو گئی تھی۔ اور ان کے بدن پر بیس یا کچھ زائد زخم لگے تھے۔ جن میں سے بعض زخم ان کے پیر اور ٹانگ پر پہنچے جس کی وجہ سے ان کے پیروں میں لنگ پیدا ہو گئی۔ عام فیل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور ۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ان کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی۔ اُن سے عبداللہ بن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲۔ عبدالرحمان بن ابزیٰ:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ خزاعی ہیں۔ نافع عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آنحضورؐ کی زیارت کی۔ اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور ابیّ بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبداللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۳۔ عبدالرحمٰن بن ازہر:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ازہر قریشی عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ حُنین میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ واقعہ حرّہ سے قبل ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۶۴۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر:۔ یہ عبدالرحمان ابوبکر الصدیقؓ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ اُم رومان ہیں۔ جو حضرت عائشہؓ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتی ہیں۔ ۵۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۵۔ عبدالرحمٰن بن حسنہ:۔ یہ عبدالرحمان بن حسنہ ہیں۔ حسنہ ان کی والدہ ہیں۔ یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عبداللہ بن المطاع ہیں ان سے یزید ابن وہب روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶- عبدالرحمان بن شرجبیل؛- یہ عبدالرحمان ابن شرجبیل بن حسنۃ ہیں عبدالرحمان بن حسنہ کے بھتیجے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ اُن سے اُن کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی ربیعہ موجود تھے۔

۴۶۷- عبدالرحمان بن یزید؛- یہ عبدالرحمان بن یزید بن الخطاب ہیں اور یہ حضرت عمر بن خطاب کے بھتیجے ہیں۔ عدوی قریشی ہیں۔ ان کو جب یہ چھوٹے سے تھے ان کے دادا ابولبابہ آنحضور کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے اور تحنیک کرائی آنحضورؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ترقی و برکت کی دعا دی محمد بن سعد نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہے تو ان کی عمر ۶ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر بن الخطاب سے حدیث کو سنا ہے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبدالرحمان بن عمر کی وفات سے پہلے ان کی وفات واقع ہوئی ہے۔

۴۶۸- عبدالرحمان بن سمرۃ؛- یہ عبدالرحمان بن سمرہ قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل کیا۔ اور آنحضور سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ اور ۵۱ھ میں بصرہ میں ہی انتقال فرمایا ان سے عباسؓ حسینؓ اور بہت سے لوگ ان کے ماسوا روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹- عبدالرحمٰن بن سہل- یہ عبدالرحمن بن سہل انصاری ہیں جو غزوۂ خیبر میں شہید کئے گئے انکا ذکر کتاب القسامۃ میں آتا ہے کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے یہ بڑے ذی علم اور صاحب فہم تھے ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰- عبدالرحمٰن بن شبل؛- یہ عبدالراحمان ابن شبل انصاری ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے تمیم بن محمد اور ابو راشد روایت کرتے ہیں۔

۴۷۱- عبدالرحمن بن عثمان؛- یہ عبدالرحمن ابن عثمان تیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبیداللہ صحابی کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے آنحضور کی زیارت کی۔ یہ کسی سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں

۴۷۲- عبدالرحمٰن بن ابی قراد؛- یہ عبدالرحمان ابن ابوقراد اسلمی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں اُن سے ان کے بیٹے ابوجعفر خطمی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ قراد قاف کے پیش اور غیر مشدد دال کے ساتھ ہے۔

۴۷۳- عبدالرحمٰن بن کعب؛- یہ عبدالرحمان ابن کعب ہیں۔ ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے مازنی ہیں۔ انصار میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ۲۲ھ میں وفات پائی یہ بھی اُن صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اُتری تھی۔ کہ وہ لوگ واپس ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اس غم میں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو انکو پاس کچھ نہیں ہے۔

۴۷۴- عبدالرحمان بن یعمر؛- یہ عبدالرحمان بن یعمر دیلمی ہیں ان کو شرف صحبت و روایت آنحضورؐ سے حاصل ہے۔ کوفہ میں آئے۔ خراساں پہنچے۔ ان سے بکیر بن عطاء روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا۔

۴۷۵- عبدالرحمان بن عائش؛- یہ عبدالرحمان بن عائش حضرمی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے انکے صحابہ ہونے میں اختلاف ہے ان سے رویت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔ ان سے ابوسلام ممطور اور خالد بن اللجاج روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ ابن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے آنحضورؐ سے نقل حدیث کرتے ہیں۔ لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے۔ اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ نے کی ہے عائش یائے تحتانی دو نقطوں والی کے زیر اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور یخامر میں دو نقطوں والی یا کا ضمہ ہے اور خائے معجمہ غیر مشدد ہے اور میم مکسور ہے آخر میں رائے مہملہ ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے اس لئے کہ اُن کو آنحضور سے سماع ثابت

نہیں ہے۔

۴۷۶۔عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ ا۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ابی عمیرہ مدنی ہیں اور بعض کے کہا قرشی ہیں ۔ انکی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے ۔ صحابہ میں یہ قوی الحافظہ نہیں ہیں ۔ یہ حافظ عبدالبر نے کہا ہے ۔ اور یہ شامی ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے عمیرہ عین مہملہ کے زبر اور میم کے زبر کے ساتھ ہے ۔ آخر میں رائے مہملہ ہے ۔

۴۷۷۔عبداللہ بن ارقم ا۔ یہ عبداللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے ۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے ۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے بیت المال پر حاکم بنا دیا تھا ۔ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان نے بھی ۔ پھر عبداللہ بن ارقم نے اس خدمت سے استعفا چاہا تو حضرت عثمانؓ نے استعفا منظور فرمالیا اُن سے عروہ اور اسلم حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا

۴۷۸۔عبداللہ بن ابی اوفیٰ ا۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ ہیں اور ابو اوفیٰ کا نام علقمۃ بن قیس اسلمی ہے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام فرمایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات پیش آگئی ۔ اس کے بعد کوفہ تشریف لے گئے کوفہ میں انتقال کرنے والے حضرات صحابہ میں سے یہ سب میں آخر ہیں ۸۷ھ میں انتقال فرمایا ۔ ان سے امام شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے ۔

۴۷۹۔ عبداللہ بن اُنیس ا۔ یہ عبداللہ بن اُنیس جہنی انصار میں سے ہیں ۔ غزوۂ احد اور اسکے مابعد غزوات میں شریک ہوتے ہیں ۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا

۴۸۰۔ عبداللہ بن بُسر ا۔ یہ عبداللہ بن بُسر سلمی مازنی ہیں ان کو اور ان کے والد بُسر کو ان کی والدہ کو اور ان کے بھائی عطیہ کو اور ان کی بہن صماء کو صحبت نبوی کی شرافت حاصل ہے شام میں قیام فرمایا اور مقام حمص میں ۸۸ھ میں اچانک موت پیش آئی جبکہ وہ وضو کر رہے تھے ۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ سب سے بعد میں وہاں انتقال کرنے والے حضرت ابو امامہ ہیں ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے ۔

۴۸۱۔ عبداللہ بن عدی ا۔ یہ عبداللہ بن عدی قریشی زہری ہیں ۔ یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں ۔ یہ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے ۔ ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں

۴۸۲۔ عبداللہ بن ابی بکر ا۔ یہ عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں طائف میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ بھی تھے ۔ ان کے ایک تیر آ لگا جس کو ابو محجن ثقفی نے پھینکا تھا اسی سے حضرت ابوبکرؓ کے اوّل دورِ خلافت میں ۱۱ھ شوال کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے

۴۸۳۔عبداللہ بن ثعلبہ ا۔ یہ عبداللہ بن ثعلبہ مازنی عذری ہیں ۔ ہجرت سے چار سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور ۸۹ھ میں وفات پائی ۔ ان کو فتح کے سال آنحضورؐ کی زیارت ہوئی آپ نے ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں ۔

۴۸۴۔عبداللہ بن جحش ا۔ یہ عبداللہ بن جحش اسدی حضرت زینب اُمّ المؤمنین کے بھائی ہیں ۔ آپ دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے ۔ اور یہ اُن صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کی ہیں ۔ یہ بڑے مقبول الدعوات تھے ۔ غزوۂ بدر میں حاضر ہوتے ہیں ۔ اور احد میں شہید کر دیے گئے ۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے غنیمت

کو پانچ حصّوں پر تقسیم کرایا اس کے بعد قرآن نازل ہو کر ان کی رائے کی تصویب فرمائی جس کا ذکر اس آیات میں ہے۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الآیۃ اور صورت یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصّہ لے لیا۔ اور اسکو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے علیحدہ رکھ دیا اور زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سردار کو غنیمت میں سے رُبع یعنی چوتھائی دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص وغیرہ روایت کرتے ہیں ان کو ابو الحکیم بن اخنس نے جب ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی قتل کر دیا تھا۔ اور یہ اور حضرت حمزہؓ ایک قبر میں دفن کیئے گئے۔

۴۸۵۔ عبد اللہ بن ابی الحمساء:۔ یہ عبد اللہ بن ابی الحمساء عامری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان کی حدیث عبد اللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ عبد اللہ بن ابی الحمساء سے۔

۴۸۶۔ عبد اللہ بن ابی الجدعاء:۔ یہ عبد اللہ ابن ابی الجدعا تیمی ہیں ان کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے۔ وحدان یہ لفظ اُن رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو شیخین امام مسلم و امام بخاری میں سے کسی ایک سے صرف روایت کرتے ہیں۔ انکا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۸۷۔ عبد اللہ بن جعفر:۔ یہ عبد اللہ بن جعفر ابی طالب قریشی ہیں ان کی والدہ اسماء عمیس کی بیٹی ہیں۔ یہ زمین حبشہ میں پیدا ہوئے اور یہ سرزمین حبشہ میں پہلے بچے تھے جو مسلمانان حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ۸۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی جبکہ اُن کی عمر ۹۰ نوے سال کی تھی۔ یہ بڑے سخی ظریف الطبع بردبار پاکباز تھے۔ ان کو سخاوت کا دریا کہا جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں ہے ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۸۔ عبد اللہ بن جہیم:۔ یہ عبد اللہ بن جہم ہیں جو انصار میں سے ہیں۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کے بارے میں آتی ہے۔ ان سے بسر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سند حدیث مالکؒ عن ابی جھیم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور اُن کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبد اللہ ابن جہم لیا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۸۹۔ عبد اللہ بن جزء:۔ یہ عبد اللہ بن جزء ہیں جن کی کنیت ابو الحارث سہمی ہے مصر میں قیام تھا بدر میں شریک ہوئے اُن سے ایک جماعت مصریوں کی روایت کرتی ہے۔ ۸۶ھ میں وفات پائی۔ جزء میں مقیم مفتوح زائے معجمہ ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

۴۹۰۔ عبد اللہ بن حبشی:۔ یہ عبد اللہ بن حبشی خثعمی ہیں ان کو شرف روایت حاصل ہوا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے مکّہ میں قیام کیا۔ ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں عبید اور عمیر دونوں مصغر ہیں

۴۹۱۔ عبد اللہ بن ابی حدرد:۔ یہ عبد اللہ بن ابی حدرد ہیں۔ ابو حدرد کا نام سلامہ بن عمر اسلمی ہی غزوات میں پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوتے حدیبیہ ہے اس کے بعد خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ۷۱ھ میں انتقال فرمایا ان کی عمر ۸۱ سال کی ہوئی۔ اہل مدینہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ عبد اللہ بن حنظلہ:۔ یہ عبد اللہ بن حنظلہ انصاری ہیں اور حنظلہ یہ وہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عبد اللہ پیدا ہوئے اور آنحضورؐ کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر سات سال کی تھی عبد اللہ نے آنحضور کو دیکھا تھا۔ اور ان سے روایت بھی کی ہے یہ بڑے نیک نہاد صاحب فضل انصار میں سردار تھے یہی وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بات کے لیئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اسی وجہ سے ۶۳ھ

میں واقعۂ حرّہ میں یہ قتل کئے گئے ۔ان سے ابن ابی ملیکہ اور عبداللہ ابن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں ۔

۴۹۳ ۔ عبداللہ بن حوالہ :۔ یہ عبداللہ بن حوالہ ازدی ہیں ملک شام میں ٹھہرے ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ روایت کرتے ہیں ۸۰ھ میں شام میں انتقال ہوا ۔

۴۹۴ ۔ عبداللہ بن غلیب :۔ یہ عبداللہ بن غلیب قبیلہ جہنیہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا مدنی ہیں صحابی ہیں اُن کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں

۴۹۵ ۔ عبداللہ بن رواحہ :۔ یہ عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں بیعت عقبہ میں موجود تھے بدر، احد، خندق اور اس کے مابعد کے غزوات کے شریک ہوئے ہیں البتہ فتح مکہ میں نہیں اسلئے کہ وہ جنگ موتہ میں ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے ۔یہ اس جنگ میں امیر فوج تھے ۔یہ بہترین کلام کہنے والے شعراء میں سے ہیں ۔ان سے ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں

۴۹۶ ۔ عبداللہ بن الزبیر :۔ یہ عبداللہ بن زبیر ہیں ان کی کنیت ابوبکر ہے یہ اسدی قریشی ہیں ان کی یہ کنیت انکے نانا جان ابوبکر الصدیق کی کنیت پر اور ان کے نام پر نام آنحضور ؐ نے رکھا تھا ۔مدینہ میں مہاجرین میں یہ سب سے پہلے بچے تھے ۔جو ۱ھ میں پیدا ہوئے ۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں آذان کہی ان کی والدہ اسماء نے مقام قباء میں انکو جنا اور ان کو آنحضور ؐ کی گود میں رکھ دیا آپ نے چھوارا منگایا اور اُس کو چبایا اور کچھ لعاب آپ نے ان کے منہ میں ڈالا اور پھوا چبا کر انکے تالو سے لگایا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے ان کے لیئے برکت کی دُعا کی اور یہ بالکل صاف چہرے والے تھے ۔ایک بال بھی ان کے چہرے پر نہ تھا نہ داڑھی تھی ۔یہ بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے ۔موٹے تازے تھے ۔بڑے قوی بارعب تھے ۔حق بات ماننے والے تھے ۔تعلقات اور رشتہ کے قائم رکھنے والے تھے ۔ان میں وہ باتیں جمع تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں ۔چنانچہ ان کے باپ آنحضور ؐ کے مصاحبین میں سے تھے ان کی والدہ اسماء ابوبکر صدیق ؓ کی بیٹی تھیں ۔انکے نانا حضرت ابوبکر ؓ تھے ۔ان کی دادی صفیہ آنحضور ؐ کی پھوپھی تھیں ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ۔آنحضور ؐ سے بیعت کی جبکہ ان کی عمر آٹھ سال کی تھی ۔حجاج بن یوسف نے مکہ میں ان کو قتل کیا اور منگل کے دن ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ کو انہیں سولی پر لٹکا دیا ۔ان کے لیئے ۶۴ھ میں خلافت کے لیئے بیعت لی گئی ۔ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی ان کی خلافت ماننے پر اہل حجاز ، یمن ، عراق ، خراساں ، وغیرہ سوائے شام کے یا کچھ حصہ شام کے سب طیار تھے انہوں نے لوگوں کے ساتھ آٹھ حج کئے اُن سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے

۴۹۷ ۔ عبداللہ بن زمعہ :۔ یہ عبداللہ بن زمعہ قریشی اسدی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عروۃ بن الزبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں ۔

۴۹۸ ۔ عبداللہ بن زید :۔ یہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں انصاری خزرجی ہیں ۔بیعت عقبہ ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں ۔یہی وہ ہیں جن کو خواب میں ۱ھ میں کلماتِ اذان بتلائے گئے تھے ۔اہل مدینہ میں سے تھے ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی ۔ان کی عمر ۶۴ سال کی ہوئی یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلی روایت کرتے ہیں ۔

۴۹۹ - عبداللہ بن زید :- یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری ہیں بنو مازن میں سے ہیں غزوۂ احد میں شریک ہوئے مگر غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کر سکے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیلمۂ کذاب کو وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ عبداللہ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں قتل کر دئیے گئے۔ ان سے عباد بن تمیم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن المسیب روایت کرتے ہیں عبادؓ بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۰۰ - عبداللہ بن السائب :- یہ عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأۃ سیکھی ہے۔ مکہ والوں میں ان کو شمار کیا جاتا ہے۔ ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات ہوئی۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۵۰۱ - عبداللہ بن سرجس :- یہ عبداللہ بن سرجس مُزنی ہیں اور ان کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں مخزومی نہیں ہیں۔ یہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم الاحول وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ سرجس میں دو سین ہیں جن کے درمیان جیم ہے۔ نرجس کے وزن پر ہے

۵۰۲ - عبداللہ بن سلام :- یہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی تھے۔ یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے اور یہ بنی عوف بن الخزرج کے حلیف تھے۔ علمائے یہود میں سے تھے۔ اور اُن لوگوں میں سے جن کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے داخلہ کی بشارت دی ہے اُنسے ان کے دو بیٹے یوسف و محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مدینہ میں ۴۳ھ میں انتقال ہوا۔ سلام میں لام پر تشدید نہیں ہے

۵۰۳ - عبداللہ بن سہل :- یہ عبداللہ بن سہل انصاری ہیں عبدالرحمٰن کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے اور یہ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ اس کا ذکر باب القسامۃ میں ہے۔

۵۰۴ - عبداللہ بن الشخیر :- یہ عبداللہ بن شخیر عامری ہیں بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے اُن سے اُن کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں الشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۵۰۵ - عبداللہ بن الصنابحی :- یہ عبداللہ صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ ابو عبداللہ ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صنابحی ابو عبداللہ تابعی ہیں نہ عبداللہ صحابی اور کہا کہ عبداللہ الصنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور صنابحی صحابی کی حدیث کو مؤطا میں امام مالکؒ نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے

۵۰۶ - عبداللہ بن عامر :- یہ عبداللہ بن عامر ابن کُریز قریشی ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ آنحضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پاس بلائے گئے۔ آپ نے ان پر دم کیا تھتکارا اور اعوذ پڑھی جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۳ سال تھی بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضور سے کچھ روایت نہیں کیا نہ آپ سے سن کر یاد رکھا ۵۹ھ میں وفات پائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراساں اور بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا اور یہ وہاں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے پھر جب امارت کے اختیارات حضرت معاویہ کی طرف منتقل ہوئے تو ولایت خراساں و بصرہ ان کو دوبارہ دیدی گئی یہ بڑے سخی کریم کثیر المناقب میں انہوں نے ہی خراساں کو فتح کیا اور کسریٰ شاہ فارس انہی کی گورنری کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان اصفہان کرمان اور حلوان کو فتح کیا۔ انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

۵۰۷۔ عبداللہ بن عباس ؓ:۔ یہ عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں لبابہ حارث کی بیٹی اور حضرت میمونہ اُمّ المومنین کی بہن ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے اور جب آنحضور کی وفات ہوئی ہے ان کی عمر ۱۳ سال کی یا ۱۵ سال کی تھی بعض نے کہا ہے کہ دس سال کی عمر تھی اُمّت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے تھے آنحضور نے حکمت، فقہ، تاویل قرآن کی ان کو دعا دی۔ انہوں نے حضرت جبرئیل امین کو دو مرتبہ دیکھا تھا مسروق کا قول ہے کہ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ حسین و جمیل ہیں اور جب وہ بات چیت کرتے تھے تو میں کہتا کہ یہ سب سے زیادہ فصیح بلیغ ہیں جب حدیث بیان کرتے تو کہا کرتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ عالم ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں یہ بہت مقرب تھے اور اپنے نزدیک جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک فرمایا کرتے تھے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ بمقام طائف ۶۸ھ میں بزمانہ ابن الزبیر جب کہ یہ اکہتر ۷۱ سال کے تھے وفات پائی ان سے بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔ اور یہ گورے رنگ والے لانبے قد والے تھے۔ ان کے رنگ میں زردی کی آمیزش تھی موٹے تازے حسین خوش رو تھے ان کے سر پر کافی بال تھے۔ جن میں مہندی لگاتے تھے۔

۵۰۸۔ عبداللہ بن عمر ؓ:۔ یہ عبداللہ عمر بن الخطاب کے صاحبزادے ہیں قرشی عدوی ہیں۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ میں بچپن میں ہی ایمان لے آئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور ان کے غزوۂ اُحد کے شریک ہونے میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے ہیں خندق ہے۔ بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر کے دن بچہ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کئے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُحد کے دن شریک ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یوم اُحد میں آپ کو واپس کر دیا۔ اس لئے کہ اُس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی۔ اس کے بعد غزوۂ خندق میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ بڑے علم، زہد، تقویٰ، پرہیزگاری والے تھے۔ معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے۔ جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی نہیں بچا کہ دنیا اس پر مائل ہو گئی اور وہ دنیا کی طرف جھک گیا۔ سوائے حضرت عمر اور اُن کے بیٹے عبداللہ بن عمر کے۔ حضرت میمون بن مہران کا قول ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ کسی کو عالم نہیں پایا۔ اور حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا نزول وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ اور ۷۳ھ میں ابن الزبیر کے قتل کے تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو حِلّ میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طوی میں مقبرہ مہاجرین کے اندر دفن کئے گئے۔ اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزے کے نیچے کی بوری کو زہر میں بجھا لیا اور راستہ میں اس نے آپ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی بوری کو آپ کے قدم کی پشت میں چبھو دیا اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حجاج نے ایک دن خطبہ دیا اور نماز میں بہت تاخیر کر دی اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ سورج تمہارے لیئے ٹھہرا نہیں رہیگا۔ اس پر حجاج نے کہا کہ میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے گا تو تعجب کیا ہے کیونکہ تو بڑا بیوقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حاکم ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی اس بات کو آہستہ کہا اور حجاج کو نہیں سنایا۔ اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقف اور مقامات میں جہاں آنحضور ٹھہرے یا اُترے تھے۔ پیش پیش رہتے رہے۔ یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار تھی عبداللہ ابن عمر کی

عمر ۸۴ سال کی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۶ سال کی اُن سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ:۔ یہ عبداللہ ابن عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں۔ اپنے باپ سے پہلے اسلام لے آئے ان کے باپ ان سے تیرہ سال بڑے تھے۔ بعض نے بارہ سال کہا ہے۔ بڑے، عابد، عالم، حافظ کتابوں کے پڑھنے والے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی احادیث کے بارے میں لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اُن کو اجازت دے دی ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ واقعہ حرّہ کی راتوں میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں وفات ہوئی بعض نے ۳۷ھ کہا ہے اور بعض نے مکہ میں ۶۷ھ میں وفات بتلائی ہے۔ بعض نے طائف میں ۵۵ھ کے اندر ان کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ کچھ لوگ مصر میں ۶۵ھ میں ان کی موت بتلاتے ہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلی بن عطاء اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سُرمہ بنایا کرتی تھیں۔ کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے چراغ بجھا کر بہت رویا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اِن کی آنکھوں کی پلکیں گر گئی تھیں۔ بعض نسخوں میں رسَع کے معنی پلکوں میں فساد پیدا ہونا لکھا ہے۔

۵۱۰۔ عبداللہ بن مسعود ؓ:۔ یہ عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے ہذلی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت عمر کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع میں اسلام لے آئے تھے اور کہا گیا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چھٹے شخص ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔ یہ آپ کے خاص خدام میں داخل ہوگئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے راز داں تھے۔ آپ کی مسواک اور نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر میں لیے رکھتے تھے۔ حبشے کی طرف ہجرت کی غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے لیے جنّت کی بشارت دی اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اُمّ عبد کا بیٹا میری اُمت کے لیے پسند کرے میں بھی اُسی کو پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو اُمت کے لیے وہ ناپسند جانے اس کو میں بھی برا سمجھتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ابن اُمّ عبد سے حضرت ابن مسعود ہیں۔ یہ آنحضورؐ کے ساتھ آپ کی ظاہری صورت اور حلم و وقار اور سیرت میں مشابہ تھے یہ ہلکے بدن والے۔ چھوٹے قد والے گہرا گندمی رنگ والے تھے۔ نحیف الجثّہ تھے۔ لانبے قد کے لوگ بیٹھنے کی حالت میں اُن کے پورے قد کے برابر معلوم ہوتے تھے۔ کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے۔ اور وہاں کے بیت المال کی ذمّہ داری بھی حضرت عمر کی خلافت میں اور ابتدائی دورِ خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی۔ پھر یہ مدینہ کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنّت البقیع میں دفن کئے گئے ان کی عمر کچھ اوپر ساٹھ سال ہوئی۔ ان سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۵۱۱۔ عبداللہ بن قرط ؓ:۔ یہ عبداللہ بن قرط اَزدی ثمالی ہیں ان کا نام پہلے شیطان تھا۔ آنحضورؐ نے اِن کا نام عبداللہ رکھا یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں اور انکی حدیث اہل شام میں پائی جاتی ہے۔ یہ ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے حمص کے حاکم تھے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ملک روم میں ۵۶ھ کے اندر قتل کئے گئے قرط قاف کی پیش اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۱۲۔ عبداللہ بن غنام ؓ:۔ یہ عبداللہ بن بیاضی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے اُن کی حدیث دعا کے بارے میں ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن عن عبد اللہ ابن عنبسۃ عن عبد اللہ بن غنام سند کے ساتھ ربیعۃ کے پاس ہے۔

سنہ ۱۴ھ میں وفات پائی اور ان کی ستانوے سال عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسماء بنت بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴- **عثمان بن مظعون**:- یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے جمحی قرشی ہیں تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انہوں نے کی ہیں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ یہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینہ میں ہجرت کے پورے تیس ماہ گذرنے پر واقع ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے لیئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ بڑے عابد مرتاض صاحب فضل صحابہ میں سے تھے اُن کے بیٹے سائب اور اُن کے بھائی قدامۃ بن مظعون اُنسے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵- **عثمان بن طلحہ**:- یہ عثمان بن طلحہ عبدری قریشی جمحی ہیں ان کو شرف صحبت بنی کریمؐ حاصل ہے ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں مکہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۶- **عثمان بن حنیف**:- یہ عثمان بن حنیف انصار میں سے ہیں سہل کے بھائی ہیں۔ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی عراق کی پیمائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنایا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علیؓ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ پھر اُن کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ یہ دونوں بصرہ آئے واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اُس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے اُن سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷- **عثمان بن ابی العاص**:- یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو طائف کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس یہ آنحضورؐ کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں اسی طرح حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اوّل دو سال میں طائف کے ہی حاکم رہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِنکو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کم عمر تھے اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال کی تھی اور یہ وفد سنہ ۹ھ میں حاضر ہوا ہے اور یہ بصرہ میں رہے اور وہاں ہی ۵۱ھ میں وفات پائی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا اے ثقیف والو تم تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مت کرو۔ تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رُک گئے۔ اُن سے ایک گروہ تابعیں کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸- **علی بن ابی طالب**:- یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں ان کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے قریشی ہیں۔ اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ اُس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے کہا گیا ہے کہ انکی عمر ۱۵ سال تھی۔ بعض نے کہا ۱۶ سال اور بعض نے آٹھ سال۔ اور بعض نے دس سال بیان کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوۂ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں مزدورۃً رکھے گئے تھے۔ اسی واقعہ کے سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنسے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں میری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گوں تھے۔ اور گیہواں رنگ کھلا ہوا تھا بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لمبائی کے اعتبار سے کوتہ قامتی کی طرف زیادہ مائل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے۔ پیٹ بڑا تھا زیادہ بال والے

۵۱۳۔ عبداللہ بن مغفل :۔ یہ عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں (یعنی بیعت تحت الشجرہ) کرنے والوں میں داخل ہیں مدینہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ اُن گیارہ میں سے ایک شخص ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کی طرف بھیجا تھا جو لوگوں کو دین سکھلاتے تھے بصرہ میں ۶۰ھ کو انتقال فرمایا۔ اُن سے ایک جماعت تابعین کی جن میں سے بصری بھی ہیں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں آیا۔

۵۱۴۔ عبداللہ بن ہشام :۔ یہ عبداللہ بن ہشام قریشی تیمی ہیں۔ اہل حجاز میں مانے جاتے ہیں ان کی ماں زینب بنت حمید ان کو لے کر آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئیں جبکہ یہ بچے تھے تو آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ان کے لیئے دعا فرمائی مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی ان سے اُن کے پوتے زہرہ روایت کرتے ہیں

۵۱۵۔ عبداللہ بن یزید :۔ یہ عبداللہ بن یزید خطمی انصار میں سے ہیں جبکہ یہ سترہ۱۷ سال کے تھے تو غزوۂ حدیبیہ میں حاضر ہوئے یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابوبردۃ بن ابو موسیٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ عاصم بن ثابت :۔ یہ عاصم بن ثابت ہیں جن کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ یہ انصار میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے یہی وہ عاصم ہیں جن کو شہد کی مکھیوں کے چھتے نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا۔ کیونکہ مشرکین مکہ غزوہ رجیع میں ان کا سر کاٹ کر لیجانا چاہتے تھے جبکہ ان کو بنو لحیان نے قتل کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام حمی الدبر من المشرکین رکھا گیا۔ یہ عاصم بن ثابت نانا ہیں عاصم بن عمر بن الخطاب کے۔ ایک دوسرے نسخہ میں اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک چھوٹا سا لشکر بنا کر بھیجا جس کے امیر یہ عاصم بن ثابت بنائے گئے یہ لشکر چلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب وہ مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لحیان کے تقریباً دو سو آدمی ان کے پیچھے لگ گئے جو سب کے سب تیرانداز تھے۔ اور ان لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا یہانتک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادِ راہ مدینہ کی کھجوریں ہیں (گٹھلیاں ایک جگہ پڑی ہوئی دیکھ کر انہوں نے یہ سراغ لگالیا) اور کہا کہ یہ یثرب یعنی مدینہ کی کھجوریں ہیں (اس لیئے یہ جماعت مدینہ سے آئی ہے لہٰذا تعاقب شروع کر دیا) جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک اونچی جگہ پر چڑھ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آکر گھیر لیا۔ اور کہنے لگے کہ تم لوگ نیچے آجاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو۔ اور تم کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے۔ پس عاصم نے کہا کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا میں پس قسم اللہ کی میں تو کسی کافر کی ذمہ داری قبول کر کے نہیں اُتروں گا۔ اے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی برحق کو پہنچا دے۔ یہ سنکر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور عاصم کو ان سات میں سے قتل کر دیا اللہ تعالیٰ نے عاصم کی دعا جس دن اُن کے تیر لگے قبول فرمالی اور آنحضورؐ کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ ان کے قتل کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو پہنچائی۔ کفار قریش نے جبکہ ان کو عاصم کے قتل کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس عاصم کے کسی عضو کو کاٹ کر لائے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے عاصم کے بدن کی حفاظت کے لیئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا۔ جو ان کے اُوپر شامیانہ کی طرح چھا گئیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں۔ لہٰذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لیجانے پر قادر نہ ہو سکا۔ یہ اس بیان کا اختصار ہے جو بخاری نے روایت کیا ہے یہ عاصم بن ثابت عاصم بن عمر بن الخطاب کے نانا ہیں۔

۵۱۷۔ عامر الرام :۔ یہ عامر الرام ہیں ان کو آنحضورؐ کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان سے ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل رامی ہے۔ (جس میں سے یا حذف کر دی گئی)

۵۱۸۔ عامر بن ربیعہ:۔ یہ عامر بن ربیعہ ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ العنزی ہے ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ دونوں کے مہاجر ہیں۔ غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۱۹۔ عامر بن مسعود:۔ یہ عامر بن مسعود ابن امیہ بن خلف جمحی ہیں۔ صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں ان سے نمیر غریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے اُن کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عامر بن مسعود نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے انکا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبتِ نبوی نصیب نہیں۔ غریب عین مہملہ کا زبر رائے مہملہ کا زیر یاء دو نقطوں والی ساکن ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۵۲۰۔ عائذ بن عمرو:۔ یہ عائذ بن عمرو مدنی ہیں درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بصریوں میں پائی جاتی ہے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے

۵۲۱۔ عباد بن بشر:۔ یہ عباد بن بشر انصاری ہیں۔ سعد بن معاذ کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے ہیں غزوہ بدر اُحد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں جن لوگوں نے کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کیا تھا یہ بھی اُن میں داخل ہیں فضلائے صحابہ میں سے ہیں ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمٰن بن ثابت روایت کرتے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کی عمر ۴۵ سال کی ہوئی۔ عباد عین کے زبر اور بار موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۲۲۔ عباد بن عبدالمطلب:۔ یہ عباد بن عبدالمطلب ہیں ان کا تذکرہ ان حضرات میں آتا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی عباد بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طاء کے تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۲۳۔ عبادہ بن الصامت:۔ یہ عبادہ بن الصامت ہیں ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ انصاری سالمی ہیں یہ نقیبوں میں سے تھے۔ عقبۂ اولیٰ عقبہ ثانیہ عقبۂ ثالثہ میں شریک ہوئے۔ بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں۔ پھر ان کو حضرت عمرؓ نے شام میں قاضی اور معلم بنا کر بھیج دیا اور اُن کا مستقر حمص کو بنایا تھا اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام رملہ میں اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۷۲ سال کی تھی وفات پائی ان سے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے عبادہ عین کے پیش اور بار غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

۵۲۴۔ عباس بن عبدالمطلب:۔ یہ عباس ابن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں آپ سے دو سال بڑے تھے ان کی ماں نتر بن قاسط کی ایک عورت ہیں یہ پہلی عربی عورت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیبا اور طرح طرح کا غلاف پہنایا۔ صورت یہ ہوئی تھی کہ حضرت عباسؓ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ جب ان کی ماں نے ان کو پالیا تو ایسا کیا۔ حضرت عباسؓ دورِ جاہلیت میں بڑے سردار تھے مسجد حرام کی عمارت یعنی آبادی و احترام اور سقایہ کے بھی ذمہ دار تھے۔ سقایہ (جس کا مطلب آب زمزم پلانے کی خدمت ہے) یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ رہا عمارت پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عباسؓ قریش کو اس بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں اور مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عباسؓ

نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کیئے تھے یہ سنہ فیل سے قبل پیدا ہوئے۔ اور جمعہ کے دن ۱۲ رجب کو ۳۲ھ میں جب کہ ان کی عمر اٹھاسی سال کی تھی وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپائے رہے۔ چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین کے مجبور کرنے سے نکلے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عباس سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زبردستی جنگ میں شریک کئے گئے ہیں۔ پس ان کو ابوالیسر کعب بن عمر نے قید کر لیا تو حضرت عباسؓ نے اپنے نفس کا فدیہ دیا اور مکہ واپس ہوگئے۔ پھر اس کے بعد مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۵۔ عباس بن مرداس:۔ یہ عباس بن مرداس ہیں ان کی کنیت ابوالہثیم ہے سلمی ہیں شاعر ہیں۔ ان کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہے فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد اسلام میں پختگی پیدا ہوگئی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جاہلیت کے دور میں شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں کنانہ کاف کے کسرے اور دو نون کے ساتھ ہے جس کے درمیان میں الف ہے۔

۵۲۶۔ عبدالمطلب بن ربیعہ:۔ یہ عبدالمطلب ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ قرشی ہیں۔ مدینہ میں رہے پھر وہاں سے دمشق چلے گئے اور وہیں ۶۲ھ میں وفات پائی ان سے عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ عبداللہ بن محصن:۔ یہ عبداللہ بن محصن انصاری خطمی ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی حدیث اُن میں پائی جاتی ہے اُن سے اُن کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۵۲۸۔ عبید بن خالد:۔ یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں کوفہ میں رہے۔ اُن سے کوفیوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۹۔ عتّاب بن اَسید:۔ یہ عتاب بن اسید قرشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتح مکّہ کے دن جب کہ آپ غزوۂ حنین کے لیئے تشریف لے جارہے تھے۔ مکّہ کا حاکم بنا دیا تھا آنحضورؐ کی جب وفات ہوئی ہے تو یہی مکہ کے حاکم تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہانتک کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ۱۳ھ کے اندر جس دن کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی ہے واقع ہوئی یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے نہایت نیک صالح تھے ان سے عمرو بن ابی عقرب روایت کرتے ہیں۔ عتّاب عین کے زبر تار کے تشدید کے ساتھ ہے اور اسید ہمزہ کے زبر اور سین کے زیر کے ساتھ ہے

۵۳۰۔ عتبہ بن اُسید:۔ یہ عتبہ بن اسید ہیں ان کی کنیت ابوبصیر ہے۔ ثقفی ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں پُرانے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ابتدا سے صحبت نبوی حاصل رہی۔ ان کا ذکر غزوۂ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے یہی وہ ہیں جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کے خوب بھڑکانے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال فرمایا۔ اُسید ہمزہ کے فتحہ اور سین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۱۔ عتبہ بن عبدالسلمی:۔ یہ عتبہ بن سلمی ہیں۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں اور یہ کہ بعض کی رائے

ہے کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ شخص ہیں اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن بخاری نے ان دونوں کو دو علیحدہ شخص مانا ہے یہی رائے ابو حاتم رازی کی ہے اور یہ عتبہ ان کا نام عُتلہ تھا۔ آنحضور نے ان کا نام عتبہ رکھا یہ غزوہ خیبر میں شریک ہوتے ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۸۷ھ میں مقام حمص کے اندر چورانوے ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں۔

۵۳۲۔ عتبہ بن غزوان:۔ یہ عتبہ بن غزوان مازنی ہیں قدیم الاسلام ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ایک قول ہے کہ یہ چھ مردوں کے بعد ساتویں اسلام لانے والے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پھر یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو وہیں کا والی بنا کر پھر واپس کر دیا۔ ۱۵ھ میں جبکہ ان کی عمر ستاون ۵۷ سال کی تھی راستہ کے اندر وفات پائی۔ انسے خالد بن عمیر روایت کرتے ہیں

۵۳۳۔ عداء بن خالد:۔ یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرا نشین تھے۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے نزدیک پائی جاتی ہے ان سے ابو رجاء وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عداء عین کے فتحہ دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۳۴۔ عدی بن حاتم:۔ یہ عدی بن حاتم طائی ہیں۔ شعبان ۷ھ میں آنحضور کے پاس حاضر ہوئے اور کوفہ میں آئے اور وہاں ہی رہنے لگے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ جنگ صفین اور نہروان میں بھی شریک ہوئے ہیں۔ ۶۸ھ میں کوفہ کے اندر انتقال کیا جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی تھی۔ بعضوں نے کہا کہ قرقیسا میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۵۔ عدی بن عمیرہ:۔ یہ عدی بن عمیرہ کندی حضرمی ہیں۔ کوفہ میں سکونت رکھتے تھے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہیں رہے اور انتقال کیا۔ قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمیرہ عین کے فتحہ میم کے کسرہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۵۳۶۔ عرباض بن ساریہ:۔ یہ عرباض بن ساریہ۔ ان کی کنیت ابو نجیح سلمی ہے۔ اہل صفہ میں سے تھے شام میں قیام کیا اور وہیں ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو امامہ اور ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۷۔ عرفجہ بن اسعد:۔ یہ عرفجہ بن اسعد ہیں ان سے ان کے بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں یہی وہ ہیں جن کو آنحضور صلعم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں پھر اس کے بعد سونے کی بنوانے کا حکم دیدیا تھا یوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ کلاب کاف کے ضمہ کیساتھ۔

۵۳۸۔ عروہ بن ابی الجعد:۔ یہ عروہ بن الجعد بارقی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا تھا۔ یہ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان کی حدیث کوفیوں میں پائی جاتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے عروہ تو ابو الجعد ہی کے بیٹے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں

۵۳۹۔ عروۃ بن مسعود:۔ یہ عروۃ بن مسعود ہیں صلح حدیبیہ میں بحالت کفر شریک تھے۔ ۹ھ میں طائف سے واپسی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے ان کی زوجیت میں متعدد بیویاں

تھیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار بیویوں کو اپنے لیئے اختیار کریں اس کے بعد انہوں نے واپس ہونے کی اجازت چاہی یہ واپس ہوئے اور اپنی قوم کو اسلام کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی جب نماز فجر کا وقت ہوا تو اپنے مکان کے بالاخانے پر چڑھے اور آذان دی جب اشهد ان لا اله الا الله کہا تو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے ان کے تیر مارا اور ان کو قتل کر دیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا کہ عروۃ بن مسعود کا حال اُس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورۃ یٰسین میں ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور قوم نے اس کو قتل کر دیا۔

۵۴۰۔ **عطیۃ بن قیس**:۔ یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور رویت حاصل ہے اہل یمن اور اہل شام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱۔ **عطیہ بن بسر**:۔ یہ عطیہ بن بسُر مازنی ہیں اور عبداللہ بن بسُر کے بھائی ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے ان کی حدیث کو ان کی بھائی عبداللہ کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے عن ابنی بسر یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے۔ اور ان دونوں کا نام نہیں ذکر کیا۔ اور ان کی یہ روایت کتاب الطعام میں منقول ہے کہ جو مکھن اور چھوارہ کے بارے میں ہے۔ ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲۔ **عطیہ القرظی**:۔ یہ عطیہ القرظی ہیں۔ جو بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ یوں ہی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں۔ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے ارشادات بھی سنئے۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۳۔ **عقبہ بن رافع**:۔ یہ عقبہ بن رافع قرشی ہیں۔ افریقہ میں شہید کر دیے گئے ان کو قتل کرنیوالہ بربر ہے ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ان کا ذکر تعبیر رؤیا میں آیا ہے۔

۵۴۴۔ **عقبہ بن عامر**:۔ یہ عقبہ بن عامر جہنی ہیں حضرت معاویہ کی طرف سے عتبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حاکم تھے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا تھا۔ ۵۸ھ میں مصر کے اندر وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت صحابہ کی اور بہت سے حضرات تابعین میں سے نقل کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ **عقبہ بن الحارث**:۔ یہ عقبہ بن الحارث قریشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے ان کا شمار مکہ والوں میں ہی ہوتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت کرتے ہیں

۵۴۶۔ **عقبہ بن عمرو**:۔ یہ عقبہ بن عمرو ہیں۔ ان کی کنیت ابو مسعود ہے ان کا ذکر ہم ابھی حرف میم میں کریں گے۔

۵۴۷۔ **عکاشہ بن محصن**:۔ یہ عکاشہ ابن محصن اسدی ہیں جو بنی امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر جس میں ان کو عجیب ابتلاء پیش آیا تھا اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے۔ ان کی تلوار غزوہ بدر میں ٹوٹ گئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے فضل والے صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جب کہ ان کی عمر ۴۴ سال تھی انتقال ہوا۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ان کی بہن ام قیس روایت کرتی ہیں عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدد بھی مستعمل ہے لیکن تشدید کا استعمال زائد ہے۔ آخر میں شین معجمہ ہے۔ محصن میں میم کا زیر حاء کا جزم صاد کا زبر آخر میں نون ہے

۵۴۸۔ **عکرمہ بن ابی جہل**:۔ یہ عکرمہ بن ابی جہل ہیں ان کے والد ابوجہل کا نام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی ہے یہ

اور ان کے باپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی سخت عداوت رکھتے تھے اور یہ مشہور سوار تھے۔ فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے تھے۔ اُس کے بعد اُن کی بیوی ام حکیم بنت الحارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لیکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب آنحضورؐ نے ان کو دیکھا تو مہاجر سوار کہکر خوش آمدید فرمایا ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنی میں اسلام لائے جنگ یرموک میں ۱۳ھ میں جب کہ ان کی عمر ۶۲ سال تھی قتل کیے گئے۔ حضرت اُم سلمہ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابوجہل کے لیئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے تھے۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی یہ تعبیر ہے اور عکرمہ نے آنحضورؐ سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت کے دور میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جبکہ ان کو دین کی سمجھ آجائے۔ اچھے اور بہتر ہیں (اس لیے کسی بُرے عنوان کا ان کا تذکرہ نہ کرو)

۵۴۹۔ العلاء الحضرمی :۔ یہ علاء حضرمی ہیں اور ان کا نام عبد اللہ ہے حضرموت کے رہنے والوں میں سے ہیں آنحضورؐ کی طرف سے بحرین پر عامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے ان کو اپنے زمانہ میں بھی بحرین کا حاکم رکھا یہانتک کہ یہ علاء ۱۴ھ میں انتقال فرماگئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۰۔ علقمہ بن وقاص :۔ یہ علقمہ بن وقاص لیثی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوۂ خندق میں شریک ہوتے۔ عبد الملک بن مروان کے دورِ حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۱۔ عمار بن یاسر :۔ یہ عمار بن یاسر عنسی ہیں۔ بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر مکہ میں مع اپنے ۲ دو بھائیوں کے جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں تشریف لائے پھر حارث اور مالک تو یمن کی طرف واپس ہوگئے مگر یاسر مکہ میں مقیم ہوگئے اور ابو حذیفہ بن المغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے ان کا نکاح اپنی باندی سے جس کو سمیّہ کہا جاتا تھا۔ کردیا ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے حضرت عمار کو آزاد کردیا پس عمار ابو حذیفہ کے آزاد کردہ اور اُن کے باپ اُن کے حلیف ہوئے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ اُن کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں بہت تکالیف مکہ میں پہنچائی گئیں تاکہ یہ اسلام سے باز آجائیں۔ اور مشرکین مکہ نے ان کو آگ میں بھی جلایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس طرف گذرتے تو ان پر دست مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی و عافیت بنجا جس طرح کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی یہ عمار مہاجرین اوّلین میں سے ہیں اور غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں ان کا نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیب المطیّب رکھا۔ یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور وہاں ہی ۳۷ھ میں جبکہ ان کی عمر ۹۳ سال کی تھی شہید ہوتے۔ ان سے ایک جماعت جس میں سے حضرت علی اور ابن عباس بھی ہیں روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ عمرو بن الاحوص :۔ یہ عمرو بن احوص کلابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔

۵۵۳۔ عمرو بن الاخطب :۔ یہ عمرو بن اخطب انصاری ہیں۔ یہ اپنی کنیت ابوزید کے ساتھ مشہور رہیں۔ آنحضورؐ کے

ساتھ متعدد غزوات میں شریک ہوئے آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا ہے اور حسن و جمال کے لیئے دعا بھی دی ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہ کچھ اُوپر سنوٗ سال کو پہنچے۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی میں چند بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۵۴۔ عمرو بن اُمیہّ :۔ یہ عمرو بن اُمیہّ ضمری ضاد کے فتح میم کے جزم کے ساتھ ہے۔ بدر اور احد میں مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیئے آئے۔ جب مسلمان غزوہ اُحد سے واپس ہوئے تو یہ اسلام لائے۔ یہ عرب کے نامی لوگوں میں سے ہیں اور پہلا وہ میدان جس میں لڑنے کے لیئے مسلمانوں کے ہمراہ نکلے ہیں وہ بیر معونہ کی جنگ ہے ان کو عامر بن طفیل نے اس جنگ میں قید کر لیا تھا۔ پھر ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا تھا ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں حبشہ میں نجاشی کے پاس بھیجا تھا۔ چنانچہ یہ نجاشی کے پاس آنحضورؐ کا نامہ مبارک لیکر پہنچے ہیں جس میں آپ نے نجاشی کو اسلام کی دعوت دی تھی چنانچہ آپ کی دعوت پر نجاشی مشرف باسلام ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان سے ان کے دو بیٹے جعفر اور عبداللہ اور ان کے بھتیجے زبرقان ابن عبداللہ روایت کرتے ہیں امارت امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ کے اندر وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ۶۰ھ میں۔ زبرقان زائے معجمہ کے کسرہ بائے موحدہ کے جزم اور رائے مہملہ کے کسرہ اور قاف کے ساتھ ہے

۵۵۵۔ عمرو بن الحارث :۔ یہ عمرو بن الحارث خزاعی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ جویریہ کے بھائی ہیں کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے

۵۵۶۔ عمرو بن حریث :۔ یہ عمرو بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو دیدار نصیب ہوا اور آپ سے حدیث کو سنا ہے آپ نے ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا دی ہے بعض نے کہا ہے کہ جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ[12] سال کی تھی۔ کوفہ میں آئے اور وہیں قیام پذیر ہوئے اور کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے جعفر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۷۔ عمرو بن حزم :۔ یہ عمرو بن حزم ہیں ان کی کنیت ابوالضحاک ہے انصاری ہیں۔ جب ان کی عمر ۱۵ پندرہ سال کی تھی تو سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں حاضر ہوئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجران پر ۱۰ھ میں حاکم بنا دیا تھا۔ ۵۳ھ میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی ان سے ان کے بیٹے محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ عمرو بن سعید :۔ یہ عمرو بن سعید قریشی ہیں۔ انہوں نے دونوں ہجرت کی ہیں حبشہ میں دوسری مرتبہ کی ہجرت میں شریک تھے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ خیبر کے سال آئے ہیں ۱۳ھ میں شام میں شہید کیئے گئے

۵۵۹۔ عمرو بن سلمہ :۔ یہ عمرو بن سلمہ مخزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ یہ حضورؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے کیونکہ یہ اُن میں سب سے بڑے قاری تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ کے ہمراہ آنحضورؐ کے پاس آئے ہیں۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں آپ کی خدمت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ بصرہ میں آکر رہے ان سے ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے

۵۶۰۔ عمرو بن العاص :۔ یہ عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں ۵ھ میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے ۸ھ میں۔

حضرت خالد بن الولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ساتھ اسلام لاتے ہیں۔ ان کو آنحضرت نے عمان کا حاکم بنا دیا تھا۔ یہ برابر وہاں حاکم رہے۔ یہانتک کہ آنحضور کی وفات ہوگئی انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مصر فتح ہوا اور برابر حضرت عمرؓ کی زندگی میں یہ مصر کے حاکم رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمانؓ نے بھی اُن کو وہاں کا حاکم تقریباً چار سال تک برقرار رکھا اس کے بعد معزول فرمایا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے جب وہ امیر ہوگئے۔ تو ان کو پھر مقرر کیا۔ مصر میں ہی ۴۳ھ میں جبکہ انکی نوے ۹۰ سال کی عمر تھی وفات پائی اور ان کے بعد ان کے بیٹے عبد اللہ کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر دیا ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمر اور قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱ - عمرو بن عبسہ:- یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو نجیح ہے۔ سلمی ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہوگئے تھے۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے متعلق یہ سنو کہ میں اعدائے اسلام کے لیئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے یہاں تک کہ غزوۂ خیبر ختم ہوا۔ اس کے بعد یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ اِن سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ عبسہ عین اور بائے موحدہ اور سین مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۲ - عمرو بن عوف:- یہ عمرو بن عوف انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ میں رہے انکی کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان سے مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳ - عمرو بن عوف المزنی:- یہ عمرو بن عوف مُزنی قدیم الاسلام ہیں۔ اور یہ اُن صحابہ میں سے ہیں جن کی شان میں آیت تولوا واعینهم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی۔ مدینہ میں قیام فرمایا اور مدینہ ہی میں امیر معاویہ کے آخر دور امارت میں وفات پائی اُن سے اِن کے بیٹے عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۴ - عمرو بن الحمق:- یہ عمرو بن الحمق خزاعی ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ، روایت کرتے ہیں۔ موصل میں ۵۰ھ کے اندر قتل کر دیئے گئے

۵۶۵ - عمرو بن مرّہ:- یہ عمرو بن مرّہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو مریم ہے جہنی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں یہ اکثر غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ شام میں قیام فرمایا اور امیر معاویہ کے دور میں وفات پائی۔ اِن سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۶۶ - عمرو بن قیس:- یہ عمرو بن قیس ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ بن عمرو القرشی عامری ہے جو نابینا تھے۔ اور وہ ام مکتوم کے بیٹے تھے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے یہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ بہت سی مرتبہ آنحضورؐ نے اِن کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر رکھا۔ آخری بار وہ ہے۔ جب کہ آپ حجۃ الوداع کے لیئے تشریف لے گئے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے

۵۶۷ - عمرو بن تغلب:- یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں۔ قبیلہ عبد القیس میں سے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت

کرتے ہیں۔ تغلب اُوپر دو نقطوں والی تا اور غین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۸۔ عکراش بن ذویب:۔ یہ عکراش بن ذویب تمیمی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔ یہ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لیکر حاضر ہوئے تھے۔ عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن راے مہملہ اور شین معجمہ ہے

۵۶۹۔ عمران بن حصین:۔ یہ عمران بن حصین ہیں۔ ان کی کنیت ابو نجید ہے خزاعی اور کعبی ہیں خیبر کے سال اسلام لائے۔ بصرہ میں قیام فرمایا اور وہیں ان کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی۔ بڑے فاضل اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ یہ اور ان کے والد دونوں مشرف باسلام ہوئے۔ ان سے ابو رجاء اور مطرف اور زرارۃ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں نجید نون کے پیش جیم کے زبر، یاء کے سکون اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۷۰۔ عمیر مولیٰ آبی اللحم:۔ یہ عمیر آبی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا آبی اللحم کے ہمراہ فتح خیبر میں شریک ہوئے ہیں۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سُنا اور یاد بھی رکھا آبی اللحم ہمزہ کا زبر اس کے بعد الف ساکن اور بائے موحدہ مکسور ہے۔

۵۷۱۔ عمیر بن الحمام:۔ یہ عمیر بن الحمام انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہو گئے خالد ابن اعلم نے ان کو قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ "کتاب الجہاد" میں ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ عمیر انصار میں سے سب سے پہلے اسلام کیلئے شہید کئے گئے

۵۷۲۔ عوف بن مالک:۔ یہ عوف بن مالک اشجعی ہیں۔ وہ غزوۂ حنین میں سب سے پہلے شریک ہوئے خیبر ہے۔ ان کے سامنے اسلامی جھنڈا تھا۔ فتح خیبر کے دن انہوں نے شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ ملک شام میں رہتے تھے اور وہیں پر ان کا انتقال ۷۳ھ میں ہوا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۳۔ عویم بن ساعدہ:۔ یہ عویم بن ساعدہ انصاری اوسی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ، غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں انتقال فرمایا بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ کے خلافت کے دور میں مدینہ میں انتقال فرمایا جبکہ ان کی عمر ۶۵ سال یا ۶۶ سال کی تھی۔ ان سے حضرت عمرؓ بن الخطاب روایت کرتے ہیں۔

۵۷۴۔ عویمر بن عامر:۔ یہ عویمر بن عامر ابو الدرداء ہیں۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ انکا ذکر حرف دال میں گزر چکا ہے۔

۵۷۵۔ عویمر بن ابیض:۔ یہ عویمر بن ابیض عجلانی اور انصاری ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں۔ لعان کا واقعہ انہیں سے تعلق رکھتا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن الحارث بن زید بن الحارثہ بن جد بن عجلان ہیں۔

۵۷۶۔ عیاض بن حمار:۔ یہ عیاض بن حمار تیمی مجاشعی ہیں ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ یہ آنحضورؐ کے پرانے سچے محب ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۷۔ عصام المزنی:۔ یہ عصام مزنی ہیں ان کو آنحضورؐ کی صحبت اور روایت دونوں میسّر ہیں۔ یہ بہت کم حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان کی حدیث "باب الجہاد" میں ہے۔ جس کی تخریج امام ترمذی اور ابو داؤد نے کی ہے لیکن ان دونوں نے حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۵۷۸۔ عتبان بن مالک:۔ یہ عتبان بن مالک خزرجی سالمی ہیں۔ اور بدر کے شریک ہونے والوں میں سے ہیں ان

سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت کرتے ہیں۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۵۷۹ - عمارة بن خزیمہ :- یہ عمارة بن خزیمہ بن ثابت انصاری ہیں۔ یہ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے عمارة عین کے ضمہ میم غیر مشدّد کے ساتھ ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں تردد کیا گیا ہے۔

۵۸۰ - عمارة بن رویبہ :- یہ عمارہ ابن رویبہ ثقفی ہیں ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ ابوبکرؓ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارة عین کے پیش اور میم غیر مشدد کے ساتھ ہے

۵۸۱ - عرس بن عمیرہ :- یہ عرس بن عمیرہ کندی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عدیؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عرس عین کے ضمہ، را کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۲ - عیاش بن ابی ربیعہ :- یہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی قریشی ہیں۔ یہ ابوجہل کے ماں شریک بھائی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی شروع میں اسلام لے آئے۔ ملک حبش کی طرف ہجرت کی پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے پاس ہشام کے دونوں بیٹے ابوجہل اور حارث آئے اور کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ میں جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ اس لیے یہ ان کے ساتھ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ان دونوں نے ان کو ایک رسّی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید رکھا اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قنوت میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو کافروں کی قید سے خلاصی دے۔ جنگ یرموک میں شام کے اندر شہید ہوئے۔ ان سے عمر بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عیاش دو نقطوں والی یاء کی تشدید اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۳ - عابس بن ربیعہ :- یہ عابس بن ربیعہ غطیفی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۵۸۴ - ابو عبیدة بن الجراح :- یہ ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جراح فہری قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس امت کے امین کہلاتے ہیں حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ اسلام لائے۔ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی، تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور آنحضورؐ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں ثابت قدم رہے انہوں نے ہی خود کی اُن دو کڑیوں کو جو آنحضور کے چہرۂ انور میں گھس گئی تھیں کھینچا تھا۔ جن کی وجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ یہ لانبے قد کے تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور ہلکی داڑھی والے تھے۔ طاعون عمواس ۱۸ھ میں ان کا انتقال مقام اردن میں ہوا۔ اور بیسان میں دفن ہوتے۔ ان کی نماز جنازہ معاذ بن جبلؓ نے پڑھائی۔ ان کی عمر اٹھاون ۵۸ سال کی ہوئی۔ ان کا نسب باپ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک پر مل جاتا ہے۔ ان سے ایک جماعت صحابہ کی روایت کرتی ہے۔

۵۸۵ - ابو العاص بن الربیع :- یہ ابو العاص مقسم بن الربیع ہیں اور کہا گیا کہ ان کا نام لقیط ہے اور یہ آنحضورؐ کے داماد تھے۔ یعنی آپ کی صاحبزادی زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے بعد یوم بدر کے قیدی ہونے کے جب کہ کفر کی حالت میں تھے۔ (اور آزاد کیئے گئے تھے اسلام قبول کر کے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ یہ آنحضورؐ سے

بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے۔ جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے دور میں قتل کر دیئے گئے۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ مقسم میم کے زیر قاف کے سکون اور سین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۵۸۶ - ابو عیاش: یہ ابو عیاش زید بن الصامت انصاری زرقی ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد وفات پائی۔

۵۸۷ - ابو عمرو بن حفص: یہ ابو عمرو بن حفص ابن مغیرہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام عبدالمجید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعضوں نے ان کی کنیت ہی کو ان کا نام کہا۔ بعض روایات میں ابو حفص بن مغیرہ آیا ہے۔

۵۸۸ - ابو عبس بن عبدالرحمٰن بن جبیر: یہ ابو عبس بن عبدالرحمان بن جبیر انصاری حارثی ہیں ان کے نام کی بہ نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں ۳۴ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ستر سال کی عمر ہوئی۔ ان سے عبایہ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین مہملہ کے زبر بائے موحدہ غیر مشدد اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔ اور عبایہ میں عین کا زبر اور بائے موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یا ہے

۵۸۹ - ابو عسیب: یہ ابو عسیب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا نام احمد ہے۔ ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں۔ عسیب عین کے زبر اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۵۹۰ - عبداللہ بن بریدہ: یہ عبداللہ بن بریدہ اسلمی ہیں۔ مرو کے قاضی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ایک قابل اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد وغیرہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مرو ہی میں وفات پائی۔ ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

۵۹۱ - عبداللہ بن ابی زبیر: یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی ہیں مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ انس بن مالک اور عروۃ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور مالک بن انس ثوری ابن عیینہ۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلّم ہے۔ امام احمد نے فرمایا ان کی حدیث شفاء ہے۔ ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ ان کی ستر ۷۰ برس کی عمر ہوئی۔

۵۹۲ - عبداللہ بن زبیر: یہ عبداللہ بن زبیر وہ ہیں جن کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ حمیدی قریشی اسدی ہیں رواۃ میں بڑے پختہ کار ہیں۔ مسلم بن خالد وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصر گئے تھے وہاں جب امام شافعی کی وفات ہوگئی تو یہ مکہ واپس آگئے۔ ان سے محمد ابن اسماعیل بخاری اپنی صحیح بخاری میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ مکہ میں ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا۔

۵۹۳ - عبداللہ بن مطیع: یہ عبداللہ ابن مطیع قرشی عدوی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے باپ آنحضورؐ کی خدمت میں لے گئے ان کے باپ کا نام العاص تھا۔ آنحضورؐ نے ان کا نام مطیع رکھا تھا۔ اور یہ عبداللہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں یہی وہ شخص ہیں جن کو مدینہ والوں نے اپنا امیر یزید بن معاویہ سے فسخ بیعت کے بعد متعین کیا تھا۔ واقدی نے ان سے کہا کہ تم تو فقط،

قریش ہی پر حکومت کرتے ہو دوسروں پر نہیں اور وہ عبداللہ بن حنظلۃ الغسیل ہی ہے کہ جو قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں ۷۳ھ میں یہ قتل کر دئے گئے۔ عبداللہ ابن الزبیر نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا تھا۔

۵۹۴۔ **عبداللہ بن مسلمۃ**:۔ یہ عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب تیمی مدنی ہیں "قعنبی" نام سے مشہور ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ یہ قوی الحفظ قابل اعتماد اور غلطی وخطا سے محفوظ۔ رُواۃ میں سے ہیں۔ یہ حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی۔ ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ سے حدیث کو سنا۔ ان سے بخاری، مسلم۔ ابوداؤد، ترمذی نسائی روایت کرتے ہیں محرم ۲۲۱ھ میں مکہ کے اندر وفات پائی۔

۵۹۵۔ **عبداللہ بن موہب**:۔ یہ عبداللہ بن موہب فلسطینی شامی ہیں۔ فلسطین کے قاضی تھے۔ تمیم داری سے روایت کی ہے اور قبیصہ بن ذویب سے حدیث کو سنا بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تمیم سے نہیں سُنا بلکہ قبیصۃ بن تمیم سے ہی سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں۔

۵۹۶۔ **عبداللہ بن مبارک**:۔ یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں۔ بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ، امام الملک اور ثوری اور شعبہ اور اوزاعی اور ان کے ماسوا بہت سے لوگوں سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علمائے ربانیین ہیں سے تھے۔ امام فقیہ۔ حافظ حدیث زاہد اور پرہیزگار۔ سخی قابل اعتماد پختہ کار تھے۔ اسماعیل بن عیاش نے کہا کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہ تھا۔ نہ ان سے علم میں کوئی بڑھا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کی جو عبداللہ بن مبارک کو عطا نہ فرمائی ہو بغداد میں بارہا تشریف لائے اور وہاں درس حدیث دیا ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۵۹۷۔ **عبداللہ بن عکیم**:۔ یہ عبداللہ ابن عکیم جہنی ہیں۔ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ان کیلئے آنحضورؐ کی روایت اور روایت کا پایا جانا مشہور نہیں لیکن بہت سے علماء اسلام رجال نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اور صحیح یہی ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے۔

۵۹۸۔ **عبداللہ بن ابی قبیس**:۔ یہ عبداللہ بن ابی قبیس ہیں۔ ان کی کنیت ابوالاسود ہے شام کے رہنے والے ہیں عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ ہیں شامیوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۵۹۹۔ **عبداللہ بن عصم**:۔ اور ان کو عبداللہ بن عصمۃ بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں حنفی ہیں یہ ابوسعید اور ابن عمر سے اور ان سے اسرائیل اور شریک روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث ثقیف میں پائی جاتی ہے بڑے جھوٹے اور ہلاکت میں ڈال دینے والے تھے۔

۶۰۰۔ **عبداللہ بن محیریز**:۔ ان کا پورا نام عبداللہ بن محیریز الجمحی القرشی ہے مشہور تابعین میں سے ہیں ابومحذورہ اور عبادہ بن الصامت وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مکحول اور زہری جیسے اکابر محدثین روایت کرتے ہیں

رجاء ابن حیوہ فرماتے تھے کہ اگر اہل مدینہ کو ابن عمرؓ جیسے عبادت گزار پر فخر ہے تو ہمیں بھی اپنے عابد و زاہد ابن محیریز پر فخر ہے ۹۹ھ سے پہلے انتقال کیا۔

۶۰۱۔ عبداللہ بن المثنی :۔ نام عبداللہ مثنی بن عبداللہ بن انس ابن مالک کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے چچوں اور عمن سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے محمد اور مسدد وغیرہ نے روایت کی ہے ابو حاتم نے ان کو صالح قرار دیا اور ابو داؤد نے فرمایا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کرتا

۶۰۲۔ عبداللہ بن عمر بن حفص :۔ نام عبداللہ عمر بن حفص ابن عاصم کے بیٹے اور عمری ہیں۔ اپنے بھائی عبیداللہ اور نافع اور مقبری سے روایت کرتے ہیں۔ قعنبی وغیرہ ان کی روایت کے راوی ہیں۔ ابن معین نے ان کو صویلح (معمری دینداً) قرار دیا۔ ابن عدی نے فرمایا لا باس بہ صدوق ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سچے آدمی ہیں ۱۷۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۳۔ عبداللہ بن عتبۃ :۔ نام عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہے۔ خاندان ہنو ہذیل سے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے بھتیجے ہیں۔ اصل میں مدینہ کے باشندہ ہیں پھر کوفہ میں سکونت پذیر ہوگئے۔ انہوں نے خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ بشر بن مروان کے دور حکومت میں ان کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

۶۰۴۔ عبداللہ بن مالک بن بحینہ :۔ پورا نام عبداللہ بن مالک بن القشب الازدی ہے۔ ان کی والدہ بحینہ ہیں۔ ان کے نانا کا نام حارث بن عبدالمطلب ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں ۵۴ھ یا ۵۸ھ میں انتقال کیا۔ قشب میں قاف مکسور شین منقوطہ ساکن اور بار موحدہ ہے

۶۰۵۔ عبداللہ بن مالک :۔ ان کا نام عبداللہ ابن مالک اور کنیت ابو تمیم الجیشانی ہے حضرت عمر بن الخطاب اور ابوذر اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں مصر کے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ ان کی حدیثیں اہل مصر کے پاس ملتی ہیں۔

۶۰۶۔ عبداللہ بن مالک :۔ اسم گرامی عبداللہ ابن مالک ہے سہران کے رہنے والے ہیں صحابہ میں علیؓ و عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابواسحاق اور ابو روق نے ان سے روایت کی۔ ان کی حدیث جمع بین الصلوٰتین کے باب میں ہے۔

۶۰۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن :۔ نام نامی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین ہے۔ مکہ کے رہنے والے اور قریش خاندان سے ہیں۔ اور تابعی ہیں۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ تابعین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ مالک ثوری اور ابن عیینہ نے ان سے روایت کی۔

۶۰۸۔ عبداللہ بن عبیداللہ :۔ نام گرامی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی مُلیکہ ہے۔ ابو ملیکہ کا نام زہیر ابن عبداللہ التیمی ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ یہ احول بھینگے ہیں۔ مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کے دور حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس۔ حضرت ابن الزبیر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ابن جریج اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ۱۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔ ملیکہ میں میم پر پیش اور لام پر

زبر ہے۔

۶۰۹۔ عبداللہ بن شقیق:۔ عبد اللہ بن شقیق نام ابو عبدالرحمان کنیت ہے۔ بنو عقیل میں سے ہیں۔ آپ کا وطن بصرہ ہے مشہور قابل اعتماد (ثقہ) تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور حریری نے ان سے روایت کی۔

۶۱۰۔ عبداللہ بن شہاب:۔ آپ کا نام عبداللہ شہاب کے بیٹے ابوالحرب کنیت ہے اور خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقے میں ان کا شمار ہے۔ اہل کوفہ کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے یہ کثیرالروایت ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی۔

۶۱۱۔ عبیداللہ بن رفاعہ:۔ یہ عبیداللہ رفاعہ ابن رافع کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ اور مشہور تابعی ہیں اپنے والد رفاعہ اور فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۱۲۔ عبیداللہ بن عبداللہ:۔ ان کا نام نامی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور کنیت ابوبکر ہے۔ اہل مدینہ سے حدیث کی سماعت کی۔ تابعی ہیں۔ امام زہری اور بڑے بڑے تابعین نے ان سے روایت۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے وفات پائی یہ محدثین کے نزدیک ثبت اور ثقہ ہیں ان کی حدیث اہل حجاز کے یہاں ہے۔

۶۱۳۔ عبیداللہ بن عدی:۔ پورا نام عبیداللہ ابن عدی بن الخیار الثقفی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کرتے ہیں ولید بن عبدالملک کے عہد میں وفات پائی۔

۶۱۴۔ عبید بن عمیر:۔ عبید بن عمیر نام اور کنیت ابو عاصم ہے یہ بنو اللیث میں سے ہیں۔ حجاز کے باشندہ، اہل مکہ، کے قاضی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ کی زیارت کی ہے کبار تابعین میں ان کا بھی شمار ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ و حضرت ابو ذرؓ و حضرت عبیداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عائشہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے کچھ تابعین نے بھی روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۶۱۵۔ عبدالرحمٰن بن کعب:۔ پورا نام عبدالرحمان ابن کعب بن مالک الانصاری ہے۔ مدینہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ امام زہری ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۱۶۔ عبدالرحمٰن بن الاسود:۔ عبدالرحمان ابن الاسود القرشی نام حجاز کے رہنے والے ہیں۔ مدینہ کے تابعین میں سے مشہور تابعی ہیں۔ ثقات تابعین میں سے ہیں۔ کثیرالروایت ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۶۱۷۔ عبدالرحمٰن بن یزید:۔ پورا نام عبدالرحمٰن ابن یزید بن حارثہ الانصاری۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہے ۹۸ھ میں وفات پائی۔

۶۱۸۔ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ:۔ نام عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اس وقت ان کی پیدائش ہوئی دجیل میں شہید کیے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہر بصرہ میں ڈوب گئے اور

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیر جماجم میں ۸۳ھ میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے۔ ان کی حدیثیں اہل کوفہ میں پائی جاتی ہیں اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے شعبی، مجاہد، ابن سیرین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کو سُنا۔ کوفہ میں رہنے والے تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۱۹۔ عبدالرحمٰن بن غنم:۔ پورا نام عبدالرحمان ابن غنم الاشعری ہے۔ شام کے رہنے والے ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا۔ آپؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن آپؐ کو نہیں دیکھا۔ جب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا برابر ان کے ساتھ رہے تا آنکہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاء اسلام شام میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل جیسے متقدمین صحابہ سے روایت کرتے ہیں غنم میں غین، منقوطہ مفتوح اور نون ساکن ہے ۷۸ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۰۔ عبدالرحمان ابن أبی عمرة:۔ نام عبدالرحمان ابن ابی عمرہ ہے اور ابو عمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں مدینہ کے قاضی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں ان میں ان کی حدیثیں مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد عمرو بن محصن عثمان اور ابوہریرہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۲۱۔ عبدالرحمان بن عبداللہ:۔ ان کا نام عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعۃ المازنی انصاری ہے اپنے والد عبداللہ اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت مالک بن انس وغیرہ روایت کرتی ہے ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہیں۔ سنہ وفات ۱۳۹ ہجری ہے

۶۲۲۔ عبدالرحمان بن أبی عقبہ:۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ ہے۔ ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابی عقبہ کا نام رُشید ہے رشید میں راء مضموم اور شین معجمہ مفتوح ہے۔ یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں۔ ان کا نام عبدالرحمان ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد اور داؤد بن الحصین سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳۔ عبدالرحمان بن عبد القاری:۔ انکا نام عبدالرحمٰن بن عبدالقاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن نہ آپ سے حدیث کی سماعت کی نہ روایت بیان کی۔ مؤرخ واقدی نے ان صحابہ کے ذکر میں جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کا بھی شمار کیا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب سے حدیث سُنی ہے ۸۱ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی۔ القاری میں قاف اور راء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔ ہمزہ آخر میں نہیں ہے۔

۶۲۴۔ عبدالرحمٰن ابن عبداللہ:۔ نام عبدالرحمٰن ابن عبداللہ ہے ان کی والدہ اُمّ الحکم ہیں یہ سفیان بن حرب کی بیٹی ہیں حضرت معاویہؓ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔

۶۲۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر:۔ عبدالرحمان نام ابوبکر کے بیٹے ہیں۔ ان کے صاحب زادے محمد ان سے روایت کرتے ہیں

۶۲۶۔ عبدالرحمٰن بن أبی بکرة:۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نام ہے انصار بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ وطن ہے بصرہ ہی میں ۱۴ھ میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا ہوئے بصرہ میں مسلمانوں کے یہاں سب سے پہلے ان کی پیدائش ہوئی تابعی ہیں کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت سنی ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۲۷۔ عبدالرحمن بن عبداللہ:۔ پورا نام عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی عمارؓ ہے مکہ کے رہنے والے ہیں حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت معاذ سے حدیث کی سماعت کی اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۲۸۔ عبدالرحمن بن یزید:۔ نام عبدالرحمن ابن یزید اسلم المدنی ہے۔ اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں۔ اور قتیبہ ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۹۔ عبدالعزیز بن رفیع:۔ یہ عبدالعزیز ابن رفیع ہیں۔ اسدی اور مکی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں ابن عباس اور انس بن مالک سے حدیث سنی حالانکہ نوے ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر ہو چکی تھی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (یعنی راء مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۶۳۰۔ عبدالعزیز بن جریج:۔ یہ عبدالعزیز ابن جریج مکی ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فقیہ عبدالملک ان کے بیٹے اور خصیف ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ:۔ نام عبدالعزیز ابن عبداللہ ہے۔ مدینہ کے اکابر فقہاء میں سے ہیں۔ امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل وغیرہ سے بہت سے لوگوں سے حدیث سُنی۔ بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں بغداد میں تشریف لائے۔ حدیث بیان کیں۔ بمقام بغداد ۱۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۶۳۲۔ عبدالملک بن عمیر:۔ عبدالملک بن عمیر القرشی پورا نام ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ القرشی قرش کی طرف نسبت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں یہ تو قرشہ کی طرف انتساب کے باعث قرشی کہے جاتے ہیں۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ حضرات میں سے ہیں کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ تقریباً ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی

۶۳۳۔ عبدالواحد بن ایمن:۔ نام عبدالواحد ابن ایمن المخزومی ہے۔ یہ قاسم بن عبدالواحد کے باپ ہیں انہوں نے روایت حدیث کو اپنے والد اور دوسرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔

۶۳۴۔ عبدالرزاق بن ہمام:۔ عبدالرزاق ابن ہمام نام اور ابوبکر کنیت ہے۔ شہرت یافتہ حضرات میں سے ہیں ابن جریج اور معمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے احمد اور اسحاق اور رمادی نے روایت کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۸۵ سال ہوئی۔

۶۳۵۔ عبدالحمید بن جبیر:۔ نام عبدالحمید ابن جبیر الحجبی ہے اپنی پھوپھی صفیہ اور ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کی۔

۶۳۶۔ عبدالمہیمن بن عباس:۔ پورا نام عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ہے بنو ساعدہ میں سے ہیں اپنے والد اور ابو حازم سے روایت کی اور ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت کی ان کا ذکر باب الحدز والتانی میں ہے۔

۶۳۷۔ عبدالاعلیٰ:۔ نام عبدالاعلیٰ بن مسہر ہے ابو مسہر کنیت ہے۔ غسان میں سے ہیں۔ شام کے بزرگ ہیں سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے روایت کی اور ان سے ابن معین ابو حاتم اور ابن المرواس نے روایت کی لوگوں میں سب

زیادہ حافظ جلالت اور فصاحت کے مالک ہیں۔ ان کو قتل کرنے کے لیئے ننگا کیا گیا تاکہ مسئلہ خلق قرآن کا اقرار کریں اس وقت بھی اقرار نہ کیا اور انکار کرتے رہے پھر قید میں ڈال دے گئے رجب ۲۲۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۳۸۔ **عبدالمنعم** :۔ یہ عبدالمنعم نعیم کے بیٹے سواری ہیں حریری اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور یونس المورب اور محمد بن ابی المقدمی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۹۔ **عبد خیر بن یزید** :۔ یہ عبد خیر بن یزید کے بیٹے کنیت ابو عمارہ ہے مہران کے باشندے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا۔ لیکن ملاقات نہیں ہوئی۔ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں محدثین کے نزدیک وثوق اور اعتماد کے شخص ہیں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے ایک سو بیس سال کی عمر ہوئی۔ خیر شر کی ضد ہے۔

۶۴۰۔ **عمران بن حطّان** :۔ یہ عمران حطّان کے بیٹے دوسی اور خزرجی ہیں۔ حضرت عائشہ ابن عمر ابن عباس اور ابوذرؓ رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے محمد ابن سیرین، یحییٰ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی حطّان میں حاء مہملہ پر کسرہ طاء مہملہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

۶۴۱۔ **عمرو بن شعیب** :۔ یہ عمر شعیب بن محمد ابن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں اپنے والد اور ابن المسیب اور طاؤس سے حدیث سُنی اور ان سے زہری ابن جُریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لیئے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں اب اگر مقصود عن ابیہ عن جدہ سے خود اپنے باپ اور اپنے دادا ہیں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں۔ کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ اس صورت میں روایت مرسل ہو گئی کیونکہ محمد جو ان کے دادا ہیں حضورؐ کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے نہ انہوں نے آپکا زمانہ پایا۔ اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے۔ کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں انکی روایات کو نہیں لیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں

۶۴۲۔ **عمرو بن سعید** :۔ عمرو بن سعید نام ہے بنو ثقیف کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس اور ابو العالیۃ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ابن عون اور جریر بن حازم نے روایت کی۔

۶۴۳۔ **عمرو بن عثمان** :۔ یہ عمرو بن عثمان ابن عفّان کے بیٹے ہیں۔ اسامہ بن زید اور اپنے والد عثمان بن عفّان سے حدیث سنی۔ حدیث البکاء علی المیت میں ان کا ذکر ہے ان سے مالک بن انس نے روایت کی۔

۶۴۴۔ **عمرو بن الشرید** :۔ نام عمرو الشرید کے بیٹے۔ ثقفی اور تابعین ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے ابن عباس اور ان کے والد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ابو رافع رضی اللہ عنہم سے حدیث سُنی۔ ان سے صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی۔

۶۴۵۔ **عمرو بن میمون** :۔ عمرو میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کوفہ کے بڑے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ عمرو بن الخطاب معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت کی۔ اور ان سے اسحاق نے حدیث سنی ۷۵ھ میں وفات پائی۔

۶۴۶۔ عمرو بن عبداللہ:۔ نام عمرو عبداللہ کے بیٹے اور سبیعی ہیں اور کنیت ابو اسحٰق ہے۔ ان کا ذکر حرف ہمزہ میں گزر چکا ہے۔

۶۴۷۔ عمرو بن عبداللہ:۔ نام عمرو بن عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور جمحی ہیں۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کی اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے۔

۶۴۸۔ عمرو بن دینار:۔ یہ عمرو دینار کے بیٹے ہیں کنیت ابو یحییٰ ہے۔ سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے دونوں حماد اور معتمر نے۔ کئی محدث انکو روایت میں ضعیف کہتے ہیں

۶۴۹۔ عمرو بن واقد:۔ یہ عمرو اقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں۔ یونس بن میسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے نفیلی اور ہشام بن عمار نے۔ محدثین کے یہاں روایت حدیث کے معاملہ میں متروک ہیں۔

۶۵۰۔ عمرو بن مالک:۔ عمرو بن مالک نام ابو ثمامہ کنیت ہے۔ زمانہ جاہلیت (زمانہ قبل از اسلام) کا آدمی ہے حدیث کسوف اور باب الغضب میں جابر کی روایت سے مسلم میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ روایت میں تو اسی طرح مذکور ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ شخص جس کو آپ نے دیکھا تھا عمر بن لحی ہے۔ لحی ربیعہ بن حارثہ ہے۔ اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے

۶۵۱۔ عمر بن عبدالعزیز:۔ یہ عمر عبدالعزیز ابن مروان بن الحکم کے بیٹے ہیں۔ ابو حفص کنیت ہے قریش میں سے بنو امیہ کے گھرانے سے ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ عاصم حضرت عمر بن الخطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں۔ اُمّ عاصم کا نام لیلی ہے۔ ابو بکر بن عبدالرحمان سے روایت کی اور ان سے زہری ابو بکر بن حزم نے روایت کی ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے بعد سریر آرائے خلافت ہوئے۔ رجب ۱۰۱ھ میں دیر سمعان میں وفات پائی۔ دیر سمعان حمص کے علاقہ میں ہے۔ مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور کچھ روز ہے اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی کہتے ہیں کہ چالیس سال پورے بھی نہ ہوتے تھے۔ کہ وفات پائی یہ عبادت۔ زہد۔ اتقا۔ پاکبازی۔ حسن اخلاق کا ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ خصوصاً زمانۂ خلافت میں۔ کہتے ہیں کہ جب ان کو خلافت سپرد کی گئی تو ان کے مکان میں سے رونے کی بلند آواز سنائی دی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی لونڈیوں کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو۔ میں اس کو آزاد کر دوں اور میرا اس سے کچھ علاقہ نہ رہے اور جس کو میرے ساتھ رہنے کی خواہش ہو اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایک ایسی چیز پیش آگئی ہے جس کے باعث میں تمہاری طرف متوجہ نہیں رہ سکتا۔ یہ سن کر سب لونڈیاں رونے لگیں۔ عقبہ بن نافع نے ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ جب سے ان کو خدا نے خلافت عطاء کی میں نہیں کہہ سکتی کہ انہوں نے کبھی جنابت اور احتلام کے باعث غسل کیا ہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص عمر بن عبدالعزیز سے روزے اور نماز میں بڑھا ہوا ہو۔ لیکن میں نے کسی ایسے شخص کو بالکل نہیں دیکھا۔ جو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ اپنے پروردگار کا خوف

کرتا ہو۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں گرا دیتے۔ اور برابر گریہ و دعا میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آجاتی۔ پھر بیدار ہو جاتے اور دعا و گریہ میں مصروف ہو جاتے۔ ساری رات یہی شغل رہتا۔ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اگر اس اُمت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں ان کے مناقب بہت اور ظاہر ہیں۔

۶۵۲ - **عمر بن عطاء**:- یہ عمر عطار کے بیٹے اور خواری اور مکی ہیں تابعین میں شمار ہے ان کی حدیثیں اہل مکہ میں پائی جاتی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں ابن جریج وغیرہ نے ان سے حدیث سُنی بکثرت روایت کرتے ہیں خوار میں خاء معجمہ پر پیش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راء مہملہ ہے۔

۶۵۳ - **عمر بن عبد اللہ**:- نام عمر عبد اللہ ابن ابی خثعم کے بیٹے یحییٰ بن کثیر سے روایت کی اور ان سے یزید ابن الحباب اور ایک جماعت نے۔ بخاریؒ نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے۔

۶۵۴ - **عثمان بن عبد اللہ**:- نام عثمان عبد اللہ ابن اوس کے بیٹے۔ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ اپنے دادا اور چچا عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید۔ اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۵۵ - **عثمان بن عبد اللہ**:- نام عثمان۔ عبد اللہ ابن موہب کے بیٹے تیم کے خاندان سے ہیں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے۔

۶۵۶ - **علی بن عبد اللہ**:- نام علی عبد اللہ بن جعفر کے بیٹے۔ ابن المدینی کے نام سے مشہور ہیں۔ مدینی میں میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے حافظ حدیث ہیں اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کی اور ان سے بخاری اور ابو یعلیٰ اور ابو داؤد نے خود ان کے استاد ابن المہدی نے فرمایا کہ ابن المدینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لیئے ہوئی تھی۔ ذیقعدہ ۲۳۴ھ میں بعمر ۷۳ سال انتقال فرمایا۔

۶۵۷ - **علی بن الحسین**:- نام علی۔ حضرت حسین کے صاحبزادے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں کنیت ابو الحسن ہے اور زین العابدین کے نام سے معروف ہیں اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے۔ تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے۔ امام زہری نے فرمایا کہ قریش میں سے میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ افضل نہیں پایا۔ ۹۴ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسین بن علیؓ مدفون تھے۔

۶۵۸ - **علی بن المنذر**:- منذر کے بیٹے ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں طریقی کے نام سے مشہور ہوئے قابلِ ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کیئے۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت کی۔ اور ان سے ترمذی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابن حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سُنی۔ ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں۔ امام نسائی نے کہا خالص شیعی ہیں اور ثقہ ہیں ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ طریقی میں طاء مہملہ پر زبر اور راء مہملہ کے نیچے زیر اور یاء سے پہلے قاف ہے۔

۶۵۹ - **علی بن زید**:- نام علی بن زید ہے۔ نسباً قریشی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار

ہوتا ہے۔ یہ مکہ کے باشندہ تھے بصرہ میں آکر رہ گئے تھے۔ انس بن مالک اور ابو عثمان النہدی اور ابن المسیب سے حدیث سنی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۶۶۰۔ علی بن یزید:۔ نام علی بن یزید الہانی ہے قاسم ابو عبدالرحمان سے روایت کی اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے ایک جماعت ان کو روایت میں ضعیف کہتی ہے

۶۶۱۔ علی بن عاصم:۔ علی بن عاصم نام واسط کے رہنے والے ہیں یحییٰ البکاء (بہت گریہ و زاری کرنے والے) اور عطا بن السائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی اور ان سے احمد اور دوسرے لوگوں نے۔ بہت سے لوگ ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ان کے پاس ایک لاکھ حدیثیں ہیں نوے ۹۰ سال سے زیادہ عمر ہوئی

۶۶۲۔ العلاء بن زیاد:۔ نام علاء زیاد بن المطر کے بیٹے بنو عدی میں سے ہیں بصرہ کے رہنے والے۔ دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو شام آگئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے قتادہ نے ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۶۳۔ عطاء بن یسار:۔ یہ عطاء ہیں یسار کے بیٹے ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں مدینہ کے مشہور تابعین میں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایت کرتے ہیں ۹۷ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔

۶۶۴۔ عطاء بن عبداللہ:۔ نام عطاء عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ اصل میں خراساں کے باشندہ تھے۔ شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵ھ میں انتقال ہوا ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی

۶۶۵۔ عطاء بن رباح:۔ اسم گرامی عطاء ابو رباح کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ ان کے بال سخت، گھونگھریالے تھے، سیاہ فام تھے، بیٹھی ہوئی ناک ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے بعد میں نابینا بھی ہو گئے تھے جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے امام اوزاعی کا قول ہے ان کی وفات جس روز ہوئی۔ انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے امام احمد ابن حنبل نے فرمایا علم کے خزانے خدا جس کو چاہے تقسیم فرمائے اگر علم کے ساتھ کسی کو خصوصیت ہو سکتی تو اس کا حق سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہوتا عطاء بن رباح حبشی تھے، سلمہ بن کہیل نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو ہاں تین شخص ایسے ضرور تھے۔ عطاء۔ طاؤس۔ مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۱۵ھ میں بعمر ۸۸ سال وفات پائی ابن عباس، ابو ہریرہ۔ ابو سعید۔ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت۔ اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۶۶۔ عطاء بن عجلان:۔ نام عطاء عجلان کے بیٹے ہیں۔ بصرہ وطن ہے۔ انس۔ ابو عثمان نہدی اور کچھ اور حضرات سے روایت کی اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑی جماعت نے بعض نے ان کو روایت میں متہم بھی کیا ہے

۶۶۷۔ عطاء بن السائب:۔ نام عطاء سائب بن یزید کے بیٹے ہیں خاندان کے اعتبار سے ثقفی ہیں ۱۳۶ھ یا تقریباً اس زمانہ میں وفات پائی۔

۶۶۸۔ عدی بن عدی۔ نام عدی۔ عدی کے بیٹے ہیں۔ بنو کندہ میں سے ہیں۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیوۃ

سے روایت کی۔ اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹۔ عدی بن ثابت:۔ نام عدی ثابت کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ترمذی نے ان کی روایت باب العطاس میں ذکر کی ہے۔ عدی بن ثابت سے ابوالیقظان نے روایت کی ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاریؒ سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا میں تو ان کا نام نہیں جانتا لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

۶۷۰۔ عیسیٰ بن یونس:۔ نام عیسیٰ یونس ابن اسحٰق کے بیٹے ہیں حفظ اور عبادت گزاری میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں۔ اپنے والد اور اعمش اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کی اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے ۱۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۱۔ عامر بن مسعود:۔ نام عامر ہے۔ مسعود کے بیٹے ہیں۔ نسباً قریشی ہیں تابعی ہیں۔ ابراہیم بن عامر کے والد یہی ہیں ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔

۶۷۲۔ عامر بن سعد:۔ نام عامر۔ سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں۔ زہری وقرشی ہیں۔ اپنے والد سعد اور حضرت عثمان سے حدیث سنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

۶۷۳۔ عامر بن اسامہ:۔ عامر نام ہے اسامہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالملیح ہے بنو ہذیل میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر وانس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث سنی اور ان سے ان کے دو بیٹے زیاد اور میسر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ ملیح میں میم پر زبر اور لام کے نیچے زیر حاء مہملہ (غیر منقوط) ہے۔

۶۷۴۔ عاصم بن سلیمان:۔ نام عاصم ہے سلیمان کے بیٹے ہیں اور بھینگے ہیں۔ بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں انس حفصہ اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی ۱۴۲ھ میں وفات ہے۔

۶۷۵۔ عاصم بن کلیب:۔ ان کا نام عاصم اور والد کا نام کلیب ہے جرم کے قبیلہ سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان کی حدیثیں نماز، حج اور جہاد کے متعلق ہیں۔

۶۷۶۔ عروہ بن الزبیر:۔ نام نامی عروۃ زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں کنیت ابوعبداللہ ہے خاندان قریش کی شاخ بنو اسد میں سے ہیں۔ اپنے والد حضرت زبیرؓ اور والدہ حضرت اسماءؓ سے حدیث کی سماعت کی ان کے علاوہ اپنی خالہ عائشہ صدیقہ اور دوسرے کبار صحابہ سے بھی حدیث کی سماعت کی ان سے ان کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے روایت کی ہے ۲۲ھ میں تولد ہوئے تابعین میں بڑے طبقہ کے تابعین میں سے ہیں مدینہ میں سات مشہور فقیہ تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ابوالزناد کا قول ہے کہ مدینہ میں ہمارے ان فقہاء میں سے جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ان میں سے سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر ہیں اور کچھ اور حضرات کا بھی انہوں نے نام لیا۔ ابن شہاب نے فرمایا عروہ ایسا سمندر ہیں جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔

۶۷۷ - عروۃ بن عامرؒ۔ نام عروہ ہے۔ عامر کے بیٹے ہیں۔ قریشی اور تابعی ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کی ابو داؤد نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۶۷۸ - عبید بن عمیرؒ:۔ عبید نام۔ عمیر کے بیٹے کنیت ابو عاصم ہے۔ لیث گھرانے کے حجاز کے باشندہ اور اہل مکہ کے قاضی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی زیارت بھی کی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ابن عمرؓ سے وفات پائی

۶۷۹ - عبید بن السباق:۔ نام عبید ہے سباق کے بیٹے حجاز کے باشندہ ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہے ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ زید بن ثابتؓ سہل بن حنیف اور جویریہ سے روایت کی اور ان سے ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۶۸۰ - عبید بن زیاد:۔ نام عبید زیاد کا بیٹا ہے کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو حسین بن علیؓ کے قتل کے لیے لشکر لے کر گیا تھا۔ ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۶۶ھ میں مختار بن ابی عبید کے دور میں موصل میں قتل ہوا

۶۸۱ - عکرمہ:۔ عکرمہ نام حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ ابو عبداللہ کنیت ہے۔ اصل میں بربری ہیں مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے یہ بھی ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت فرمائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ۱۰۷ھ میں بعمر اسی۸۰ سال انتقال فرمایا۔ سعید ابن جبیر سے لوگوں نے پوچھا۔ تم سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا، عکرمہ۔

۶۸۲ - علقمہ بن ابی علقمہ نام علقمہ ابو علقمہ کے بیٹے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انس بن مالک اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کی۔

۶۸۳ - عوف بن وہب:۔ نام عوف۔ وہب کے بیٹے ہیں تابعی ہیں وہب کی کنیت ابو جحفہ ہے۔

۶۸۴ - ابو عثمان بن عبدالرحمن بن مُلؒ:۔ نام ابو عثمان۔ عبدالرحمن بن مُل کے بیٹے ہیں۔ خاندانی اعتبار سے نہدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں۔ زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی اسلام لا چکے ہیں۔ مگر ملاقات نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ستر۔ سال سے زیادہ گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت زمانہ اسلام میں بسر کی۔ ۹۵ھ میں وفات پائی۔ عمر ایک سو تیس ۱۳۰ سال ہوئی۔ حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسی سے حدیث کی سماعت اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی۔ مل میں میم پر ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

۶۸۵ - ابو عاصم:۔ نام ابو عاصم۔ شیبان کے قبیلہ سے ہیں۔ امام بخاریؒ کے استاد ہیں۔

۶۸۶ - ابو عبیدہ:۔ نام ابو عبیدہ ہے۔ محمد بن عمار بن یاسر کے بیٹے ہیں خاندان عنس سے ہیں اور تابعی ہیں۔ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرحمان بن اسحاق نے روایت کی۔ العنسی میں عین اور نون پر زبر اور سین غیر منقوطہ ہے

۶۸۷ - ابو عمیر بن انس:۔ نام ابو عمیر انس ابن مالک کے بیٹے ہیں اور انصاری ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے۔ اپنے چچوں سے جو انصاری ہیں یہاں روایت کرتے ہیں۔ کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہے اپنے والد انسؓ کی وفات کے بعد زمانہ دراز

تک زندہ رہے۔

۶۸۸۔ **ابو العشراء**:۔ کنیت ابو العشراء نام اسامہ ہے مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حماد بن سلمہ نے اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور جو کچھ ذکر ہوا وہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے العشراء میں عین پر پیش شین منقوطہ پر زبر اور آخر میں الف ممدود ہے۔

۶۸۹۔ **ابو العالیہ رفیع**:۔ ابو العالیہ کنیت رفیع نام۔ مہران کے بیٹے ہیں۔ بنو ریاح میں سے ہیں۔ یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کے باعث ہے بصرہ کے باشندہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عمر اور اُبی بن کعب سے روایت کی اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے۔ حفصہ جو سیرین کی بیٹی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو تین بار قرآن سنایا ۹۳ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۰۔ **ابو العلاء**:۔ ابو العلاء نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور بھائی مطرف اور حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۱۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۱۔ **ابو عبد الرحمن**:۔ یہ عبد الرحمن حُبُلی ہیں۔ نام عبد اللہ بن یزید کے بیٹے ہیں۔ مصر کے باشندہ اور قبیلہ عامر سے ہیں۔ نیز تابعی ہیں۔ الحُبُلی میں حاء مہملہ پر ضمہ اور باء موحدہ پر بھی ضمہ ہے۔

۶۹۲۔ **ابو عطیہ**:۔ ابو عطیہ نام۔ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہونے کے باعث عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحویرث سے روایت کرتے ہیں

۶۹۳۔ **ابو عاتکہ**:۔ یہ ابو عاتکہ ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کی ان کو روایت میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۴۔ **عتبہ بن ربیعہ**:۔ نام عتبہ۔ ربیعہ کا بیٹا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا۔ اس کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے جنگ بدر میں قتل کیا جب کہ یہ مشرک تھا۔

۶۹۵۔ **عبد اللہ بن اُبی**:۔ نام عبد اللہ۔ اُبی سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعۃ میں سے ایک عورت کا نام ہے یہ اُبی کی بیوی ہے یہ عبد اللہ منافقین کا سردار ہے اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے اور یہ زبردست صاحب فضیلۃ اور بہترین صحابہ میں سے ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔

۶۹۶۔ **العاص بن وائل**:۔ عاص نام وائل کا بیٹا ہے۔ بنو سہم میں سے ہے یہ حضرت عمرو بن العاص اسی کے فرزند اور صحابی ہیں۔ عاص کو زمانہ اسلام پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا ذکر آتا ہے

فصل صحابیات کے بیان میں

۶۹۷۔ **عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا**:۔ یہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا پیام دیا اور ہجرت سے پہلے ہی شوال ۱۰ھ نبوی میں بمقام مکہ ان سے عقد کیا۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت

سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ شوال ۲ھ میں ہجرت سے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ میں آمد کے سات ماہ بعد مدینہ میں یہ رخصتی عمل میں آئی آنحضرت صلعم کے ساتھ ۹ سال رہیں۔ جس وقت آپ کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی اور ناکتخدا سے شادی نہیں کی حضرت عائشہؓ فقیہہ، عالمہ، فصیحہ، فاضلہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت روایات کی ناقل ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابۂ کرام اور تابعین عظام کے ایک بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کیں۔ مدینہ طیبہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں ۱۷۔ رمضان شبِ سہ شنبہ میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ شب میں آپ کو دفن کر دیا جائے۔ بقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دورِ حکومت میں مدینہ میں مروان کے ماتحت تھے۔

۶۹۸۔ عمرۃ بنت رواحہ: ۔ نام عمرہ۔ رواحہ کی بیٹی انصار میں سے ہیں اور صحابیہ ہیں۔ یہی نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں ان سے ان کے شوہر بشیرؓ اور صاحبزادہ نعمان ابن بشیر نے روایت کی۔

۶۹۹۔ اُمّ عمارہ: ۔ یہ ام عمارہ ہیں نسیبہ نام کعب کی صاحبزادی انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ میں حاضر اور شریک ہوئیں۔ غزوۂ اُحد میں اپنے شوہر زید بن عاصم کی ہمراہی میں شریک ہوئیں۔ پھر بیعۃ الرضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بدست جنگ کی اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہو گیا اور تلوار و نیزہ کے بارہ زخم لگے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی۔ عمارہ ہیں عین پر ضمہ اور میم غیر مشدّد ہے۔ نسیبہ میں نون پر زبر اور سین مکسور ہے

۷۰۰۔ ام العلاء: ۔ یہ ام العلاء انصاریہ صحابیہ ہیں۔ اہلِ مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کی ہے۔ ام العلاء ان کی والدہ ہیں۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے ہیں۔

۷۰۱۔ اُمّ عطیہ: ۔ اس کا نام نسیبہ کعب کی بیٹی ہیں۔ بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں۔ انصار میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں بڑی بڑی صحابیات کی ایک جماعت ان سے حدیث کی روایت کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہیں اور مریضوں کا علاج معالجہ اور زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ نسیبہ میں نون پر ضمہ اور سین مہملہ اور بار موحدہ پر فتحہ ہے۔

فصل تابعی عورتوں کے ذکر میں

۷۰۲۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن: ۔ نام عمرہ۔ عبدالرحمان بن سعید بن زرارہ کی بیٹی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیرِ پرورش تھیں۔ انہوں نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ کی احادیث میں سے بہت سی حدیثیں انہوں نے روایت کیں۔ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتی ہیں ۱۰۳ھ میں وفات پائی یہ مشہور تابعیات میں سے ہیں

حرف الغین فصل صحابی مردوں کا ذکر

۷۰۳۔ غضیف بن الحارث: ۔ نام غضیف حارث کے بیٹے ہیں اور ثمالی۔ ابو اسماء کنیت اور شام وطن ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے لیکن خود ان کا بیان ہے کہ میری پیدائش آپ کے زمانہ میں ہوئی۔ میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ و ابوذرؓ و عائشہؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی اور ان سے مکحول اور سلیم بن عامر نے روایت کی۔ غضیف میں غین معجمہ پر ضمہ ضاد معجمہ پر فتحہ اور یار ساکن اور آخر میں فار ہے۔ ثمالی میں ثار (تین نقطوں والی) مضموم اور میم بغیر تشدید ہے۔

۷۰۴۔ **غیلان بن سلمہ**:۔ نام غیلان، سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں فتح طائف کے بعد اسلام لاتے اور ہجرت نہیں کی بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں۔ بہت اچھے شاعر تھے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دور میں انتقال فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۷۰۵۔ **غالب بن ابی غیلان**:۔ نام غالب ابوغیلان کے بیٹے ہیں۔ یہ خطاف القطان کے بیٹے بھی کہلاتے ہیں بصرہ وطن مالوف ہے۔ بکر بن عبداللہ سے روایت کی اور ان سے عمرہ بن ربیعہ نے۔

۷۰۶۔ **غریف بن عیاش**:۔ یہ غریف ہیں عباس بن الدیلمی کے بیٹے۔ واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غریف میں غین معجمہ پر زبر اور رار مہملہ (غیر منقوط) پر زیر اور آخر میں فار ہے۔

۷۰۷۔ **ابو غالب**:۔ ابو غالب کنیت۔ حزور نام۔ بنو باہلہ کے فرد ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان ابن الحضرمی نے ان کو آزاد کیا۔ ابوامامہ سے روایت کی اور ان سے شام میں ملاقات کی اور ان سے ابن عیینہ اور حماد بن زید نے روایت کی حزور میں حار مہملہ پر زبر اور زار معجمہ پر زبر اور واؤ مشدد اور آخر میں رار ہے

حرف الفا فصل صحابہ کے ذکر میں

۷۰۸۔ **الفضل بن عباس**:۔ نام فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے صاحبزادہ ہیں آپ کے ساتھ غزوہ حنین میں شامل ہوئے۔ آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع پر ثابت قدم رہے۔ یہ بھی تھے۔ حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے۔ آپ کے غسل کے موقع پر بھی دوسروں کے ساتھ موجود تھے۔ پھر شام کی طرف بغرض جہاد تشریف لے گئے۔ صرف ۲۱ سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں انتقال فرمایا کہا گیا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوتے اور بھی بعض اقوال ذکر کئے جاتے ہیں ان سے ان کے بھائی عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں

۷۰۹۔ **فضالۃ بن عبید**:۔ فضالہ نام عبید کے بیٹے قبیلہ اوس میں سے اور انصاری ہیں غزوات میں پہلے پہل یہ اُحد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی۔ بیعت تحت الشجرہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر شام کی طرف منتقل ہوگئے اور دمشق میں قیام پذیر ہوگئے اور حضرت معاویہؓ کی جانب سے دمشق میں فصل خصومات کا کام کرتے رہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت معاویہ جنگ صفین کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہی وفات پائی کہا گیا کہ ۵۳ھ میں انتقال ہوا ان سے ان کے آزاد کردہ میسرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں فضالہ میں فار اور ضاد معجمہ پر زبر اور عبید میں عین مہملہ پر ضمہ ہے۔

۱۰۷ - الفجیع بن عبد اللہ :- نام فجیع عبد اللہ کے بیٹے - بنو عامر میں سے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ کی حدیثیں سنیں وہب بن عقبہ نے ان سے روایت کی - الفجیع میں فار پہ ضمہ اور جیم پہ فتحہ یار ساکن اُس کے نیچے دو نقطے - اور آخر میں عین مہملہ ہے

۱۱۷ - فروہ بن مسیک :- یہ فروہ بن مسیک کے بیٹے - مرادی غطیفی اور اہل یمن میں سے ہیں - حضور کی خدمت میں ۹ھ میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے - اور کوفہ کی جانب منتقل ہو گئے - اپنی قوم کے اشراف اور نمایاں لوگوں میں سے ہیں - بہترین شاعر تھے - مسیک پر میم پر ضمہ اور سین مہملہ پر فتح اور یار ساکن نیچے دو نقطے اور آخر میں کاف ہے -

۱۲۷ - فروۃ بن عمرو :- یہ فروہ عمرو کے بیٹے بیاضی اور انصاری ہیں - بدر میں شریک تھے اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے - ان سے ابو حازم التمار نے روایت کی

۱۳۷ - فیروز الدیلمی :- یہ فیروز دیلمی ہیں - انکو حمیری کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا - اصل میں فارسی النسل ہیں اور صنعاء کے رہنے والے ہیں - یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے اسود عنسی کذاب جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا کے قاتل یہی ہیں - آپ کی زندگی کے آخری ایام میں اس نے دعویٰ کیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفات میں مل گئی تھی - فیروز کے دو بیٹے ضحاک اور عبد اللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں - حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں انتقال فرمایا - العنسی میں عین پہ زبر اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے

فصل تابعین کے بیان میں

۱۴۷ - الفرافصہ بن عمیر :- نام فرافصہ عمیر کے بیٹے ہیں اور بنو حنیفہ میں سے ہیں - نیز مدینہ کے طبقۂ اول کے تابعین میں سے ہیں حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ نے - الفرافصہ میں دو فار اور رار غیر مشدد اور صاد غیر منقوطہ ہے محدثین کے یہاں تو یہ فار اول کی فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے - لیکن ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں فرافصہ جب کبھی نام ہوگا تو فار اول مضموم ہوگی - صرف فرافصہ بن الاحوص اس سے مستثنیٰ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافصہ بن عمیر بن حبیب کی تحقیق کے مطابق فار کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے گا - اہل لغت کے یہاں یہ لفظ کسی جگہ بھی فتحۂ فار کے ساتھ نہیں ہے -

۱۵۷ - فروۃ بن نوفل :- یہ فروہ ہیں - نوفل کے بیٹے - بنو اشجع میں سے ہیں - اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اپنے والد سے حدیث سنی اور ان سے ابو اسحاق ہمدانی اور ہلال ابن یساف نے روایت کی -

۱۶۷ - ابن الفرک :- کنیت ابن الفرک اور نام احمد بن زکریا بن فارس ہے - ماہر لغت ہیں - لغت میں کتاب مجمل کے مصنف ہیں - ہمدان میں قیام پذیر تھے اہل علم کے سردار اور یکتائے روزگار تھے - بلاد الجبل میں قیام کے دوران میں اتقان العلم اور ظرف الکتابت والشعراء کے مضامین کو جمع کیا - ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے - ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت ہے - الفراس میں فار پر کسرہ اور رار بلا تشدید اور سین غیر منقوطہ ہے -

فصل صحابیات

۱۷۷ - فاطمۃ الکبریٰ :- یہ فاطمۃ الکبریٰ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں - ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ

ہیں۔ایک روایت کے مطابق یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔دنیا و آخرت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔رمضان ۲ھ میں ان کا نکاح حضرت علی ابن ابی طالب سے ہوا۔اور ذی الحجۃ میں رخصتی عمل میں آئی۔ان کے بطن سے حضرت علیؓ کے تین صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین حضرت محسن رضی اللہ عنہم اور زینب وام کلثوم اور رقیہ تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی۔حضرت علیؓ نے غسل دیا اور حضرت عباسؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی شب میں دفن کی گئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا۔انھوں نے فرمایا کہ جب کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی۔کہ یا رسول اللہ ان ہی سے دریافت فرمایئے کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتی ہیں۔

۷۱۸۔**فاطمہ بنت ابی حبیش**:۔ان کا نام فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی ہیں۔اور قبیلہ قریش کے بطن بنو اسد میں سے ہیں یہی ہیں جو استحاضہ میں مبتلا ہوئیں۔ان سے عروہ ابن الزبیر اور ام سلمہؓ نے روایت کی۔فاطمہ عبداللہ بن جحش کی بیوی ہیں۔حبیش حبش کی تصغیر ہے۔

۷۱۹۔**فاطمہ بنت قیس**:۔ان کا نام فاطمہ ہے۔قیس کی بیٹی۔ضحاک کی بہن ہیں۔قریش میں سے ہیں۔مہاجرین اولین میں سے ہیں۔متعدد لوگوں نے ان سے روایت کی۔نیک سیرت اور سمجھدار و باکمال عورت ہیں۔پہلے ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں۔بعد میں انہوں نے طلاق دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا۔زید آپ کے آزاد کردہ تھے

۷۲۰۔**الفریعۃ بنت مالک**:۔ان کا نام فریعہ ہے مالک بن سنان کی بیٹی اور ابو سعید خدری کی بہن ہیں بیعۃ الرضوان میں حاضر تھیں۔اس بیعۃ الرضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی۔ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں ہیں۔حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ نے ان سے روایت کی۔الفریعہ میں فاء پر ضمہ راء پر فتحہ یاء ساکن اور عین مہملہ ہے

۷۲۱۔**اُمّ الفضل**:۔یہ ام الفضل لبابہ ہیں حارث کی بیٹی اور بنو عامر سے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی اور ان کی اکثر اولاد کی ماں ہیں۔ام المؤمنین حضرت میمونہ کی بہن یہی ہیں۔کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہی اسلام لائیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کرتی ہیں

۷۲۲۔**ام فروۃ**:۔یہ ام فروہ انصاریہ ہیں بیعت کرنے والیوں میں سے ہیں قاسم بن غنام نے ان سے روایت کی۔

فصل تابعیات کے بیان میں

۷۲۳۔**فاطمۃ الصغریٰ**:۔یہ فاطمہ الصغریٰ ہیں۔حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی بیٹی قرشیہ ہاشمیہ ہیں۔ان کا نکاح حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوا ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

حرف القاف

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۲۴۔**قبیصہ بن ذؤیب**:۔یہ قبیصہ ہیں۔ذؤیب کے بیٹے اور بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ہجرت کے پہلے سال میں پیدا

ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ان کے لیئے دعا فرمائی۔ اسی لیئے یہ بچے رفیع المرتبت عالم اور فقیہ تھے۔ ابو الزناد کہتے ہیں کہ چار شخص مدینہ کے فقیہ مشہور تھے۔ ابن المسیب، عروہ بن الزبیر عبد الملک بن مروان اور قبیصہ (ابن الذویب) ابوہریرہؓ ابودرداءؓ اور زید بن ثابت سے روایت کی۔ اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات نے ۸۶ھ میں وفات پائی۔ یہ ابن عبدالبر کی رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے قبیصہ میں قاف پر زبر اور بارموحدہ کے نیچے زیر اور صاد مہملہ ہے اور ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۷۲۵۔ قبیصۃ بن مخارق:۔ یہ قبیصہ ہیں۔ مخارق کے بیٹے۔ بنو ہلال میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے قطن اور ابو عثمان نہدی وغیرہ نے روایت کی۔ مخارق میں میم پر ضمہ اور خائے معجمہ اور راء اور قاف ہیں۔

۷۲۶۔ قبیصہ بن وقاص:۔ یہ قبیصہ ہیں۔ وقاص سلمی کے بیٹے بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے ان سے صالح بن علبید نے روایت کی۔

۷۲۷۔ قتادہ بن النعمان:۔ یہ قتادہ ہیں نعمان کے بیٹے۔ انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شرکت کے باعث عقبی اور بدری کہے جاتے ہیں۔ اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر رہے ان سے ان کے اخیافی (ماں شریک بھائی) ابو سعید خدری اور ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ۲۳ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔

۷۲۸۔ قدامہ بن عبداللہ:۔ اسم گرامی قدامہ۔ عبداللہ کے بیٹے۔ بنو کلاب میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ بنو عامر میں سے ہیں پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نہیں کی۔ حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے قافلہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے ان سے ایمن بن نائل وغیرہ نے روایت کی۔ قدامہ میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ بلا تشدید ہے۔

۷۲۹۔ قدامہ بن مظعون:۔ نام قدامہ مظعون کے بیٹے قرشی جمحی ہیں۔ یہ عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بدر اور باقی تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ۳۶ھ میں بعمر ۶۸ سال وفات ہوئی۔

۷۳۰۔ قطبہ بن مالک:۔ یہ قطبہ مالک کے بیٹے بنو ثعلب میں سے ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے برادر زادہ زیاد بن علاقہ نے روایت کی۔

۷۳۱۔ قیس بن ابی غرزہ:۔ نام قیس۔ ابو غرزہ کے بیٹے غفاری ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔ ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں غین معجمہ پر فتحہ اور رائے مہملہ پر فتحہ اور اس کے بعد زاء معجمہ پر فتحہ ہے۔

۷۳۲۔ قیس بن سعد:۔ یہ قیس ہیں۔ سعد ابن عبادہ کے بیٹے۔ کنیت ابو عبداللہ خزرجی والانصاری ہیں حضورؐ کے معزز اصحاب میں سے تھے اور جلیل القدر فضلاء اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اپنی قوم میں شریف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ کے یہاں ان کا وہی درجہ تھا جو کسی امیر کے

یہاں پولیس افسر کا حضرت علی بن ابی طالب کی جانب سے مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علیؓ کی شہادت تک یہ آپ کے ساتھی رہے مدینہ میں ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی قیس بن سعد اور عبداللہ بن زبیر قاضی شریح اور احنف ان سب کا چہرہ بالوں سے خالی تھا اور نہ کسی کے داڑھی تھی۔ لیکن قیس پھر بھی خوبصورت تھے۔

۷۳۳۔ قیس بن عاصم: قیس نام۔ عاصم کے بیٹے ابوقبیصہ کنیت تھی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابوعلی تیمی تھی۔ وفد تمیم کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اہل وبر کے سردار ہیں، علقمند اور بردبار تھے۔ اور بردباری میں مشہور تھے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۷۳۴۔ قرظہ بن کعب: یہ قرظہ انصاری خزرجی ہیں۔ کعب کے بیٹے ہیں غزوۂ احد اور اس کے بعد دوسرے محاربات میں شریک ہوئے۔ بڑے فاضل تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ تمام محاربات میں شامل ہوتے بمقام کوفہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال فرمایا۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی قرظہ میں قاف راء مہملہ اور ظاء معجمہ سب پر زبر ہے

۷۳۵۔ قرہ بن ایاس: نام قرہ۔ ایاس کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے معاویؒ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی ان کو رومیوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایاس میں ہمزہ مکسور ہے۔

۷۳۶۔ ابوقتادہ: یہ ابوقتادہ ہیں۔ نام حارث ربعی کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص شہسوار ہیں ۵۴ھ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح نہیں بلکہ حضرت علی کی خلافت میں بمقام کوفہ انتقال ہوا۔ حضرت علیؓ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے حالانکہ ان کی عمر ستر سال تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے۔ ربعی میں راء مکسور، باء موحدہ ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

۷۳۷۔ ابوقحافہ: یہ ابوقحافہ ہیں نام عثمان ہے عامر کے بیٹے اور ابوبکرؓ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے

فصل تابعین

۷۳۸۔ القاسم بن محمد: یہ ہیں قاسم محمد بن ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک اور اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے اہل زمانہ میں نہایت صاحب فضل و کمال تھے۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں نہیں پایا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہ و معاویہ شامل ہیں روایت بیان کیں اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔ ۱۰۱ھ میں بعمر ستر سال انتقال فرمایا۔

۷۳۹۔ القاسم بن عبدالرحمٰن: یہ ہیں قاسم عبدالرحمان کے بیٹے۔ شام کے باشندہ اور عبدالرحمان بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ اپنے والد امامہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کی۔ عبدالرحمان بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

۷۴۰۔ قبیصہ: ان کا نام قبیصہ۔ ہلب کے بیٹے بنو طے میں سے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان سے سماک نے روایت کی۔ ہلب میں ہاء پر ضمہ اور لام ساکن اور آخر میں باء موحدہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہلب کو ہاء

کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

۷۴۱۔ **القعقاع بن حکیم**:۔ ان کا نام قعقاع ہے۔حکیم کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد ابن عجلان نے روایت کی۔

۷۴۲۔ **قطن بن قبیصہ**:۔ ان کا نام قطن ہے قبیصہ کے بیٹے بنو ہلال میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حیان بن علاء نے۔ قطن شریف آدمی تھے سجستان کے حاکم مقرر ہوئے۔ قطن میں قاف اور طاء دونوں پر فتحہ اور آخر میں نون ہے۔

۷۴۳۔ **قتادۃ بن دعامہ**:۔ یہ قتادہ ہیں، دعامہ کے بیٹے۔ان کی کنیت ابو الخطاب السدوسی ہے۔نابینا اور قوی الحافظہ ہیں۔ بکر بن عبداللہ مزنی کا ارشاد ہے کہ جس کا جی چاہے کہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحافظ شخص کی زیارت کرے تو وہ قتادہ کو دیکھے۔ ہمیں آج تک کوئی شخص ان سے زیادہ قوت حفظ کا مالک نہیں ملا۔ خود قتادہ کہتے ہیں کہ جو بات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لیے جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کا قول خدا کے یہاں مقبول ہوگا۔ عبداللہ بن سرجس اور انس اور بہت سے دیگر حضرات سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے انتقال ۱۱۷ھ میں ہوا۔

۷۴۴۔ **قیس بن عُباد**:۔ یہ ہیں قیس۔عباد کے بیٹے۔بصرہ کے رہنے والے بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی عُباد میں عین مہملہ پر پیش اور باء موحدہ بلا تشدید ہے۔

۷۴۵۔ **قیس بن ابی حازم**:۔ نام قیس ہے ابو حازم کے بیٹے احمس و بجلہ میں سے ہیں۔ زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت ہونے کی غرض سے آئے۔ اس وقت آپ وفات پاچکے تھے کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی حضرت عبدالرحمان بن عوف کے علاوہ باقی عشرہ مبشرہ سے روایت کی ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں ایک بہت بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے۔ ان کے سوا۔ اور کوئی راوی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو سے روایت کی ہو۔ نہروان کے واقعہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ شریک ہوئے۔ بڑی عمر پائی اور سو سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۴۶۔ **قیس بن مسلم**:۔ نام قیس ہے۔ مسلم کے بیٹے بنو جدیلہ میں سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی الجدلی میں جیم پر زبر اور دال مہملہ پر زبر ہے۔

۷۴۷۔ **قیس بن کثیر**:۔ یہ قیس ہیں۔کثیر کے بیٹے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے داؤد بن جمیل نے روایت کی۔ امام ترمذی نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں قیس بن کثیر کے حوالہ سے تخریج کی، اور فرمایا کہ اسی طرح ہم سے محمود ابن خداش نے حدیث بیان کی۔ حالانکہ یہ کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابو داؤد نے انکا نام کثیر بن قیس بیان کیا۔ اور بخاری نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں (مراد یہ ہے کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے

۷۴۸۔ **ابو قلابہ**:۔ یہ ابو قلابہ ہیں۔ قلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدد اور باء موحدہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ ہے

یہ بنو جرم خاندان کے ایک مشہور و معروف تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ۔ سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عاقل فقیہ ہیں۔ شام میں ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی ہیں بجیم مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۷۴۹۔ ابن قطن :۔ نام عبدالعزیز ہے قطن کا بیٹا ہے قطن میں قاف مفتوح اور طائے مہملہ مفتوح ہے۔ زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا ذکر دجال کے قصہ میں ہے۔

۷۵۰۔ قزمان :۔ یہ وہی قزمان ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ یہ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا اور بڑی قوت و شدت سے جنگ کی لوگوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا (یہ کوئی بات نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجر و فاسق کے ذریعے سے بھی فرماتا ہے۔ خوب سمجھ لو یہ شخص بالیقین جہنمی ہے

فصل صحابیات کے بیان میں

۷۵۱۔ قیلہ بن مخرمہ :۔ یہ قیلہ ہیں، مخرمہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیبہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ یہ دونوں ان کی ربیبہ ہیں تھیں اور ان دونوں کے والد کی دادی ہیں۔ یہ صحابیہ ہیں۔ دحیبہ اور علیبہ دونوں مصغر ہیں۔

۷۵۲۔ ام قیس بنت محصن :۔ یہ ام قیس ہیں۔ محصن کی بیٹی (محصن میں میم مکسور حاء ساکن اور نون ہے۔ بنو اسد میں سے ہیں۔ عکاشہ کی بہن ہیں۔ بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ پھر مدینہ کی جانب ہجرت کی۔

حرف الکاف

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۵۳۔ کعب بن مالک :۔ یہ کعب ہیں مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اس میں اختلاف ہے کہ بدر میں شرکت فرمائی یا نہیں تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں۔ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے ان تینوں کے نام یہ ہیں۔ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۵۰ھ میں بعمر ۷۷ سال نابینا ہونے کے بعد انتقال فرمایا۔

۷۵۴۔ کعب بن عجرۃ :۔ یہ کعب ہیں عجرۃ کے بیٹے اور بلوی ہیں۔ کوفہ میں قیام کر لیا تھا۔ ۵۱ھ میں بعمر ۷۵ سال بمقام مدینہ انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی۔

۷۵۵۔ کعب بن مرّۃ :۔ یہ کعب بن مُرّۃ کے بیٹے اور بہزی بنو سلیم میں سے ہیں ملک شام میں اردن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اور وہاں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۷۵۶۔ کعب بن عیاض :۔ یہ ہیں کعب عیاض کے بیٹے۔ اشعری ہیں اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جابر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی عیاض میں عین مہملہ پر کسرہ اور یاء مخففہ کے نیچے دو نقطے اور ضاد معجمہ ہے۔

۷۵۷۔ کعب بن عمرو :۔ یہ کعب ہیں۔ عمرو کے بیٹے انصاری اور بنو سلیم میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر

میں موجود تھے - انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبدالمطلب کو گرفتار کیا تھا۔ ۵۵ھ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا - ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت کی -

۷۵۸ - **کثیر بن الصلت**:- یہ کثیر ہیں - صلت کے بیٹے - اور معدیکرب کے پوتے - خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی خود آپ نے ان کا نام کثیر تجویز فرمایا - ان کا سابقہ نام قلیل تھا - انہوں نے ابوبکرؓ - عمرؓ عثمانؓ اور زید بن حارثؓ سے روایت کی -

۷۵۹ - **کرکرہ**:- یہ کرکرہ ہیں - دونوں کاف مفتوح یا دونوں مکسور ہیں - بعض غزوات میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے - ان کا ذکر باب غلول میں آتا ہے -

۷۶۰ - **کلدہ بن حنبل**:- ان کا نام کلدہ ہے - حنبل کے بیٹے - اور خانداں اسلم میں سے ہیں صفوان بن امیہ جمحی کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں اور معمر بن حبیب کے غلام تھے انہوں نے ان کو سوق عکاظ میں ان والوں سے خرید کرلیا تھا - پھر ان کو حلیف بنا لیا، اور ان کا نکاح کر دیا - وفات تک مکہ ہی میں رہے ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت کی کلدہ میں کاف ولام پر زبر اور دال پر نقطہ نہیں -

۷۶۱ - **ابوکبشہ**:- یہ ابوکبشہ ہیں - نام عمرو - اور سعد کے بیٹے - بنو انمار میں سے ہیں - شام میں آ رہے تھے - ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت کی -

فصل (تابعین)

۷۶۲ - **کعب الاحبار**:- یہ کعب الاحبار ہیں مانع کے بیٹے ہیں - کنیت ابواسحاق ہے کعب احبار کے نام سے معروف ہیں اصل میں حمیر کے خاندان سے ہیں - آنحضرتؐ کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے عمر بن الخطابؓ کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے - عمرؓ صہیبؓ اور عائشہؓ سے روایت کی - حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں بمقام حمص ۳۲ھ میں انتقال فرمایا -

۷۶۳ - **کثیر بن عبداللہ**:- یہ کثیر ہیں - عبداللہ ابن عمر بن عوف کے بیٹے - قبیلہ مازن کے شخص ہیں - مدینہ کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی - مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایت کی -

۷۶۴ - **کثیر بن قیس**:- یہ کثیر ہیں - قیس کے بیٹے - یا قیس بن کثیر ان کا ذکر حرف قاف میں آچکا ہے

۷۶۵ - **کریب بن ابی مسلم**:- یہ کریب ہیں ابو مسلم کے بیٹے عبداللہ بن عباس اور معاویہ کے آزاد کردہ ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی -

۷۶۶ - **ابوکریب بن محمد**:- یہ ابوکریب ہیں محمد بن علاء کے بیٹے - ہمدانی و کوفی ہیں - ابوبکر بن عباس وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی - ان سے بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کی ۲۴۸ھ میں وفات پائی

فصل - تابعیات

۷۶۷ - **کبشہ بنت کعب**:- یہ کبشہ ہیں کعب ابن مالک کی بیٹی - عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں - ان کی حدیث سورہ کے بیان میں ہے - انہوں نے ابوقتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی -

۷۶۸- کریمہ بنت ہمام:۔ یہ کریمہ ہیں۔ ہمام کی بیٹی۔ ہمام میں ہا پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے۔ انہوں نے ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت کی، ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے

۷۶۹- ام کرز:۔ یہ ام کرز ہیں۔ خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثوں کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے عطاء، مجاہد، وغیرہ نے روایت کی۔ ان کی روایت عقیقہ کی بابت میں ہے کرز میں کاف پر پیش اور راء ساکن اور آخر میں زاء معجمہ ہے۔

۷۷۰- ام کلثوم بنت عقبہ:۔ یہ ام کلثوم ہیں عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں مکہ ہی میں اسلام لا چکی تھیں اور پیادہ پا ہجرت کی اور بیعت کی۔ مکہ میں ان کے شوہر نہ تھے جب یہ مدینہ پہنچیں حضرت زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ اور غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ان سے حضرت زبیر بن العوام نے نکاح کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے انکو طلاق دے دی۔ اب عبدالرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کیا۔ ان سے ان کے یہاں دو لڑکے ابراہیم اور حمید تولد ہوتے۔ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ تو ان سے عمرو بن العاص نے نکاح کر لیا۔ ان کے نکاح میں ایک ماہ رہی ہوں گی کہ خود ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ حضرت عثمان ابن عفانؓ کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہ نے روایت کی۔

حرف اللام

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۷۱- لقیط بن عامر:۔ یہ لقیط ہیں عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو رزین ہے۔ خاندان بنو عقیل سے ہیں اور مشہور صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہلِ طائف میں ہوتا ہے ان سے ان کے لڑکے عاصم اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی لقیط میں لام پر فتحہ اور قاف پر کسرہ۔ اور صبرہ میں صاد پر فتحہ اور بار موحدہ پر کسرہ ہے۔

۷۷۲- لقمان بن باعورا:۔ یہ لقمان ہیں باعورار کے بیٹے اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں موجود تھے اُن سے انہوں نے علم حاصل کیا اور بنی اسرائیل میں قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سوڈان میں مقام نوب کے رہنے والے تھے۔ زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الرقاق میں ہے

۷۷۳- لبید بن ربیعہ:۔ نام لبید ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں سے تھے شاعر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلاب آپ کی خدمت میں آئی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں صاحب شرف وعزت رہے۔ کوفہ میں رہ گئے تھے۔ ۴۱ھ میں بعمر ۱۴۰ سال اور ایک قول کے مطابق بعمر ۱۵۷ سال انتقال فرمایا ان کی عمر کے بارے میں اور بھی کئی قول ہیں۔ یہ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔

۷۷۴- ابو لبابہ:۔ یہ لبابہ ہیں رفاعہ نام عبدالمنذر کے بیٹے انصار و اوس میں سے ہیں ان کی کنیت نام پر غالب۔ نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر تھے۔ بیان کیا گیا کہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوتے بلکہ آپ نے ان کو مدینہ کا امیر بنا دیا تھا۔ اور غازیانِ بدر کی طرح ان کا حصہ بھی مال غنیمت میں مقرر فرمایا۔ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت کی۔

۷۷۵- ابن اللتبیہ:۔ یہ ابن اللتبیہ ہیں۔ کنیت اور نام عبداللہ ہے۔ صحابی ہیں۔ ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے

بیان میں ہے۔ التنبیہ میں لام پر ضمہ اور تار جس پر دو نقطے ہیں مفتوح اور بار جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مکسور اور یار جس کے نیچے دو نقطے ہیں مشدد ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۷۷۶۔ **لیث بن سعد:** نام لیث۔ سعد کے بیٹے ہیں کنیت ابوالحارث ہے مصر والوں کے فقیہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں مصر کے نشیبی حصہ کے کسی گاؤں میں ۹۴ھ میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ملیکہ، عطار، زہری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث بیان کی۔ ان میں ابن مبارک بھی ہیں ۱۶۱ھ میں بغداد آئے۔ خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی۔ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۷۷۔ **ابن ابی لیلیٰ:** یہ ابن ابی لیلیٰ ہیں۔ نام عبدالرحمان قاسم اور یسار ابولیلیٰ ان کے والد ہیں۔ انصار میں سے ہیں ان کی پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اور کہا جاتا ہے کہ دجیل میں پیدا ہوئے ۸۳ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب گئے ان کی حدیثیں اہل کوفہ کے یہاں ہیں صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت بڑی جماعت نے حدیث سنی کوفہ کے تابعین میں یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی اور فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب ورائے ہیں۔ جب محدثین ابن ابی لیلیٰ بلا تصریح بولتے ہیں تو محمد ہی مراد ہوتے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۷۷۸۔ **ابن لہیعہ:** یہ ابن لہیعہ حضرمی ہیں۔ فقیہ ہیں۔ ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمن ہے مصر کے قاضی ہیں عطار، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقری روایت کرتے ہیں حدیث کے باب میں ضعیف ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ مصریوں میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور پختگی میں ابن لہیعہ جیسا نہ تھا۔ ۱۷۰ھ میں انتقال ہوا۔

۷۷۹۔ **لبید بن الاعصم:** یہ لبید ہے اعصم کا بیٹا یہودی ہے بنو زریق کا آدمی ہے کہا گیا کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

۷۸۰۔ **ابولہب:** یہ ابولہب ہے عبدالعزیٰ نام۔ عبدالمطلب بن ہاشم کا بیٹا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ جاہلی (کافر) ہے اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

۷۸۱۔ **لبابہ بنت الحارث:** یہ لبابہ ہیں۔ حارث کی بیٹی۔ ان کی کنیت ام الفضل ہے۔ پہلے ان کا ذکر باب النقاء آ چکا ہے

حرف المیم
فصل صحابہ کے بارے میں

۷۸۲ - مالک بن اوس :- یہ مالک ہیں اوس بن الحدثان کے بیٹے - بصرہ کے رہنے والے - ان کے صحابی ہوتے میں اختلاف ہے - ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے - ابن مندہ کہتے ہیں ثابت نہیں - ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہیں اور صحابہ سے جو روایات یہ نقل کرتے ہیں کافی زیادہ ہیں - عشرۂ مبشرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں حضرت عمرؓ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں - ایک جماعت رواۃ کی ان سے روایت کرتی ہے - ان میں زہری و عکرمہ بھی شامل ہیں - بمقام مدینہ ۹۲ھ میں انتقال فرمایا - الحدثان میں حاء اور دال دونوں پر فتحہ اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) مفتوح ہے -

۷۸۳ - مالک بن الحویرث :- نام مالک - حویرث کے بیٹے - اور لیث گھرانے کے شخص ہیں - آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں بیس روز قیام پذیر رہے اور پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی - ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے روایت کی - ۹۴ھ میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا -

۷۸۴ - مالک بن صعصعہ :- یہ مالک ہیں صعصعہ کے بیٹے انصار میں سے ہیں - بنو مازن ان کا خاندان اور مدینہ وطن مالوف ہے - پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی ان سے حدیث کی روایت کم ہے

۷۸۵ - مالک بن ہبیرہ :- یہ مالک - ہبیرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں - ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں - ان سے مرثد ابن عبداللہ نے روایت کی - حضرت معاویہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی یہی امیر تھے - مرثد میں میم پر زبر راء ساکن اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے

۷۸۶ - مالک بن یسار :- یہ مالک یسار کے بیٹے - سکونی اور عوفی ہیں - ان کا شمار اہل شام میں ہے - ابو بخیرہ نے ان سے روایت کی - ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے السکونی میں سین پر فتحہ اور کاف اور نون ہے -

۷۸۷ - مالک بن التیہان :- یہ مالک تیہان کے بیٹے ہیں - ابو الہیثم کنیت اور انصار میں سے ہیں - بیعت عقبہ میں حاضر تھے یہ بارہ نقیبوں (نمائندوں) میں سے ایک ہیں غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شریک رہے - ان سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی - حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں بمقام مدینہ طیبہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۳۷ھ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے اسکے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہیں - الہیثم میں ہاء پر فتحہ یاء ساکن اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے - اور التیہان میں تاء پر فتحہ (اس پر دو نقطے ہیں) - اور یا پر تشدید (اس کے نیچے دو نقطے ہیں) اور کسرہ اور آخر میں نون ہے -

۷۸۸ - مالک بن قیس :- یہ مالک ہیں قیس کے بیٹے - ان کی کنیت ابو صرمہ ہے کنیت ہی مشہور ہے - ان کا ذکر حرف صاد میں آچکا ہے -

۷۸۹ - مالک بن ربیعہ :- یہ مالک ہیں ربیعہ کے بیٹے ابو اسید کنیت ہے کنیت مشہور ہے - ان کا ذکر حرف ہمزہ میں آچکا ہے -

۷۹۰ - ماعز بن مالک :- یہ ماعز ہیں - مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں - اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں - یہ وہ صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حد زنا میں سنگسار کرایا تھا - ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک روایت کی ہے -

۷۹۱ - مطر بن عکامس :- یہ مطر عکامس کے بیٹے - اور سلمی ہیں - ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے - ان سے ایک روایت منقول

ہے۔ ابو اسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی عکامس میں عین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدد میم پر کسرہ اور آخر میں سین غیر منقوط ہے۔

۷۹۲۔ معاذ بن انس:۔ یہ معاذ ہیں۔ انس کے بیٹے جہینہ خاندان سے ہیں اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ وہاں ہی ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۳۔ معاذ بن جبل:۔ یہ معاذ ہیں۔ جبل کے بیٹے ابو عبداللہ کنیت۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ انصار کے ان ستر اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوتے تھے۔ بدر اور دوسرے غزوات میں حاضر ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلم یمن روانہ فرمایا تھا۔ ان سے عمرو ابن عباس اور ابن عمر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ اٹھارہ ۱۸ سال کی عمر میں مسلمان ہوتے یہ بعض کا قول ہے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا اور اسی سال ۱۸ھ میں بعمر ۳۸ سال طاعون عمواس میں ان کی وفات ہوئی اور بھی کچھ اقوال اس بارے میں نقل کئے گئے ہیں۔

۷۹۴۔ معاذ بن عمرو بن الجموح:۔ یہ معاذ ہیں عمرو بن الجموح کے بیٹے۔ انصاری و خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود اور ان کے والد عمرو شریک ہوتے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے معاذ بن عفراء کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا تھا ان کا ذکر باب قسمۃ الغنائم میں ہے ابن عبدالرحمان اور ابن اسحاق کی روایت ہے کہ معاذ بن عمرو نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ اور اس کو زمین پر گرا دیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عکرمہ نے جو ابوجہل کے بیٹے ہیں (یہ بعد میں مسلمان ہو گئے) معاذ بن عمرو کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا تھا۔ اس کے بعد معاذ بن عفراء نے ابوجہل پر تلوار سے حملہ کیا۔ تاآنکہ اس کو بے دم کر دیا۔ کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابوجہل کو تلاش کرنے کے لیئے ابن مسعودؓ کو حکم فرمایا تو یہ ابوجہل کے پاس آتے اور اس کا سر جسم سے جدا کر دیا۔ ان سے عبداللہ بن عباس نے روایت کی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۷۹۵۔ معاذ بن الحارث:۔ یہ معاذ ہیں۔ حارث ابن رفاعہ کے بیٹے۔ انصاری و زرقی ہیں۔ عفراء ان کی والدہ ہیں اور وہ عبید بن ثعلبہ کی بیٹی ہیں۔ یہ اور رافع بن مالک قبیلۂ خزرج کے انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوتے۔ غزوۂ بدر میں اپنے دونوں بھائی عوف اور معوذ کی معیت میں شریک ہوتے ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہوتے۔ بعض کے قول کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوتے۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آتے اور مدینہ میں انہیں زخموں کے باعث انتقال فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے ان سے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کی۔ عفراء میں عین مہملہ مفتوح اور فاء ساکن اور الف ممدودہ ہے۔

۷۹۶۔ معوذ بن الحارث:۔ یہ معوذ ہیں۔ حارث کے بیٹے۔ اور عفراء ان کی والدہ ہیں۔ بدر میں شریک ہوتے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معاذ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا۔ یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں بدر میں قتال کیا اور وہیں شہادت پائی معوذ میں میم مضموم اور عین پر فتحہ اور واو مشددہ پر کسرہ اور ذال معجمہ ہے۔

۷۹۷۔ مسطح بن اثاثہ:۔ یہ مسطح ہیں۔ اثاثہ ابن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف کے بیٹے قریش و بنو عبدالمطلب میں سے ہیں غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے یہی وہ صحابی جو واقعہ افک میں حضرت عائشہ کے متعلق بدگوئی میں شریک ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو اتہام تراشی میں کوڑوں کی سزا دی ان میں یہ بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب ہے اور نام عوف ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال وفات

پائی۔ مسطح میں میم مکسور، سین ساکن، طاء مہملہ پر فتحہ اور حاء مہملہ ہے۔ اثاثہ میں ہمزہ پر ضمہ۔ تین نقطوں والی پہلی ثاء غیر مشدد ہے عباد میں باء جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مشدد ہے

۷۹۸۔ **المسور بن مخرمہ**:۔ یہ مسور ہیں۔ مخرمہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعبدالرحمان ہے۔ زہری و قرشی ہیں یہ عبدالرحمان ابن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا۔ بڑے فقیہ اور صاحب فضل اور دیندار تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت تک مدینہ ہی میں قیام پذیر رہے۔ بعد شہادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کی وفات تک وہاں مقیم رہے۔ انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے۔ جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اس وقت یہاں ابن زبیرؓ مکہ میں موجود تھے چنانچہ اس محاصرہ میں مسور بن مخرمہ کو منجنیق سے پھینکا ہوا ایک پتھر لگا۔ یہ اس وقت پتھروں کی جگہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی پتھر نے ان کی جان لی۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۶۴ھ کی چاند رات کو ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ مسور میں میم مکسور سین مہملہ ساکن اور واؤ مفتوح ہے مخرمہ میں میم مفتوح خاء معجمہ ساکن اور راء مفتوح ہے

۷۹۹۔ **المسیب بن الحزن**:۔ یہ مسیب حزن کے بیٹے کنیت ابوسعید قرشی و مخزومی ہیں اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی مسیب اُن لوگوں میں سے ہیں جو بیعت الرضوان میں شریک ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت کی اہل حجاز میں ان کی حدیث ملتی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سعید بن المسیب نے روایت کی۔ مسیب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یاء مشدد مفتوح ہے۔ حزن میں حاء مہملہ پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

۸۰۰۔ **المستورد بن شداد**:۔ یہ مستورد ہیں شداد کے بیٹے۔ فہری و قرشی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے بعد میں مصر کو سکونت گاہ بنایا۔ اور ان میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت یہ بچے تھے لیکن انہوں نے آنحضرتؐ سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے

۸۰۱۔ **المغیرہ بن شعبہ**:۔ یہ مغیرہ ہیں شعبہ کے بیٹے اور ثقفی ہیں۔ غزوہ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچے کوفہ میں رہ پڑے اور وہیں ۵۰ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی۔ اس وقت یہ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کی جانب سے امیر تھے۔ چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ **المقدام بن معدیکرب**:۔ یہ مقدام ہیں۔ معدیکرب کے بیٹے کنیت ابوکریمہ ہے اور کندی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ شام میں بعمر ۹۱ سال ۸۷ھ میں انتقال ہوا

۸۰۳۔ **المقداد بن الاسود**:۔ یہ مقداد ہیں۔ اسود کے بیٹے۔ اور کندی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے والد نے بنو کندہ سے عہد و پیماں کر لیا تھا۔ اسی لئے کندہ کی طرف منسوب ہوتے۔ ابن الاسود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسود کے حلیف یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہ تھی بلکہ یہ اسود کے غلام تھے انہوں نے ان کو متبنّٰی بنا لیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی ہیں ان سے علیؓ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کی۔ جرُف میں جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وفات پائی۔ لوگ اُن کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر لائے اور بقیع میں ۳۳ھ میں دفن کیا۔ اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۰۴۔ **المہاجر بن خالد**:۔ یہ مہاجر ہیں خالد بن الولید بن المغیرہ کے بیٹے۔ مخزومی و قرشی ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمان دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے۔ ان دونوں میں اختلاف تھا۔ یہ خود حضرت علیؓ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمان

حضرت معاویہ کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگِ جمل وصفین میں شرکت کی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ جنگ صفین میں شہید ہوئے اور شہادت تک حضرت علی کے طرفدار رہے۔

۸۰۵ - مہاجر بن قنفذ: - یہ مہاجر ہیں قنفذ کے بیٹے۔ قرشی وتیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اصل نام عمرو بن خلف ہے۔ مسلمان ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور بصرہ میں رہ پڑے اور وہاں وفات پائی ان سے ابو ساسان حضین بن المنذر نے روایت کی قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نون ساکن اور فاء اور ذال معجمہ ہے اور ساسان میں ہر دو سین پر نقطے نہیں اور حضین میں حاء مہملہ مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور یاء کے بعد نون ہے۔

۸۰۶ - معیقیب بن ابی فاطمہ: - یہ معیقیب ہیں ابو فاطمہ کے بیٹے۔ اور دوسی ہیں سعد بن ابی العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکے تھے۔ دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر کی حفاظت پر مقرر تھے۔ ان کو ابو بکرؓ وعمرؓ نے بیت المال (خزانۂ مسلمین) کا افسر اعلیٰ بنا دیا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث وغیرہ نے روایت کی سنہ ۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۰۷ - معقل بن یسار: - یہ معقل ہیں۔ یسار کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ بیعت الرضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کی عبید اللہ بن زیاد کی امارت میں سنہ ۶۰ھ کے بعد وفات پائی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۸۰۸ - معقل بن سنان: - یہ معقل ہیں۔ سنان کے بیٹے اور اشجعی ہیں۔ فتح مکہ میں شریک وحاضر ہوئے اور کوفہ میں رہ پڑے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے جنگ حرہ میں گرفتار ہو کر قتل کئے گئے ان سے ابن مسعود، علقمہ، حسن، شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔ معقل میں میم پہ زبر، عین ساکن اور قاف مکسور ہے

۸۰۹ - معن بن عدی: - یہ معن ہیں عدی کے بیٹے اور بلوی ہیں۔ عاصم کے بھائی یہی ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک وحاضر تھے۔ جنگِ یمامہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن الخطاب کے درمیان مواخاۃ (برادرانہ تعلقات) قائم کر دی تھی۔ جنگ یمامہ میں دونوں ساتھ ہی قتل ہوئے۔

۸۱۰ - معن بن یزید: - یہ معن ہیں۔ یزید ابن الاخنس کے بیٹے اور سلمی ہیں۔ یہ خود صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی ہیں۔ اُن باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۱۱ - مجمع بن جاریہ: - یہ مجمع ہیں جاریہ کے بیٹے اور انصاری ومدنی ہیں۔ مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل تھے۔ لیکن مجمع ٹھیک رہے۔ وہ قاری تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن مسعودؓ نے ان سے نصف قرآن حاصل کیا تھا۔ ان سے ان کے بھتیجے عبد الرحمان بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت معاویہؓ کے آخری دور میں انتقال فرمایا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر اور دوسرا میم مشدد اور اس کے نیچے کسرہ اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۸۱۲ - محجن بن الادرع: - یہ محجن ہیں۔ ادرع کے بیٹے۔ اور اسلمی ہیں۔ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو چکے ہیں اہل

بصرہ میں ان کا شمار ہے ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء و سعید بن ابی سعید نے روایت کی۔ طویل عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آخری ایام خلافت میں وفات پائی۔ مجمن میں میم کے نیچے زیر حاء مہملہ ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

۸۱۳۔ مخنف بن سلیم:۔ یہ مخنف ہیں۔ سلیم کے بیٹے اور غامدی ہیں ان کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اصفہان کا حاکم مقرر فرمایا تھا ان سے ان کے بیٹے اور ابو رملہ نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے مخنف میں میم کے نیچے زیر خاء معجمہ ساکن نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

۸۱۴۔ مدعم:۔ یہ مدعم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ۔ یہ حبشی غلام تھے پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام تھے انہوں نے اُن کو بطورِ ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ان کا ذکر غلول میں ہے مدعم میں میم پر کسرہ دال ساکن عین پر فتحہ ہے دال اور عین پر نقطہ نہیں۔

۸۱۵۔ مرداس بن مالک:۔ یہ مرداس ہیں مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ (جنہوں نے درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کی) میں سے تھے۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۸۱۶۔ محیّصہ بن مسعود:۔ یہ محیصہ ہیں۔ مسعود کے بیٹے اور انصاری وحارثی ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہی ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق اور اس کے دیگر غزوات میں حاضر و شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی محیّصہ میں میم پر پیش اور حاء غیر منقوطہ پر زبر اور یاء مشدّد کے نیچے زیر۔ اور صاد غیر منقوطہ پر زبر ہے۔

۸۱۷۔ مخارق بن عبداللہ:۔ یہ مخارق ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قابوس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۸۱۸۔ مخرفۃ العبدی:۔ یہ مخرفہ عبدی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا مخرفۃ العبدی اور بعض نے مخرفۃ پہلا قول اکثر کا ہے ان سے سوید بن قیس نے روایت کی اور ان کا ذکر سوید کی حدیث میں ہے۔

۸۱۹۔ مجاشع بن مسعود:۔ یہ مجاشع ہیں۔ مسعود کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت کی صفر ۳۶ھ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ انکی حدیث اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۸۲۰۔ مُرارۃ بن الربیع:۔ یہ مُرارہ ہیں ربیع کے بیٹے عامری انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک و حاضر تھے۔ غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین اصحاب میں سے یہ بھی ہیں۔ ان کی توبہ مقبول ہوئی۔ ان کے متعلق آیات قرآن کا نزول ہوا۔ مُرارہ میں میم پر پیش ہے۔

۸۲۱۔ مصعب بن عمیر:۔ یہ مصعب ہیں۔ عمیر کے بیٹے۔ اور قرشی عبدری ہیں۔ بزرگ اور اہلِ فضل صحابہ میں سے ہیں پہلی ہجرت حبشہ میں پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت فرمائی پھر بدر میں شریک و حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ کے بعد مدینہ روانہ فرمایا تاکہ اہلِ مدینہ کو قرآن کی تعلیم دیں۔ اور دین داری سکھلائیں۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا۔ زمانۂ جاہلیت میں نہایت آرام کی زندگی گزارتے تھے اور بہت باریک لباس استعمال کرتے تھے جب مسلمان ہوگئے تو دنیا سے بے نیاز ہوگئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری کھال سانپ کی طرح کھردری ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی مدینہ بھیج دیا تھا۔ یہ انصار کے مکانوں پر جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے۔ کبھی ایک کبھی دو آدمی مسلمان بھی ہوتے

جب اسلام کی اشاعت ہوگئی تو آنحضرتؐ سے بذریعہ خط وکتابت جمعہ قائم کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر ستر۷۰ آدمیوں کی معیت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر ہوتے اور مکہ میں تھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت سے قبل ہی مدینہ لوٹ گئے۔ مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور جنگ اُحد میں شہادت پائی۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس۴۰ سال یا کچھ زیادہ تھی۔ رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (ترجمہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے معاہدہ کو سچائی کے ساتھ پورا کر دکھایا)۔ ان کے بارے میں نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد یہ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۲۲۔ معاویۃ بن ابی سفیان:۔ یہ معاویہ ہیں۔ ابی سفیان کے بیٹے۔ قرشی اور اموی ہیں۔ انکی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں اور مؤلفۃ القلوب میں داخل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والوں میں حضرت معاویہ بھی شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں لکھی۔ البتہ آپؐ کے مراسلات ہی لکھتے تھے۔ ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت کی اپنے بھائی زید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوتے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے وفات تک حاکم ہی رہے۔ یہ کل مدت چالیس۴۰ سال ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال اور حضرت عثمانؓ کی پوری مدت خلافت اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت اور ان کے بیٹے حضرت حسن کی مدت خلافت۔ یہ کل بیس سال ہوتے اس کے بعد حضرت حسن بن علیؓ نے ۴۱ھ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی اور مسلسل بیس۲۰ سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی۔ بمقام دمشق رجب ۶۰ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آخر عمر میں ان کو لقوہ کی بیماری لاحق ہو گئی تھی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے کاش کہ میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ کچھ نہ جانتا۔ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر قمیص اور ازار اور کچھ موتے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں۔ اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے (وہ میرے ساتھ جو معاملہ مناسب سمجھیں کریں)

۸۲۳۔ معاویۃ بن الحکم:۔ یہ معاویہ ہیں حکم کے بیٹے اور سلمی ہیں یہ مدینہ میں ٹھیرے ہوتے تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی۔ ۱۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۲۴۔ معاویہ بن جاہمہ:۔ یہ معاویہ ہیں جاہمہ کے بیٹے اور سلمی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی

۸۲۵۔ مروان بن الحکم:۔ یہ مروان ہیں حکم کے بیٹے کنیت ابو عبد الملک ہے۔ قرشی اموی۔ اور عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں۔ مروان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوتے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲ھ میں پیدا ہوتے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال میں یا کسی اور سال پیدا ہوتے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے ان کو (ان کے والد کو) طائف کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا۔ یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ آتے۔ دمشق کے مقام پر ۶۵ھ میں وفات پائی۔ کچھ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان میں حضرت عثمان اور حضرت علی بھی ہیں اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی جیسے عمروؓ و ابن زبیر اور علیؓ بن الحسین۔

۸۲۶۔ مُرّۃ بن کعب:۔ یہ مُرّہ ہیں۔ کعب کے بیٹے اور بصری ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے کچھ تابعین نے

روایت کی۔ ۵۵ھ میں بمقام اردن وفات پائی۔

۸۲۷۔ **مزیدة بن جابر**:۔ یہ مزیدہ ہیں جابر کے بیٹے۔ اور بصرہ کے رہنے والے۔ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیثیں اہل بصرہ کے یہاں ملتی ہیں۔ ان سے ان کے اخیافی بھائی عوذ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی۔ مزیدہ میں میم پر زبر، زاء ساکن اور یاء (جس کے نیچے دو نقطے ہیں)۔ پر زبر ہے۔

۸۲۸۔ **مسلم القرشی بن عبداللہ**:۔ یہ مسلم قرشی ہیں۔ ان کا نام مسلم ہے۔ عبداللہ کے بیٹے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبیداللہ بن مسلم ہے۔

۸۲۹۔ **المطلب بن ابی وداعة**:۔ یہ مطلب ہیں۔ ابو وداعۃ کے بیٹے ہیں۔ ابو وداعۃ کا نام حارث ہے۔ سہمی اور قرشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پھر کوفہ میں جا ٹھہرے پھر مدینہ میں۔ ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہوگئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے۔ اور چار ہزار درہم زر فدیہ دے کر اپنے باپ کو چھڑایا۔ ان سے عبداللہ بن زبیر اور ان کے دونوں بیٹوں کثیر و جعفر اور مطلب بن السائب نے جو ان کے بھتیجے ہیں روایت کی۔

۸۳۰۔ **المطلب بن ربیعہ**:۔ یہ مطلب ہیں ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے اور قرشی و ہاشمی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن الحارث نے روایت کی۔ جہاد افریقہ کی غرض سے ۲۹ھ میں مصر آئے ان سے اہل مصر کے یہاں کوئی روایت نہیں ہے۔

۸۳۱۔ **محمد بن ابی بکر الصدیق**:۔ یہ محمد ہیں ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے ہیں۔ ابوالقاسم کنیت ہے ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے سال بمقام ذوالحلیفہ پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے بکثرت روایت کی اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت روایت کی اور دوسرے تابعین بھی روایت کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں ۳۸ھ میں قتل کر دیا اور ان کو مردہ گدھے میں رکھ کر جلا دیا گیا۔

۸۳۲۔ **محمد بن حاطب**:۔ یہ محمد ہیں۔ حاطب کے بیٹے۔ قرشی اور جمحی ہیں۔ اور ان کے والد، والدہ، بھائی حارث اور چچا۔ خطاب۔ سب صحابی ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئے ۷۴ھ میں بمقام مکہ یا کوفہ وفات پائی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

۸۳۳۔ **محمد بن عبداللہ**:۔ یہ محمد ہیں۔ عبداللہ بن جحش کے بیٹے۔ قرشی و اسدی ہیں ہجرت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ملک حبشہ کو ہجرت کی۔ پھر مکہ لوٹ آئے۔ پھر مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی ان سے ان کے آزاد کردہ ابو کثیر وغیرہ نے روایت کی

۸۳۴۔ **محمد بن عمرو**:۔ یہ محمد ہیں۔ عمرو ابن حزم کے بیٹے اور انصاری ہیں ۱۰ھ میں بمقام نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے۔ ان کے والد عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل (گورنر) تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ وہ ان کی کنیت ابو عبدالملک رکھیں۔ محمد فقیہ تھے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے انہوں نے اور ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی۔ ۶۳ھ میں حرہ کی جنگ میں بعمر ۵۳ سال قتل کئے گئے۔

۸۳۵۔ محمد بن ابی عمیرہ:۔ یہ محمد ہیں، ابو عمیرہ کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے جبیر ابن نفیر نے روایت کی ہے عمیرہ میں عین غیر منقوطہ اور فتحہ اور میم پر کسرہ اور آخر میں راء ہے۔

۸۳۶۔ محمد بن مسلمہ:۔ یہ محمد ہیں مسلمہ کے بیٹے۔ انصاری اور حارثی ہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے روایت کی۔ اہل فضل صحابہ میں سے تھے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ مدینہ ہی میں ۴۳ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۳۷۔ محمود بن لبید:۔ یہ محمود ہیں لبید کے بیٹے۔ انصاری و اشہلی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے۔ آنحضرت سے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ بخاری فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبید اللہ نے فرمایا کہ بخاری کا قول درست ہے اس لیے ان کا صحابی ہونا درست ہے۔ محمود علماء میں سے تھے۔ ابن عباس اور عتبان بن مالک سے روایت کی ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ معمر بن عبد اللہ:۔ یہ معمر ہیں۔ عبد اللہ کے بیٹے۔ قرشی و عدوی ہیں۔ زمانہ قدیم ہی میں مشرف باسلام ہوئے۔ اہل مدینہ میں شمار ہیں اور اہل مدینہ ہی کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ سعید بن المسیب نے ان سے روایت کی۔

۸۳۹۔ مغیث:۔ یہ مغیث ہیں۔ میم مضموم، غین معجمہ مکسور اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں ساکن اور تین نقطوں والی ثاء ہے۔ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں۔ یہ خود آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی۔

۸۴۰۔ المنذر بن ابی اسید:۔ یہ منذر ہیں ابو اسید کے بیٹے اور ساعدی ہیں۔ جب پیدا ہوئے تو آنحضرت کی خدمت میں لائے آپ نے ان کو اپنے فخذ پر رکھ لیا اور ان کا نام منذر رکھا۔ اُسید اسد کی تصغیر ہے۔

۸۴۱۔ ابو موسیٰ:۔ یہ ابو موسیٰ ہیں نام عبد اللہ، قیس کے بیٹے اور اشعری ہیں مکہ میں مسلمان ہوئے۔ اور سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر اہل سفینہ کے ساتھ آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ ۲۰ھ میں حضرت عمر ابن الخطابؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ ابو موسیٰؓ نے اہواز کو فتح کیا۔ ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ ہی کے حاکم رہے۔ پھر وہاں سے معزول ہو گئے اور کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ اور وہاں قیام پذیر ہو گئے۔ حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان اختلاف کے طے کرنے کے لیے حضرت علی کی طرف سے حکم بنائے گئے اس کے بعد اپنے سال وفات ۵۲ھ تک مکہ ہی میں رہے۔

۸۴۲۔ ابو مرثد بن حصین:۔ یہ ابو مرثد ہیں نام کناز حصین کے بیٹے ہیں۔ ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں یہ اور ان کے بیٹے مرثد غزوہ بدر میں شریک ہوئے بڑے صحابہ میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت حمزہ سے اور ان سے واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن عمر نے روایت کی ۱۲ھ میں وفات پائی۔ کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

۸۴۳۔ ابو مسعود بن عمرو:۔ یہ ابو مسعود ہیں نام عقبہ۔ عمرو کے بیٹے اور انصاری و بدری ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اکثر واقف کاران سیر و تاریخ کے نزدیک یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدر میں شرکت کی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کو بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاہ بدر پر ٹھہرے تھے۔ اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت علی کی خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

۸۴۴۔ ابو مالک بن عاصم:۔ یہ ابو مالک ہیں نام کعب ہے۔ عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور

دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور اظہار شک فرمایا کہ ہم سے ابومالک یا ابوعامر نے حدیث بیان کی۔ ابن المدینی نے کہا کہ یہاں ابومالک ہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۸۴۵۔ **ابومحذورہ** :۔ یہ ابومحذورہ ہیں۔ ان کا نام سمرہ ہے۔ معبرہ کے بیٹے ہیں۔ معبرہ میں میم مکسور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انکا نام اوس بن معبر ہے۔ یہ آنحضرت کی طرف سے مکہ میں موذن تھے۔ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ انھوں نے ہجرت نہیں کی اور وفات تک مکہ ہی میں مقیم رہے۔

۸۴۶۔ **ابن مربع** :۔ یہ زید ہیں۔ مربع کے بیٹے اور انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عبداللہ ہے۔ پہلا قول زیادہ لوگوں کا ہے ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور ان کی حدیث وقوف عرفات کے بارے میں ہے۔ مربع میں میم مکسور راء ساکن باء موحدہ مفتوح اور عین مہملہ ہے۔

فصل تابعین کے ذکر میں

۸۴۷۔ **محمد بن حنفیہ** :۔ یہ محمد ہیں علی ابن ابی طالب کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابوالقاسم اور ان کی والدہ جعفر الحنفیہ کی بیٹی خولہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ یمامہ کی جنگ میں گرفتار کر کے لائی گئی تھیں اور حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ میں آئیں۔ اسماء بنت ابی بکر نے فرمایا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سندھ کی باشندہ اور سیاہ فام تھیں اور وہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی ہے۔ مدینہ میں بعمر ۶۵ سال ۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور بقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۴۸۔ **محمد بن علی** :۔ یہ محمد ہیں۔ علی کے بیٹے ہیں حسین بن علی ابن ابی طالب کے پوتے۔ کنیت ابوجعفر اور باقر کے نام سے معروف ہیں۔ اپنے والد حضرت زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے حدیث کی سماعت فرمائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے جعفر صادق وغیرہ نے روایت کی ۵۶ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ میں ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں بعمر ۶۳ سال وفات پائی ان کی عمر کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں بقیع میں مدفون ہوئے ان کا نام باقر اس لیے ہوا کہ ان کا علم نہایت وسیع تھا۔ جس کے لیے "تبقر فی العلم" کا محاورہ عربی میں مستعمل ہے۔

۸۴۹ :۔ **محمد بن یحییٰ** :۔ یہ محمد ہیں یحییٰ بن حبان کے بیٹے کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی مالکی مسلک کے بزرگوں میں سے ہیں۔ خود امام مالک ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ ان کے زہد، عبادت، فقہ، علم کے متعلق ہر قسم کے بہت سے فضائل کا ذکر کرتے تھے۔ مدینہ طیبہ میں بعمر ۷۴ سال ۱۲۱ھ میں انتقال فرمایا۔ حبان میں حاء مہملہ مفتوح اور باء (ایک نقطہ والی) مشدد ہے۔

۸۵۰۔ **محمد بن سیرین** :۔ یہ محمد ہیں سیرین کے بیٹے کنیت ابوبکر ہے۔ انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے انس بن مالک، ابن عمرؓ، ابوہریرہ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ یہ فقیہ، عالم، عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار اور محدث تھے۔ اور مشہور و جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ علوم شریعت کے فنون میں شہرت پائی۔ مورق العلم عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جو پرہیزگاری کے معاملات میں ان سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہیہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام نے کہا کہ ابن سیرین کو ایک خاص سیرۃ اور کچھ خاص علامات اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا۔ لوگ ان کو دیکھتے تو خدا یاد آتا۔ اشعث کہتے ہیں کہ جب ابن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑ جاتا اور اس طرح بدل جاتا کہ وہ

پہلے ابن سیرین نہیں معلوم ہوتے تھے۔ مہدی نے کہا کہ ہم محمد بن سیرین کے پاس نشست و برخاست رکھتے ہیں۔ وہ ہم سے باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے پاس بکثرت آتے ہیں۔ اور ہم ان کے پاس بکثرت جاتے ہیں۔ لیکن جب موت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور زرد ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ سنہ ۱۱۰ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۵۱۔ محمد بن سوقہ:۔ یہ محمد ہیں سوقہ کے بیٹے ابوبکر کنیت اور غنوی و کوفی ہیں۔ عبادت گزار شخص ہیں حضرت انس شعبی اور ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن المبارک، ابن عیینہ وغیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی پر بجز بی قادر نہ تھے۔ اپنے دوستوں پر ایک لاکھ درہم صرف کر دیئے۔ ثقہ اور پسندیدہ شخص ہیں۔

۸۵۲۔ محمد بن عمر:۔ یہ محمد ہیں عمر بن الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔

۸۵۳۔ محمد بن سلیمان:۔ یہ محمد ہیں سلیمان کے بیٹے اور باغندی ہیں۔ کنیت ابوبکر اور واسط کے رہنے والے ہیں۔ باغندی کے نام سے مشہور ہیں۔ بغداد میں قیام کر لیا تھا۔ اور وہاں ایک جماعت سے حدیث بیان کی۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں. ان میں ابوداؤد سجستانی بھی ہیں ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔

۸۵۴۔ محمد بن ابی بکر:۔ یہ محمد ہیں ابوبکر بن محمد بن حزم کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں۔ اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی۔ اپنے والد کے بعد مدینہ میں قاضی تھے۔ یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بڑے تھے۔ سنہ ۱۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔ ان کے والد کا انتقال سنہ ۱۲۰ھ میں ہوا۔

۸۵۵۔ محمد بن المنکدر:۔ یہ محمد ہیں منکدر کے بیٹے اور تیمی ہیں۔ جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابن الزبیر اور اپنے چچا ربیعہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے جن میں ثوری اور مالک بھی شامل ہیں۔ روایت کی۔ یہ جلیل القدر مشہور تابعین میں سے ہیں اور علم، زہد، عبادۃ اور دین کی پختگی اور عفت کے جامع ہیں۔

۸۵۶۔ محمد بن الصباح:۔ یہ محمد ہیں۔ صباح کے بیٹے۔ ابوجعفر دولابی بزاز کہلاتے ہیں۔ سنن بزاز کے مصنف یہی ہیں۔ شریک و ہشیم وغیرہ سے روایت کی۔ اور ان سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ انھوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ حافظ حدیث بھی تھے۔ سنہ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۵۷۔ محمد بن المنتشر:۔ یہ محمد ہیں۔ منتشر کے بیٹے۔ ہمدان کے رہنے والے۔ مسروق کے بھتیجے ہیں۔ ابن عمرؓ و عائشہؓ وغیرہ صحابہ سے روایت کی۔ اور ان سے ایک جماعت نے۔

۸۵۸۔ محمد بن خالد:۔ یہ محمد ہیں۔ خالد کے بیٹے اور سلمی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی۔ ان کے دادا صحابی ہیں۔

۸۵۹۔ محمد بن زید:۔ یہ محمد ہیں۔ زید بن عبداللہ۔ ابن عمر کے بیٹے۔ انھوں نے اپنے دادا اور ابن عباس سے اور ان سے ان کے بیٹوں اور اعمش وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔

۸۶۰۔ محمد بن کعب:۔ یہ محمد ہیں کعب کے بیٹے۔ قرظی و مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن المنکدر وغیرہ نے۔ ان کے والد جنگ قریظہ میں نہ جم سکے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے۔ سنہ ۱۰۸ھ میں انتقال ہوا۔

۸۶۱۔ محمد بن ابی المجالد:۔ یہ محمد ہیں۔ ابو مجالد کے بیٹے۔ کوفہ کے رہنے والے۔ کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابواسحاق اور شعبہ وغیرہ نے۔

۸۶۲۔ محمد بن قیس:۔ یہ محمد ہیں۔ قیس بن مخرمہ کے بیٹے قرشی اور حجازی ہیں۔ انھوں نے ابوہریرہؓ اور عائشہ سے اور ان سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی۔

۸۶۳۔ محمد بن ابراہیم:۔ یہ محمد ہیں۔ ابراہیم کے بیٹے۔ قرشی و تیمی ہیں علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے حدیث کی سماعت کی امام ترمذی نے صبح کی دو رکعت کے بارے میں۔ ان کی ایک حدیث بیان کی ہے اس کی سند یہ ہے کہ روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں۔ انھوں (ترمذی) نے کہا کہ یہ قیس عمر بن قیس بن قہد کے بیٹے ہیں۔ پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے نہیں سنا۔ قہد میں یا تو قاف مفتوح ہے یا فا ہے اور مفتوح ہے۔

۸۶۴۔ محمد بن ابی بکر:۔ یہ محمد ہیں۔ ابوبکر کے بیٹے۔ عوف نام اور ثقفی اور حجازی ہیں۔ انس بن مالک سے انھوں نے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۵۔ محمد بن مسلم:۔ یہ محمد ہیں مسلم کے بیٹے۔ ابوالزبیر کنیت ہے ان کا ذکر حرف زا میں پہلے آچکا ہے۔

۸۶۶۔ محمد بن القاسم:۔ یہ محمد ہیں قاسم کے بیٹے ابوخلاد کنیت ہے یہ نابینا تھے اور ابوالعباس کے نام سے مشہور ہیں۔ ابوجعفر۔ منصور کے آزاد کردہ ہیں۔ اصل میں یمامہ کے ہیں اور ۱۹۱ھ میں اہواز میں پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پرورش ہوئی۔ نہایت قوی الحفظ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۷۔ محمد بن الفضل:۔ یہ محمد ہیں۔ فضل ابن عطیہ کے بیٹے۔ اپنے دادا اور زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے داؤد بن رشید اور محمد بن علیٰی المدائنی نے روایت کی۔ محدثین نے ان کو قابل ترک قرار دیا۔ ۱۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۶۸۔ محمد بن اسحاق:۔ یہ محمد ہیں۔ اسحاق کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں حضرت انس اور سعید بن المسیب کی زیارت کی۔ اور تابعین کی جماعت میں بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کی حدیث کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں۔ مثلاً یحیٰی ابن سعید، ثوری، نخعی اور ابن عیینہ۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔ سیر اور مغازی اور لوگوں کے مخصوص حالات، آفرینش عالم کے واقعات، انبیاء کے قصص، علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد تشریف لاتے۔ وہاں حدیث کی روایت کی۔ ۱۵۱ھ میں بغداد ہی میں انتقال فرمایا مقبرہ خیزران میں بجانب مشرق مدفون ہوئے۔

۸۶۹۔ مسدد بن مسرہد:۔ یہ مسدد ہیں مسرہد کے بیٹے۔ بصرہ کے باشندہ ہیں حماد بن زید، ابوعوانہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے بخاری، ابوداؤد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔ مسدد میں میم مضموم سین مہملہ مفتوح، را ساکن اور ہا مفتوح ہے۔

۸۷۰۔ مجاہد بن جبر:۔ یہ مجاہد ہیں جبر کے بیٹے۔ ابوالحجاج کنیت عبداللہ بن السائب کے آزاد کردہ۔ بنو مخزوم میں سے ہیں۔ اور مکہ کے تابعین میں دوسرے درجہ کے تابعی اور مکہ کے قراء اور فقہاء میں سے ہیں اور مکہ کے اہل شہرت لوگوں میں سے ہیں۔ اور معروف سرکردہ شخص ہیں۔ قرأت اور تفسیر کے امام ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۱۰۳ھ میں انتقال فرمایا۔ جبر میں جیم پر زبر اور با موحدہ ساکن ہے۔

۸۷۱۔ مہاجر بن مسمار:۔ یہ مہاجر ہیں مسمار کے بیٹے اور زہری ہیں۔ یعنی ان (بنوزہرہ) کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور ان سے ابوذویب وغیرہ نے روایت کی۔ یہ روایت میں ثقہ ہیں۔

۸۷۲۔ مکحول بن عبداللہ:۔ یہ مکحول ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعبداللہ۔ شام کے باشندہ ہیں کابل سے قید کرکے لائے

گئے۔ قیس قبیلہ کی ایک عورت کے یا بنی لیث کے غلام تھے۔ امام اوزاعی کے استاد تھے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ علماء چار ہیں مدینہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری، شام میں مکحول، فتوے میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو کہتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے، رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ ایک جماعت سے انھوں نے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی۔ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۷۳۔ مسروق بن الاجدع:۔ یہ مسروق ہیں۔ اجدع کے بیٹے۔ ہمدانی اور کوفی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل مشرف باسلام ہوئے۔ صحابہ کے صدرِ اول جیسے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ پایا۔ سرکردہ اور فقہا میں سے تھے۔ مرۃ بن شرحبیل نے فرمایا کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جنا۔ شعبی نے فرمایا اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود، علقمہ اور مسروق۔ محمد بن المنتشر نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ بصرہ کے عامل (گورنر) تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا۔ مسروق نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کو چرا لیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی بمقام کوفہ ۶۲ھ میں وفات پائی۔

۸۷۴۔ مرثد بن عبداللہ:۔ یہ مرثد ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ ابوالخیر کنیت یزنی اور مصری ہیں۔ عقبہ بن عامر، ابوایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن عاص سے حدیث کی سماعت کی ان سے یزید بن ابوحبیب نے روایت کی۔

۸۷۵۔ مالک بن مرثد:۔ یہ مالک ہیں مرثد کے بیٹے۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے سماک بن الولید وغیرہ نے۔

۸۷۶۔ مسلم بن ابی بکرۃ:۔ یہ مسلم ہیں ابوبکرہ کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کی۔

۸۷۷۔ مسلم بن یسار:۔ یہ مسلم ہیں۔ یسار کے بیٹے اور جہنی ہیں۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن الخطاب سے نقل کی اور کہا کہ ان کی حدیث حسن ہے۔ لیکن انھوں نے عمرؓ سے نہیں سنا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے عمرؓ سے روایت کی۔

۸۷۸۔ مصعب بن سعد:۔ یہ مصعب ہیں سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں اور قرشی ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۷۹۔ معن بن عبدالرحمٰن:۔ یہ معن ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے اور ہذلی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

۸۸۰۔ معدان بن طلحہ:۔ یہ معدان ہیں۔ طلحہ کے بیٹے اور یعمری ہیں۔ انھوں نے عمر اور ابوالدرداء اور ثوبان سے حدیث کی سماعت کی۔

۸۸۱۔ معمر بن راشد:۔ یہ معمر ہیں راشد کے بیٹے۔ کنیت ابوعروہ اور ازدی ہیں۔ یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ زہری اور ہمام سے روایت کی اور ان سے ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی۔ عبدالرزاق نے فرمایا کہ میں نے ان سے دس ہزار حدیثیں سنیں ۱۵۳ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی۔

۸۸۲۔ المہلب بن ابی صفرۃ:۔ یہ مہلب ہیں۔ ابوصفرہ کے بیٹے۔ ازدی ہیں۔ خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھوں نے سمرہ اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی عبدالملک

بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرد الرود میں ۸۳ھ میں وفات پائی۔ بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔

۸۸۳۔ **المورق بن المشمرج** :۔ یہ مورق ہیں مشمرج کے بیٹے۔ کنیت ابو المعتمر عجلی و بصری ہیں۔ حضرت ابوذر اور انس بن مالک ابن عمر سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور ان سے مجاہد، قتادہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مورق میں میم مضموم، واؤ مفتوح، راء مشدد اور قاف ہے۔ مشمرج میں میم مضموم شین معجمہ مفتوح میم ساکن۔ را مکسور اور جیم ہے۔

۸۸۴۔ **موسیٰ بن طلحہ** :۔ یہ موسیٰ ہیں طلحہ کے بیٹے۔ کنیت ابو عیسیٰ تیمی اور قرشی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ ۱۰۳ھ وفات پائی۔

۸۸۵۔ **موسیٰ بن عبد اللہ** :۔ یہ موسیٰ ہیں۔ عبد اللہ کے بیٹے جہنی و کوفی ہیں۔ حضرت مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے شعبہ اور یحییٰ بن سعید اور یعلیٰ نے روایت کی۔

۸۸۶۔ **موسیٰ بن عبیدہ** :۔ یہ موسیٰ ہیں عبیدہ کے بیٹے اور ربذی ہیں۔ انھوں نے محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے اور ان سے شعبہ و عبد اللہ بن موسیٰ اور علیؓ نے روایت کی۔ محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

۸۸۷۔ **مطرف بن عبد اللہ** :۔ یہ مطرف ہیں۔ عبد اللہ بن شخیر کے بیٹے۔ عامری اور بصری ہیں حضرت ابوذر اور عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت کی۔ ۸۷ھ کے بعد انتقال فرمایا۔ مطرف میں میم مضموم، طاء مہملہ مفتوح، راء مہملہ مشدد مکسور اور فاء ہے۔ شخیر میں شین معجمہ پر کسرہ اور خاء معجمہ پر تشدید اور کسرہ ہے۔

۸۸۸۔ **معاذ بن زہرہ** :۔ یہ معاذ ہیں۔ زہرہ کے بیٹے سلمی کوفی تابعی ہیں۔ ان سے حصین بن عبد الرحمٰن نے روایت کی۔

۸۸۹۔ **معاذ بن عبد اللہ** :۔ یہ معاذ ہیں۔ عبد اللہ بن حبیب کے بیٹے جہنی اور مدنی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰۔ **المخلد بن خفاف** :۔ یہ مخلد ہیں خفاف کے بیٹے۔ انھوں نے عروہ سے اور ان سے ابن ذئب نے روایت کی۔ ان کی حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۹۱۔ **المختار بن فلفل** :۔ یہ مختار ہیں۔ فلفل کے بیٹے۔ مخزومی و کوفی ہیں۔ انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی۔ فلفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

۸۹۲۔ **المختار بن ابی عبید** :۔ یہ مختار ہے۔ ابو عبیدہ بن مسعود کا بیٹا۔ بنو ثقیف سے ہے۔ اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی۔ یہ نہ صحابی ہے نہ حدیث رسول کا راوی۔ یہ ہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں عبد اللہ بن عصمہ نے کہا یہ وہی کذاب ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا۔ ابتداءً یہ فضل و علم و خیر میں مشہور تھا۔ یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا۔ یہاں تک کہ اس نے عبد اللہ ابن زبیرؓ سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اور خود حکومت کا خواہش مند بن گیا۔ اب اس کی غلط راتی و عقیدہ اور نفسانیت کا اظہار ہوا۔ اس سے ایسی بہت سی باتیں ظہور میں آئیں۔ جو دین کے سراسر خلاف تھیں۔ یہ شخص حضرت حسینؓ کے قصاص کا مطالبہ کرتا تھا تاکہ حصولِ حکومت و طلب دنیا کی اس کی سکیم آگے بڑھے جو اس کا خاص مقصد تھا۔ اسی حالت میں بعہد مصعب بن زبیر ۶۷ھ میں قتل کیا گیا۔

۸۹۳۔ **المغیرہ بن زیاد** :۔ یہ مغیرہ ہیں۔ زیاد کے بیٹے۔ بجلی اور موصلی ہیں۔ انھوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور عاصم اور ایک جماعت نے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے ان کو منکر حدیث فرمایا اور یہ کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا۔

۸۹۴۔ **مغیرہ بن مقسم** :۔ یہ مغیرہ ہیں مقسم کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے۔ صاحب تفقہ اور نابینا تھے۔ ابو وائل اور شعبی سے

انھوں نے اور شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل نے ان سے روایت کی۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی اس کو نہیں بھولا۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۹۵۔ المثنی بن الصباح:- یہ مثنی ہیں صباح کے بیٹے۔ اولاً یمانی پھر مکی ہیں۔ انھوں نے عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے اور ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ابو حاتم اور دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ نقلِ حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں ۱۴۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۹۶۔ معاویہ بن قرہ:- یہ معاویہ ہیں۔ قرہ کے بیٹے۔ ابوایاس کنیت۔ بصرہ کے باشندہ ہیں۔ اپنے والد اور انس بن مالک و عبداللہ بن معقل سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایت کی۔ ایاس میں ہمزہ مکسور، دو نقطوں والی یاء غیر مشدد ہے۔

۸۹۷۔ معاویہ بن مسلم:- یہ معاویہ ہیں۔ مسلم کے بیٹے کنیت ابونوفل ہے۔ ابن عباسؓ، ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت کی۔

۸۹۸۔ میناء:- یہ میناء ہیں۔ اپنے مولا عبدالرحمٰن ابن عوف اور عثمان اور ابوہریرہ سے روایت کی اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے۔ ان کو نقلِ حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۸۹۹۔ ابوالملیح بن اسامہ:- یہ ابوالملیح ہیں نام عامر۔ اسامہ کے بیٹے اور ہذلی و بصری ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ملیح میں میم پر زبر لام مکسور اور حاء مہملہ ہے۔

۹۰۰۔ ابومودود بن ابی سلیمان:- یہ ابومودود ہیں۔ عبدالعزیز نام۔ ابوسلیمان کے بیٹے مدینہ کے باشندہ ہیں۔ ابوسعید حذمی کو دیکھا ہے۔ سائب بن یزید اور عثمان ضحاک سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابن مہدی اور عقبی اور کامل بن طلحہ نے۔ محدثین نے حدیث کے بارے میں ان کو ثقہ کہا ہے۔ مہدی کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی۔ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔

۹۰۱۔ ابوماجد:- یہ ابوماجد ہیں حنفی (بنو حنیفہ کی طرف منسوب) ابن مسعود اور یحییٰ اور جابر سے روایت کی ابن مسعود کی حدیث باب المشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ ترمذی نے ان کا نام ابوماجد ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ وہ اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۹۰۲۔ ابومسلم:- یہ ابومسلم ہیں۔ خولانی اور زاہد ہیں عبداللہ بن ثوب نام ہے۔ زیادہ صحیح یہی ہے ابوبکرؓ، عمرؓ اور معاذؓ سے ملاقات کی۔ ان سے جبیر بن نفیر اور عروہ اور ابوقلابہ نے روایت کی۔ ان کے مناقب بہت ہیں۔ ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۳۔ ابوالمطوس:- انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی۔ کہا گیا کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابلِ اعتماد عمارہ ہے۔ یعنی حبیب نے اگرچہ ان سے ملاقات نہیں کی۔ لیکن جس واسطے سے روایت کرتے ہیں قابلِ اعتماد ہے۔

۹۰۴۔ ابن المدینی:- یہ علی ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ ان کا ذکر حرف عین میں پہلے گزر چکا ہے۔

۹۰۵۔ ابن المثنی:- ان کا نام عمر ہے۔ عبداللہ ابن المثنی بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں۔ انصاری و بصری ہیں۔ اپنے والد اور سلیمان تیمی اور حمید الطویل وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ جیسے مشہور ائمہ

وغیرہ نے روایت کی ۔ رشید کے عہد میں عہدہ قضاء پر بصرہ میں مامور ہوئے ۔ بغداد تشریف لاتے تو وہاں بھی محکمۂ قضاء سپرد ہوا۔ یہاں انھوں نے اپنی روایات بیان کیں ۔ پھر بصرہ لوٹ آئے ان کا سن پیدائش ۱۱۸ھ اور سن وفات ۲۱۵ھ ہے ۔

۹۰۶۔ ابن ابی ملیکہ :۔ ان کا نام عبداللہ ہے ۔ ابو عبداللہ کے بیٹے ۔ ان کا ذکر حرف عین میں آچکا ہے ۔

۹۰۷۔ المحاربی :۔ یہ محاربی ہیں ۔ اس میں میم مضموم ، حاء مہملہ ، راء مہملہ اور باء موحدہ (ایک نقطہ والی) ہے ۔ یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے ۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے ۔ محمد کے بیٹے ہیں ۔ انھوں نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے اور ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ۔ یہ حافظ حدیث ہیں ۱۹۵ھ میں انتقال ہوا ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۰۸۔ میمونہ :۔ یہ ام المومنین میمونہ ہیں ۔ حارث کی بیٹی ۔ ہلالیہ عامریہ ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام بَرّہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا پہلے جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں ۔ انھوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ان سے ابورہم نے نکاح کرلیا ۔ ابورہم کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا ۔ یہ نکاح ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ سے دس میل دُور سرف نام کے ایک مقام پر ہوا ۔ قدرت کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ ۵۱ھ میں اسی مقام پر جہاں آپ کا نکاح ہوا تھا ۔ ان کا انتقال بھی ہوا ۔ سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں ۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھی ۔ یہ حضرت عباس کی زوجہ ابوالفضل اور اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں ۔ یہ آپ کی بیویوں میں آخری ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے بعد اور کوئی نکاح نہیں کیا ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۔ ان میں عبداللہ ابن عباس بھی ہیں ۔

۹۰۹۔ ام المنذر :۔ یہ ام المنذر ہیں قیس کی بیٹی انصار میں سے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ بنو عدی میں سے ہیں عدویہ یہ صحابی عورت ہیں ۔ ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ۔

۹۱۰۔ ام معبد بنت خالد :۔ یہ ام معبد ہیں ۔ خزاعہ کی ایک عورت ہیں ۔ ان کا نام عاتکہ ہے ۔ خالد کی بیٹی ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب کہ سفر ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں راستہ میں قیام فرمایا یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مدینہ آکر مسلمان ہوئیں ۔ ان کی مشہور حدیث حدیث ام معبد کے نام سے متعارف ہے ۔

۹۱۱۔ ام معبد بنت کعب :۔ یہ ام معبد ہیں ۔ کعب بن مالک کی بیٹی اور انصار میں سے ہیں ۔ انھوں نے دونوں قبلہ (بیت المقدس وکعبۃ اللہ) کی طرف نماز پڑھی ہے ۔ ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی ۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں اور یہی کعب بن مالک انصاری کی بیٹی بھی ہیں ۔ ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی ۔ جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں مذکور ہوا یہ ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں ۔ یہ ابن عبداللہ کے قول کی تائید کرتا ہے ۔

۹۱۲۔ ام مالک البھزیہ :۔ یہ ام مالک بہزیہ ہیں اور صحابی عورت ہیں ۔ ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے ۔ یہ حجازی ہیں ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کی ۔

فصل تابعی عورتوں کے ذکر میں

۹۱۳۔ معاذہ بنت عبد اللہ:۔ یہ معاذہ ہیں عبد اللہ کی بیٹی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے انھوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی۔ ۸۳ھ میں انتقال فرمایا

۹۱۴۔ المغیرہ:۔ یہ مغیرہ ہیں۔ حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔ انس بن مالک کو انھوں نے دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کی مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے ان کی حدیث باب الترجل میں روایت کی۔

حرف النون

فصل صحابہ کے بارے میں

۹۱۵۔ النعمان بن بشیر:۔ یہ نعمان ہیں۔ بشیر کے بیٹے۔ کنیت ابو عبد اللہ اور انصار میں سے ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی۔ یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ اور حضرت معاویہ کے عہد میں کوفہ کے والی (حاکم) تھے۔ پھر حمص کے حاکم بنادیئے گئے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا۔ اہل حمص نے ان کو تلاش کر کے ۶۴ھ میں قتل کر دیا۔ ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی شامل ہیں۔ روایت کی۔

۹۱۶۔ النعمان بن عمرو بن مقرن:۔ یہ نعمان عمرو بن مقرن کے بیٹے مزنی ہیں۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ وہ مزینہ کے چار سو آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اولاً بصرہ میں رہے۔ پھر کوفہ منتقل ہوگئے۔ حضرت عمرؓ کی جانب سے جیش نہاوند کے عامل تھے۔ ۲۱ھ میں نہاوند کو فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے۔ ان سے معقل بن یسار محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔ مقرن میں میم پر پیش، قاف پر زبر، راء پر تشدید و کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۹۱۷۔ نعیم بن مسعود:۔ یہ نعیم مسعود کے بیٹے اور اشجعی ہیں۔ ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اور غزوہ خندق کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے۔ انھوں نے ہی بنو قریظہ اور ابو سفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کر دیا تھا (اس وقت ابو سفیان احزاب مشرکین کے سردار تھے) انھوں نے ہی مشرکین کو آنحضرتؐ سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ مشہور ہے مدینہ طیبہ میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت کی۔ حضرت عثمان کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا۔ کہا جاتا ہے نہیں، بلکہ جنگ جمل میں حضرت علی کے پہنچنے سے قبل قتل کئے گئے

۹۱۸۔ نعیم بن ہمار:۔ یہ نعیم ہمار کے بیٹے۔ ہمار میں ہا مفتوح میم مشدد اور راء ہے کہا جاتا ہے کہ ہما آخر میں میم ہے۔ قبیلہ غطفان کے آدمی ہیں۔ ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت کی۔

۹۱۹۔ نعیم بن عبد اللہ:۔ یہ نعیم عبد اللہ کے بیٹے قرشی وعدوی ہیں۔ نحام کے نام سے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نحام بن عبد اللہ کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں بہت پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام سے قبل ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ اور اپنے اسلام کو چھپاتے ہوئے تھے۔ چونکہ اپنی قوم میں نہایت شریف النفس تھے اس لیے ان کی قوم نے ان کو ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ اٹھاتے تھے۔ انھوں نے ان سے کہہ دیا کہ تم کسی دین پر رہو لیکن

ہمارے یہاں رہو۔ چنانچہ مدینہ ۸ھ میں ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر کی خلافت کے آخری دنوں میں شہادت پائی۔ ان سے نافع و محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ نخام میں نون پر زبر حاء مہملہ پر تشدید ہے۔ اجنادین میں ہمزہ پر زبر جیم ساکن اور نون اور دال پر زبر اور یاء ساکن (اس کے نیچے دو نقطے ہیں)

۹۲۰۔ ناجیہ بن جندب:۔ یہ ناجیہ جندب کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عمرو کے بیٹے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا نام ذکوان تھا۔ حضور نے ناجیہ رکھا کیوں کہ ان کو قریش سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہی وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت معاویہ کے عہد میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

۹۲۱۔ نبیشۃ الخیر:۔ ان کا نام نبیشۃ الخیر ہے۔ بنو ہذیل میں سے ہیں۔ ابوالملیح اور ابوقلابہ نے ان سے روایت کی۔ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان ہی کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔

۹۲۲۔ نوفل بن معاویہ:۔ یہ نوفل بن معاویہ کے بیٹے اور دیلی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ زمانۂ اسلام میں پہلے ان کی عمر کے ساٹھ برس گزرے اور اسلام میں ساٹھ سال۔ کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ سو سال زندہ رہے۔ سب سے زیادہ پہلے غزوۂ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ مشرف باسلام پہلے ہو چکے تھے۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی۔ کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں دیلی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۹۲۳۔ النواس بن سمعان:۔ یہ نواس سمعان کے بیٹے۔ بنو کلاب میں سے ہیں۔ شام میں سکونت پذیر ہو گئے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی نے ان سے روایت کی۔ سمعان میں سین مہملہ پر کسرہ۔ اور کہا گیا کہ اس پر زبر ہے اور میم ساکن اور عین مہملہ ہے۔

۹۲۴۔ نفیع بن الحارث:۔ یہ نفیع حارث کے بیٹے ثقفی ہیں کنیت ابوبکرہ ہے۔ ان کا ذکر حرف باء میں ہو چکا ہے۔

۹۲۵۔ نافع بن عتبہ:۔ یہ نافع۔ عتبہ بن ابی وقاص کے بیٹے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں۔ ان سے جابر بن سمرہ نے روایت کی۔ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۲۶۔ ابونجیح:۔ یہ ابونجیح ہیں۔ ان کا نام عمرو بن عتبہ ہے۔ حرف عین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۹۲۷۔ نافع بن سرجس:۔ یہ نافع۔ سرجس کے بیٹے۔ عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ دیلمی تھے اور اکابر تابعین میں سے ہیں ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے جن میں زہری مالک بن انس شامل ہیں روایت کی۔ حدیث کے بارے میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ہیں۔ نیز ان ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ جن سے روایت حاصل اور جمع کی جاتی ہے۔ اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نافع کے واسطے سے ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ سرجس میں سین مہملہ اول مفتوح راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۸۔ نافع بن جبیر:۔ یہ نافع جبیر کے بیٹے مطعم کے پوتے۔ قریش میں سے ہیں اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ اپنے والد سے یہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۲۹۔ نافع بن غالب:۔ یہ نافع، غالب کے بیٹے۔ کنیت ابو غالب ہے۔ یہ خیاط اور باہلی ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انس بن مالک سے روایت کی اور ان سے عبدالوارث نے روایت کی۔

۹۳۰۔ نبیہ بن وہب:۔ یہ نبیہ۔ وہب کے بیٹے۔ کعبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے اور ان سے نافع نے روایت کی نبیہ میں نون پر ضمہ باموحدہ پر فتحہ اور یار ساکن ہے۔ اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۹۳۱۔ النضر بن شمیل:۔ یہ نضر بن شمیل کے بیٹے۔ کنیت ابوالحسن۔ بنو مازن میں سے ہیں۔ مرو میں سکونت اختیار کی اور وہاں تقریباً ۲۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ لغت، نحو اور تمام فنون ادبیہ کے امام تھے۔ شمیل میں شین معجمہ پر پیش ہے۔

۹۳۲۔ ناصح بن عبداللہ:۔ یہ ناصح ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے اور محلمی ہیں۔ ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں ہے انھوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے اور ان سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحاق السلم السلولی نے روایت کی۔ نیک طینت ہیں۔ محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۹۳۳۔ النفیلی:۔ ان کا نام عبداللہ محمد بن علی بن نفیل کے بیٹے۔ حافظ حدیث ہیں۔ انھوں نے مالک سے اور ان سے ابوداؤد نے روایت کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ یہ دین کے ایک رکن ہیں۔ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۳۴۔ النجاشی:۔ یہ نجاشی بادشاہ حبشہ ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا۔ ان کا نام اصحمہ ہے فتح مکہ سے قبل وفات پائی۔ آنحضرت نے رجب ان کی وفات کی اطلاع آئی) ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوتے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے۔ اور نہ آپ کا دیدار کیا۔ مناسب یہی ہے کہ ان کو صحابہ میں شمار نہ کیا جاتے۔ کیوں کہ "صحابی" ان پر کسی صورت میں صادق نہیں۔ ان کا ذکر صلاۃ الجنازہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۵۔ ابونضر:۔ یہ ابونضر ہیں۔ ان کا نام سالم۔ ابوامیہ کے بیٹے۔ عمر بن عبید بن سمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں۔ تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان سے مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی۔ النضر میں نون مفتوح ضاد معجمہ ساکن ہے۔

۹۳۶۔ ابونضرۃ المنذر:۔ یہ ابونضرہ ہیں۔ نام منذر۔ مالک کے بیٹے اور عبدی ہیں۔ ابن عمر و ابوسعید اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ابراہیم تیمی اور قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت کی۔ ان کا شمار بصرہ کے تابعین میں کیا جاتا ہے حسن سے کچھ پہلے انتقال کیا۔

۹۳۷۔ ابوالنواحہ:۔ اس کا نام عبداللہ ہے۔ یہ وہی ہے جو اپنے دوست ابن اثال کے ساتھ مسیلمۃ الکذاب کے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن النواحہ مسیلمۃ الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہوگیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیج دیا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حارثہ بن مضرس نے شہادت دی کہ یہ لوگ گاؤں کی مسجد میں وہ چیز ہی ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے جس کو مسیلمہ نے جھوٹ موٹ بنا لیا تھا اور اس کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ میں معلم اور حضرت ابوموسیٰ کے دست راست تھے۔ یہ سرکش جماعت

ان کے سامنے حاضر کی گئی ۔ انھوں نے اس کی سرکشی کو صاف طور پر پہچان لیا ۔ اور ان سے توبہ کرائی گئی ۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی ۔ لیکن ابن النواحہ کی معذرت قبول نہیں ہوتی ۔ کیونکہ ابن مسعودؓ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ چنانچہ ابن مسعودؓ نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا ۔ اور ان کے اندرونی احوال کو خدا کے سپرد کر دیا گیا ۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا ۔ ورنہ اب توبہ کرنے کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا ۔ لیکن ابن النواحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصر رہے ۔ کیوں کہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا ۔ چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر بازار قتل کر دیا ۔

حرف الواو
فصل صحابہ کے بارے میں

۹۳۸ ۔ واثلہ بن الاسقع : ۔ یہ واثلہ ہیں ۔ اسقع کے بیٹے اور لیثی ہیں ۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے ۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے سامان کر رہے تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے تین سال آنحضرت کی خدمت کی اور یہ اہل صفّہ میں سے ہیں ۔ پہلے بصرہ میں ٹھہرے ۔ پھر شام میں ان کا مکان دمشق سے تو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بلاط میں تھا ۔ پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی ۔ اس وقت ان کی عمر سنٹو سال تھی ۔ ان سے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ۔ اسقع میں ہمزہ پر زبر ، سین مہملہ ساکن قاف پر زبر آخر میں عین ہے ۔

۹۳۹ ۔ وہب بن عمیر : ۔ یہ وہب ہیں عمیر بن وہب کے بیٹے ۔ اور جمحی ہیں ۔ یہ جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے تھے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے بیٹے کو آزاد کر دیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے ۔ ان کی ایک خاص حیثیت اور مرتبہ تھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کو صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا ۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں ۔ شام میں جہاد کرتے ہوئے وفات پائی ۔

۹۴۰ ۔ وابصۃ بن معبد : ۔ یہ وابصہ ہیں معبد کے بیٹے ہیں ۔ کنیت ابو شداد اوسی ہے پہلے کوفہ میں قیام کیا پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے ۔ رقہ میں وفات پائی ۔ ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت کی ۔

۹۴۱ ۔ وائل بن حجر : ۔ یہ وائل ہیں ۔ حجر کے بیٹے اور حضرمی ہیں ۔ حضرموت کے سرداروں میں سے تھے ۔ اور ان کے والد وہاں کے بادشاہ تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے ۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سنادی تھی اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمھارے پاس بہت دور (حضرموت) سے وائل بن حجر آ رہے ہیں ۔ ان کا آنا اطاعت گزاری اور خدا اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لیے ہے یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں ۔ جب یہ حاضر ہوئے ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ دی اپنی رداء مبارک ان کے لیے بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور فرمایا لے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرما ۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ نے روایت کی ۔ حجر میں حاء مہملہ مضموم ، جیم ساکن اور آخر میں راء ہے ۔

۹۴۲ ۔ وحشی بن حرب : ۔ یہ وحشی ہیں حرب کے بیٹے ۔ حبشی اور مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں ۔ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں یہی ہیں جنھوں نے بحالت کفر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا ۔ غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے

اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسلیمہ کذاب کو قتل کیا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا۔ ایک خیر الناس[1] (حمزہ)، دوسرے شر الناس[2] (مسلیمہ کذاب)۔ شام میں جا ٹھہرے تھے حمص میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۹۴۳۔ **الولید بن عقبہ**:۔ یہ ولید ہیں عقبہ کے بیٹے۔ کنیت ابو وہب ہے۔ قرشی اور عثمان بن عفانؓ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ اس وقت جوان ہونے کے قریب تھے حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ یہ قریش کے جوانمردوں اور شاعروں میں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے روایت کی۔ رقہ میں وفات پائی۔

۹۴۴۔ **الولید بن الولید**:۔ یہ ولید ہیں ولید کے بیٹے۔ قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ جب زر فدیہ ادا ہو گیا تو مسلمان ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ تم فدیہ کی ادائیگی سے قبل اظہار اسلام کیوں نہیں کیا؟ تو جواب دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہ کہیں تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے اسارت[3] سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے مکہ میں محبوس کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور دوسرے ضعفائے اہل اسلام کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ تو ان کی قید سے نکل آئے اور آنحضرت کے پاس جا پہنچے اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ ان سے عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہ نے روایت کی۔

۹۴۵۔ **ورقہ بن نوفل**:۔ یہ ورقہ ہیں۔ نوفل بن اسد کے بیٹے۔ قریش میں سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ بہت بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے۔

۹۴۶۔ **ابو واقد**:۔ یہ ابو واقد ہیں۔ ان کا نام حارث ہے۔ عوف کے بیٹے لیثی ہیں۔ پرانے مسلمان تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال مکہ کے قریب دجوار میں رہے اور مکہ ہی میں ۶۸ھ میں بعمر ۸۵ سال انتقال فرمایا اور مقام فخ میں مدفون ہوئے۔

۹۴۷۔ **ابو وہب**:۔ یہ ابو وہب جشمی ہیں۔ ان کا نام اور کنیت ایک ہے۔ یہ صحابی ہیں جشمی میں جیم مضموم شین معجمہ اور میم مکسور ہے۔

فصل تابعی مردوں کے بیان میں

۹۴۸۔ **وہب بن منبہ**:۔ یہ وہب ہیں منبہ کے بیٹے۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل ہیں۔ جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی ۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ منبہ میں میم پر پیش، نون پر زبر باء (ایک نقطہ والی) کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

۹۴۹۔ **وبرہ بن عبد الرحمٰن**:۔ یہ وبرہ ہیں عبد الرحمٰن کے بیٹے۔ کنیت ابو خزیمہ۔ بنو حارث میں سے ہیں۔ انھوں نے ابن عمر اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی وبرہ میں واؤ مفتوح، باء (ایک نقطہ والی) ساکن ہے۔

۹۵۰۔ **وکیع بن الجراح**:۔ یہ وکیع ہیں۔ جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ، قیس غیلان سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی اصل نیشاپور کے کسی قریہ سے ہے۔ انھوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے عبد اللہ

---

[1] بہترین شخص ۱۲۔ [2] بدترین شخص ۱۲۔ [3] قید ۱۲۔

بن مبارک، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی ابن المدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی بغداد میں آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ یہ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد ہے۔ اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ انھوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں۔ ۹۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اور دس محرم ۱۸۷ھ کو جب کہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے انتقال فرمایا اور زبیدہ میں مدفون ہوئے۔

۹۵۱۔ وحشی بن حرب:۔ یہ وحشی ہیں حرب کے بیٹے۔ انھوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۵۲۔ ابو وائل:۔ یہ ابو وائل ہیں۔ ان کا نام شقیق ہے، سلمہ کے بیٹے اسدی وکوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت وزمانہ اسلام دونوں پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں۔ نہ آپ سے کوئی حدیث سنی۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے جن میں عمر بن خطابؓ، ابن مسعودؓ شامل ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن مسعود کے بڑے شاگردوں میں ان کے ساتھ مخصوص تھے۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ یہ ثقہ (قابل اعتماد) ثبت (اپنی روایت پر قائم رہنے والے) حجۃ ہیں حجاج بن یوسف کے زمانہ میں وفات پائی۔

۹۵۳۔ الولید بن عقبہ:۔ یہ ولید ہے۔ عقبہ ابن ربیعہ کا بیٹا جاہلی (کافر) ہے۔ اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں بحالت شرک قتل ہوا۔

(حرف الہاء) فصل صحابہ کے بارے میں

۹۵۴۔ ہشام بن حکیم:۔ یہ ہشام ہیں، حکیم بن حزام کے بیٹے۔ قرشی واسدی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوتے۔ صحابہ میں سے صاحب خیر وفضل حضرات میں سے تھے۔ یہ ان صحابہ میں سے تھے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ ان سے ایک گروہ نے جن میں عمر بن الخطاب بھی ہیں روایت کی۔ اپنے والد کی وفات سے قبل ہی انتقال فرمایا ان کے والد کا انتقال ۵۴ھ میں ہوا۔

۹۵۵۔ ہشام بن العاص:۔ یہ ہشام ہیں عاص کے بیٹے عمرو بن العاص کے بھائی۔ پرانے مسلمان ہیں۔ مکہ میں ہی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ حبشہ کو ہجرت کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اطلاع ہوئی تو غزوہ خندق کے بعد جو مدینہ میں ہوا مکہ واپس آگئے بہترین صاحب فضل صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ۱۳ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

۹۵۶۔ ہشام بن عامر:۔ یہ ہشام ہیں۔ عامر کے بیٹے۔ انصاری ہیں۔ بصرہ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے اور وہاں ہی وفات ہوئی۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے اور انھیں کے پاس ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۵۷۔ ہلال بن امیہ:۔ یہ ہلال ہیں۔ امیہ کے بیٹے واقفی وانصاری ہیں غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ خدا نے ان سب کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوہ بدر میں شریک رہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو "شریک" کے ساتھ متہم کیا۔ ان کا ذکر لعان میں ہے۔ ان سے جابر اور ابن عباس نے روایت کی۔

۹۵۸۔ ہزال بن ذباب:۔ یہ ہزال ہیں۔ ذباب کے بیٹے۔ کنیت ابو نعیم ہے اسلمی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم اور محمد بن منکدر نے روایت کی۔ ان کا ذکر ماعز کی حدیث اور ان کے رجم کے سلسلے میں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت

نہیں کی۔ بلکہ ان کے بیٹے نعیم کے واسطہ سے ان سے روایت کی۔

۹۵۹۔ ابوہریرہ:۔ یہ ابوہریرہ ہیں۔ ان کے نام ونسب میں زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ قبل از اسلام ان کا نام عبدالشمس یا عبد عمر تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھا گیا۔ اور یہ کہ یہ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ حاکم ابواحمد نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ابوہریرہ کے نام کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔ ان کی کنیت ان کے نام پر اس طرح غالب آگئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا۔ غزوہ خیبر کے سال اسلام لاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوتے۔ پھر آنحضرت کے ساتھ لگ گئے اور علم کے شوق میں پابندی کے ساتھ حاضر رہنے لگے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ آپ کے ساتھ لگے رہنے کی برکت سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوئیں۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسولؐ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ پھر آپؐ نے بہت سی حدیثیں بیان فرمائیں۔ اب وہ تمام یاد تھا جو آپ نے بیان فرمایا۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ وہ آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اس میں صحابہ جیسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور انس اور تابعین سب شامل ہیں۔ مدینہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی۔ ان کے پاس ہر وقت چھوٹی سی بلی (ہریرہ) رہتی تھی یہ اس کو اٹھائے رکھتے تھے اس لیے ان کا نام ابوہریرہ ہو گیا۔

۹۶۰۔ ابوالہیثم:۔ یہ ابوالہیثم ہیں ان کا نام مالک بن تیہان ہے۔ حرف میم میں ان کا ذکر آچکا ہے۔

۹۶۱۔ ابوہاشم:۔ یہ ابوہاشم ہیں۔ ان کا نام شیبہ ہے عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے اور قرشی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور شام میں سکونت پذیر ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی نیک نہاد صاحب فضل صحابی ہیں۔ ان سے ابوہریرہؓ وغیرہ نے روایت کی۔

فصل تابعی مردوں کے بارے میں

۹۶۲۔ ابوہند:۔ یہ ابوہند ہیں۔ نام یسار ہے۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگاتے تھے۔ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ابن عباس اور ابوہریرہ اور جابرؓ سے انھوں نے روایت کی۔

۹۶۳۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام ہیں عروہ بن زبیر کے بیٹے۔ کنیت ابو منذر قریشی اور مدنی ہیں۔ مدینہ کے مشہور تابعین اور بکثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان کا شمار اکابر علماء وجلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے۔ عبداللہ بن زبیر اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ان میں ثوری، مالک ابن انس اور ابن عیینہ جیسے حضرات بھی ہیں۔ خلیفہ منصور کے یہاں بغداد آئے۔ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۴۶ھ میں بمقام بغداد انتقال فرمایا۔

۹۶۴۔ ہشام بن زید:۔ یہ ہشام ہیں زید ابن انس بن مالک کے بیٹے اور انصاری ہیں۔ انھوں نے اپنے دادا انسؓ سے روایت کی۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن حسان:۔ یہ ہشام ہیں حسان کے بیٹے اور فردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے

یہاں قیام پذیر تھے اس لیے فردوسی کہے جاتے ہیں یہی ہیں جنھوں نے کہا تھا۔ کہ جن کو حجاج نے ہاتھ پیر باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد کا شمار کرو۔ شمار کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے۔ حسن، عطاء اور عکرمہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حماد بن زید اور فضیل بن عیاض وغیرہ نے روایت کی۔ ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔ فردوسی میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ پر ضمہ اور سین مہملہ ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن عمار:۔ یہ ہشام ہیں عمار کے بیٹے کنیت ابوالولید۔ سلمی و دمشقی ہیں۔ تجوید کے ماہر، حافظ حدیث۔ دمشق کے خطیب ہیں۔ انھوں نے مالک، یحییٰ بن حمزہ سے اور ان سے بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن خزیم اور باغندی نے روایت کی بانوے سال تک زندہ رہے۔ ۲۴۵ھ میں وفات پائی۔

۹۶۷۔ ہشام بن زیاد:۔ یہ ہشام ہیں۔ زیاد کے بیٹے۔ ابوالمقدام کنیت ہے قرظی اور حسن سے روایت کی اور ان کی شیبان بن فروخ اور قواریری نے روایت کی۔ محدثین نے ان کو روایت میں کمزور کہا ہے۔

ہشیم بن بشیر:۔ یہ ہشیم ہیں۔ بشیر کے بیٹے۔ سلمی و واسطی ہیں۔ مشہور ائمہ حدیث عمرو بن دینار، یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے مالک، ثوری، شعبہ اور ابن المبارک اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۳ھ میں وفات پائی۔

۹۶۹۔ ہلال بن علی:۔ یہ ہلال ہیں۔ علی ابن اسامہ کے بیٹے۔ اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں۔ حضرت انسؓ۔ عطاء بن یسار سے انھوں نے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۷۰۔ ہلال بن عامر:۔ یہ ہلال، عامر کے بیٹے مزنی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی اور رافع المزنی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یعلیٰ وغیرہ نے روایت کی۔

۹۷۱۔ ہلال بن یساف:۔ یہ ہلال یساف کے بیٹے ہیں اشجع کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی ملاقات حضرت علی ابن ابی طالب سے ثابت ہے۔ سلمہ بن قیس سے روایت کی۔ ابومسعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔

۹۷۲۔ ہلال بن عبداللہ:۔ یہ ہلال عبداللہ کے بیٹے۔ ابوہاشم کنیت اور بنو باہلہ سے ہیں۔ انھوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور عفان اور مسلم نے ان سے روایت کی۔ بخاریؒ نے فرمایا کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے

۹۷۳۔ ہمام بن الحارث:۔ یہ ہمام ہیں۔ حارث کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں۔ ابن مسعود اور عائشہ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کی۔

۹۷۴۔ ہود بن عبداللہ:۔ یہ ہود ہیں۔ عبداللہ بن سعدان کے بیٹے اور عصری ہیں۔ اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی۔ یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن حجر نے روایت کی۔

۹۷۵۔ ہبیرہ بن مریم:۔ یہ ہبیرہ۔ مریم کے بیٹے۔ علیؓ، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اسحاق اور ابوفاختہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ ۶۶ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۶۔ ہزیل بن شرحبیل:۔ یہ ہزیل ہیں۔ شرحبیل کے بیٹے۔ ازدی، کوفی اور نابینا ہیں۔ عبداللہ ابن مسعود سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۹۷۷۔ ابوالہیاج:۔ یہ ابوالہیاج حیان ہیں۔ حصین کے بیٹے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کے کاتب ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ حضرت علیؓ اور عمارؓ سے انھوں نے اور

ان سے شعبی اور ابو وائل نے روایت کی۔ ہیاج میں یار (دو نقطے والی) مشدد اور جیم ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۷۸۔ ہند بنت عتبہ:۔ یہ ہند ہیں عتبہ ابن ربیعہ کی بیٹی، ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ کی والدہ ہیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا۔ یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کروگی تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں۔ جس کی تنگی ہوتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم اس قدر لو جو تمھارے اور تمھاری اولاد کے لیے حسب دستور کافی ہو۔ آپ نے فرمایا اور نہ زنا کروگی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آیا کوئی شریف عورت زنا کار ہو سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کروگی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آپ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا۔ ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا اور بڑے ہونے پر آپ نے بدر میں قتل کرا دیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ اسی روز حضرت ابو قحافہ ابوبکر کے والد کا انتقال ہوا۔ ان سے حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے۔

۹۷۹۔ ام ہانی:۔ یہ ام ہانی ہیں ان کا نام فاختہ ابوطالب کی بیٹی اور حضرت علی کی ہمشیرہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان سے پیغام نکاح دیا تھا اور ہبیرا بنؓ ابو وہب نے بھی پیام دیا تھا۔ لیکن ابوطالب نے ابو ہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مسلمان ہوگئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپؐ نے پیام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں۔ اب مسلمان ہونے کے بعد تو کیوں پسند نہ کروں گی گھر میں بچوں والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرمایا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ان میں علیؓ اور ابن عباس بھی ہیں۔

۹۸۰۔ امّ ہشام:۔ یہ ام ہشام حارثہ بن نعمان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

حرف الیاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۹۸۱۔ یزید بن الاسود:۔ یہ یزید۔ اسود کے بیٹے اور سواقی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی۔ ان کا شمار اہلِ طائف میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں پائی جاتی ہے۔ سُواقی میں سین مہملہ مضموم، واؤ بلا تشدید اور الف ممدود ہے

۹۸۲۔ یزید بن عامر:۔ یہ یزید ہیں۔ عامر کے بیٹے اور سواقی اور حجازی ہیں۔ غزوہ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک تھے۔ اس کے بعد مسلمان ہوتے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۸۳۔ یزید بن شیبان:۔ یہ یزید شیبان کے بیٹے ازدی اور صحابی ہیں۔ ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے۔ ان کا ذکر وحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے ابن مربعؓ سے روایت کی (مربع میں میم مکسور ہے) اور ان سے عبداللہ ابن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

۹۸۴۔ یزید بن نعامہ:۔ یہ یزید نعامہ کے بیٹے اور ضبی ہیں۔ ان سے سعید بن سلیمان نے روایت کی۔ بحالت شرک حنین

میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ترمذی کا ارشاد ہے کہ ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت معروف نہیں ہے۔ لغافہ میں نون اور عین مہملہ دونوں پر فتحہ ہے۔

۹۸۵۔ یحییٰ بن اسید بن حضیر:۔ یہ یحییٰ اسید بن حضیر کے بیٹے۔ انصار میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا ذکر فضل القراءۃ والقاری میں ہے۔ ابن عبد البر نے کہا کہ ان کی عمر تو حدیث کی سماعت کے لائق تھی لیکن میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا۔

۹۸۶۔ یوسف بن عبد اللہ:۔ یہ یوسف ہیں عبد اللہ بن سلام کے بیٹے۔ کنیت ابو یعقوب ہے۔ حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ حضور کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے۔ آپ کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی گود میں لیا۔ ان کا نام یوسف تجویز فرمایا۔ ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعائے حفاظت فرمائی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کچھ روایات بھی ہیں۔ حالانکہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۹۸۷۔ یعلیٰ بن امیہ:۔ یہ یعلیٰ امیہ کے بیٹے تمیمی اور حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین و طائف و تبوک میں شریک ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے صفوانؒ، عطاؒ، مجاہد وغیرہ نے روایت کی حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور اسی میں قتل کئے گئے۔

۹۸۸۔ یعلیٰ بن مرۃ:۔ یہ یعلیٰ۔ مرہ کے بیٹے بنو ثقیف میں سے ہیں۔ حدیبیہ، غزوہ خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں حاضر تھے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۸۹۔ ابوالیسر:۔ یہ ابوالیسر (یا پر فتحہ اور نیچے دو نقطے اور سین مہملہ پر فتحہ ہے) ان کا نام کعب اور یہ عمرو کے بیٹے ہیں۔ ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

فصل تابعی مردوں کے بارے میں

۹۹۰۔ یزید بن ہارون:۔ یہ یزید ہارون کے بیٹے اور سلمی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسط کے رہنے والے ایک جماعت سے انھوں نے روایت کی اور ان سے احمد بن حنبل، علی بن المدینی وغیرہ نے روایت کی۔ بغداد میں وارد ہوئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ پھر واسط لوٹ آئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی الحفظ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ، ثقہ، زاہد و عابد تھے۔ ۲۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۹۱۔ یزید بن زریع:۔ یہ یزید ہیں۔ زریع کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ حافظ حدیث ہیں۔ ایوب و یونس سے انھوں نے اور ان سے ابن المدینی اور مسدد نے روایت کی۔ ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ بصرہ میں دینی و علمی پختگی ان پر ختم ہے۔ شوال ۱۸۲ھ میں بعمر ۸۱ سال وفات پائی۔

۹۹۲۔ یزید بن ہرمز:۔ یہ یزید ہیں۔ ہرمز کے بیٹے۔ ہمدانی مدنی اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور عمرو بن دینار اور زہری نے روایت کی

۹۹۳۔ یزید بن ابی عبید:۔ یہ یزید ہیں ابو عبید کے بیٹے۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہؓ سے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۴۔ یزید بن رومان:۔ یہ یزید ہیں رومان کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو روح ہے۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن الزبیر اور صالح بن خوات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۵۔ یزید بن الاصم:۔ یہ یزید ہیں۔ اصم کے بیٹے حضرت ام المومنین میمونہ کے ہمشیرہ زادہ ہیں۔ حضرت میمونہؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۔ یزید بن نعیم:۔ یہ یزید ہیں نعیم بن ہزّال کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد اور جابرؓ سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ نعیم میں نون پر فتحہ ہے اور عین مہملہ ہے اور ہزّال میں ہا مفتوح اور زاء مشدد ہے۔

۹۹۷۔ یزید بن زیاد:۔ یہ یزید ہیں۔ زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں۔ انھوں نے زہری اور سلمان ابن حبیب سے اور ان سے وکیع اور ابو نعیم نے روایت کی۔

۹۹۸۔ یعلیٰ بن مملک:۔ یہ یعلیٰ ہیں۔ مملک کے بیٹے (مملک میں پہلا میم مفتوح دوسرا ساکن لام مفتوح اور آخر میں کاف ہے) اور تابعی ہیں۔ انھوں نے ام سلمہ سے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی۔

۹۹۹۔ یعیش بن طخفہ:۔ یہ یعیش ہیں۔ طخفہ بن کے قیس کے بیٹے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ان کے والد اصحاب صُفّہ میں سے تھے۔ اور ان سے ابو سلمہ نے روایت کی طخفہ میں طا پر کسرہ خا معجمہ ساکن ہے۔

۱۰۰۰۔ یعقوب بن عاصم:۔ یہ یعقوب ہیں عاصم بن عروہ بن مسعود کے بیٹے اور ثقفی و حجازی ہیں۔ انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن خلف:۔ یہ یحییٰ خلف کے بیٹے۔ باہلی ہیں۔ معتمر وغیرہ سے انھوں نے اور ان سے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی۔ ۲۴۲ھ میں وفات پائی۔ باب اعداد آلۃ الجہاد میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۲۔ یحییٰ بن سعید:۔ یہ یحییٰ ہیں سعید کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں۔ انس بن مالک، سائب بن یزید اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ، ابن المبارک وغیرہ نے روایت کی۔ مدینۃ الرسول میں بنو امیہ کے دور میں فصل خصومات کے ذمہ دار تھے۔ خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلا لیا۔ اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیا۔ اسی مقام پر ۱۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔ حدیث و فقہ کے ائمہ میں سے ایک امام، عالم دین، پرہیزگار، زاہد، نیک نہاد اور دینی اور فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔

۱۰۰۳۔ یحییٰ بن الحصین:۔ یہ یحییٰ ہیں حصین کے بیٹے۔ اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسحاق اور شعبہ نے روایت کی۔ ثقہ ہیں۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن:۔ یہ یحییٰ ہیں۔ عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۱۰۰۵۔ یحییٰ بن عبداللہ:۔ یہ یحییٰ ہیں عبداللہ بن بحیر کے بیٹے اور صنعانی ہیں۔ انھوں نے ان لوگوں سے روایت کی جن سے فروہ بن مسیک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کی۔ بحیر میں با (ایک نقطہ والی) مفتوح اور حا مہملہ اور را ہے۔

۱۰۰۶۔ یحییٰ بن ابی کثیر:۔ یہ یحییٰ ہیں۔ ابو کثیر کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو النصر یمامی اور بنو طے کے آزاد کردہ ہیں۔ در اصل بصرہ کے ہیں۔ پھر یمامہ منتقل ہو گئے۔ انھوں نے حضرت انس ابن مالک کی زیارت کی اور عبداللہ بن ابی قتادہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔

ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۰۷۔ یونس بن یزید:۔ یہ یونس ہیں۔ یزید کے بیٹے اور ایلی ہیں۔ قاسم، عکرمہ اور امام زہری سے انھوں نے اور ان سے ابن مبارک اور ابن وہب نے روایت کی۔ ثقہ اور امام ہیں۔ ۱۵۹ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۰۸۔ یونس بن عبید:۔ یہ یونس ہیں۔ عبید کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حسن اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی۔ ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۱۰۰۹۔ یُسیرہ:۔ یہ یُسیرہ یاسر انصاری کی والدہ ہیں۔ یہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی حمیصہ بنت یاسر نے روایت کی۔ یسیرہ میں یار پر ضمہ سین مہملہ پر فتحہ یار ساکن اور راء ہے۔

دوسرا باب

ارباب اصول

ائمہ کے بیان میں

۱۰۱۰۔ مالک بن انس:۔ یہ امام مالک ہیں۔ انس بن مالک بن ابی عامر کے بیٹے اور اصبحی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ہم نے ان کے ذکر سے اس لیے ابتدا کی کہ یہ اپنی واقفیت، علم، رتبہ اور زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں۔ یہ علماء کے شیخ اور ایمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا ہے۔ اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت ان دونوں نے اپنی کتاب میں رکھی ہے۔ اس لیے ہم یہاں ان کو پہلے ذکر نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ دونوں سے مقدم ہونے کے زیادہ حقدار اور لائق ہیں۔ ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا حق رکھتی ہیں ۹۵ھ میں تولد ہوتے اور مدینہ منورہ میں ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال تھی۔ واقدی نے کہا کہ آپ کی عمر نوے سال ہوئی۔ آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث و فقہ میں تمام انسانوں کے مقتدا تھے آپ کے فخر کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے زہری، یحییٰ بن سعید، نافع بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے اس قدر مخلوق نے حدیث کی روایت کی جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ آپ کے شاگرد پورے پورے ملک کے امام بنے۔ ان میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابو ہاشم، عبدالعزیز بن ابی حازم شامل ہیں۔ یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے لحاظ سے ان کی نظیر ہیں علاوہ ازیں ابن معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب وغیرہ جیسے لوگوں کا شمار نہیں۔ یہی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے ایمہ محدثین کے استاد ہیں۔ بکر بن عبداللہ صنعانی نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ انھوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کے واسطے سے روایات حدیث سنائیں۔ ہماری خواہش تھی کہ آپ ان کی روایات ہمیں کچھ اور سنائیں۔ تو ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا ربیعہ کے ساتھ تم کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں۔ ہم ربیعہ کے پاس آئے ہم نے انھیں بیدار کیا۔ ان سے کہا کیا تم ہی ربیعہ ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ ہم نے ان سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ امام مالک تو آپ کی ذات سے کس قدر مستفیض

ہوتے اور آپ اپنے علم سے اس درجہ (اجتہاد) پر نہ پہنچے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ دولت یعنی لطف ربانی کا ایک مثقال علم کے ایک گٹھڑ سے بہتر ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں۔ لیکن سنت میں امام نہیں اور اوزاعی سنت میں امام ہیں تو حدیث میں امام نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں۔ یہ امام مالکؒ علم اور دین کی تعلیم میں بہت بڑے ہوتے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے۔ داڑھی میں کنگھا کرتے۔ خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پرہیبت ہو کر بیٹھتے۔ پھر حدیث بیان فرماتے اس کے متعلق ان سے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کروں ایک بار ابو حازم حدیث بیان فرما رہے تھے۔ امام مالک گزرے اور آگے بڑھ گئے۔ بیٹھے نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ حدیث رسول کو کھڑے ہو کر حاصل کرنا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا اس لیے نہیں ٹھہرا۔ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کسی کی حدیث امام مالک کی حدیث سے زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل علم کا تذکرہ ہو تو امام مالک نجوم کی طرح ہیں اور مجھے تو امام مالک سے زیادہ کوئی قابل اطمینان نہیں معلوم ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی روایت تمھیں امام مالک سے ملے تو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو آپ اُن سے فرماتے کہ تم دیکھو میرے دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے۔ اور تم تو شکی ہو جاؤ اور کسی اپنے جیسے شکی کے پاس جاکر اس سے مناظرہ کرو۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نفس میں خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی۔ آپ کا ارشاد ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔ ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ لوگ ارد گرد ہیں۔ امام مالک آپ کے بالکل سامنے کھڑے ہیں۔ آپؐ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو دے رہے ہیں اور مالک لوگوں پر چھڑک رہے ہیں۔ مطرف نے کہا کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سمجھی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ مجھ سے میری پھوپھی نے فرمایا اس وقت ہم مکہ میں تھے کہ میں نے آج رات عجیب چیز دیکھی۔ میں نے کہا کیا دیکھا؟ تو انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات ہو گئی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا حساب رکھا۔ معلوم ہوا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالکؒ کی وفات ہوئی۔ امام مالکؒ سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے پاس گیا۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے یہاں آیا کرتے۔ تاکہ ہمارے بچے آپؒ سے آپ کی کتاب موطا سن لیتے۔ تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عزت برقرار رکھے۔ یہ علم آپ ہی کے یہاں سے نکلا ہے۔ اگر آپ اس کی عزت رکھیں گے تو باعزت رہے گا۔ اور اگر آپ ہی اس کو ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جاتے گا۔ علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے۔ ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور بچوں سے کہا جاؤ مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو۔ رشید سے روایت ہے کہ انھوں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ آپ کا کوئی مکان ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے مکان خرید لیجئے۔ امام نے دینار لے لیے اور خرچ نہیں کئے۔ جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو امام مالکؒ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ کیوں کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو موطا پر اس طرح پابند کروں جس طرح عثمانؓ نے لوگوں کو ایک قرآن پر پابند کر دیا تھا۔ تو امام مالک نے جواب دیا کہ لوگوں کو موطا پر مجبور کرنا تو ایسا امر ہے کہ آپ کو اس پر قدرت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی وفات کے بعد شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں اور انھوں نے حدیثیں بیان کی ہیں۔ اس لیے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور آپ کے ساتھ چلنا تو یہ ایسا معاملہ ہے کہ مجھے اس کی قدرت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے

کاش کہ انھیں اس کا علم ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے۔ اور آپ کے دیئے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا جی چاہے واپس لے لیں یا پھر رہنے دیں مقصد یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لیے اس لیے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے مقابلہ میں ان دنانیر کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر کچھ خراسان کے گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے خچروں کے غول دیکھے

میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے امام مالک سے عرض کیا یہ کیسے اچھے ہیں تو فرمایا اے ابو عبد اللہ یہ میری جانب سے آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے لیے اس میں سے کوئی سواری رکھ لیجیے تو فرمایا کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کسی جانور کے کھر سے روند ڈالوں اس جیسے نہ معلوم کتنے فضائل اس کوہ بلند اور بحر مواج کے لیے مذکور ہیں۔

۱۰۱۱۔ نعمان بن ثابت: یہ امام ابو حنیفہؒ ہیں۔ آپ کا نام نعمان ثابت بن زوطا کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے ہیں حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں۔ آپ بزاز تھے اور ریشمی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے دادا زوطا کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے۔ بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان پیدا ہوئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا۔ ثابت اپنے بچپن میں حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا کی ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں بمقام بغداد وفات پائی۔ مقبرہ خیزران میں دفن کئے گئے بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے۔ آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے۔ بصرہ میں انس بن مالک، کوفہ میں عبد اللہ بن ابی اوفی، مدینہ میں سہل بن سعد ساعدی مکہ میں ابو الطفیل عامر بن واصلہ۔ امام ابو حنیفہ کی ملاقات ان میں سے کسی سے نہیں ہوئی اور نہ انھوں نے کچھ حاصل کیا۔ فقہ تو حماد بن ابی سلیمانؒ سے حاصل کیا۔ اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ، سماک بن حرب وغیرہ سے کی۔ ان سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی نے روایت کی۔ خلیفہ منصور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر لیا تھا۔ آپ نے وفات تک وہیں قیام کیا۔ مروان ابن محمد کے دور میں ابن ہبیرہ نے کوفہ کے محکمۂ قضا کی ذمہ داری لینے پر مجبور کرنا چاہا مگر ابو حنیفہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس نے آپ کے دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگواتے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو ان کو چھوڑ دیا۔ جب خلیفہ منصور نے ابو حنیفہؒ کو عراق بلوایا تو محکمۂ قضا سپرد کرنا چاہا۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا۔ ابو حنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ دونوں طرف سے بار بار قسم کھائی گئی۔ آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کر ڈالا۔ قید ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ حکیم بن ہشام نے کہا شام میں مجھ سے ابو حنیفہؒ کے متعلق بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ امانتداری میں سب سے بڑے آدمی ہیں۔ بادشاہ نے چاہا کہ آپ اس کے خزانوں کی کنجیوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ انھوں نے دنیا والوں کے عذاب کو خدا کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا۔ روایت ہے کہ ابن مبارک کے یہاں ابو حنیفہؒ کا ذکر ہوا۔ تو وہ کہنے لگے تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو۔ جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابو حنیفہ مردوں میں متوسط قامت تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ کشیدہ قامت تھے، گندمی رنگ غالب تھا۔ چہرہ خوبصورت، گفتگو میں سب سے اچھے، نہایت شیریں آواز، شائستہ مجلس، نہایت سخی، اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی بہت خبر گیری کرنے والے تھے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالکؒ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس ستون کے متعلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جو

شخص کو فقہ میں تبحر حاصل کرنا ہوگا وہ ابوحنیفہ کی امداد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔ امام ابوحامد غزالیؒ نے فرمایا کہ بیان کیا گیا کہ ابوحنیفہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز راستہ سے گزر رہے تھے۔ ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے سے کہا یہ وہ شخص ہے جو خدا کی عبادت میں رات بھر جاگتا ہے۔ اس روز کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے خدا سے اس بات میں شرم محسوس ہوتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے۔ شریک نخعی نے کہا ابوحنیفہ بہت خاموش اور ہمیشہ گہری فکر میں رہنے والے اور نہایت کم گو تھے یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی واضح ترین علامت ہے اس لیے کہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جاتیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قدر کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب وفضائل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی۔ اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ خلاصہ یہ کہ آپ عالم، عامل، متقی، زاہد، عابد اور علوم شریعت میں امام تھے۔ اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ ان کے واسطہ سے کوئی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں نہیں ہے۔ اس کی غرض صرف آپ کی جلالت شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام وذکر سے تبرک کا حصول ہے۔

۱۲۱۰۱۔ محمد بن ادریس الشافعیؒ: یہ امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبدالمطلب ابن عبد مناف ہیں۔ قرشی ومطلبی ہیں۔ شافع کے بحالت جوانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے۔ ان کے والد سائب جنگ بدر کے موقع پر مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ بنی ہاشم کے علم بردار تھے۔ قید ہوگئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد مشرف باسلام ہوئے امام شافعی بمقام غزہ ۱۵۰ھ میں تولد ہوئے۔ دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے۔ یہ وہی سال ہے جس میں ابوحنیفہؒ کی وفات ہوئی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں مذکور ہے۔ ورنہ اہل تاریخ میں مشہور یہی ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے محمد بن حکیم نے کہا کہ امام شافعیؒ جب شکم مادر میں ودیعت کئے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے شکم سے نکلا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ پھر اس کے اجزاء ہر ہر شہر میں جا گرے۔ کسی معبر نے تعبیر دی اور کہا کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش واقع ہوگی۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مجھ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ میاں لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا نزدیک آؤ! میں قریب ہوگیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن لیا میں نے اپنا منہ کھول دیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹ زبان اور منہ پر پھیر دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تمہاری ذات میں برکت عطا فرماتے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے بچپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ایک نہایت وجیہ انسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے بھی پڑھائیے۔ آپ نے اپنی آستین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے مرحمت فرمائی اور فرمایا یہ تمہاری ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں وہاں کوئی معبر تھا میں نے اپنا خواب ان کو سنایا تو انھوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہوگے اور تم سنت پر قائم رہوگے۔ کیوں مسجد حرام کا امام تمام آئمہ سے افضل ہوتا ہے۔ اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تم اشیاء کی حقیقت واقعی تک رسائی پاؤ گے۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ ابتداء میں نادار تھے اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے رشتہ داروں کے پاس معلم کی تنخواہ دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا۔ لیکن معلم جب کسی بچے کو کچھ تعلیم دیتا امام شافعی اس کو اس کی زبان سے نکلتے ہی محفوظ کر لیتے۔ جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو امام شافعیؒ بچوں کو وہی چیزیں یاد کرا تے

ہتے معلم نے غور کیا تو اس کو محسوس ہوا کہ امام شافعی ان کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں ۔ جیسا کہ تنخواہ کی صورت میں وہ امام شافعی سے خواہاں ہیں ۔ اب تو معلم نے تنخواہ کا مطالبہ چھوڑ دیا ۔ یہ سلسلۂ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انھوں نے علم قرآن حاصل کر لیا ۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علماء کی مجلس میں بیٹھنے لگا ۔ حدیثیں اور مسائل یاد کرتا ۔ ہمارا مکان شعب خیف مکہ میں تھا ۔ میں اس قدر غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا تو میں ہڈی اٹھا لیتا اور اس پر لکھ لیتا ۔ شروع میں انھوں نے فقہ کی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کی ۔ اسی دوران میں انھیں معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے امام اور آقا ہیں ۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے ۔ چنانچہ میں نے ایک شخص سے مؤطا عاریتاً لی اور اس کو زبانی یاد کر لیا ۔ پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا اور اس سے ایک والی مدینہ کے نام خط اور دوسرا امام مالک کے نام حاصل کیا اور مدینہ آ گیا ۔ اور وہ خط دے دیا ۔ حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے ! اگر تم مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیادہ پا چلنے کے لیے مجبور کرو تو یہ میرے لیے بہ نسبت اس کے بہت ہلکی بات ہو گی کہ میں امام مالک کے دروازے تک جاؤں ۔ میں نے کہا کہ اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں ۔ تو امیر نے کہا کہ یہ تو بہت ہی مشکل ہے ۔ کاش کہ تم ان کے دروازے پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی ان کا دروازہ کھل جائے ۔ پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے ۔ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا ۔ ایک سیاہ فام لونڈی نکلی ۔ امیر نے اس سے کہا اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں دروازے پر ہوں ۔ وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی اور اس نے کہا کہ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دے دیجئے ۔ آپ کو جواب مل جائیگا ۔ اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو تمھیں معلوم ہے کہ پنجشنبہ اس قسم کی ضرورت کے لیے معین ہے ۔ اس لیے تشریف لے جائیے ۔ انھوں نے کہا کہ میرے پاس ایک اہم معاملہ میں والی مکہ کا خط ہے ۔ وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لیے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا ۔ میں نے دیکھا کہ امام مالک ایک کشیدہ قامت بزرگ باہر تشریف لا رہے ہیں ۔ آپ نہایت پر ہیبت تھے ۔ اور طیلسان پہنے ہوئے تھے ۔ والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ جب امام مالک اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا اور ایسا ہے تو انھوں نے خط کو گرا دیا ۔ اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس درجہ میں آ گیا کہ لوگ سفارشی خطوط سے اس کو حاصل کرنے لگے ۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا فرمائیں ۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں ۔ میری حالت اور قصہ ایسا ایسا ہے ۔ جب انھوں نے میری بات سن لی تو کچھ عرصہ میری طرف دیکھتے رہے ۔ امام مالک صاحبِ فراست بزرگ تھے ۔ پھر مجھ سے فرمایا تمھارا نام کیا ہے ۔ میں نے عرض کیا محمد ۔ مجھ سے فرمایا محمد ! خدا سے ڈرو گناہوں سے پرہیز کرو ۔ اس لیے کہ عنقریب تمھاری ایک شان کا ظہور ہو گا ۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر ۔ بسر و چشم پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے قلب پر ایک نور ودیعت فرمایا ہے ۔ اس کو معصیت سے گل نہ کر دینا ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تم جب کل آؤ تو اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لانا جو مؤطا کی قرأت کرے ۔ میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا ۔ پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قرأۃ شروع ۔ میں جب کبھی ان کے ملول ہونے کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قرأۃ پسند آتی اور وہ مجھ سے فرماتے کہ میاں صاحبزادے اور پڑھو ۔ یہاں تک کہ چند ہی روز میں میں نے مؤطا کی قرأت مکمل کر لی ۔ اس کے بعد امام مالکؒ کی وفات تک میں مدینہ میں مقیم رہا ۔ امام شافعی جب کوئی رائے امام مالک سے نقل کرتے تو فرماتے کہ یہ ہمارے استاذ امام مالک کی رائے ہے ۔ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون شخص ہیں ۔ کیونکہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتا ہوا پاتا ہوں تو انھوں نے فرمایا کہ پیارے بیٹے ! امام شافعی دن کے آفتاب کی مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن و عافیت کی طرح

کی طرح تھے۔ اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے۔ انھی عبداللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعیؒ ایک روز میرے والد کی عیادت کے لیے تشریف لاتے۔ والد اس وقت بیمار تھے۔ صالح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھ کھڑے ہوتے۔ امام شافعی کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے۔ جب امام شافعی اٹھ کر سوار ہوتے تو میرے والد نے ان کی رکاب تھام لی اور ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ہمراہ کیوں گئے تو والد صاحب نے جواب دیا کہ ابو ذکریا! اگر تم دوسری جانب سے ان کی رکاب تھام لیتے تو تمہیں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو اسے اس خچر کی دم کو ضرور سونگھنا ہوگا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اس قدر زبردست ہو۔ جس قدر کہ امام شافعیؒ کے زمانہ میں امام شافعیؒ کی تھی۔ میں اپنی تمام نمازوں کے بعد ان کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے اور میرے والد اور امام محمد بن ادریس شافعی کی مغفرت فرما۔ حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعیؒ کے سامنے پڑھی اس میں امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس اور زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ لیکن جس نے تنگ دستی اور ذلت نفس اور علماء کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی کسی شخص سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوئی کہ خدا اس کو توفیق مرحمت فرمائے اور وہ ٹھیک ہو جاتے اور اس کی مدد ہو اور اس کی طرف اللہ کی رعایت اور حفاظت ہو اور میں نے کسی سے کبھی مناظرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اس امر کی دلی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ حق کو خواہ میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرنے اور مجھے تو خدا کی قسم اہل کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہوگئی ہے۔ جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اور فرمایا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنا لیا۔ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعیؒ کی بہن کے لڑکے ہیں۔ ان کی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس بار یا اس سے کم زیادہ آتے تو چراغ امام شافعیؒ کے سامنے ہوتا۔ شافعی بیٹھے ہوتے کچھ سوچتے رہتے۔ پھر لونڈی کو آواز دیتے کہ چراغ لاؤ۔ وہ چراغ لے کر آتی اور جو کچھ لکھنا ہوتا وہ لکھتے۔ پھر فرماتے لے جاؤ! ابو محمد سے دریافت کیا گیا کہ چراغ واپس کرنے سے کیا مقصد تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا گفتگو میں قوت پیدا کرنے کے لیے خاموشی کو مددگار بناؤ اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لیے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو چپکے سے نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا۔ لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے۔ اس نے اس کو بدنام کیا اور اس کے ساتھ خیانت کی۔ حمیدی نے کہا امام شافعیؒ صنعاء سے دس ہزار کی رقم ایک رومال میں لے کر مکہ تشریف لاتے۔ آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کر دیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے میں وہیں موجود تھا۔ تھوڑی دیر میں ہی تمام رقم خرچ ہوگئی۔ اب امام شافعیؒ مکہ میں داخل ہوتے۔ مزنی نے کہا۔ میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں پایا۔ ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کرتے کرتے میں ان کے مکان کے دروازہ تک چلا آیا۔ اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک تھیلی لایا اور امامؒ سے عرض کیا کہ آقا نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ تھیلی آپ قبول فرمائیں۔ امامؒ نے وہ تھیلی ان سے لے لی، اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے ابو عبداللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی ہے۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ امام نے وہ تھیلی ان کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان میں

داخل ہوئے۔

آپؒ کے فضائل بے شمار ہیں۔ آپ دنیا بھر کے امام اور مشرق و مغرب کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں علوم و فضائل کی وہ مقدار یکجا کر دی تھی۔ جو آپ سے پہلے نہ کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے بعد۔ اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلا کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوئی۔ آپ نے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی۔ آپ سے امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد، ابوابراہیم مزنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لاتے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے۔ اور وہاں بوقت عشاء شب جمعہ میں انتقال فرمایا۔ جمعہ کے روز دفن کئے گئے۔ رجب کی آخری تاریخ ۲۰۴ھ میں بعمر ۵۴ سال انتقال فرمایا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کی وفات سے چند روز پہلے خواب میں دیکھا کہ آدمؑ کی وفات ہوگئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں۔ صبح کو میں نے بعض علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے کہا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم اسماء مرحمت فرمایا تھا۔ کچھ دن نہ گزرے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا۔ مزنی کہتے ہیں کہ میں امام شافعی کے پاس آپ کی اس بیماری کے زمانہ میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں نے دریافت کیا آج صبح کیسی رہی؟ تو فرمایا کہ میں دنیا سے کوچ کرنے والا دوستوں سے جدا ہونے والا، موت کا جام پینے والا اور اپنی بداعمالی سے ملنے والا اور اپنے خدا کے پاس پہنچنے والا ہوں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل ہوتی ہے کہ میں اس کو مبارک باد دوں یا دوزخ کی جانب کہ میں اس کی تعزیت کروں۔ پھر ان پر گریہ طاری ہوگیا اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

شعر:۔ جب میرا دل قساوت میں مبتلا ہوگیا۔ اور میرے راستے تنگ ہوگئے تو میں نے اپنی امید کو تیری عفو کی طرف پہنچانے والا زینہ بنالیا۔ (۲) میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوتے۔ لیکن جب میں ان کو تیرے عفو کے مقابل دیکھا تو تیرا عفو ہی بڑا ثابت ہوا۔ (۳) آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے۔ اور اپنے عفو و مغفرت کی سخاوت سے میرے اوپر احسان فرماتے رہے۔ اور میری عزت بڑھاتے رہے۔ (۴) اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیوں کہ اس نے آپ کے صفی آدم کو بھی راستہ سے ہٹادیا

احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا بھائی صاحب آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور ایک تاج میرے سر پر رکھا (میری تاجپوشی کی) اور مجھے بیوی عنایت فرمائی۔ اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اتر آئے جن سے ہم نے تمھیں سرفراز کیا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر تکبر نہیں کیا۔ تمام علمائے فقہ و حدیث و لغت و نحو اس امر میں متفق ہیں کہ امام شافعی ثقہ، امین، عادل، زاہد، متورع، سخی، خوب سیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طول کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی مختصر تصور کی جائے گی۔ اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔

۱۰۱۳۔ **احمد بن حنبلؒ**:۔ یہ امام ابوعبداللہ احمد ہیں۔ حنبل کے بیٹے۔ مروزی اور بنو شیبان میں سے ہیں۔ ۱۶۴ھ میں بمقام بغداد تولد ہوئے اور ۲۴۱ھ میں بعمر ۷۷ سال بغداد ہی میں انتقال فرمایا۔ یہ فقہ، حدیث، زہد، ورع اور عبادت میں مقتدا ہیں یہ صحیح و سقیم مجروح و معدل کا معیار ہیں۔ بغداد میں ان کا اٹھان ہوا۔ اور وہیں علم حاصل کیا۔ اور مشائخ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا۔ اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔ آپ نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید

القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبدالرزاق بن الہام اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی۔
ان کے دونوں صاحبزادے صالح اور عبداللہ اور آپ کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحاق اور محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم ابن حجاج نیشا پوری، ابوداؤد سجستانی اور ان کے سوابہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔ یہ ضرور ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلا ذکر سند حدیث کے سوا امام بخاریؒ نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل نہیں کی۔ اور احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے ایک اور حدیث روایت کی۔ آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے مناقب بہت وافر ہیں۔ نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں دین میں ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے۔ ان کے ذکر کا آفاق میں شہرہ ہے۔ ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ان مجتہدین میں سے ہیں۔ جن کے قول، راستے اور مذہب پر بہت سے ملکوں میں عمل ہوتا ہے۔ اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل خدا اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر خدا کی حجت ہیں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، متورع، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے کسی کالے سر والے (نوجوان) کو امام احمد بن حنبل سے زیادہ حدیث رسول کا حافظ اور اس کے معانی وفقہ کا واقف کار نہیں دیکھا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے ان سے حدیث کا مذاکرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے حاصل کئے۔ ابراہیم حربی نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا۔ خدا نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین و آخرین کا علم جمع فرما دیا تھا۔ اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اسی کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے روک لیتے۔
ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلسِ آخرت ہوتی تھی۔ اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ نے کہا کہ حسن بن عبدالعزیز کی میراث ان کے پاس مصر سے لائی گئی۔ یہ ایک لاکھ اشرفی تھی۔ انھوں نے امام احمد بن حنبل کے لیے تین تھیلیاں جن میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجی اور کہلا بھیجا کہ حضرت یہ میراث حلال میں سے پیش کرتا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمائیں اور اپنے اہل وعیال پر صرف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت موجود ہے۔ چنانچہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نمازوں کے بعد میں اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریزی سے بچایا۔ اسی طرح میرے چہرہ کو دوسروں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ میمون ابن اصبع نے کہا کہ میں بغداد میں تھا۔ میں نے ایک آواز سنی۔ میں نے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل کا امتحان کیا جا رہا ہے۔ میں وہاں گیا۔ جب ان کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ، جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، جب تیسرا کوڑا لگایا گیا۔ تو فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں۔ جب چوتھا مارا گیا تو آیت لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پڑھی (ترجمہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہ آئے گی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کر دی ہے) اسی طرح انتیس[29] کوڑے لگائے گئے۔ اس وقت امام احمد کا آزار بند ایک کپڑے کی کتی تھا۔ وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا پائجامہ زیر ناف ہو گیا۔ تو امام احمد نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی نہ معلوم کیا بات ہوئی ان کا پائجامہ اوپر کو ہو گیا اور نیچے نہیں گرا۔ ایک ہفتہ بعد میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے۔ آپ نے کیا چیز پڑھی تھی! انھوں نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا اے اللہ میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پُر کر دیا ہے۔ کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستہ پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں۔ احمد بن محمد الکندی نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرما دی اور یہ

فرمایا کہ اے احمد تم کو ہمارے معاملہ میں مارا گیا میں نے کہا ہاں۔ اے پروردگار فرمایا دیکھو یہ ہمارا چہرہ ہے اس کا دیدار کرو۔ ہم نے تمہیں دیدار کی اجازت دے دی ہے۔

۴۱۰۱۔ **محمد بن اسماعیل بخاری** :- یہ ابو عبداللہ محمد ہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفی و بخاری ہیں۔ ان کو جعفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والد مغیرہ پہلے آتش پرست تھے۔ یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ اور چونکہ وہ جعفی اور بخارا کے حاکم تھے اس لیے ان کو جعفی و بخاری کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ وہ ان کے ہاتھ پر اسلام لاتے تھے جعفی یمن کے ایک قبیلہ کے جد اعلیٰ ہیں جعفی سعد کے بیٹے ہیں جعفی کی طرف نسبت کی جاتی تو یہی لفظ نسبت کے لیے بھی بولا جاتا ہے گا۔ امام بخاری کی پیدائش بروز جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۱۳ دن کم ۶۲ سال ہوئی۔ اولاد ذکور میں ان کے بعد کوئی نہ تھا۔ امام بخاریؒ نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی اور خراسان جبال عراق، حجاز، شام اور مصر میں حدیثیں جمع کیں اور حدیث بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حاصل کی۔ ان میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبداللہ بن موسیٰ عیسی، ابو عاصم شیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عبداللہ بن زبیر حمیدی اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ حدیث شامل ہیں۔ ہر شہر میں جہاں امام بخاریؒ نے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل کی۔ فربری کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ سے کتاب بخاری کو خود مصنف سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا۔ اب امام بخاری سے نقل کرنے والا میرے سوا کوئی باقی نہیں ہے۔ جب امام بخاریؒ مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر صرف گیارہ سال تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ احادیث سے انتخاب کر کے مرتب کی۔ میں نے اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں۔ ان کی کتاب صحیح بخاری میں بشمول احادیث مکررہ سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مکرر حدیثوں کو حذف کرنے کے بعد اس میں چار ہزار حدیثیں ہیں۔ امام بخاری نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال میں مرتب فرمایا۔ جس وقت امام بخاری بغداد پہنچے اور وہاں کے محدثین کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اکٹھے ہوئے اور انھوں نے سو حدیثیں اس طرح انتخاب کیں کہ ان کے متون و اسانید کو الٹ پلٹ کر دیا۔ اور ایک متن حدیث کے ساتھ دوسرے متن کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری حدیث کے ساتھ شامل کر دی۔ دس آدمیوں کو ایسی دس دس حدیثیں دیں اور ان کو کہا گیا کہ جب وہ امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ان احادیث کو امام بخاری کے سامنے پڑھیں (تاکہ ان کے حفظ حدیث و حفظ اسناد کا امتحان ہو سکے)۔ چنانچہ امام کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ جب بااطمینان بیٹھ گئے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک شخص امام کے سامنے حاضر ہوا۔ اور ان حدیثوں میں سے ایک حدیث کے بارے میں امام سے دریافت کیا۔ امام بخاریؒ نے جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ دس حدیثیں پڑھ چکا۔ اور امام بخاری برابر یہی کہتے رہے کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ اہل علم تو ان کے انکار ہی سے سمجھ گئے کہ امام بخاریؒ ماہر حدیث ہیں۔ لیکن غیر علماء کو ابھی تک امام کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا۔ پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح واقعہ پیش آیا۔ جیسے پہلے کے ساتھ پیش آیا تھا۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور امام بخاریؒ صرف اس قدر فرماتے کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ جب سب اپنی اپنی حدیثیں پیش کر کے فارغ ہو گئے تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث اس طرح ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری دس حدیثیں اسی ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن کے ساتھ اس کی اصلی سند کو ملا کر پڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا۔ اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور سب نے ان کے فضل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی نے فرمایا کہ امام

بخاری ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں۔ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے آگے بڑھ گئے۔ تو ابو مصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک سے ملے ہوتے۔ اور ان کے اور امام بخاری کے چہروں کو دیکھتے تو خود پکار اٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں یکساں ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ انھیں کا قول ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے۔ ان میں انھوں نے بخاریؒ کو بھی شمار کیا ہے۔ رجا بن مرجی نے کہا کہ امام بخاریؒ علماء کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں ہے۔ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو محمد! سب کچھ یہی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے فضائے آسمانی کے نیچے کسی شخص کو محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے زیادہ حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو سعید ابن منیر کا قول ہے کہ امیر خالد بن احمد ذہلی حاکم بخارا نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ لے آئیے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں۔ امام بخاریؒ نے قاصد سے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا۔ اور نہ اس کو لوگوں کے دروازوں پر لیے پھرتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو میری مسجد یا مکان میں تشریف لے آئیے اور اگر آپ کو یہ سب ناپسند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ خدا کے سامنے قیامت میں میرا عذر واضح ہو جائے۔ اس لیے کہ میں تو علم کو نہ چھپاؤں گا۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاریؒ کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے اس سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں اور جامع اور تاریخ ان کے بچوں کو پڑھائیں تو وہ اس کے پاس جانے سے باز رہے۔ انھوں نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا کریں کہ بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضر نہ ہوں۔ انھوں نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو۔ اس پر خالد نے ان کے خلاف علماء بخارا سے استمداد کی تو ان علماء نے ان کے مذہب پر اعتراض کئے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلا وطن کر دیا۔ امام بخاری نے ان سب کے خلاف بد دعا کی اور وہ بد دعا مقبول ہوئی۔ اور تھوڑی ہی مدت میں وہ سب مصائب میں گرفتار ہوئے۔

محمد بن احمد مروزی نے کہا کہ میں رکن و مقام کے درمیان سو رہا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابو زید! تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہوگے۔ اور ہماری کتاب نہ پڑھاؤگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کی کتاب کون سی ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کی جامع۔ نجم بن فضیل نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ محمد بن اسماعیل آپ کے پیچھے ہیں۔ جب آپؐ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاریؒ بھی ایک قدم بڑھاتے ہیں اور ٹھیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانِ قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں۔ اور آپ کے نقش قدم کا اتباع کرتے ہیں۔ عبد الواحد بن آدم طواویسی نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے۔ آپؐ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ (عبد الواحد نے اس مقام کا ذکر کیا تھا۔) میں نے سلام عرض کیا۔ آپؐ نے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرما ہیں۔ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاریؒ کی وفات کی خبر سنی معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۱۵ مسلم بن حجاج:- یہ ابو الحسین امام مسلم ہیں۔ حجاج بن مسلم کے بیٹے۔ قشیری و نیشاپوری ہیں۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک ہیں ۲۰۴ھ میں تولد ہوئے اور یکشنبہ کی شام کے وقت ماہ رجب میں ختم ماہ سے چھ روز قبل ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ عراق،

حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمۃ، قعنبی اور ان کے علاوہ ائمہ وعلمائے حدیث سے حدیث حاصل کی۔ بغداد کئی بار آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ ان سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمہ شامل ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔ آخری بار ۲۵۹ھ میں بغداد آئے۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو تین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کرکے لکھا ہے۔ محمد ابن اسحاق بن مندہ نے کہا کہ میں نے ابو علی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس آسمانی کے نیچے کوئی کتاب کتاب مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ خطیب ابوبکر بغدادی نے فرمایا امام مسلم نے تو صرف بخاریؒ کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی ہے اور ٹھیک انھیں کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ جب امام بخاریؒ آخری مرتبہ نیشاپور آئے تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاریؒ نہ ہوتے تو امام مسلم کو (وہاں) آنے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

۱۰۱۶۔ سلیمان بن الاشعث: یہ ابوداؤد سلیمان اشعث کے بیٹے۔ سجستانی ہیں ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے سفر کئے، مارے مارے پھرے اور احادیث کو جمع کرکے کتاب تصنیف کی۔ اہل عراق وخراسان وشام ومصر وجزیرہ سے روایات سن کر لکھیں۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ بغداد کئی مرتبہ آئے اور پھر آخری بار ۲۷۱ھ میں وہاں سے نکل گئے۔ مسلم بن ابراہیم سلیمان بن حرب، عبداللہ ابن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ ان ائمہ حدیث سے حدیث حاصل کی جو بوجہ کثرت شمار نہیں ہوتے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اور عبدالرحمان نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال وغیرہ نے حدیث حاصل کی۔ ابوداؤد بصرہ میں سکونت پذیر رہے۔ اور بغداد آتے اور وہاں اپنی تصنیف سنن ابوداؤد کی روایت کی وہاں کے رہنے والوں نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اس کے حسن وخوبی پر تحسین کا اظہار فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ پانچ لاکھ حدیثیں جمع کیں۔ ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں درج کیا۔ میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کیں۔ میں نے صحیح صحیح کے مشابہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے آدمی کو اپنے دین کے لیے صرف چار حدیثیں کافی ہیں۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی کی یہ خوبی ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔ (۲) آنحضرت کا یہ ارشاد کہ اعمال نیتوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں الخ۔ ابوبکر خلال نے کہا کہ ابوداؤد ہی اپنے زمانہ میں امام اور پیش رو ہیں۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص تخریج علوم معرفت اور استخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے نہیں بڑھا۔ صاحب ورع اور پیشرو ہیں۔ احمد بن محمد بردی نے کہا کہ ابوداؤد زمانہ اسلام میں حدیث رسول اللہ حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور اس کی سند کے یاد رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گزار، عفیف، نیک صاحب ورع اور شہسواران حدیث میں سے ہیں۔ ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ تھی۔ آپ سے دریافت کیا گیا (اللہ آپ پر رحم فرمائے) یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کشادہ آستین کتابوں کے لیے ہے اور دوسری کے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ خطاب نے کہا کتاب سنن ابوداؤد ایک شریف کتاب ہے۔ علم دین میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ ابوداؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر تمام لوگوں کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی نے کہا جب ابوداؤد نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لیے حدیث ایسی نرم (آسان کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ ابن اعرابی نے کتاب ابوداؤد کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی شخص

کے پاس علوم میں سے سوائے مصحف کے جس میں کتاب اللہ ہے۔ اور پھر کتاب ابوداؤد کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۰۱۷۔ **محمد بن عیسیٰ ترمذی** :۔ یہ ابوعیسیٰ محمد ہیں۔ عیسیٰ کے بیٹے اور ترمذی ہیں۔ ترمذ میں بتاریخ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ انتقال فرمایا۔ ایک شہرت یافتہ حافظ حدیث، عالم ہیں۔ ان کو فقہ میں اچھی دسترس ہے۔ ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث حاصل کی۔ مشائخ کے صدر اول سے ان کی ملاقات ہوئی۔ جیسے قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن وکیع، محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ وغیرہ۔ اور بہت سے لوگوں نے جن کی کثرت کا شمار نہیں انھوں نے حدیث حاصل کی۔ ان میں محمد بن احمد محبوبی مروزی شامل ہیں۔ ان کی علم حدیث میں بہت تصنیفات ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب کتابوں سے اچھی کتاب ہے۔ ان کی کتابوں میں اس کی ترتیب سب سے بہتر ہے۔ اور اس کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب کتابوں سے کم ہے۔ اس کتاب میں وہ چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً ذکر مذاہب، استدلال کے طرق، انواع حدیث یعنی حسن و صحیح وغریب کا بیان۔ اس میں جرح وتعدیل بھی ہے۔ آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انھوں نے اچھے فوائد جمع کر دیے ہیں۔ ان کا مرتبہ اس شخص پر مخفی نہیں جو ان سے واقف ہو چکا ہو۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علمائے خراسان کے سامنے رکھا۔ انھوں نے بھی پسند کیا پھر علمائے عراق کے سامنے رکھا انھوں نے بھی پسند کیا۔ جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے یہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تا مکسور اور ذال معجمہ ہے۔ یہ ترمذ کی طرف نسبت ہے اور وہ دریائے جیحون کے اس پار اس کے مشرقی ساحل پر ایک مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۸۔ **احمد بن شعیب نسائی** :۔ یہ ابوعبدالرحمٰن احمدؒ شعیب کے بیٹے اور نسائی ہیں۔ بمقام مکہ ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔ اہل حفظ وصاحب علم وفقہ حضرات میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابوداؤد، سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ مشائخ سے حدیث حاصل کی۔ ان سے بھی بہت سے لوگوں نے (جن میں ابوالقاسم طبرانی، ابوجعفر طحاوی اور حافظ ابوبکر احمد بن اسحاق السنی داخل ہیں) حدیث حاصل کی حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت کتابیں ہیں۔ حافظ مامون مصری نے کہا ہم ابوعبدالرحمٰن کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے۔ بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے۔ اور حفاظِ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لے آئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لیے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے۔ سب کا اتفاق ابوعبدالرحمٰن نسائی پر ہو گیا۔ اور سب نے انھیں کا انتخاب تحریر کر دیا۔ حاکم نیشاپوری نے کہا۔ ابوعبدالرحمٰن کی فقہ وحدیث کے بارے میں گفتگو تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا بیان کیا جائے۔ (حدیث کے تفقہ میں مسلم ہیں) لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حافظ علی بن عمر سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہیں جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں۔ امام نسائی مذہباً شافعی تھے۔ بہت متقی اور سنت کا تتبع کرنے والے شخص تھے۔ نسائی میں نون پر فتحہ اور سین بلا تشدید اور الف ممدودہ وہمزہ ہے۔ یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نسا کی جانب منسوب ہے۔

۱۰۱۹۔ **ابن ماجہ** :۔ یہ ابوعبداللہ محمد ہیں۔ یزید بن ماجہ کے بیٹے۔ قزوین کے باشندہ، حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں۔ امام مالک کے شاگردوں اور لیث سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے ابوالحسن قطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ۲۰۹ھ میں تولد ہوئے۔ اور ۲۷۳ھ میں بعمر ۶۴ سال وفات پائی۔

عبد البر المصری (۶) پھر ابو بکر احمد بن حسین بیہقی۔ (۷) پھر ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی۔ بیہقی ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور بمقام نیشاپور ۴۵۸ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۰۲۷۔ محمد بن ابی نصر الحمیدی:۔ یہ ابو عبد اللہ محمد ہیں۔ ابو نصر فتوح بن عبد اللہ کے بیٹے۔ اندلس کے باشندہ اور حمیدی ہیں۔ کتاب الجمع بین صحیحی البخاری ومسلم کے مصنف ہیں۔ یہ امام زبردست اور مشہور عالم ہیں۔ اپنے وطن میں حدیث کی سماعت کی اور مصر میں مہندس کے شاگردوں سے مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں سے اور شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی۔ بغداد آئے تو دار قطنی کے شاگردوں سے اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی۔ تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے۔ امیر بن ماکولا کہتے ہیں۔ میں نے ان جیسا بے عیب، عفیف اور متورع شخص نہیں دیکھا۔ بغداد میں ذی الحجہ ۴۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی۔

۱۰۲۸۔ الخطابی:۔ یہ امام ابو سلیمان احمد ہیں محمد کے بیٹے الخطابی اور بستی ہیں اپنے زمانہ میں نمایاں رجحن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاتے۔ زبردست عالم، فقہ، حدیث، ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں یکتائے روزگار ہیں ان کی مشہور تصنیفات اور عجیب مولفات ہیں جیسے معالم السنن، اعلام السنن غریب الحدیث وغیرہ۔

۱۰۲۹۔ ابو محمد الحسین البغوی:۔ یہ فقیہ ابو محمد حسین ہیں۔ مسعود کے بیٹے اور بغوی و شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنۃ اور فقہ کی کتاب التہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنزیل کے مصنف ہیں، ان کی اور بھی اچھی تصنیفات ہیں۔ فقہ و حدیث میں امام تھے۔ بہت متورع، معتمد علیہ، حجۃ اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص تھے۔ پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ بغوی میں بار (ایک نقطہ والی) مفتوح، غین معجمہ مفتوح ہے۔ خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے۔ یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے کہا جاتا ہے کہ اس شہر کا نام بغ ہے۔

۱۰۳۰۔ رزین بن معاویہ:۔ یہ ابو الحسن رزین معاویہ کے بیٹے عبدری، حافظ حدیث، التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔ ۵۲۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۳۱۔ المبارک بن محمد الجزری:۔ یہ ابو السعادات مبارک، محمد کے بیٹے جزری، ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ جامع الاصول مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ محدث، عالم اور لغت کے ماہر تھے۔ بڑے بڑے ائمہ میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کی۔ پہلے جزیرہ میں تھے پھر ۵۲۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد آئے۔ اور پھر موصل واپس ہو گئے۔ وہیں یوم پنجشنبہ آخری ذی الحجہ ۶۰۶ھ کو انتقال فرمایا۔

۱۰۳۲۔ ابن جوزی:۔ یہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ہیں۔ علی بن الجوزی کے بیٹے۔ حنبلی المسلک اور بغداد میں واعظ تھے۔ ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں۔ ۵۱۰ھ میں تولد ہوئے اور ۵۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۳۳۔ امام نووی:۔ یہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ ہیں۔ شرف کے بیٹے۔ نووی اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم فاضل، صاحب ورع، فقیہ و محدث، ثبت اور حجۃ ہیں۔ ان کی بہت سی مشہور تصنیفات اور عجیب و مفید تالیفات ہیں۔ فقہ میں الروضہ، حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح مسلم۔ اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغۃ جیسی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں انھوں نے بڑے بڑے مشائخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی۔ انھوں نے شرح مسلم اور الاذکار کی روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی۔ یہ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں "نوی" کے باشندہ تھے۔ وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ

۱۰۲۰۔ عبد اللہ دارمی :۔ یہ ابو محمد عبد اللہ ہیں۔ عبد الرحمٰن کے بیٹے دارمی حافظ حدیث اور سمرقند کے عالم ہیں۔ انھوں نے یزید بن ہارون نضر بن شمیل سے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ نے روایت کی۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ۱۸۱ھ میں تولد ہوئے اور ۲۵۵ھ میں بعمر ۷۴ سال انتقال فرمایا۔

۱۰۲۱۔ دارقطنی :۔ یہ ابو الحسن علی ہیں۔ عمر کے بیٹے دارقطنی۔ حافظ حدیث، امام اور زبردست مشہور عالم ہیں۔ یہ یکتائے روزگار، سردارِ زمانہ اور امام وقت ہیں۔ ان پر علم حدیث، نقائص حدیث کی واقفیت۔ اسمائے رجال کا علم راویوں کی معرفت ختم ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے علاوہ صدق، امانت، وثوق، اعتدال عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم ذمہ داری سے بھی آراستہ ہیں۔ مثلاً علم قرآن، فقہا کے مذہب کی واقفیت وغیرہ۔ ابو سعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے حدیث بھی جمع کی ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابو الطیب نے کہا کہ دارقطنی حدیث میں امیر المومنین ہیں۔ انھوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حافظِ حدیث ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب طبری وغیرہ نے روایت کی ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۸ رجب ۳۸۵ھ یوم یکشنبہ میں وفات پائی۔ دارقطنی میں قاف اور نون ہے۔ یہ بغداد کے ایک قدیم محلہ دارقطن کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۲۲۔ ابو نعیم :۔ یہ ابو نعیم احمد ہیں عبد اللہ کے بیٹے۔ اصفہان کے باشندہ ہیں۔ حلیہ کے مصنف ہیں۔ یہ حدیث کے ثقہ مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے۔ اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں۔ ۳۳۴ھ میں پیدا ہوتے اور صفر ۴۳۰ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

۱۰۲۳۔ الاسماعیلی :۔ یہ ابو بکر ہیں۔ نام احمد ابراہیم کے بیٹے اور اسماعیلی جرجانی ہیں۔ یہ امام حدیث کے حافظ ہیں۔ ان میں حدیث فقہ، اصول، دین و دنیا کی سرداری یکجا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری کی مقررہ شرط کے مطابق تصنیف کیا ان سے ان کے بیٹے ابو سعید اور جرجان کے اہل فقہ نے حدیث حاصل کی۔ ۲۷۷ھ میں پیدا ہوتے ان کی عمر ۹۴ سال ہوئی۔

۱۰۲۴۔ البرقانی :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں۔ محمد کے بیٹے خوارزم کے باشندہ برقانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انھوں نے اپنے شہر میں ابو العباس بن احمد نیشاپوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر جرجان چلے گئے اور اسی کو اپنا وطن قرار دیا۔ یہ ثقہ، متورع، متقی، اور قابل اعتماد، فہم رکھنے والے ہیں۔ خطیب ابو بکر بغدادی نے کہا۔ میں نے اپنے شیوخ میں کسی کو ان سے زیادہ ثبت نہیں پایا۔ وہ حافظ قرآن، فقہ کے ماہر، علوم عربیہ میں دخیل تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی تصانیف ہیں۔ ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۴۲۵ھ میں بعمر ۸۹ سال انتقال فرمایا اور مقبرۂ جامع منصور میں مدفون ہوئے۔ برقانی میں ایک نقطہ والی بار مکسور یا مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

۱۰۲۵۔ احمد السنّی :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں۔ محمد کے بیٹے۔ سنی اور حافظِ حدیث اور دینوری۔ امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ۔ سنّی میں سین مہملہ پر ضمہ اور نون مشدد مکسور ہے۔

۱۰۲۶۔ البیہقی :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں حسین کے بیٹے اور بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیفِ کتب اور فقہ کی واقفیت میں اپنے زمانہ کے یکتا شخص ہیں۔ حاکم ابو عبد اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ حفاظِ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں۔ جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں۔ اور ان سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا۔ (۱) امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی۔ (۲) پھر حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری۔ (۳) پھر حافظِ مصر ابو محمد عبد الغنی ازدی۔ (۴) پھر ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی۔ (۵) پھر حافظِ مغرب ابو عمر بن

کیا۔ ۶۴۹ھ میں دمشق آئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی۔ یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے ان کی زندگی نہایت غریبانہ تھی صرف قوت لایموت پر قناعت کرتے تھے جذبات وخواہشات سے الگ رہتے۔ خوف خدا اور عبادت میں لگے رہتے۔ حق بات کو خوب بیان کرتے پگڑی چھوٹی استعمال فرماتے تھے بڑے بارعب تھے۔ راتوں میں اکثر بیدار رہتے اور علمی اور عملی کاموں پر جھکے رہتے رجب ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ نوی میں آپ کی قبر زیارت گاہ ہے۔ کل ۴۵ سال زندہ رہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخر کتاب میں آیا ہے جیسا کہ ان کا نام آخر حروف میں ہے۔

ایک بات اور عرض کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے۔ جیسے ابن عبدالبر کی کتاب استیعاب، ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء۔ ابوالسعادات جزری کی، جامع الاصول اور مناقب الاخیار ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کتاب کاشف میں یوم جمعہ۔ ۲۰ رجب ۷۴۰ھ کو اس کتاب کی تصنیف ومضامین کے جمع کرنے، ان کو درست کرنے اور آراستہ کرنے سے فارغ ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور عفوِ خدا اور اس کی مغفرت کا امیدوار بندہ، خطیب محمد بن عبداللہ ابن محمد ہوں۔ یہ سب کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام دین وملت کی عزت، مسلمانوں پر خدا کی قائم کردہ حجت حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی (اللہ تعالیٰ دیر تک مسلمانوں کو ان کی درازیٔ عمر سے نفع بخشیں) کی اعانت اور امداد سے سرانجام ہوا۔ میں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور بہت پسند فرمایا۔

تمّت بالخیر

ناشر: مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان